

24-14 کا تصور

سٹین پارکس¹

متی کی انجیل 24:14 میں یسوع نے وعدہ کیا: "اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہو گی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو تب خاتمہ ہو گا"

24:14 کا تصور اور مقصد ہماری نسل میں ہر قوم کے ساتھ انجیل کے پیغام کی شراکت ہوتے دیکھنا ہے۔ ہم وہ نسل بننے کی خواہش رکھتے ہیں، جو یسوع کے شروع کئے ہوئے کام کو تکمیل تک پہنچائے اور ان بے لوث اور وفادار خادموں کے مقصد کو بھی تکمیل تک پہنچائے، جنہوں نے ہم سے پہلے اس کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ دیا ہے ہم جانتے ہیں کہ یسوع اپنی واپسی کے لئے اُس وقت کا منتظر ہے کہ جب سب قومیں انجیل سُن چکی ہوں گی اور اُس کی دلہن یعنی کلیسیا کا حصہ بن چکی ہوں گی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہر قوم کو یہ موقع دینے کا بہترین طریقہ یہ ہے، کہ ہر قوم کے درمیان چرچ کی ابتدا کی جائے اور اس کی افزائش کی جائے۔ اسی طریقے سے ہم بہترین توقع کر سکتے ہیں، کہ ہر کوئی انجیل کی خوشخبری سُن سکے گا۔ کیونکہ ان افزائش سے گزرتے ہوئے چرچز میں موجود شاگرد، ہر ایک کو، ہر ممکن حد تک انجیل کا پیغام دینے کے لئے متحرک ہیں۔

افزائش کے عمل سے گزرنے والے یہ چرچز ایک تحریک کی صورت اختیار کر سکتے ہیں، جنہیں ہم چرچز کی تخم کاری کی تحریک (CPM) کہتے ہیں۔ سی، پی ایم ایک ایسی افزائش در افزائش کو کہا جاتا ہے، جس میں شاگرد مزید شاگرد بناتے ہیں، اور رہنما مزید رہنما تیار کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں مقامی طور پر چرچز کی تخم کاری ہوتی ہے، جو بہت تیزی کے ساتھ ایک قوم یا ایک مخصوص آبادی والے علاقے میں پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ 24:14 کا اتحاد کوئی ادارہ نہیں ہے۔ ہم افراد، ٹیموں، چرچز، اداروں، نیٹ ورکس اور تحریکوں کی ایسی جماعت ہیں جنہوں نے تمام نارسا لوگوں اور علاقوں میں چرچز کی تخم کاری کی تحریکیں پھلتے پھولتے دیکھنے کا عہد کر رکھا ہے ہمارا ابتدائی نصب العین 31 دسمبر 2025 تک تمام نارسا لوگوں اور جگہوں تک ایک موثر سی، پی، ایم کی سرگرمی کا آغاز کرنا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نارسا علاقے اور قوم میں اس تاریخ تک ایک ٹیم موجود ہو جو ایسے مقامی، غیر ملکی یا دونوں طرح کے افراد پر مشتمل ہو، جو تحریک کی حکمت عملی سے آراستہ ہوں۔ ہم اس بارے میں کوئی دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ارشاد اعظم کی

1۔ سٹین پارکس، پی ایچ ڈی، 24:14 کے اتحاد (سہولت کاری کی ٹیم)، بی یانڈ تنظیم،¹ (وائس پریذیڈنٹ گلوبل سٹریٹجیز) اور ایتھنی (لیڈر شپ ٹیم) میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہ دُنیا بھر میں چرچز کی تخم کاری کی کئی قسم کی تحریکوں میں تربیت کار اور کوچ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں، اور 1994 سے نارسا لوگوں کے درمیان رہ کر خدمت کر رہے ہیں۔

تکمیل کب ہو گی۔ یہ خُدا کی ذمہ داری ہے۔ تحریکوں کے کامیاب اور ثمر آور ہونے کا فیصلہ وہی کرتا ہے ۔

24:14 کے ہمارے تصور اور مقصد کا حصول چار اقدار پر مبنی ہے :

1. نارساؤں تک رسائی، متی کی انجیل 24:14 کی روشنی میں بادشاہی کی منادی کی خوشخبری ہر نارسا قوم اور علاقے تک لے جانا ۔

2. یہ مقصد چرچز کی تخم کاری کی تحریکوں کے ذریعے حاصل کرنا جن میں شاگردوں، چرچز، رہنماؤں اور تحریکوں کی افزائش در افزائش ہو ۔

3. 2025 کے اختتام تک تمام نارسا قوموں اور علاقوں میں ایک تحریک کی منصوبہ بندی کے ذریعے ہنگامی حالت اور فوری ضرورت کے اصول کے تحت سرگرمیوں کا آغاز ۔

4. یہ سب کچھ دیگر لوگوں اور تنظیموں کے ساتھ شراکت اور رفاقت کے ساتھ کرنا ۔

ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہماری زندگی میں ہی تمام قوموں تک خُدا کی بادشاہی کی منادی، پوری دنیا میں ایک گواہی کی صورت میں کی جائے ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں، ہمارے ساتھ دعا میں، اور تمام نارسا لوگوں اور علاقوں تک خُدا کی بادشاہی کی پیش روی کی تحریکیں شروع کرنے کے لئے، خدمت کے کام میں شامل ہو جائیں ۔

کیا آپ ہمارے ساتھ شامل ہیں ؟
رک وُوڈ

1974 میں عالمی منادی کے موضوع پر لوواسین کانگریس کے موقع پر ڈاکٹر رالف ونٹر نے ایک تلخ حقیقت آشکار کی ۔ وہ حقیقت یہ تھی کہ جس رفتار سے عالمی چرچ انجیل کی منادی کر رہا ہے اُس سے ہم کبھی بھی دنیا بھر میں منادی کے کام کی تکمیل نہیں کر سکیں گے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا بھر کے چرچ زیادہ تر مشنری وسائل اور افراد ، دنیا کے اُن علاقوں اور قوموں میں بھیج رہے ہیں جہاں پہلے سے ہی چرچ موجود ہیں۔ یعنی اُن تک رسائی ہو چکی ہے ۔ ہم رالف ونٹر اور اُن جیسے دیگر کئی افراد کے شکر گزار ہیں کہ اُن کی کاوشوں کے سبب مشن کی حالیہ صورتحال 44 سال پہلے سے کہیں بہتر ہے۔ آج پہلی مرتبہ ہزاروں نارسا قوموں کو نئی مشنری کاوشوں کے ذریعے سرگرم کر لیا گیا ہے۔ اس کے لئے جتنا شکر کیا جائے کم ہے ۔ لیکن جیسا کہ جسٹن لانگ نے اپنے مضمون " تلخ حقائق " میں ذکر کیا ہے ، ہمارے سامنے 1974 سے بھی زیادہ تلخ حقیقتیں موجود ہیں ۔ آج کے دور کی مروجہ مشنری کوششیں اور چرچ کے قیام کی کاوشیں ، ہمیں دنیا کی تمام قوموں اور ہر شخص تک کلام پہنچانے کے مقصد کے حصول میں کامیاب نہیں کروا سکتیں ۔

سب سے پہلی بات یہ کہ 44 سال پہلے کی طرح آج بھی ہماری زیادہ تر مشنری کوششوں کا مرکز دنیا کے وہ علاقے ہیں جہاں پہلے ہی سے رسائی حاصل ہو چکی ہے۔ یقیناً ہم نے کامیابیاں بھی حاصل کی ہیں ، لیکن پھر بھی صرف 3 فیصد بین التہذیبی مشنری ایسے ہیں جو نارسا قوموں کے درمیان کام کر رہے ہیں۔ ذرا سوچئے ، کہ دنیا بھر میں جن ممالک کو مشنری ٹیمیں بھیجی جاتی ہیں ، اُن کی فہرست میں امریکہ سب سے اوپر کے ممالک میں ہے۔ ایک اور تکلیف دہ حقیقت یہ ہے کہ چرچ کی جانب سے جمع کئے گئے عطیات کا زیادہ تر حصہ چرچ کے اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود اور بہتری کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔ چرچ کے مالی وسائل اور افرادی قوت کا ایک بہت ہی مختصر حصہ اُن لوگوں کے پاس جاتا ہے جن کے پاس کلام کی انتہائی کم رسائی ہے ۔

دوسری بات ، سٹیو سمتھ اور سٹین پارکس کے مطابق ہم نے زیادہ تر مشنری کارکن نارسا علاقوں اور قوموں میں بھیج تو دیئے ہیں ، لیکن ہماری کوششوں کی رفتار آبادی کی شرح افزائش سے مطابقت نہیں رکھتی ۔ اگر ہم ہر قوم کے ہر فرد تک کلام پہنچانا چاہتے ہیں تو ہمیں ایسے شاگرد بنانے ہوں گئے اور ایسے چرچ قائم کرنے ہوں گے جو آبادی کی مجموعی شرح افزائش کے مقابلے میں زیادہ تیز رفتاری سے بڑھتے ہوں۔ بد قسمتی سے چرچ کے قیام کے سب سے زیادہ مقبول اور مروجہ طریقہ کار ، نارسا قوموں میں بڑھتی ہوئی آبادی کی تیز رفتاری کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتے ۔

ہمیں ایک نئے طرز فکر کی ضرورت ہے ۔ افزائش پانے والی تحریکیں اگر ہماری حالیہ کوششیں اتنی کافی نہیں ہیں کہ ہماری زندگی میں تمام قوموں تک رسائی حاصل ہو سکے ، تو پھر اس صورت حال کو تبدیل کرنے کے لئے کیا کرنا ہو گا ؟ خدا نے

ہمیں اس کا حل کتاب میں بتا دیا ہے۔ اس حل کی بنیاد پر ہے! یہ امید کہ ہم ہر فرد، ہر قبیلے اور ہر زبان بولنے والی قوم تک کلام پہنچانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ خُدا پہلے ہی دنیا بھر میں سینکڑوں مقامات پر یہی کر رہا ہے۔ 600 سے زیادہ علاقوں اور قوموں میں موجود شاگرد، مزید شاگرد بنا رہے ہیں اور پہلے سے موجود چرچ نئے چرچ کا قیام کر رہے ہیں اور اس عمل کی رفتار، آبادی کی شرح افزائش کی رفتار سے زیادہ ہے۔ باب نمبر 14 سے 19 میں آپ تفصیل سے پڑھ سکتے ہیں کہ شاگرد سازی اور چرچ کی تخم کاری کی تحریکیں کس طرح سے قوموں اور علاقوں کو یکسر تبدیل کئے جا رہی ہیں یہ سب کچھ بائبل کے اُن سادہ اور قابلِ افزائش طریقوں پر مبنی ہے، جن پر عمل کر کے اعمال کی کتاب میں رسولوں نے پوری رومی سلطنت میں شاگرد بنائے اور کلیسیاؤں کی بنیاد رکھی۔

جی ہاں یہ بالکل ممکن ہے کہ خُدا کی بادشاہی کی پیش روی کی رفتار آبادی کی شرح افزائش کی رفتار سے زیادہ ہو اور خُدا کی بادشاہی دنیا کے ہر علاقے اور ہر قوم تک پہنچ جائے۔ بات صرف یہ ہی نہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر بھی ایک خوشخبری ہے۔ نہ صرف شاگرد اور چرچ تیز رفتاری سے ترقی کرتے ہیں بلکہ تحریکیں بھی انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ افزائش پا سکتی ہیں۔ باب نمبر 25 سے 27 میں اس بات کا تفصیلی ذکر ہے کہ کس طرح یہ تحریکیں نئی تحریکوں کو جنم دے کر انجیل کے انتہائی تیز رفتار پھیلاؤ کا موجب بنتی ہیں۔ کسی ایک تحریک کے تیار کردہ راہنما مزید راہنماؤں کو تربیت دے سکتے ہیں کہ وہ دور اور قریب کے تمام علاقوں اور تمام قوموں میں نئی تحریکیں شروع کریں۔ ہم نے شاگرد سازی اور چرچ کے قیام کے ایسے مؤثر طریقہ کار دریافت کر لئے ہیں جو ویسے ہی ہیں جن کا ذکر اعمال کی کتاب میں ہے۔ یہ طریقے دنیا بھر میں نارسا قوموں کے درمیان تحریکیں شروع کرنے کے لئے انتہائی مؤثر اور کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اور اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ہم ان تحریکوں سے حاصل ہونے والی سمجھ بوجھ پر عمل کرتے ہوئے دنیا کی تمام قوموں میں خُداوند کی بادشاہی کو ترقی دیں۔

24:14 - 2025 تک تمام قوموں تک تحریکیں پہنچانے کا عزم

یہ نیا اتحاد اُن افراد، تنظیموں اور گروپوں کو ہٹا ناہیں چاہتا، جو پہلے ہی ایسے علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ یہ اتحاد مختلف تنظیموں کی طاقت اور وسائل کو اکٹھا کر کے اُن مشترکہ مقاصد کے حصول کے لئے تعاون پیش کرتا ہے جس کے لئے ہم سب کوشش کر رہے ہیں۔

24:14 کا مقصد سال 2025 تک تمام نارسا قوموں اور علاقوں میں شاگرد سازی اور چرچ کے قیام کی تحریکوں کو ترقی دینا ہے۔ اگر ہم کامیاب ہو گئے تو 24:14 رالف ونٹر کے اُس خواب کی تعبیر ہو سکتی ہے جو اُنہوں نے تقریباً 44 سال پہلے دیکھا تھا۔ یعنی ہر قوم اور علاقے میں سرگرم، شاگرد سازی اور چرچ کے قیام کی تحریکیں، تاکہ کوئی بھی شخص یا قوم انجیل کی خوشخبری سے محروم نہ رہ جائے۔

کیا آپ ہمارے ساتھ شامل ہیں؟

یہ ایک بنیادی سوال ہے جس کا جواب دینا ہم میں سے ہر ایک کے لئے لازمی ہے۔ کیا 24:14 کے اہداف اتنی قدر و قیمت رکھتے ہیں کہ سال 2025 تک اُن کے حصول کے لئے ہم اپنے وقت ، طاقت ، مالی وسائل ، صحت اور حتیٰ کہ اپنے تحفظ کی قربانی دینے پر بھی تیار ہوں ؟ ہم میں سے ہر ایک کو زمین پر خُدا کی مرضی پوری کرنے اور اُس کے مقاصد کی تکمیل کے لئے بہت تھوڑا سا اور محدود وقت دیا گیا ہے۔ 24:14 شاید ہمارے لئے ایک آخری اُمید ہو کہ ہم پوری تاریخ میں، آج کے دور میں خُدا کے مقاصد کو پورا کریں اور یہ کہ مسیح کی عبادت ہو اور ساری قومیں اُس کے نام کو جلال دیں جس کا وہ مستحق ہے ۔

24:14 کے مقاصد و ہی ہیں جن کی بنیاد پر فرنٹئیر مشن کی تحریک قائم کی گئی تھی ۔ تمام لوگوں اور قوموں تک تحریکوں کے ذریعے رسائی۔ اب ہمیں ان مقاصد کے حصول کی جانب آگے بڑھنے کے لئے ایک مؤثر وسیلہ مل گیا ہے ۔ اگر آپ کے مقاصد بھی یہی ہیں تو پھر میں آپ سے سوال کرتا ہوں " کیا آپ ہمارے ساتھ شامل ہیں؟"

بادشاہی کی خوشخبری

جیری ٹروس ڈیل اور گلین سن شائن

اس کتاب کے پہلے حصے کا خاکہ متی 24:14 میں مذکور یسوع کے وعدے پر مبنی ہے: "بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہو گی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہو گا "کنگڈم ان لیشڈ نامی کتاب میں جیری ٹروس ڈیل اور گلین سن شائن آج کے دور میں بادشاہی کی تحریکوں کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں۔ کتاب کے ابتدائی حصے میں وہ اُن بنیادی اور بائبل اصولوں کا ذکر کرتے ہیں جن کی بنیاد پر خُدا کی بادشاہی قائم ہے۔ یہاں اس اقتباس کو شامل کرنے کا مقصد 24:14 کے اتحاد کے نُکتہ نظر کی بنیاد فراہم کرنا ہے جس کے ذریعے چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں کے وسیلہ سے بادشاہی کی خوشخبری پھیلائی جا رہی ہے - مدیران

خُدا کی بادشاہی کی آمدیسوع کے پیغام کا مرکزی نُکتہ رہا ہے اور چرچ کی تاریخ کے زیادہ تر حصے میں خُدا کی بادشاہی کا ذکر کلام اور خوشخبری کے پھیلاؤ کی بنیاد رہا ہے۔ پھر بھی عجیب بات ہے کہ آج کے دور میں منادوں کی سوچ خُدا کی بادشاہی کے تصور سے عاری ہے۔

آئیے لفظ بادشاہی کی تعریف سے ابتدا کرتے ہیں۔ یونانی زبان میں اس لفظ کا مطلب بادشاہ کی جغرافیائی ملکیت کی حدود نہیں بلکہ اُس کا شاہی اختیار ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ بادشاہی وہ جگہ ہے جہاں بادشاہ کا اختیار تسلیم کیا جائے اور اُس کی فرمانبرداری کی جائے۔ سو ایک رومی سپاہی جو کسی شاہی ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے روم سے باہر جا رہا ہوتا تھا، وہ قیصر کا اختیار اپنے ساتھ لے کر جاتا تھا اور اُس کی تابعداری کرتا تھا۔ جب ہم خُدا کی بادشاہی کی بات کرتے ہیں تو دراصل ہم اُن لوگوں کا ذکر کرتے ہیں جو یسوع کے اختیار کو تسلیم کرتے ہیں اور ہر وقت اور ہر جگہ اُس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یسوع یہ اعلان کرنے آیا کہ اُس میں اور اُس کے ذریعے خُدا کا اختیار اُس دنیا پر چھانے کو ہے، جو اُس کے خلاف بغاوت میں اُٹھ چکی تھی۔

پرانے عہد نامے میں خُدا کی بادشاہی

خدا کی بادشاہی کا تصور کلام میں شروع سے آخر تک جھلکتا نظر آتا ہے اور انسان کی ذمہ داریوں کی بنیاد ہے۔ پیدائش کے پہلے باب کی آیت نمبر 26 اور 27 میں ہمیں بتایا جاتا

ہے کہ انسان کو خُدا کی شبیہ پر تخلیق کیا گیا تھا۔ قدیم زمانے میں مشرقِ قریب میں ایک ایسا شخص جو خود کو خُدا اکا عکس کہتا تھا، اُسے اُس مخصوص خُدا کا سرکاری ترجمان اور نمائندہ سمجھا جاتا تھا۔ اور یوں اُسے اُس مخصوص خدا کے حکم کے تحت حکومت کا اختیار تھا۔ سو جب خُدا نے انسان کو اپنی شبیہ پر بنایا تو اُس نے فوری طور پر اُسے زمین پر اختیار بھی دیا۔ ہمیں یہاں حکومت کرنی ہے، لیکن یہ حکومت خدا کے نمائندے کی حیثیت سے اُس کے اختیار کے تحت رہ کر ہے۔ پیدائش کی کتاب کے تیسرے باب میں آدم اس اختیار کا غلط استعمال کرتا ہے۔ وہ خُدا کے حکم کے بجائے اپنی پسند پر چلنے کا انتخاب کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام انسانیت گناہ اور موت کا شکار ہوئی۔ اور سارے انسان شیطان کے قابو میں آگئے۔

جب شیطان نے یسوع کی آزمائش کی تو اُس نے، "اُسے دنیا کی سب سلطنتیں پل بھر میں دکھائیں اور اُس سے کہا کہ" یہ سارا اختیار اور اُن کی شان و شوکت میں تجھے دے دوں گا۔ کیونکہ یہ میرے سپرد ہے اور جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔ پس اگر تو میرے آگے سجدہ کرے تو یہ سب تیرا ہو گا" (لوقا 4:5-7)۔ یسوع نے کم از کم اس دور میں دنیا کی سلطنتوں پر شیطان کے اختیار پر اعتراض نہیں کیا۔ کلام سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ زمین خُدا کی ہے، لیکن ان آیات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ انسانی سلطنتوں کا اختیار شیطان کے سپرد ہے۔

اس کے باوجود بھی انسان خُدا کی شبیہ پر قائم ہیں اور خُدا کے فضل سے، دُنیا کی سب سے زیادہ گناہ آلود تہذیبوں اور بدترین علاقوں میں بھی خُدا کا علم اور اُس کے الہی اصول موجود ہیں۔ (اعمال 17:14، رومیوں 1:18، رومیوں 2:16)۔ خُدا نے وعدہ کیا تھا کہ گناہ اور موت سے نجات، عورت کی اولاد کے ذریعے ملے گی، جو سانپ کا سر کچلے گا اور اس کے نتیجے میں زخم بھی کھائے گا (پیدائش 3:15)

خُدا نے ابرہام کو منتخب کر کے اُس کی نسل کو مقدس نسل قرار دیا جس کے ذریعے پوری دنیا کو فضل ملنا تھا۔ اور واضح طور پر عورت کی نسل ابرہام کی نسل ٹھہری۔ پھر اُس کے بعد یہ نسل اِضحاق، یعقوب اور یہوداہ کی نسل ٹھہری۔

مسیح کا شجرہ ہوتے ہوتے داؤد کی آمد تک پہنچتا ہے۔ داؤد کسی بھی طور کوئی کامل شخص نہیں تھا، لیکن وہ خُدا کی مرضی پر چلنا چاہتا تھا۔ عاجز تھا اور ایک نرم خو طبیعت رکھتا تھا۔ خدا نے اُس سے وعدہ کیا کہ اُس کی نسل ہمیشہ اسرائیل پر حکمرانی کرے گی اور یہ بھی کہ مسیح، داؤد کے تخت پر بیٹھ کر تمام دنیاوی سلطنتوں پر حکومت

کرے گا اور اُن کے لئے فضل لانے کا باعث ہو گا جو اُس کی فرمانبرداری کریں گے۔
وہ اُن لوگوں کی عدالت بھی کرے گا جو اُس کے خلاف بغاوت جاری رکھیں گے۔ یہ
بادشاہی پوری دنیا میں پھیلے گی اور اپنی حدود میں امن اور راستبازی قائم کرے گی۔

نئے عہد نامے میں خُدا کی بادشاہی

یوحنا بیتسمہ دینے والے کے پیغام کا خلاصہ یہ تھا، "توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی
آنے والی ہے"۔ جب یوحنا کو قید خانہ میں ڈال دیا گیا تو یسوع نے اسی پیغام کی منادی
کی۔ یوحنا نے یہ بھی بتایا کہ توبہ کرنا کیا ہے اور آسمانی بادشاہی کیسی ہو گی: "جس
کے پاس دو گرتے ہوں وہ اُس کو جس کے پاس نہ ہو بانٹ دے، اور جس کے پاس کھانا ہو
وہ بھی ایسا ہی کرے" (لوقا 3:11)۔ دوسرے الفاظ میں توبہ کرنا اور آسمان کی بادشاہی
کے نور میں رہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے اُس پاس کے لوگوں کی ضروریات سے
آگاہی حاصل کریں اور اُن ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ بجائے اس کے کہ ہم
تمام حقوق، املاک اور فائدے اپنے لئے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

خُدا کی بادشاہی یسوع کی تعلیمات کا مرکز تھی پہاڑی پر خطبہ بادشاہی کی زندگی کی
عکاسی کرتا ہے اور اُس کی تمثیلوں میں سے زیادہ تر بادشاہی کے بارے میں ہیں۔ اُس نے
واضح کیا کہ اُس کی بادشاہی اس دنیا کی نہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ آج کے دور کی
زمینی سلطنتوں جیسی نہیں جو شیطان کے اختیار میں ہیں۔ اس کی بجائے اُس کی بادشاہی
کی بنیاد ہمارے گناہوں اور خُدا کے خلاف بغاوت سے توبہ کرنے اور خُدا اور ہمارے
پڑوسی کے ساتھ تعلق بحال کرنے، خُدا کے نمائندے بننے پر مبنی ہے۔ تاکہ زمین پر خدا
کا اختیار اور بادشاہت قائم ہو جائے جیسی کہ آسمان پر ہے۔

بادشاہی کے تصور کو صحیح طور پر جاننے کے بعد، یعنی یہ سمجھنے کے بعد کہ یہ خُدا
کے اختیار کو تسلیم کرنا اور اُس کی فرمانبرداری کرنا ہے، ہم یہ بھی جان لیتے ہیں کہ
بادشاہی کا تصور ارشاداعظم کا بھی مرکزی نُکتہ ہے: "آسمان اور زمین کا کُل اختیار
مجھے دیا گیا ہے پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور
روح القدس کے نام سے بیتسمہ دو۔ اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں
جن کا میں نے تم کو حکم دیا" (متی 28:18-20)۔ یونانی زبان میں شاگرد کے معنی
ایک ایسا طالب علم ہیں جو اپنے استاد کی ہدایات کے مطابق سیکھ رہا ہوتا ہے۔ ان آیات میں
ہمیں بتایا جاتا ہے کہ شاگردوں کا کام سیکھنا ہے اور ہمیں اُنہیں یہ سیکھانا ہے کہ سب
باتوں پر عمل کریں جن کا یسوع نے حکم دیا۔ دوسرے الفاظ میں یسوع کا اختیار قبول کریں

، اور اُس کی باتوں پر عمل کریں۔ وہ یسوع، جسے آسمان اور زمین کا کُل اختیار دیا گیا ہے

-

یہاں ہمیں یہ بات سمجھنی چاہیے کہ بادشاہی اور چرچ میں فرق ہے۔ خُدا کا مقصد اپنی بادشاہی قائم کرنا ہے۔ جب کہ چرچ اُسی بادشاہی کو ترقی دینے اور آگے بڑھنے کے لئے قائم ہے۔ چرچ کا کام مسیحیوں کو یسوع کے اختیار یعنی بادشاہی کے لئے تیار کرنا اور تربیت دینا ہے تاکہ یہ بادشاہی زندگی کے ہر شعبے میں نظر آنے لگے۔ جیسا ہم نے رومی سپاہی کے بارے میں کہا، جو اپنی سلطنت سے باہر جاتا ہے۔ اُسی طرح مسیحی بھی جہاں جائے، بادشاہی اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے، جب تک وہ مسیح کو خُدا تسلیم کرے اور اُس کے حکموں پر عمل کرے۔ اس طرح بادشاہی کا تصور چرچ سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ چرچ بذات خود ایک ہدف یا مقصد نہیں ہے بلکہ یہ خُدا کی بادشاہی کے مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔

مسیح کی خُدائی

آسمان کی بادشاہی دراصل یسوع کی خُدائی ہی کا ایک دوسرا رُخ ہے۔ مسیحی ایمان کا قدیم ترین اقرار ہے: "یسوع خُدا ہے"۔ یعنی وہ ہر چیز کا خُدا ہے اور ہر چیز کا مطلب واقعی ہر چیز ہے۔ اس سے مراد صرف ہماری ذاتی نجات یا ذاتی راستبازی نہیں بلکہ اس میں ہمارے خاندان، ہمارا کام، ہماری سیر و تفریح، ہمارے رشتے ناطے، ہماری صحت، ہمارے وسائل، ہماری سیاست، ہمارے معاشرے، اور ہمارے پڑوسی، سب کچھ شامل ہیں۔ اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں اُس کے حکم کی تعمیل کرنی ہے

-

یسوع کی خُدائی ساری تخلیق کا بنیادی نُکتہ ہے اور یہ مسیحی زندگی کی مرکزی حقیقت بھی ہے۔ اس ایمان کا اثر ہماری زندگی کے ہر شعبے اور ہمارے سب نظریات پر ہونا چاہیے۔ ایک بائبل نُکتہ نظر رکھنے کا مطلب بھی یہ ہی ہے کہ یسوع کی خُدائی زندگی کے ہر حصے میں نظر آئے۔ مسیحی کی حیثیت سے ترقی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یسوع کی خُدائی میں زندگی گزاری جائے اور پورے خلوص کے ساتھ، زندگی کے تمام شعبے اُس خُدائی کے دائرے کار میں لائے جائیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیحیوں کو صرف لوگوں کی روحوں کے بارے میں فکر مند نہیں ہونا بلکہ اُنہیں اس دنیا کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے بھی فکر کرنی ہے۔ مسیحی ہمیشہ بیماروں کی دیکھ بھال کرتے رہے ہیں اور ہسپتال تعمیر کرتے رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ

بھوکوں کو کھانا کھلاتے رہے ہیں۔ انسانی تاریخ میں اولین خیراتی فلاحی ادارے بھی انہوں نے ہی قائم کئے۔ کیوں؟ کیونکہ مسیحی ہمیشہ یہ ایمان رکھتے رہے ہیں کہ جسم بھی اہم ہے۔ مسیحی ہمیشہ سکول کھولتے رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی عظیم ترین یونیورسٹیوں میں سے زیادہ تر کی بنیاد مسیحیوں نے ہی رکھی۔ کیوں؟ کیونکہ مسیحیت کو انسانی سوچ کی نشو و نما کی بھی فکر ہے۔

مسیحی وہ پہلی قوم تھے جنہوں نے مزدوروں کا کام بہتر اور آسان بنانے اور آسانی سے، بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے ٹیکنالوجی کو فروغ دیا۔ کیوں؟ کیونکہ کام ایک مثبت عمل ہے اور باغ عدن سے نکالے جانے سے پہلے ہمیں اس کی ذمہ داری سونپی گئی۔ جنت سے نکالے جانے کے ساتھ ساتھ تکلیف دہ مشقت بھی ہمارے سر پڑ گئی۔ لیکن یسوع ہمیں جنت سے نکالے جانے کے اثرات سے نجات دینے کے لئے آیا۔ سو ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم کام اور محنت مشقت کی عظمت دوبارہ قائم کریں۔ مسیحیوں کی حیثیت سے ہمیں اپنے اپنے کاموں میں خوشی کا جذبہ واپس لانا ہے۔ مسیحیوں نے ہی عالمی انسانی حقوق کا تصور تخلیق کیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ انسان کی عظمت اس لئے ہے کہ وہ خدا کی شبیہ پر بنایا گیا اور مسیح نے جی اُٹھ کر انسان کی عظمت کو مزید بڑھایا۔ یہ تمام مثالیں ہمیں سکھاتی ہیں کہ ہم یسوع کی خدائی میں، خدا کی بادشاہی کے شہری ہوتے ہوئے، کس طرح اپنی زندگیاں جی سکتے ہیں۔

تاریخ کی داستان - دوڑ کے آخری چکر کا اختتام

سٹیو سمتھ³²

ہم اکثر ایک غلط سوال کے ساتھ ابتدا کرتے ہیں: "میری زندگی کے لئے خدا کی کیا مرضی ہے؟" یہ سوال بہت ہی خود غرضانہ سا ہے۔ یہ آپ کی ذات اور آپ کی زندگی کے بارے میں ہے۔

صحیح سوال یہ ہے "خدا کی مرضی کیا ہے؟" اور بس !
پھر ہم پوچھیں، "میری زندگی کس طرح بہترین انداز میں یہ مرضی پوری کر سکتی ہے؟"

خدا کے نام کو جلال دینے کے لئے آپ کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خدا ہماری نسل میں کیا کر رہا ہے - اُس کا مقصد کیا ہے؟ اور یہ سمجھنے کے لئے آپ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ خدا پوری تاریخ میں کیا کرتا رہا ہے: وہ داستان جس کی ابتدا پیدائش کے پہلے باب سے ہوتی ہے اور جس کا اختتام مکاشفہ کے 22 ویں باب میں ہوتا ہے۔ تب ہی آپ کو اس تاریخی داستان کے پلاٹ میں اپنا کردار سمجھ میں آ سکتا ہے۔ مثال کے طور پر داؤد بادشاہ نے اپنی نسل میں خدا کے مقصد کی تکمیل کے لیے ایک مخصوص کردار ادا کیا (اعمال 13: 36)۔ اس لیے خدا کے دل کے موافق تھا اُس کی تمام تر کاوشوں کا مقصد خدا کی داستان میں اُس کے اپنے کردار کی ادائیگی تھی۔ خدا نے ابراہیم سے ملکوں کی ملکیت اور قوموں کے لئے برکت کا وعدہ کیا۔ جب خدا کو ایک ایسا شخص مل گیا جو اُس کے دل کے موافق تھا اور اُس کی مرضی پوری کرتا تھا، تو اس وعدے نے کئی منازل طے کیں۔ 2 - سیموئیل 1: 7 کے مطابق ملکوں کی ملکیت کا وعدہ پورا ہو گیا، کیونکہ کوئی بھی جگہ ایسی نہ بچی جسے بنی اسرائیل نے فتح نہ کر لیا ہو۔

تاریخ کی داستان، ہمارے باپ کا دل ہے جب اُسے ایسے کردار مل جاتے ہیں جو اُس کے دل کے موافق ہوں تو وہ کہانی کو تیزی سے آگے بڑھاتا ہے۔ خدا ایک نئی نسل کو بُلا رہا ہے، جو صرف اس کہانی کا حصہ ہی نہیں ہوگی بلکہ اس کہانی کو اس کے نکتہ عروج اور اختتام تک بھی لے جائے گی۔ وہ ایک ایسی نسل کو بُلا رہا ہے جو ایک دن یہ کہے گی، "خدا کی بادشاہی کے پھیلاؤ کے لئے اب ملکوں میں جگہ باقی نہیں رہی" (جیسا کہ پولس نے رومیوں 15: 23 میں ایک بڑے علاقے کے لئے لکھا تھا) اس کہانی کو جاننا دراصل خدا کی مرضی کو جاننا ہے۔

جب آپ کہانی کو جان لیتے ہیں تو آپ اس میں اپنا کردار حاصل کر لیتے ہیں۔ ایک ثانوی کردار نہیں بلکہ ایک مرکزی کردار، جسے مصنف آگے بڑھنے کی قوت دیتا ہے۔

²www.missionfrontiers.org کے نومبر - دسمبر 2017 کے شمارے میں صفحات 40 - 43 پر شائع ہوا۔

³سٹیو سمتھ ڈاکٹر آف تھیالوجی (1962-2019)، 24:14 اتحاد کے شریک سہولت کار اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ (جن میں ٹی فور ٹی: شاگرد سازی میں انقلاب، شامل ہیں) وہ تقریباً 2 دہائیوں تک پوری دنیا میں سی، پی، ایم کی تربیت دیتے رہے اور انہیں تحریک دیتے رہے۔

یہ عظیم داستان تخلیق (پیدائش 1) سے شروع ہوئی اور آخرت (یسوع کی واپسی - مکاشفہ 22) پر ختم ہو گی۔ یہ ایک بہت لمبی دوڑ کی کہانی ہے۔ ریلے ریس جیسی اس دوڑ میں ہر نسل اپنا چکر مکمل کرتی ہے۔ ایک آخری نسل ہو گی، جو اس دوڑ کے آخری چکر پورا کرے گی۔ وہ نسل جو بادشاہ کو پوری تاریخ پر محیط ان کوششوں کا انعام وصول کرتا دیکھے گی۔

تاریخ کا مقصد

بنیادی کہانی پوری بائبل پر محیط ہے، جو بائبل کی 66 کتابوں میں سے ہر ایک میں آگے بڑھتی دکھائی دیتی ہے۔ پھر بھی اس کہانی کی جزیات کو بھول جانا یا نظر انداز کرنا مشکل نہیں۔ اور بہت سے لوگ اس سوچ کا مذاق بھی اڑاتے ہیں۔ اور یہ پہلے جان لو کہ اخیر دنوں میں ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی خوابشوں کے موافق چلیں گے۔ اور کہیں گے کہ اُس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا؟ کیونکہ جب سے باپ دادا سوئے ہیں اُس وقت سے اب تک سب کچھ ویسا ہی ہے جیسا خلقت کے شروع سے تھا (2-پطرس 3: 3-4)۔ یہ حقیقت نہ صرف پطرس کے دور کی، بلکہ ہماری نسل کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ تاریخ کی داستان کیا ہے؟

- تخلیق: پیدائش کے پہلے اور دوسرے باب میں خُدا نے انسان کو ایک مقصد کے تحت پیدا کیا: کہ وہ اُس کے بیٹے کی دلہن (رفیق) ہو، جو ہمیشہ اُس کے ساتھ ایک محبت بھری عقیدت کے ساتھ رہے۔
- نکالا جانا: پیدائش کے باب نمبر 3 میں گناہ کی وجہ سے انسان خُدا کے منصوبے سے باہر نکل گئے اور اُن کا اپنے خالق کے ساتھ رشتہ برقرار نہ رہا۔
- بکھر جانا: پیدائش کے 11 ویں باب میں زبانوں میں انتشار اور تفریق پیدا ہو گئی اور انسان پوری دنیا میں بکھر گئے۔ خُدا کی نجات سے دور۔
- وعدہ: پیدائش کے بارہویں باب سے خُدا نے وعدہ کیا کہ وہ زمین کی قوموں کو واپس اپنے پاس بُلائے گا۔ یہ ایک منجی کے خون کی قیمت سے ہو گا جس کی خوشخبری خُدا کے لوگ دیں گے (ابراہام کی نسل)۔
- نجات: اناجیل میں یسوع نے گناہ کی قیمت ادا کر کے خُدا کے لوگوں کو واپس خریدا۔ تمام قوموں اور تمام اُمتوں کو۔
- ارشاد: اپنی زندگی کے آخری حصے میں یسوع نے خُدا کی قوم کو، خُدا کا عظیم مشن پورا کرنے کے لئے بھیجا۔ کہانی کے اختتام کے لئے۔ اور اُس نے وعدہ کیا کہ وہ اپنی قوت سے ایسا کرے گا۔

- شاگرد سازی - اعمال کی کتاب کے دور سے آج تک لوگوں کو اس عظیم ذمہ داری کی تکمیل کے لئے فضل ملتا رہا ہے۔ " دنیا میں جاؤ " اور اس نجات کی تکمیل کرو : تمام قوموں میں سے شاگرد بناتے ہوئے ، کہ مسیح کی دلہن تکمیل پا جائے ۔
- انتہا: انتہا کے وقت یسوع اپنی دلہن لینے کے لئے واپس آئے گا - جب وہ مکمل اور تیار ہو گی۔ پیدائش کے باب نمبر 3 سے مکاشفہ کے 22 ویں باب تک کا یہ سارا قصہ یسوع کے قوموں میں سے اپنی دلہن لے کر جانے کا ہے جب تک دلہن مکمل نہیں ہوتی چرچ کا مشن ادھورا ہے ۔

پطرس اپنے دوسرے خط کے آخری باب میں اس کہانی کا حوالہ دیتا ہے ۔
 اے عزیزو! یہ خاص بات تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ خُداوند کے نزدیک ایک دِن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار برس ایک دِن کے برابر۔ خُداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تمہارے بارے میں تحمُّل کرتا ہے اِس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک توبت پُہنچے۔ لیکن خُداوند کا دِن چور کی طرح آ جائے گا۔ اُس دِن آسمان بڑے شور و غل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے اور اجرامِ فلک حرارت کی شدّت سے پگھل جائیں گے اور زمین اور اُس پر کے کام جَل جائیں گے۔ (2 - پطرس 8-10: 3)

خُدا صبر کرنے والا ہے ۔ کہانی ختم ہونے سے پہلے وہ اپنے بیٹے کو نہیں بھیجے گا۔ خُدا سُسْت بھی نہیں ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی بھی قوم تباہ ہو جائے۔ وہ چاہتا ہے کہ پیدائش کے گیارہویں باب میں مذکور تمام بکھری ہوئی قومیں بڑی تعداد میں مسیح کی دلہن بنیں ۔ یہ وہی قومیں ہیں جن کا ذکر یسوع نے متی 24:14 میں کیا۔ یہ وہی قومیں ہیں جن کے بارے میں اُس نے ارشاد اعظم کے وقت بات کی (متی 20-18: 28- " تمام قوموں میں سے شاگرد بناؤ ") یہ وہی وہ قومیں ہیں جن کی تصویر کشی مکاشفہ 9: 7 میں کی گئی ہے۔

کہانی کے نکتہ ء عروج پر بیٹے کو ایک شاندار ضیافت میں مکمل اور سمپورن دلہن پیش کی جائے گی۔ پطرس اپنے خط کے آخری باب میں اس دلہن کی ضیافت کی مجلس کے بارے میں حوالہ دیتا ہے ، جس میں وہ پولس کی تحریر کا حوالہ بھی دیتا ہے :
 پس اے عزیزو! چونکہ تم ان باتوں کے مُنتظر ہو اِس لئے اُس کے سامنے اطمینان کی حالت میں بے داغ اور بے عیب نکلنے کی کوشش کرو۔ اور ہمارے خُداوند کے تحمُّل کو نجات سمجھو ۔ چنانچہ ہمارے پیارے بھائی پولس نے بھی اُس حکمت کے مُوافق جو اُسے عنایت ہوئی تمہیں یہی لکھا ہے۔ اور اپنے سب خُطوں میں ان باتوں کا ذکر کیا ہے ۔۔۔ (2- پطرس 14-16: 3)

پولس نے اِس کہانی کے بارے میں یہی حوالہ انہی الفاظ میں دیا :
 اے شوہرو! اپنی بیویوں سے مُحبت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے مُحبت کر کے اپنے آپ کو اُس کے واسطے مَوْت کے حوالہ کر دیا (26)۔ تاکہ اُس کو کلام کے ساتھ پانی

سے غُسل دے کر اور صاف کر کے مُقدّس بنائے۔ (27) اور ایک ایسی جلال والی کلیسیا بنا کر اپنے پاس حاضر کرے جس کے بدن میں داغ یا جُھڑی یا کوئی اور ایسی چیز نہ ہو بلکہ پاک اور بے عیب ہو۔۔۔۔۔ یہ بھید تو بڑا ہے لیکن میں مسیح اور کلیسیا کی بابت کہتا ہوں۔ (افیسوں 5:25-27, 32)

پولس نے افسیوں کے نام پہلے خط میں اسی منصوبے کا حوالہ دیا :
چنانچہ اُس نے اپنی مرضی کے بھید کو اپنے اُس نیک ارادہ کے مُوافق ہم پر ظاہر کیا ۔ جسے اپنے آپ میں ٹھہرا لیا تھا۔ (10) تاکہ زمانوں کے پورے ہونے کا ایسا انتظام ہو کہ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو جائے ۔ خواہ وہ آسمان کی ہوں خواہ زمین کی۔ (افیسوں 1:9-10)

ابتدا سے انتہا تک خُدا کا منصوبہ یہی تھا کہ ہر امت ، ہر تہذیب اور ہر زبان کے لوگ ہمیشہ کے لئے یسوع کی دلہن بن کر اُس میں زندگی کی طرف واپس لوٹیں ۔ لیکن اِس وقت یہ دلہن ادھوری ہے ۔ کہیں اس کی ایک آنکھ ، ایک بازو ، یا ایک پاؤں موجود نہیں ہے ۔ اس کا لباس ابھی تک داغ دار اور سلوٹ زدہ ہے جب کہ دلہا ، دلہن کو اپنی بانہوں میں لینے کے لئے الطار پر تیار کھڑا ہے ، تو دلہن شادی کے دن کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنے کے لئے جلدی میں د کھا ئی دیتی ہے ۔ لیکن دلہن کا انداز تبدیل ہو رہا ہے ۔ یہ ہماری نسل کی ایک بہت خاص بات ہے اور یہ ہمیں احساس دلاتی ہے کہ تاریخ کی اس دوڑ میں ہمارا چکر کتنا خاص ہے ۔ گذشتہ 2 دہائیوں میں عالمی چرچ نے رفتار بڑھا کر 8000 سے زائد بقیہ نارسا قوموں تک رسائی حاصل کی ہے ۔ یہ دنیا کا وہ حصہ ہے جو ابھی تک مسیح کی دلہن (کلیسیا) کا مناسب طور سے حصہ نہیں ہے ۔

ابتدائی قدم کے طور پر یہ بات قابلِ تعریف ہے ۔ لیکن محض رسائی حاصل کرنا ہی انتہائی مقصد نہیں تھا ۔ چونکہ دنیا کے 2 ارب سے زائد لوگوں کو ابھی تک انجیل تک رسائی حاصل نہیں ہے ، اس لئے ہمیں اُن تک رسائی کی کوششوں کو بھی تبدیل کرنا ہو گا ۔ ہمیں نہ صرف اُن تک رسائی حاصل کرنی ہے بلکہ انہیں پوری طرح سرگرم بھی کرنا ہے ۔ یسوع نے ہمیں یہ دعا کرنا سکھایا کہ خُدا کی بادشاہی زمین پر بھی ہو جیسے کہ آسمان پر ہے ۔ (متی 9:6) جب انجیل ایک نارسا مقام تک پہنچتی ہے تو خُدا کی بادشاہی کو وسعت ملتی ہے ۔ یسوع کا خواب یقیناً ہمیشہ یہی تھا کہ اُس کے شاگرد مزید شاگرد بنائیں ، جو آگے بڑھ کر مزید شاگرد بنائیں ۔ اور چرچز نئے چرچ بنائیں جو آگے مزید نئے چرچز کا قیام کریں ۔ اعمال کی کتاب میں یہی ہوا ۔ ابتدائی شاگردی کا مقصد یہ تھا کہ ہر شاگرد نہ صرف مسیح کا پیروکار ہو بلکہ آدم گیر بھی ہو (مرقس 1:17)

یسوع کو ایک چھوٹی سی اور نامکمل دلہن سے اطمینان نہیں ہو گا ۔ وہ ساری قوموں سے آنے والی ایک دلہن چاہتا ہے جس کا شمار کوئی نہ کر سکے ۔ اور یہ مقصد حاصل کرنے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ بادشاہی کی پیش روی ہر قوم میں افزائش در افزائش کے طریقے سے ہو ۔ خُدا کی بادشاہی کی تحریکیں پھر سے زور پکڑ رہی ہیں گذشتہ 25 سالوں میں

چرچ کی تخم کاری کی تحریکیں، جو ابتدا میں 10 سے بھی کم تھیں، اب 1000 سے زیادہ ہو چکی ہیں ! خُدا تاریخ کی داستان کی رفتار بڑھاتا جا رہا ہے !

جلدی کیجیے

"جب یہ سب چیزیں اِس طرح پگھلنے والی ہیں تو تمہیں پاک چال چلن اور دین داری میں کیسا کُچھ ہونا چاہئے۔ اور خُدا کے اُس دِن کے آنے کا کیسا کُچھ مُنتظر اور مُشتاق رہنا چاہئے۔ جس کے باعث آسمان آگ سے پگھل جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدّت سے گل جائیں گے۔" (2-پطرس 3: 11-12)

کسی چیز کے انتظار میں رہنے کا مطلب ہے کہ تجسّس یا سسپنس میں مبتلا رہنا۔ آپ کس چیز کے بارے میں تجسّس میں مطلع ہیں ؟ کیا آپ اس عظیم کہانی کی آخری قسط کا انتظار کر رہے ہیں ؟ خُدا انے ہمیں یہ عظیم موقع دیا ہے کہ ہم اس تاریخی دوڑ میں شامل ہو کر چرچ کی رفتار بڑھائیں اور دوڑ کو اختتام تک پہنچائیں۔ اختتام ہماری نظر میں ہے اور روح القدس کی طاقت سے ہم دوڑ کا یہ آخری چکر پورا کر سکتے ہیں۔

بہت سے گواہ جو ہم سے پہلے دوڑ دوڑ چکے ہیں، (عبرانیوں 12: 1)، ہماری طرف دیکھ رہے ہیں۔ انہیں تعظیم دینے کا اس سے بہتر طریقہ کیا ہو گا کہ ہم اُن کی شروع کی ہوئی دوڑ کو ختم کریں ؟ ایک نسل ہوگی جو ایمان اور قربانی کی بنیاد پر روح القدس کی طاقت سے، تمام توقعات سے بڑھ کر رفتار بڑھائے گی، اور اس دوڑ کو ختم کرے گی۔ پھر جب دلہن تیار ہو گی تو دلہا واپس آئے گا۔

کہانی بھول نہ جائیے : یاد رکھیے !

پطرس شاگردوں کے نام آخری خط میں اُن سے کہتا ہے کہ وہ اس کہانی کو بھول نہ جائیں (2-پطرس 1: 13-15) پطرس دوڑ میں اپنا چکر دوڑتے ہوئے خُدا اوند کی واپسی کے دن کے انتظار میں تھا جب اُس کے آخری دن آئے تو اُس نے چرچ کو چیلنج دیا کہ وہ زیادہ تیز دوڑ کر خُدا کے دن کو قریب لائیں ! (2-پطرس 3: 12)

اپنی زندگی کے اختتام پر پطرس نے ایک مرتبہ پھر یہ ہی عظیم مقصد یاد دلایا :
"اے عزیزو! اب میں تمہیں یہ دُوسرا خط لکھتا ہوں اور یاد دہانی کے طور پر دونوں خطوں سے تمہارے صاف دلوں کو ابھارتا ہوں۔ کہ تم اُن باتوں کو جو پاک نبیوں نے پیشتر کہیں اور خُداوند اور مَنجی کے اُس حکم کو یاد رکھو جو تمہارے رسولوں کی معرفت آیا تھا۔"
(2-پطرس 3: 1-2)

اُن کے دلوں میں خلوص تھا لیکن وہ کہانی بھول کر اپنا مقصد کھو بیٹھے۔ خلوص مقصد کا متبادل نہیں ہو سکتا۔ کیا آپ ایک مقصد ذہن میں لے کر اس عظیم دوڑ کا حصہ بن کر دوڑ رہے ہیں ؟

پطرس نے اس داستان کے بارے میں انہیں یسوع کا حکم بھی یاد دلایا۔

"اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی مُنادی تمام دُنیا میں ہو گی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہو گا۔" (متی 24: 14)

تاہم ہزاروں کی تعداد میں ایسے نارسا لوگوں کے گروہ اور مقامات ہیں، جہاں ابھی تک کوئی ایسا چرچ موجود نہیں، جو مزید چرچ کی افزائش کر سکے۔ پطرس کے ساتھ ہو کر ہمیں خدا کے ساتھ ہونا ہے، تاکہ اس کہانی کو اس کے اختتام تک پہنچایا جا سکے۔ اس کہانی کا مرکزی کردار بنیں، نہ کہ ایک چھوٹا سا ثانوی کردار۔ اپنی توجہ ہر نارسا قوم اور مقام تک پہنچنے پر مرکوز کریں۔ اور ایسا کرنے کے لئے اعمال کی کتاب جیسی تحریکوں میں شامل ہوں، جن سے شاگردوں، چرچ اور رہنماؤں کی تعداد میں اضافہ در اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

پوچھیں کہ "خُدا کی مرضی کیا ہے؟" اور "میری زندگی اسی نسل میں اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کیا بہترین کردار ادا کر سکتی ہے؟" یسوع وعدہ کرتا ہے کہ وہ اس کوشش میں شامل سب لوگوں کے ساتھ اپنی پوری قوت کے ساتھ موجود ہو گا (متی 28:20)

کسی نسل کو تو یہ آخری چکر مکمل کرنا ہی ہے۔ تو پھر وہ ہم ہی کیوں نہ ہوں؟

خُدا کے لئے جذبہ، لوگوں کے لئے ہمدردی

شوڈانکے جانسن

خُدا کی محبت کا عملی اظہار چرچز کی تخم کاری کی تحریکوں میں ایک کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے نہ صرف خوشخبری دینے کے لئے دروازے کھلتے ہیں بلکہ لوگوں کی زندگیوں اور اُن کے معاشروں میں خُدا کی بادشاہی کا پھل نظر آنے لگتا ہے۔ مدیران ایکسیس منسٹریز، نیو ہارویسٹ منسٹریز (NHM) کا ایک ستون ہے۔ اپنی ابتدا سے نیوہارویسٹ نے 12 ممالک میں 4000 سے زائد آبادیوں کے درمیان خُدا کی محبت کے اظہار، شاگرد سازی اور چرچز کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جوش، جذبے اور محبت سے بھرپوران سرگرمیوں نے نہ صرف لاکھوں لوگوں کو شاگرد بنایا ہے، بلکہ دس ہزار سے زائد نئے مسیحی راہنما تخلیق کرنے میں بھی کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ ہمدردی، خُدا کی بادشاہی کی اقدار میں سے ایک لازمی قدر ہے، جو شاگرد سازی کی ہر تحریک کا بنیادی اصول ہے۔ ہم لوگوں تک رسائی کے لئے مختلف قسم کی درجنوں منسٹریاں چلا رہے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک، افریقہ میں خُدا کی بادشاہی کی پیش روی کے لئے اپنے اپنے مخصوص کردار میں ہماری معاون ہے۔ ان میں سے زیادہ تر منسٹریوں پر کچھ خاص خرچہ نہیں اُٹھتا، لیکن خُدا کی مدد کے ساتھ اُن کا اثر بہت زیادہ ہے۔ ہم ہر منسٹری میں مقامی افراد کے ساتھ شراکت کرتے ہیں۔ عام طور پر وہ ہمیں قیادت، کارکن اور وسائل مہیا کرتے ہیں۔ یہ بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لئے اُس علاقے میں موجود ہوتی ہیں۔

دلیرانہ جذبہ

نیو ہارویسٹ سیرا لیون میں ہمارے ہیڈ کوارٹر کے ذریعے کئی ممالک میں خدمات انجام دے رہی ہے جب 2014 میں ایبولا کی وبا پھیلی تو ہم سے یہ نا ہو سکا، کہ ہم محفوظ مقامات پر بیٹھے رہیں اور اپنے اردگرد پھیلی ہوئی آفت سے نہ نمٹیں۔ اس وبا نے خاص طور پر کئی مسلمان دیہاتوں کو شدت سے متاثر کیا تھا، کیونکہ تدفین کے اسلامی طریقوں پر عمل کی وجہ سے وہاں یہ وبا بہت بُری طرح پھیل رہی تھی۔ ایبولا کی وجہ سے لوگ، ناگہانی مرتے ہوئے اپنے والدین یا بچوں کو بھی چھونے سے گریز کرنے لگے تھے۔ اس تناظر میں نیو ہارویسٹ کے کئی راہنماؤں نے رضا کارانہ طور پر خطرناک ترین مقامات پر اپنی خدمات پیش کیں۔ اُن میں سے کچھ بچ گئے لیکن بہت سے اپنی جان گنوا بیٹھے۔ زیادہ تر مسلمانوں کی خدمت کرتے ہوئے۔

ایک گروہ کا مسلمان سردار اپنے قرنطینہ میں بند گاؤں سے لوگوں کو بھاگتے دیکھ کر بہت مایوسی کا شکار تھا۔ وہ مسیحیوں کو وہاں خدمت کے لئے آتے دیکھ کر بہت حیران تھا۔ اُس نے تنہائی میں جا کر خُدا سے یہ دعا کی: "اے خُدا اگر تو مجھے اور میرے خاندان کو اس وبا سے بچا لے تو ہم سب اُن لوگوں کی طرح ہو جائیں گے جو ہم سے محبت کا اظہار کرتے ہیں اور ہمارے لئے خوراک لاتے ہیں۔" اُس سردار اور اُس کے خاندان کی زندگی بچ گئی اور اُس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ بائبل کی آیتیں یاد کر کے، وہ اُس

مسجد میں جاکر سُنانے لگا جہاں کا وہ امام تھا ۔ اُس گاؤں میں ایک چرچ نے جنم لیا اور اب وہ سردار گاؤں گاؤں جا کر خُدا کی محبت کی خوشخبری پھیلاتا ہے ۔

ممکنہ ضروریات جاننا ، بھٹکے ہوؤں تک رسائی حاصل کرنا

NHM کے لئے ، رسائی کی منسٹریاں ایک گروہ کے لئے بنیادی ضروریات کا تعین کرنے کے جائزے سے ابتدا کرتی ہیں ۔ جب ہم ضروریات کے تعین کا جائزہ لیتے ہیں تو اُس گروہ کے ساتھ باہمی احترام اور اعتماد کی بنیاد پر شراکت قائم ہو جاتی ہے ۔ کچھ وقت کے بعد یہ تعلق بائبل کی کہانیاں سُنانے اور دریافتی بائبل سٹڈی تک پہنچ جاتا ہے ۔ رسائی کی منسٹریاں انہیں خُدا کی محبت دیکھنے کے قابل بناتی ہیں اور پوری قوت سے اُن کے دلوں کو چھو لیتی ہیں ۔

خُدا کی بادشاہی کی تحریکوں کی جانب بلندی کی سمت میں سفر

دعا ہمارے ہر کام کی بنیاد ہوتی ہے ۔ سو جب جائزہ مکمل ہو جاتا ہے تو دعا میں شریک ہمارے ساتھی دعا کرتے ہیں کہ خُدا :

* دروازے اور دل کھولے

* پراجیکٹ کے راہنماؤں کے انتخاب میں مدد دے

* مقامی لوگ باہیں کھولیں ۔

* خُدا کی جانب سے معجزے سامنے آئیں

* روح القدس کی راہنمائی ملے

* خُدا ضروری وسائل مہیا کرے

دعا میں شریک تمام مراکز اُن علاقوں کے بارے میں جانتے ہیں جہاں ہم خدمت کے لئے

جا رہے ہوتے ہیں ۔ وہ اُن میں سے ہر ایک کے لئے روزے رکھتے اور دعا کرتے ہیں ۔

اور خُدا ہمیشہ صحیح وقت پر ، صحیح وسائل کے ساتھ ، صحیح دروازہ کھولتا ہے ۔

لوگوں تک رسائی کے لئے سب سے زیادہ قوی اور موثر منسٹری یا خدمت کا انداز ، دعا

ہے ۔ اس سے تحریک کو پھیلاؤ میں بہت مدد ملی ہے ہمیں بلا کسی شک کے یہ یقین ہے

کہ باتسلسل اور تزویراتی انداز سے کی گئی دعا اور روزے تاریکی کی قوتوں کو شکست

دیتے ہیں ۔ اکثر بیماروں کے لئے دعا سے بھی رسائی کا ایک دروازہ کُھل جاتا ہے ۔ ہم نے

مسلسل دعاؤں کے نتیجے میں دشمنوں کے دروازے کُھلتے دیکھے ہیں ، سلامتی کے

فرزند حاصل کیے ہیں اور پورے کے پورے خاندان بچائے ہیں ۔ سب جلال باپ کے لئے

ہے جو ہماری دعائیں سُنتا اور اُن کا جواب دیتا ہے ۔

دعا ہمارے ہر کام کی بنیاد ہے میں لوگوں سے کہتا ہوں کہ رسائی کی منسٹریوں کے تین

اہم عناصر یہ ہیں : پہلا دُعا ، دوسرا دُعا اور تیسرا دُعا ۔

ہر پراجیکٹ خُدا ہمارے بادشاہ کی مقبولیت کا باعث بنتا ہے

ہم لوگوں تک کلام لے جانے کے لئے سب کچھ کر گزرتے ہیں تاکہ مسیح کو جلال حاصل

ہو ۔ ہمارا کام ہمارے لئے نہیں ہوتا ۔ یہ خُداوند کے لئے ہوتا ہے ہم نارسا لوگوں اور قوموں

تک تزویراتی حکمت عملی کے ساتھ پہنچ کر انہیں خُداوند خُدا سے روشناس کراتے ہیں ۔

تعلیمی ٹیم

جہاں ہم سمجھتے ہوں کہ تعلیم بنیادی ضرورت نظر آ رہی ہے، تو ہمارے لئے دعا میں شریک ساتھی اس مقصد کو دعا کے ذریعے خدا تک لے جاتے ہیں۔ جب ہم دعا کر رہے ہوتے ہیں تو ہم مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہاں موجود وسائل کیا ہیں ہم یہ معلوم کرتے ہیں کہ وہ اپنی ہی ضرورت پورا کرنے کے لئے ہمیں کیا مہیا کر سکتے ہیں۔ اکثر وہ گروہ ہمیں زمین، مشترکہ استعمال کی کوئی عمارت یا ایک عارضی عمارت بنانے کے لئے تعمیراتی ساز و سامان فراہم کرتے ہیں۔

عموماً ہم مقامی لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ اساتذہ کی تنخواؤں کی ادائیگی بھی کچھ حصہ ڈالیں۔ اساتذہ پوری طرح سے سند یافتہ ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ تجربہ کار شاگرد ساز اور چرچ کے تخم کار بھی ہوتے ہیں سکول تھوڑے سے بینچوں، پینسلوں اور پینوں، چاک کے ایک ڈبے اور ایک تختہ سیاہ کے ساتھ شروع کر دیا جاتا ہے۔ اس سکول کی ابتدا کسی درخت کے نیچے، مشترکہ استعمال کی کسی عمارت میں یا کسی پرانے گھر میں ہو سکتی ہے ہم دھیرے دھیرے آغاز کرتے ہیں۔ اور سکول کو تعلیمی اور روحانی اعتبار سے ترقی دیتے جاتے ہیں۔

جب کوئی سلامتی کا فرزند اپنے گھر کے دروازے کھول دیتا ہے تو وہ دریافتی بائبل سٹڈی کی میٹنگز اور بعد ازاں ایک چرچ کے لئے ابتدا کا مقام بن جاتا ہے ہم نے سو سے زائد پرائمری سکولوں کا آغاز کیا ہے، جن میں سے زیادہ تر اب مقامی لوگوں کی ملکیت میں ہیں۔

اس سادہ سے پروگرام کے نتیجے میں خدا نے اب تک 12 ثانوی سکول، 2 ٹیکنیکل سکول اور ایوری نیشن کالج بھی قائم کر دیے ہیں۔ یہ کالج، سکول آف بزنس اور سکول آف تھیالوجی کے ساتھ الحاق شدہ ہے۔ چند لوگوں کی توقع کے برعکس شاگرد سازی کی تحریکوں کو بھی مضبوط تعلیمی اداروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

طبی امداد، دانتوں کا علاج، صحت و صفائی

صحت سے متعلقہ کسی ضرورت کی شناخت کے بعد ہم دوائیوں، ساز و سامان اور وسائل سے ایس، اعلیٰ تربیت یافتہ طبی عملے کی ٹیمیں بھیجتے ہیں۔ ہماری ٹیم کے تمام ممبران تجربہ کار شاگرد ساز ہیں، اور دریافتی بائبل سٹڈی کے عمل کی سہولت کاری کے ماہر ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ چرچ کے قیام کی مہارت بھی رکھتے ہیں۔ ٹیم کے افراد بیماروں کے علاج کے ساتھ ساتھ، سلامتی کے فرزند کی تلاش بھی جاری رکھتے ہیں۔ اگر انہیں اپنے دورے میں سلامتی کا فرزند نہ ملے تو وہ دوبارہ وہاں جاتے ہیں۔ جب سلامتی کا فرزند مل جائے تو وہ ایک پل کا کام کرتے ہوئے مستقبل میں دریافتی بائبل سٹڈی کا میزبان بنتا ہے۔ اگر سلامتی کا فرزند نہ ملے تو وہ ٹیم کسی اور علاقے میں چلی جاتی ہے، لیکن پچھلے علاقے میں دروازے کھولنے کے لئے دعا جاری رکھتی ہے۔

چرچ کے قیام کے دس ماہرین کو دانتوں کے ڈاکٹروں کے طور پر تربیت دے دی گئی ہے۔ انہیں صحت کے ادارے کے حکام کی جانب سے دانت نکالنے اور فیلنگ کرنے کی

اجازت بھی مل گئی ہے۔ اُن میں سے ایک چشمہ سازی کا ماہر بھی ہے۔ وہ لوگوں کی نظر کا معائنہ کرتا ہے اور مناسب چشمے فراہم کرتا ہے۔ وہ فیسیں بھی وصول کرتا ہے، تاکہ یہ عمل کسی پر انحصار کرنے کی وجہ سے رُک نہ جائے۔ صحت کی ٹیم کے دیگر ممبران صحت و صفائی، بچوں کو دودھ پلانے، غذا اور غذائیت، بچوں کے لئے حفاظتی ٹیکوں اور حاملہ عورتوں کی دیکھ بھال کی تربیت دیتے ہیں۔

رسائی کی سب سے غیر معمولی منسٹری

ہم یہ سب کچھ مسیح کے انداز میں کرتے ہیں اور ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ خُدا کی بادشاہی واضح طور پر نظر آئے۔ خُدا اپنا کام کرتا ہے اور اپنی موجودگی کا اظہار کرتا ہے۔ اس عمل کا آغاز عموماً ایک خاندان یا غیر متوقع مقامی راہنما کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس طریقے سے ہم شاگردوں کی مسلسل جاری افزائش، دریافتی بائبل سٹڈی گروپ اور چرچ کا پھلنا پھولنا دیکھ سکتے ہیں۔

سیرا لیون کے جنوبی حصے میں ایک بہت بڑے علاقے میں داخلہ ہمارے لئے مشکل ثابت ہو رہا تھا۔ وہاں کے مقامی لوگ، مسیحیوں سے بہت زیادہ عداوت کا برتاؤ کرتے تھے۔ مسیحیوں کی حیثیت سے شناخت کر لئے جانے والے لوگوں کے لئے وہاں داخل ہونا ہی مشکل تھا۔ سو ہم نے اُس شہر کے لئے دعا کی، لیکن وقت گذرتا رہا اور ہماری کوئی بھی حکمت عملی کامیاب نہ ہوئی۔

پھر اچانک ہی کچھ ہو گیا! قومی خبر رساں ادارے نے اُس شہر میں صحت کے ایک مسئلے کی رپورٹ پیش کی۔ نوجوان بیمار ہو کر مر رہے تھے۔ یہ بات سامنے آئی کہ انفیکشن اس وجہ سے پھیل رہا تھا کہ اُس گاؤں میں لڑکوں کا ختنہ کبھی نہیں کیا جاتا تھا۔ جب میں نے اس مسئلے کے لئے دعا کی تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ خُدا مجھے بتا رہا ہے کہ اُس گاؤں میں خدمت کے لئے بالآخر ایک دروازہ کھول چکا تھا۔

ہم نے رضا کاروں کی ایک طبی ٹیم تیار کی جو مناسب سازوسامان اور ادویات کے ساتھ اُس علاقے میں گئی۔ ہم نے پوچھا کہ کیا وہ ہمیں اس بات کی اجازت دیں گے کہ ہم اُن کی مدد کریں ہمیں یہ جان کر خوشی ہوئی جب مقامی سردار وں نے رضامندی کا اظہار کر دیا۔ پہلے ہی روز ہماری ٹیم نے 300 سے زائد نوجوانوں کا ختنہ کیا۔

اگلے چند روز میں وہ نوجوان صحت یابی کے عمل سے گذر رہے تھے۔ اس سے ہمیں اُن فراغت کے دنوں میں دریافتی بائبل سٹڈی گروپ کا آغاز کرنے کا موقع ملا ہمیں بہت مثبت ردعمل ملا۔ جلد ہی چرچ کے قیام کے ساتھ ساتھ خُدا کی بادشاہی کی پیش روی شروع ہو گئی! چند سالوں میں اُس مقام پر، جہاں مسیحی داخل بھی نہیں ہو سکتے تھے، اب خُدا کے جلال کا نور پوری شدت سے چمک رہا ہے۔ خُدا کے لوگوں کے لئے محبت، مسلسل دعا کی قوت اور خُدا کے با اثر کلام نے سب کچھ بدل کر رکھ دیا۔

زرعی ٹیم

رسائی کی منسٹری کی ہماری پہلی ٹیم زراعت کے شعبے سے تھی۔ ایسے علاقوں میں جہاں کھیتی باڑی زندگی کا لازمی حصہ ہو، زراعت کے ذریعے لوگوں کی مدد، بہت

آسانی سے دروازے کھولتی ہے۔ وہاں زراعت کا دائرہ زیادہ تر چھوٹے پیمانے کی کھیتی باڑی تک محدود ہے جس کی پیداوار صرف خاندان کی ضرورت کے لئے ہی کافی ہوتی ہے۔ اکثر اوقات اگلی فصل شروع کرنے کے لئے بیج بھی سنبھال کر نہیں رکھا جاتا۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے ہم نے کسانوں کے لئے بیجوں کے بینک تیار کئے۔ اپنی دیگر ٹیموں میں سے ہم نے زراعت کے 9 ماہرین تیار کئے جو چرچ کے تربیت یافتہ تخم کار بھی تھے۔ زراعت کے یہ ماہرین / شاگرد ساز کسانوں کو تربیت دیتے ہیں۔ اس تربیت اور راہنمائی کے نتیجے میں ایسا تعلق پیدا ہوا ہے جس سے دریافتی بائبل سٹڈی گروپ، بیتسموں اور بالآخر چرچز کا قیام ممکن ہو گیا ہے۔ آج بہت سے کسان مسیح کے پیروکار بن چکے ہیں۔

کھیلوں کی ٹیم

کھیلوں کی منسٹری بھی ہماری ایک اور بڑی کامیابی ہے، خاص طور پر ایسے علاقوں میں جہاں نوجوان کثیر تعداد میں ہوں۔ جب ہمارے ابتدائی جائزے سے یہ بات سمجھ آئے کہ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کسی مخصوص کھیل، مثلاً فٹ بال کے لئے شوق اور جذبہ رکھتی ہے، تو ہم فوری طور پر مصروف عمل ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنی مضبوط ٹیم کو ایک دوستانہ میچ کھیلنے کا چیلنج دیتے ہیں۔

اگر اُس شہر میں کوئی اچھی ٹیم نہ ہو تو ہم اُن کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ قریبی علاقوں سے اچھے کھلاڑی حاصل کر کے ایک مضبوط ٹیم تشکیل دیں۔ جب اُن کی ٹیم تیار ہو جاتی ہے تو انہیں ہم جرسیاں اور گیندیں فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ تربیت حاصل کر سکیں۔ جب میچ کا دن آتا ہے تو پورا گاؤں بہت پُر جوش ماحول سے بھرا ہوتا ہے اور لوگ اپنی اپنی ٹیموں کی حوصلہ افزائی کے لئے نعرے لگا رہے ہوتے ہیں۔

انہیں پورا یقین ہوتا ہے کہ وہ جیت جائیں گے۔ لیکن صرف ہماری ٹیم جانتی ہے کہ میچ کے دوران کیا ہونا ہے۔ وہ بہت اچھا کھیل کھیلتے ہیں، لیکن آخر میں جان بوجھ کر ہار جاتے ہیں۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اُس شہر کے لوگوں کو اپنی ٹیم کے جیتنے پر کتنی خوشی ہوتی ہے۔ یہ غرور اور فخر کا ایک موقع بن جاتا ہے۔ کہانی یہیں ختم نہیں ہوتی۔ ہم انہیں دوبارہ میچ کھیلنے کو کہتے ہیں۔ اعتماد سے پھولے ہوئے لوگ جواب دیتے ہیں، "ہاں کسی بھی وقت آ جاؤ ہم پھر تمہیں ہرائیں گے!"

دوسرا میچ عموماً بہت جلد ہی کھیلا جاتا ہے۔ دوسرے میچ میں ہماری ٹیم بہت اچھا کھیلتی ہے اور مخالف ٹیم کو بے رحمانہ انداز سے ہراتی ہے۔ اُس شرمناک شکست کے بعد مقامی ٹیم فوری طور پر ایک اور میچ کھیلنے کا تقاضا کرتی ہے۔ پہلا میچ ہارنے کی وجہ یہ ہے کہ مقامی لوگوں کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کر لیا جائے۔ ہم جانتے ہیں کہ شاگرد سازی کا اُب لباب ایک ہی نکتہ ہے۔ : تعلقات ! ہر تعلق کی دو جہتیں ہوتی ہیں: ایک تعلق خدا کے ساتھ اور ایک دیگر لوگوں کے ساتھ۔

کھیل کا مقصد ایک ایسا ماحول تخلیق کرنا ہے جو دریافتی بائبل سٹڈی کے گروپوں، اور بعد ازاں چرچز کے قیام تک لے جائے۔ اس طریقہ کار کو استعمال کرتے ہوئے بہت سے

چرچز قائم کئے گئے ہیں۔ بہت سے شاگرد اور راہنما تیار کئے گئے ہیں، جو اپنے اپنے قبیلوں اور علاقوں میں تیزی سے افزائش کا باعث بن رہے ہیں۔ آج ہم ایسے بہت سے کوچز اور کھلاڑیوں کے لئے شکر گزار ہیں جو کہ پکے شاگرد، شاگرد ساز اور جوش و جذبے سے بھرپور چرچ کے تخم کار بن چکے ہیں۔

چرچ کی تخم کاری

ہماری 90 فیصد کاوشوں کے نتیجے میں چرچز قائم ہوئے ہیں۔ اکثر ایک سرگرمی کے نتیجے میں کئی چرچز قائم ہوتے ہیں۔ جب ہم اُن علاقوں میں دوبارہ جاتے ہیں تو ہم افراد خاندانوں اور پورے علاقے کے گروہوں کی تبدیلی کی گواہیاں سنتے ہیں۔ لوگوں کے لئے ہمدردی اور محبت کے نتیجے میں خدا کو مقبولیت حاصل ہو رہی ہے!

CPM (چرچز کی تخم کاری کی تحریک) کیا ہے ؟

سٹین پارکس

چرچ کی تخم کاری کی تحریک، CPM دراصل شاگردوں کے مزید شاگرد ، اور راہنماؤں کے مزید راہنما تیار کرنے کا نام ہے ، اس کے نتیجے میں مقامی چرچز مزید چرچز کا بیج بوتے ہیں۔ یہ چرچز بہت تیز رفتاری کے ساتھ کسی قوم کے گروہ، یا آبادی کے مخصوص حصے میں پھیلنے لگتے ہیں۔ یہ نئے شاگرد اور چرچز ، اپنی اپنی قوم کو مسیح کے نئے بدن میں تبدیل کر دیتے ہیں، جو خدا کی بادشاہی کی اقدار پر مبنی زندگیاں جینے لگتے ہیں۔

جب چرچز باتسلسل انداز میں چوتھی نسل تک افزائش پا جاتے ہیں، تو یہ عمل ایک باتسلسل تحریک کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس کی ابتدا میں کئی سال لگ سکتے ہیں۔ لیکن جب پہلے چرچ کا آغاز ہو جاتا ہے، تو ہم عموماً 3 سے 5 سال میں اس تحریک کو چوتھی نسل تک جاتا ہوا دیکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ تحریکیں خود ہی اکثر نئی تحریکوں کو جنم دیتی ہیں۔ اور ہوتے ہوتے چرچز کی تخم کاری کی یہ تحریکیں دوسری قوموں اور آبادی کے دیگر حصوں میں بھی چرچز کی تخم کاری کی نئی تحریکوں کے آغاز کا سبب بنتی ہیں۔

خدا کا روح دنیا بھر میں CPM کی کئی تحریکوں کا آغاز کر رہا ہے، جیسا کہ وہ تاریخ میں کئی موقعوں پر کر چکا ہے۔ 1990 کی دہائی کی ابتدا میں چند ایسی جدید تحریکوں کے آغاز کے بعد ان تحریکوں کا آغاز کرنے والے خدا کے ان عجائب پر گفتگو کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ تب انہوں نے خدا کے اس کام کو ایک نام دیا " چرچز کی تخم کاری کی تحریکیں " (CPM)۔ یہ ان کی توقعات سے کہیں بڑھ کر تھا۔

ان جدید تحریکوں کے ابھرنے کے ساتھ ساتھ خدا کا روح CPM کے آغاز کے لئے کئی قسم کے نمونے اور حکمت عملیاں استعمال کر رہا ہے ان نمونوں کے بیان کے لئے عمومی طور پر یہ اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں۔ تربیت کاروں کی تربیت (T for T) دریافتی بائبل سٹڈی (DBS) شاگرد سازی کی تحریکیں (DMM) ، فور فیلڈز ، ریپڈلی ایڈوانسنگ ڈسٹریکٹ شپ (RAD) اور زیوم بہت سی تحریکیں ان مختلف قسم کے اسالیب کا مرکب ہیں۔ ایسی کئی اور تحریکیں بھی ہیں جو ان تربیتی نمونوں سے الگ، مقامی طور پر ابھری ہیں۔

24:14 کا اتحاد تشکیل دینے والے عالمی راہنماؤں نے ، CPM کی اصطلاح کو سب سے بڑھ کر با معانی اور وسیع مفہوم رکھنے والی اصطلاح پایا ہے۔ " 24:14 ، دنیا بھر میں سرگرم CPM کی تحریکوں اور تنظیموں کا ایک اتحاد ہے جو فوری ضرورت کی بنیاد پر باہمی تعاون کر رہا ہے ، اور عالمی چرچ کو اس سے ملتی جلتی کاوشوں میں شریک ہونے کی دعوت دے رہا ہے "

اکثر " خدا کی بادشاہی کی تحریک " کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے جو کہ درحقیقت CPM ہی ہے ۔ " ہم 31 دسمبر 2025 تک تمام نارسا قوموں اور علاقوں کو

خُدا کی بادشاہی کی ایک مؤثر تحریک (CPM) کے ذریعے سر گرم کرنا چاہتے ہیں۔ "خُدا کی بادشاہی کی یہ تحریکیں اُن تحریکوں سے مشابہت رکھتی ہیں جنہیں ہم نئے عہد نامے میں دیکھتے ہیں۔

" لیکن جب رُوح القدس تُم پر نازل ہو گا تو تُم قُوت پاؤ گے اور یروشلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے" (اعمال 8: 1)

" اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی۔ اور سب حیران اور متعجب ہو کر کہنے لگے دیکھو! یہ بولنے والے کیا سب گلیلی نہیں؟۔ پھر کیوں کر ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سنتا ہے؟۔ حالانکہ ہم پارتھی اور مادی اور عیلامی اور مسوپتامیہ اور یہودیہ اور کپدکیہ اور پُنطس اور آسیہ۔ اور فروگیہ اور پمفیلیہ اور مصر اور لبوا کے علاقہ کے رہنے والے ہیں جو کرینے کی طرف ہے اور رومی مسافر خواہ یہودی خواہ اُن کے مُرید اور کریتی اور عرب ہیں۔ مگر اپنی اپنی زبان میں اُن سے خُدا کے بڑے بڑے کاموں کا بیان سنتے ہیں" (اعمال 7-11, 2:4)

" مگر کلام کے سننے والوں میں سے بھتیرے ایمان لائے۔ یہاں تک کہ مردوں کی تعداد پانچ ہزار کے قریب ہو گئی" (اعمال 4: 4)

" اور خُدا کا کلام پھیلتا رہا اور یروشلم میں شاگردوں کا شمار بُہت ہی بڑھتا گیا اور کانوں کی بڑی گروہ اس دین کے تحت میں ہو گئی" (اعمال 6:7)

" پس تمام یہودیہ اور گلیل اور سامریہ میں کلیسیا کو چین ہو گیا اور اُس کی ترقی ہوتی گئی اور وہ خُداوند کے خوف اور رُوح القدس کی تسلی پر چلتی اور بڑھتی جاتی تھی" (اعمال 9:31)

" مگر خُدا کا کلام ترقی کرتا اور پھیلتا گیا" (اعمال 12:24)

" اور اُس تمام علاقہ میں خُدا کا کلام پھیل گیا۔ مگر یہودیوں نے خُدا پرست اور عزت دار عورتوں اور شہر کے رئیسوں کو ابھارا اور پو اُس اور برنبا س کو ستانے پر آمادہ کر کے انہیں اپنی سرحدوں سے نکال دیا۔ یہ اپنے پاؤں کی خاک اُن کے سامنے جھاڑ کر اگنیم کو گئے۔ مگر شاگرد خوشی اور رُوح القدس سے معمور ہوتے رہے" (اعمال 13:49-52)

" اور وہ اُس شہر میں خوشخبری سنا کر اور بُہت سے شاگرد کر کے اُسترہ اور اگنیم اور انطاکیہ کو واپس آئے۔ اور شاگردوں کے دلوں کو مضبوط کرتے اور یہ نصیحت دیتے تھے کہ ایمان پر قائم رہو اور کہتے تھے ضرور ہے کہ ہم بُہت مُصیبتیں سہہ کر خُدا کی بادشاہی میں داخل ہوں" (اعمال 14:21-22)

" اُن میں سے بعض نے مان لیا اور پولس اور سیلاس کے شریک ہوئے اور خُدا پرست یونانیوں کی ایک بڑی جماعت اور بھتیری شریف عورتیں بھی اُن کی شریک ہوئیں۔ پس اُن میں سے بھتیرے ایمان لائے اور یونانیوں میں سے بھی بُہت سی عزت دار عورتیں اور مرد ایمان لائے" (اعمال 12, 4, 17)

" اور عبادت خانہ کا سردار کرسپس اپنے تمام گھرانے سمیت خُداوند پر ایمان لایا اور بُہت سے گُرنتھی سُن کر ایمان لائے اور بپتسمہ لیا۔ اور خُداوند نے رات کو رویا میں پوُلس سے کہا خُوف نہ کر بلکہ کہے جا اور چُپ نہ رہ۔ اِس لئے کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور کوئی شخص تُجھ پر حملہ کر کے ضَرر نہ پُہنچا سکے گا کیونکہ اِس شہر میں میرے بُہت سے لوگ ہیں۔" (اعمال 18:8-11)

" دو برس تک یہی ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ آسیہ کے رہنے والوں کیا یہودی کیا یونانی سب نے خُداوند کا کلام سُنّا" (اعمال 19:10)

ان جدید تحریکوں میں ہم وہی اصول کار فرما دیکھتے ہیں جنہیں خُدا نے ابتدائی چرچ میں استعمال کیا:

- **روح القدس اختیار دیتا ہے اور بھیجتا ہے۔** جدید CPM کی تحریکوں کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ اس میں عام لوگ اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ خُدا نے اپنے کام کے لئے محض تربیت یافتہ، پیشہ ور لوگوں کو ہی منتخب نہیں کیا۔ اس کی بجائے ہم دیکھتے ہیں کہ روح القدس عام لوگوں کو کلام پھیلانے، بدروحیں نکالنے، بیماروں کو شفا دینے اور شاگردوں اور چرچز کی افزائش کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ ان تحریکوں میں ناخواندہ لوگ بہت سے چرچز کا قیام عمل میں لا رہے ہیں۔ بالکل نئے ایماندار، پوری قوت سے کلام کو نئے مقامات پر لے جا رہے ہیں۔ یہ بالکل عام سے لوگ ہیں جو ایک غیر معمولی طور پر قادر خُدا کے روح کی قوت سے بھرے ہوئے ہیں۔
- **ایماندار مسلسل دعا میں مشغول رہتے ہیں اور اپنے عظیم ایمان کا مظاہرہ کرتے ہیں۔** کسی کا یہ کہنا ہے کہ CPM کے آغاز سے پہلے ہمیشہ ایک دعائیہ تحریک ہوتی ہے۔ CPM بذاتِ خود بھی ایک دعائیہ تحریک ہی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ جب ہم دعا کرتے ہیں تو خُدا کام کرتا ہے۔ اور CPM خُدا کا کام ہے، نہ کہ انسانوں کا۔ اور یہ بھی، کہ دعا کرنا یسوع کے بنیادی احکامات میں سے ایک ہے۔ سو ہر شاگرد یہ سمجھتا ہے کہ اُس کی اپنی ذات اور تحریک کی ترقی کے لئے دعا بہت لازمی ہے۔
- **ان شاگردوں کے لوگوں کے ساتھ سلوک کی بنا پر ایک موثر گواہی۔** دنیا بھر میں بہت سے مسیحیوں اور چرچز نے مادی پہلوؤں کو روحانی پہلوؤں سے الگ کر دیا ہے۔ کچھ مسیحی گروپ ایسے ہیں جو محض روحانی معاملات کے بارے میں فکر مند ہیں، لیکن اپنے آس پاس کے لوگوں کی مادی ضروریات نظر انداز کر دیتے ہیں۔ تاہم ان تحریکوں میں شامل شاگرد، کلام کی فرمانبرداری پر توجہ دیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں وہ لوگوں کے لئے خُدا کی محبت کا پُر جوش اظہار کرتے ہیں۔ کلام کی فرمانبرداری کے ذریعے وہ اپنے پڑوسی سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح ان تحریکوں میں شامل افراد اور چرچ، بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں، بیواؤں

کی دیکھ بھال کرتے ہیں، یتیموں کا خیال رکھتے ہیں اور ناانصافی کے خلاف جنگ کرتے ہیں۔ بائبل کسی بھی طور دینی اور دنیاوی معاملات کو الگ کر کے نہیں دیکھاتی۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں اور معاشروں میں خوشخبری کے ذریعے ایک جامع اور مکمل تبدیلی لے کر آئیں۔

- **شاگردوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی تعداد۔** اعمال کی کتاب میں ابتدائی چرچ کی طرح CPM کی یہ جدید تحریکیں بھی بہت تیزی سے ترقی کرتی ہیں۔ اس تیز رفتاری کی ایک وجہ روح القدس کی قوت ہے۔ اس کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ ان تحریکوں میں بائبل کے اصولوں پر پوری طرح عمل کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر تحریکونمیں شامل لوگوں کا ایمان ہے کہ "ہر ایماندار ایک شاگرد ساز ہے" (متی 28:19)۔ اس طرح شاگرد بنانے کا عمل محض چند تنخواہ دار پیشہ وارانوں تک محدود ہو کر نہیں رہ جاتا۔ ان تحریکوں میں شامل شاگرد، چرچ اور راہنما یہ سیکھتے ہیں کہ اُن کی کارکردگی کا ایک بڑا اہم حصہ یہ ہے کہ وہ پھل لائیں۔ اور وہ یہ پھل جس قدر جلد اور جتنا زیادہ ممکن ہو، لاتے چلے جاتے ہیں۔

- **یہ شاگرد خدا کے فرمانبردار بنتے ہیں۔** CPM میں شامل شاگرد کلام کو بہت سنجیدگی سے لیتے ہیں ہر ایک سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ حقیقی طور پر خدا کے کلام کا شاگرد بنے۔ ہر ایک کو یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ دوسرے کو سوال کر کے یہ چیلنج دے: "آپ خدا کے کلام میں کیا دیکھتے اور سمجھتے ہیں؟" ایماندار پوری توجہ سے انفرادی اور اجتماعی طور پر خدا کا کلام پڑھتے اور سنتے ہیں۔ خدا سب سے پہلا اُستاد ہے اور وہ جانتے ہیں کہ وہ اُس کے کلام پر عمل کرنے کے لئے اُس کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اور اُس کا کلام انہیں یہی سکھاتا ہے۔

- **خاندانوں کو نجات ملتی ہے۔** بالکل ویسے ہی جیسے اعمال کی کتاب میں ذکر ہے، ہم کئی خاندانوں اور کئی معاشروں کو خدا کی طرف آتا دیکھ رہے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر تحریکیں نارسا قوموں میں جاری ہیں، جن میں مغربی تہذیب کے برعکس قبائلی رنگ زیادہ نمایاں ہے۔ ان تہذیبوں میں فیصلے خاندانوں یا قبائل کی سطح پر کئے جاتے ہیں۔ ان جدید CPM کی تحریکوں میں بھی اسی قسم کی فیصلہ سازی نظر آتی ہے۔

- **مزاحمت اور ایذارسانی۔** یہ تحریکیں عام طور پر دشوار ترین علاقوں میں سرگرم ہیں اور ان کے نتیجے میں بہت زیادہ حد تک ایذارسانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بد قسمتی سے چند تسلیم شدہ چرچ ان نئی تحریکوں کی سرگرمیوں سے حکام کو آگاہ کر دیتے ہیں، کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ انہیں حکومت یا مذہبی بنیاد پرستوں کی

جانب سے کسی منفی در عمل کا سامنا کرنا پڑے۔ اکثر ایذارسانی مذہبی یا حکومتی قوتوں کی طرف سے آتی ہے جو خدا کی ان تحریکوں کو روکنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ لیکن یہ تحریکیں خدا کے برے کے خون اور اپنی گواہی کے الفاظ کے ذریعے اس ایذارسانی پر فتح پاتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے ایک قیمت تو ادا کرنا ہی ہوتی ہے اور ان تحریکوں سے منسلک بہت سے لوگ یہ قیمت ادا کر رہے ہیں۔

● **شاگرد روح القدس اور خوشی سے بھر پور ہوتے ہیں۔** مزاحمت اور ایذارسانی کے باوجود ہم ایمانداروں کو خوشی سے بھر پور پاتے ہیں کیونکہ وہ گہری تاریکی سے روشنی کی طرف آچکے ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں وہ اپنے آس پاس کے لوگوں کو کلام کی خوشخبری دینے کے لئے بہت زیادہ متحرک ہوتے ہیں۔ ایذارسانی کا شکار ہونے والوں میں سے بہت سے لوگوں کو یہ بھی کہتے سنا گیا کہ وہ خوش ہیں کہ خدا نے انہیں اس قابل جانا کہ وہ اُس کے نام پر تکلیفیں اٹھائیں۔

● **خدا کا کلام پورے علاقے میں پھیل رہا ہے۔** اعمال کی کتاب کے 19 ویں باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ محض دو سالوں میں خدا کا کلام ایشیا کے پورے رومی صوبے میں پھیل گیا۔ یہ بات حیرت انگیز دکھائی دیتی ہے۔ ان تحریکوں میں بھی ہم ایسی ہی قوت اور حرکت دیکھتے ہیں۔ واقعی، چند سال کے عرصے میں، مختلف علاقوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ پہلی مرتبہ انجیل کا پیغام سن رہے ہیں، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ شاگردوں کی تعداد بہت تیز رفتاری کے ساتھ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

● **کلام نئی زبانوں اور نئی قوموں تک پھیل رہا ہے۔** اگر کوئی تحریک سماجی اور تہذیبی تناظر سے مطابقت نہ رکھتی ہو تو وہ ناکام ہو جاتی ہے۔ اس کی ابتدا کسی قوم کے لوگوں کے ساتھ پہلے رابطے سے ہوتی ہے۔ باہر سے آنے والا کسی ایسے مرد یا عورت، یعنی سلامتی کے فرزند کی تلاش کرتا ہے جو بعد میں چرچ کا قیام کرنے والا بن جاتا ہے۔ اگر باہر سے آنے والا خود چرچ کا قیام کرنے والا ہو تو وہ ایمان کا ایک ایسا انداز متعارف کرائے گا، جس سے اُس علاقے کے لوگ نا آشنا ہوں گے۔ اگر کسی علاقے کے لوگ خود ہی چرچ کا قیام کریں تو باہر سے لایا گیا کلام کا بیج آسانی اور آزادی کے ساتھ پہلے پھولے اور بڑھے گا۔ خوشخبری کا یہ بیج ایک قدرتی انداز سے پھل لائے گا جو کہ اُس تہذیب کے مطابق ہو گا، لیکن اُس کی جڑیں کلام میں ہوں گی۔ اس طرح انجیل زیادہ تیز رفتاری سے پھیلتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ تحریکیں عموماً کسی ایک قوم کے گروہ یا آبادی کے ایک حصے کے اندر رہتے ہوئے ہی آغاز کرتی ہیں۔ کسی دوسری زبان یا تہذیبی تناظر میں جانے کے لئے عموماً زیادہ تربیت اور ایسے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے، جو دوسری تہذیب

میں جا کر کام کرنے کہ صلاحیت رکھتے ہوں۔ آج زیادہ تر CPM کی تحریکیں نارسا قوموں میں جاری ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ مقامی تحریکیں اُن مقامات پر زیادہ بہتر طور پر زور پکڑتی ہیں، جن تک ابھی مغربی انداز کی منادی نہیں پہنچی ہوتی۔

CPM کی کچھ مخصوص خصوصیات ہیں

1. اس بات کا ادراک کہ صرف خُدا ہی ایک تحریک شروع کر سکتا ہے۔ شاگرد بیک وقت دعا، بیج بونے اور بیج کو پانی دینے کے بائبل اصولوں پر عمل کر سکتے ہیں، جو اعمال کی کتاب میں مذکور تحریکوں جیسی تحریک کے آغاز میں مدد دیتے ہیں۔

2. مسیح کے ہر پیروکار کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ محض ایک نیا مسیح بن کر نہ رہے بلکہ مزید افزائش کرنے والا شاگرد بنے۔

3. ہر شخص کے لئے خُدا کی فرمانبرداری کا باقاعدہ اور مسلسل احتساب۔ ہر ایک سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایک محبت بھرے رشتے میں رہتے ہوئے خُدا کے کلام کی سچائی دوسروں تک پہنچائیں۔ اس مقصد کا حصول چھوٹے گروپوں میں رہ کر سرگرم شمولیت کے ذریعے ہوتا ہے۔

4. ہر شاگرد روحانی بلوغت کا حامل ہوتا ہے۔ ہر شاگرد کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ کلام کو سمجھ کر اُس کا اطلاق کر سکے، ایک جامع دعائیہ زندگی گزار سکے، مسیح کے عظیم بدن کا ایک حصہ بن کر جی سکے، اور تکلیفوں اور ایذا رسانی پر مثبت ردِ عمل دے سکے۔ اس کے نتیجے میں ایماندار نہ صرف کلام قبول کرنے والے بنتے ہیں، بلکہ خُدا کی بادشاہی کی پیش روی کے لئے متحرک قوت بن کر بھی ابھرتے ہیں۔

5. ہر شاگرد کو ایک مقصد دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے تعلقاتی نیٹ ورک تک رسائی حاصل کرے اور زمین کی انتہاؤں تک خُدا کی بادشاہی کو پھیلانے۔ سب سے پہلی ترجیح تاریک ترین علاقوں کو دی جاتی ہے اور یہ عہد کیا جاتا ہے کہ دنیا کا ہر شخص کلام تک رسائی حاصل کر لے۔ ایماندار ہر تناظر میں رہتے ہوئے مسیح کے بدن میں شامل دوسرے لوگوں کی خدمت کرتے اور اُن کے ساتھ شراکت اور رفاقت کرتے ہیں۔

6. شاگردوں کی افزائش در افزائش کے عمل کے دوران مزید چرچ کی افزائش کرنے والے چرچ قائم ہوتے ہیں۔ CPM کا مقصد یہ ہے کہ 1. شاگردوں 2۔

چرچز 3۔ راہنماؤں 4۔ تحریکوں کی افزائش در افزائش روح کی قوت سے
مسلسل ہوتی رہے ۔

7. CPM کا مرکز نگاہ چرچز کی نسل در نسل افزائش کی تحریکوں کا آغاز ہوتا
ہے۔ (کسی ایک گروپ میں قائم ہونے والے پہلے چرچ کو پہلی نسل کے چرچ کہا جاتا ہے ، جو دوسری نسل کے چرچ کا آغاز کرتے ہیں اور جو بعد ازاں تیسری نسل کے چرچ قائم کرتے ہیں تیسری نسل کے یہ چرچ بعد ازاں چوتھی نسل کے چرچ کا قیام عمل میں لاتے ہیں ۔ اور یوں یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے)

8. راہنما پورے عمل کا جائزہ لیتے ہیں اور افزائش اور ترقی کے لئے ضروری
تبدیلیاں کرتے ہیں ۔ وہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کردار ، علم ، شاگرد سازی کی مہارتوں اور تعلقات سازی کی مہارتوں کا ہر عنصر سب سے پہلے بائبل کی بنیاد پر ہو اور بعد میں شاگردوں کی اگلی نسلوں کے لئے قابل عمل ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس عمل میں شامل تمام چیزوں کو بہت سادہ رکھا جائے ۔
اب ہم دنیا کے بہت سے علاقوں میں اعمال کی کتاب ہی کی طرح انجیل کو پھیلاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں ۔ ہماری خواہش ہے کہ ہماری نسل میں ہی انجیل ہر قوم اور ہر مقام تک پھیل جائے !

CPM کے اصول - تیز رفتاری سے افزائش کرنے والے چرچز کا قیام

کرسٹس سارجنٹ

اس باب میں دیئے گئے اصولوں کا ماخذ چین میں تیز رفتاری سے افزائش کرنے والے چرچز سے حاصل ہونے والا تجربہ ہے۔ پھر ان اصولوں کی آزمائش 100 سے زیادہ قوموں میں کام کرنے والے چرچوں کے تخم کاروں نے تربیت، کوچنگ اور انفرادی شاگرد سازی کے ذریعے کی یہ لوگ زیادہ تر نارسا قوموں کے درمیان کام کر رہے تھے۔
تمام شاگردوں کو شامل کیجیے۔

زندگی کا سب سے بڑا مقصد خدا کے نام کو جلال دینا ہے۔ اس مقصد کے حصول کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اسے بہت قریب سے جانیں اور پورے جوش اور جذبے کے ساتھ اُس کی خدمت کریں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہر شاگرد منادی اور خدمت میں مشغول ہو۔ ایسے لوگ جنہیں قیادت اور راہنمائی کا تحفہ ملا ہے اور جن کا ذکر افسیوں 12-4:11 میں ہے، اُن کی ذمہ داری ہے کہ وہ دوسروں کو بھی یہ تحفہ اور صلاحیت دیں تاکہ وہ بھی خدمت اور منادی کا کام کر سکیں۔ اس کے نتیجے میں مسیح کے بدن کی تشکیل و تعمیر ہوتی ہے۔ ہر ایمان دار کو خدا کی طرف سے کوئی نہ کوئی صلاحیت تحفے کی صورت میں ملی ہے، اور ہر ایک کے لئے کوئی نہ کوئی بلاہٹ بھی ہے۔ پھر بھی سب کا مقصد ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ارشادِ اعظم کے مطابق زندگی گزاریں (متی-22:37) اور ارشادِ اعظم کی تکمیل کے لئے کام کریں (متی 20-28:18)۔

اگر ہم ارشادِ اعظم کی تعمیل کرنا چاہیں تو ہمیں افزائش در افزائش کرنے والے شاگرد بنانے ہوں گے۔ چونکہ شاگرد سازی کے عمل کا حصہ یہ بھی ہے کہ "انہیں یسوع کے احکامات کی فرمانبرداری سکھائی جائے" اور ارشادِ اعظم بذات خود ان احکامات کا ایک حصہ ہے، سو بنیادی طور پر ہر ایماندار کو افزائش کرنے والے شاگردوں کی تشکیل کے کام میں شامل ہونا چاہیے۔ یہ مسیح کے روحانی بدن یعنی چرچ کی افزائش کی ابتدا کی جانب ایک چھوٹا سا قدم ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ ہمیں مزید کئی احکامات کی تعمیل کے لئے مسیح کے بدن یعنی ایک روحانی جماعت کی ضرورت ہے۔ شاگردوں کی افزائش کے نتیجے میں چرچ کی افزائش ہوگی۔ اور یہ دراصل حکم کی تابعداری اور فرمانبرداری ہی کا نتیجہ ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم مسیح کی شبیہ کے مطابق بنیں۔ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ ہمارے ذریعے اُس کے نام کو جلال ملے۔ اور یوں ہم سب تک فضل لانے کا باعث بن جائیں۔ ہمیں بلاہٹ ہے کہ ہم خدا کے فضل اور رحمت کے گواہ بن کر اُن لوگوں کے لئے فضل اور رحمت کا باعث بنیں جو ابھی ایمان نہیں لائے۔ اور ہماری ایک بلاہٹ یہ بھی ہے کہ ہم ساتھی ایمانداروں کی حوصلہ افزائی، اُن کے ساتھ رفاقت اور انہیں مہارتوں سے آراستہ کر کے اُن کے لئے فضل کا باعث بنیں۔

قابلِ افزائش بنیں۔

ہمارا مقصد ہر وقت یہ ہونا چاہیے کہ ہم کردار، ایمان، روح کے پھل، اور فرمانبرداری میں بڑھتے چلے جائیں۔ شاگرد سازی میں ایسی بڑھوتری ہمیں ایک ایسا فرد بنا دے گی، جو اس قابل ہو کہ اُس کی آگے مزید افزائش ہو۔ خُدا کبھی بھی یہ نہیں چاہتا کہ کسی اوسط قسم کے شاگرد کی افزائش ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ بہتر سے بہترین شاگردوں کی افزائش ہو۔ سو ضروری ہے کہ ہر شاگرد وقت نکال کر اپنا جائزہ لے اور ضرورت ہو تو اپنی غلطیوں پر پچھتاوے کا اظہار کرے۔ ایسا نہ ہو کہ خُدا نے ابھی تک ہمیں جتنی محبت، ایمان اور روحانی بلوغت عطا کی ہے، ہم اُسی پر مطمئن ہو کر رک جائیں۔ ہمارا مقصد ہمیشہ یہ ہونا چاہیے کہ ہم پورے دل، دماغ، روح اور قوت کے ساتھ خُداوند اپنے خُدا سے محبت کریں، اور اپنے پڑوسیوں سے اپنی مانند پوری طرح محبت کریں۔ اس مقصد کے حصول کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنی روحانی رفاقتوں کی تشکیل ایسے کریں کہ ہم دوبرا احتساب کر سکیں۔ یعنی نہ کہ صرف ہم خُدا کو جواب دہ ہیں بلکہ دوسروں کو وہ دینے کے لئے بھی جواب دہ ہوں جو ہمیں ملا ہے۔

خُدا کی روحانی معاشیات، زمینی معاشیات کے نظام سے بالکل مختلف ہیں۔ اُس کا روحانی معاشی نظام دوسروں کو وہ سب کچھ دے دینے پر مبنی ہے جو ہمارے پاس ہے۔ جب ہم خُدا کے بارے میں اپنی تمام معلومات اور سمجھ بوجھ میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں تو وہ ہم پر خود کو مزید آشکار کرتا ہے۔ جب ہم اُس کے پہلے سے دیئے ہوئے حکموں پر عمل کرتے ہیں تو وہ مزید گھل کر اور وضاحت کے ساتھ ہم سے بات کرتا ہے۔ تو پھر سب سے بڑا محبت بھرا کام کیا ہے جو ہم ایک دوسرے کے لئے کر سکتے ہیں؟ وہ کام یہ ہے کہ ہم خُدا سے سیکھی ہوئی چیزوں کی اطاعت اور دوسروں کو اُن میں شریک کرنے کے لئے اپنا احتساب کریں یہ کوئی قانونی تقاضا نہیں بلکہ محبت ہے۔ ہم یہ تب ہی کر سکتے ہیں جب ہم ایک دوسرے کے لئے بہتر سے بڑھ کر بہترین کرنے کی تمنا رکھتے ہوں اور اگر ہم عظیم ترین روحانی نعمتوں، بصیرت اور خُدا کے ساتھ گہرا اور قریب ترین تعلق رکھنا چاہتے ہوں۔

ایسا کرنے کے کئی طریقے ہیں، لیکن ان میں سے سادہ ترین طریقہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے یہ عمل مختصر بائبل سٹڈی گروپ کے اختتام پر گفت و شنید اور دعا کے وقت ہوتا ہے۔ ہر شاگرد گروپ کو بتاتا ہے کہ خُدا نے اُسے کیا مخصوص ذمہ داری دی ہے اور پھر وہ اُسے بتاتے ہیں کہ اُس مقصد کے لئے اُسے کیا کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ سُننے والے لوگ ابھی تک ایمان نہ لائے ہوں۔ اگر ایسا ہے تو یہ گفتگو منادی کی ابتدا یا قبل از منادی کی صورت میں ہوگی، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سُننے والا ایمان رکھتا ہو۔ اس صورت میں مقصد یہ ہوگا کہ دوسروں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انہیں مہارتوں سے آراستہ کیا جائے۔ اگلی مرتبہ جب یہ گروپ اکٹھا ہو تو ہر شخص بتاتا ہے کہ اُس نے خُدا کے حکم کی تعمیل اور دوسروں کو وہ بتانے میں کیا کام کیا ہے، جو خُدا نے اُسے بتایا ہے۔ اس قسم کی صورت میں پورے کا پورا گروپ احتساب کے دائرے میں لایا جاسکتا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے خُدا کے کلام کا اطلاق اپنی زندگیوں پر خود کیسے کیا ہے اور

اُسے دوسروں تک کیسے منتقل کیا ہے۔ اس کے ذریعے ہر شاگرد بھٹکے ہوؤں تک پہنچنے یا ایماندار شاگردوں کی مدد کرنے کے قابل ہو جاتا ہے یہ دونوں کام بیک وقت بھی ہو سکتے ہیں۔

قیادت کے تصور پر نظر ثانی

منادی اور خدمت صرف اُسی کے لئے مخصوص نہیں جو کہ مسیح میں بلوغت حاصل کر چکا ہو، بلکہ ہر اُس کے لئے ہے جو اُس کے پیچھے چل رہا ہو۔ سو ہم میں سے ہر کوئی کسی نہ کسی طرح سے راہنما ہوتا ہے۔ چرچ کے تناظر میں راہنماؤں کا ہمارا تصور صرف اُن لوگوں تک محدود ہوتا ہے جو کسی نہ کسی تحفے کے حامل ہوتے ہیں اور خدمت کر رہے ہوتے ہیں شاید یہ وہ لوگ ہیں جن کی فہرست افسیوں کے چوتھے باب کی 11 اور 12 آیت میں دی گئی ہے: (رسول، نبی، مناد، پاسٹر یا استاد) یا چرچ کے عہدے دار (بشپ / پاسٹر، پاسبان یا ڈیکن)۔ ہم یہ سوچتے ہیں کہ چرچ کے راہنما بننے کے لئے ضروری ہے کہ ایمان میں بلوغت حاصل کی جائے یہ بات صرف اُن کے لئے درست ہے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ تاہم خُدا نے ہر ایماندار کو متاثر کرنے کی صلاحیت سے نوازا ہے۔ کسی پس ماندہ ملک میں ایک مفلس، ان پڑھ، گھریلو خاتون اپنے بچوں اور پڑوسیوں کی راہنمائی کر سکتی ہے۔ آج کے دور میں خُدا کی بادشاہی کے لئے اس قسم کی قیادت پر بہت زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔ کلام، رسمی قیادت کے ساتھ ساتھ غیر رسمی راہنمائی کی اہمیت سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ حکم دیکھیے کہ ایک نگہبان کو "اپنے گھر کا بخوبی بندوبست کرنا اور اپنے بچوں کو کمال سنجیدگی سے تابع رکھنا ضروری ہے" (1 تیمتھیس 3:2-5)۔

اس قسم کی راہنمائی کے لئے میں ایک بطخ کی تصویر پیش کروں گا جو اپنے بچوں کی راہنمائی کر رہی ہو۔ جب بطخ اور اُس کے پیچھے چلنے والے بچے ایک قطار میں چل رہے ہوتے ہیں تو صرف سب سے پہلا بچہ ہی ماں کے پیچھے چل رہا ہوتا ہے۔ باقی تمام بچے خود ہی اگلے بچے کے پیچھے ایک قطار میں چلتے ہیں۔ یوں ہر بچہ ایک دوسرے کی راہنمائی کرتا ہے۔ اس کے لئے ضروری نہیں کہ ہر بچہ بالغ ہی ہو اور ماں جیسا تجربہ رکھتا ہو۔ صرف اتنا ضروری ہے کہ ہر بچہ پچھلے آنے والے بچے سے ایک قدم آگے رہے۔

اس تصویر کے مطابق راہنماؤں کا راہنما تو صرف ایک ہی ہے — یسوع مسیح۔ ہم میں سے باقی سب بطخ کے بچے ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی پوری طرح سے روحانی طور پر بالغ نہیں ہے (اگر مسیح کی بلوغت اور اُس کے مقام کے ساتھ موازنہ کیا جائے)۔ ہم سب روحانی بلوغت کے عمل سے گزر رہے ہیں۔ تاہم اس کمی کی بنیاد پر ہم یہ بہانہ نہیں بنا سکتے کہ ہم دوسروں کی راہنمائی کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ ہماری بلاہٹ یہ ہے کہ خُدا ہمیں راہنمائی کے جو بھی مواقع فراہم کرے ہم اُسے بہترین انداز میں سر انجام دیں۔

نئے ایمانداروں کی تراش خراش میں مدد

راہنمائی کے عمل میں ہر شاگرد کو شامل کرتے ہوئے ہم دوہرے احتساب کا ایک نمونہ کیسے تشکیل دے سکتے ہیں اور کس طرح اُس کا آغاز کر سکتے ہیں؟ اس کا آغاز نئے راہنماؤں کو اپنے دوستوں اور خاندان تک منادی لے جانے کے لئے راہنمائی کرنے سے ہوتا ہے۔ جیسے ہی کوئی پچھتاوے کا اظہار کر کے مسیح کے پیچھے چلنے کا فیصلہ کرتا ہے، میں اُسے کہتا ہوں "دوسروں کو مسیح کے ساتھ رشتے میں جوڑنا ایک بڑا فضل ہے۔ اس سے بڑا فضل ایک نئی روحانی رفاقت کا آغاز کرنا ہے۔ سب سے بڑا فضل دوسروں کو ایسی مہارتوں سے آراستہ کرنا ہے کہ وہ نئی روحانی رفاقتوں اور گروپوں کا آغاز کر سکیں۔ اس وقت میں آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو یہ فضل ملے اُس سے بڑا فضل ملے اور سب سے بڑا فضل ملے"

پھر میں اُن سے کہتا ہوں کہ وہ 100 ایسے لوگوں کی فہرست بنائیں جن کے بارے میں وہ سمجھتے ہیں کہ اُن تک مسیح کی خوشخبری پھیلانے کی ضرورت ہے۔ میں اُن سے فوری طور پر پانچ لوگوں کا انتخاب کرنے کو کہتا ہوں۔ پھر میں انہیں اُن کے اپنے اپنے تناظر میں کلام کی منادی کی بہترین تربیت دیتا ہوں۔ اس کے بعد میں انہیں پانچ مرتبہ مشق کرنے کو کہتا ہوں۔ ہر مرتبہ وہ فرض کرتے ہیں کہ وہ اپنی فہرست میں موجود پانچ لوگوں کو کلام کی منادی کر رہے ہیں۔ اسی طرح میں انہیں اپنی گواہی تیار کرنے اور اُسے لوگوں تک پہنچانے میں مدد دیتا ہوں اور اُس کی مشق کرنے کو کہتا ہوں۔ یہ عمل کم از کم دو گھنٹے لے لیتا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ انتہائی بیش قیمت ہے۔ اس عمل کے اختتام پر میں اُن کے ساتھ دوبارہ ملنے کا وقت متعین کر لیتا ہوں۔ پھر میں انہیں بھیجتا ہوں کہ وہ جا کر دوسروں کو اپنے ایمان میں شریک کریں۔ میں انہیں یہ بھی بتاتا ہوں کہ اگر وہ پانچ لوگ یا اُن میں سے کوئی ایک خُدا کے پیچھے چلنے سے انکار کرے تو انہیں کیا کرنا ہو گا۔ انہیں وہی عمل دوہرانا ہو گا جو میں نے اُن کے ساتھ کیا۔ عموماً ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اس کے نتیجے میں خُدا کے پاس آ جاتے ہیں۔ اور اکثر ایک نئی روحانی رفاقت (چرچ) کا جنم بہت تیز رفتاری سے ہو جاتا ہے۔

جب میں انہیں اگلی مرتبہ ملتا ہوں تو میں دوہرے احتساب کا نمونہ عملی طور پر پیش کرتا ہوں۔ اگر انہوں نے پانچ لوگوں تک منادی نہ کی ہو اور مثبت جواب دینے والوں کے ساتھ دوبارہ رابطہ نہ کیا ہو، تو ایسی صورت میں کیا کرنا ہو گا؟ ہم وہی تربیتی مواد دہراتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ اب کے وہ پہلے سے زیادہ بہتر طور پر تیار ہوں۔ اس طرح اُن کی روحانی زندگیاں ایک نمونے میں ڈھل جاتی ہیں۔ جو زیادہ ایمان کا مظاہرہ کرتے ہیں انہیں زیادہ ذمہ داریاں اور قیادت کے مواقع دیئے جاتے ہیں۔ اس کا آغاز اُن چھوٹے چھوٹے کاموں سے ہوتا ہے جو وہ پہلے ہی کر چکے ہوتے ہیں۔ اس سارے عمل میں چھوٹے اقدامات کی بہت اہمیت ہے۔ یہ طریقہ کار مختصر گروپوں کے تناظر میں زیادہ آسانی سے قابل عمل ہوتا ہے۔ اگر آپ ایک بڑے چرچ کا حصہ ہیں تو آپ احتساب کے اس نمونے کو بڑے گروپوں کی میٹنگ میں سے چھوٹے گروپ تشکیل دے کر پیش کر سکتے ہیں۔

اپنے لئے روحانی غذا خود تیار کرنے کی مہارت سے آراستگی

لازمی ہے کہ ہر شاگرد کو کم از کم چار شعبوں میں اپنی روحانی غذا خود تیار کرنے کی مہارت سے آراستہ کیا جائے۔ یہ ہیں کلام، دعا، چرچ کی زندگی اور ایذرسانی۔ یہ وہ چند بڑے بڑے شعبے ہیں جن میں خُدا ہمیں بلوغت تک پہنچاتا ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ایماندار کلام کو اچھی طرح سمجھنے اور اُس کے اطلاق کی تربیت حاصل کریں اس کا بہترین طریقہ کلام کے مطالعے کے دوران سوالات کے ایک سلسلے کے سکھانے کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان میں ایسے سوالات ہوتے ہیں جو انہیں مشاہدہ کرنے، سمجھنے اور اطلاق کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس طریقے سے کئی قسم کے سوالات استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور ان کا انتخاب ایمانداروں کی عمر اور تعلیمی استعداد اور روحانی بلوغت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ کلام کا ایک مختصر حصہ سُننے یا پڑھنے کے بعد ہر ایماندار کو تین کام کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ انہیں اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ بتا سکیں کہ کلام کیا کہتا ہے، اس کا مطلب کیا ہے اور اُسے وہ اپنی زندگیوں پر کس طرح لاگو کر سکتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ عمل بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اُن کے لئے ایک ایسا نمونہ تشکیل دے دیا جائے کہ وہ کلام کو سمجھ کر اُس کے مطابق عمل کرنے کے قابل ہو جائیں۔

دعا ایک اور کلیدی وسیلہ ہے جس کے ذریعے خُدا ہمیں مسیح کی مشابہت میں بڑھا تا ہے۔ دعا کے ذریعے ہم خُدا سے ہم کلام ہوتے ہیں اور اُس کے دل اور سوچ کو سُننے اور سمجھتے ہیں۔ ہم ایمانداروں اور غیر ایمانداروں، دونوں کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ دعا نہ صرف تربیت بلکہ منادی کا وسیلہ بھی ہے۔ درحقیقت ایمانداروں کے لئے اُن کی موجودگی میں دعا کرنا منادی کا بہترین طریقہ ہوتا ہے۔ ہم اسے جتنا استعمال کر رہے ہیں، اُس سے زیادہ استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک نئے ایماندار کو دعا سکھانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم خود عملی مثال بن کر دعا سکھائیں، جس کو دعا کے بارے میں بائبل کی تعلیمات کے ذریعے مستحکم کیا جا سکتا ہے۔

چرچ مسیح کا بدن ہے۔ بائبل سیکھاتی ہے کہ مسیح کے بدن میں شامل افراد کے پاس قسم ہا قسم کے تحفے اور صلاحیتیں ہیں۔ (دیکھیے افسیوں 4، 1۔ کرنتھیوں 12، رومیوں 12 اور 1۔ پطرس 4) یہ سب مل کر مسیح کے بدن کی تعمیر و تشکیل کرتے ہیں اور اُسے مستحکم کرتے چلے جاتے ہیں۔ نئے عہد نامے میں موجود ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنے کے کئی حوالے موجود ہیں، جن سے یہ تصور راسخ ہوتا ہے۔ کلام ہمیں پچاس سے زیادہ مرتبہ بتاتا ہے کہ مسیح کے بدن میں شامل دوسروں کے لئے ہمیں کیا کچھ کرنا ہے۔ ہمیں انفرادی اور اجتماعی نشو و نما کے لئے ایک دوسرے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایذارسانی اور تکلیفیں بھی روحانی بلوغت کا سبب بن سکتی ہیں بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ جو مسیح یسوع میں رہنا چاہتے ہیں انہیں ایذاؤں اور تکلیفیں پہنچائی جائیں گی (2 تیمتھیس 3:12)۔ ہم جانتے ہیں کہ جب ہم خُدا کے پیچھے چلتے ہیں تو ایک دشمن کئی طرح سے

ہمارے راستے میں حائل ہوتا ہے۔ نئے ایمانداروں کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ ایذارسانی اور تکلیفوں کے وقت میں خدا کس طرح اپنا کام کر رہا ہوتا ہے۔ وہ اس وقت کو ہمارے کردار کو کامل کرنے، ہمارے ایمان کو ثابت کرنے، ہمیں خدمت کے لئے تیار کرنے اور گواہی دینے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ حوصلہ شکنی سے بچاؤ کے لئے ان سب چیزوں کا پہلے سے ہی جان لینا ضروری ہے۔ اس طرح ان مواقع کو بہترین انداز میں سود مند بنایا جا سکتا ہے، بجائے اس کہ اس پر منفی ردعمل دے کر اسے ضائع کر دیا جائے۔

ایک ایسا ایماندار جو ان چیزوں کو سمجھ کر اُن کا اطلاق کر سکے اور دوبرے احتساب سے بھی آگاہی رکھتا ہو، تو اُسے اچھی طرح مہارتوں سے آراستہ سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر ایسے افراد کسی وجہ سے اپنی روحانی رفاقت سے الگ بھی ہو جائیں، تو وہ نئے چرچز کی ایک پوری تحریک کا آغاز کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اُن کے پاس روح القدس کی قوت اور کلام تک رسائی ہوتی ہے۔ یہ چیزیں دیگر بنیادی مہارتوں کے ساتھ مل کر انہیں بلوغت کی طرف لے جاتی ہیں اور انہیں اس قابل بناتی ہیں، کہ وہ دوسروں کو اپنے ساتھ چلا سکیں۔ ایسی تحریک کو کوئی بھی روک نہیں سکتا۔

سائیکل چلانا سکھانے کی مثال

جب ایماندار اوپر بیان کئے گئے شعبوں میں مہارت سے آراستہ ہو جائیں تو ہم پر لازم ہے کہ ہم انہیں سائیکل چلانے کی تربیت کے مراحل سے آگاہ کریں۔ یہ اُس صورت میں اُن کے لئے مدد اور راہنمائی فراہم کرے گا جب وہ نئے ایمانداروں یا نئے چرچز کے ساتھ کام شروع کریں۔ اس سے انہیں یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ انہیں ذاتی نمونے سے آگے بڑھ کر کس طرح معاونت فراہم کرنی ہے، جس کے بعد صرف مشاہدہ کرنا ہے اور آخر میں کس طرح انہیں چھوڑ دینا ہے۔ یہ ایک فطری عمل ہے، جس کے ذریعے وہ افراد یا گروپ کی حیثیت سے ایک دوسرے کی نشوونما میں مدد دے سکتے ہیں۔

اس عمل کا موازنہ میں بچے کو سائیکل چلانے کے عمل سے کروں گا۔ سائیکل چلانا سیکھنے کے لئے سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ بچہ کسی کو سائیکل چلاتا ہوئے دیکھے۔ اس میں بہت تھوڑا سا وقت لگتا ہے، لیکن اس سے ایک نمونہ سامنے آتا ہے۔ شاگرد بنانے یا چرچز کے قیام کے لئے بھی یہ ایک بہت تیز رفتار عمل ہو سکتا ہے۔، لیکن نمونہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو صرف نمونہ دکھا کر کسی کو سائیکل چلانے کی تربیت نہیں دی جا سکتی۔ ضروری ہے کہ سیکھنے والا خود سیٹ پر بیٹھے اور خود ہی پیڈل چلائے۔ یہ بات ہمیں دوسرے مرحلے کی طرف لے جاتی ہے۔

ہمیں سیکھنے والے کی درست انداز میں مدد کرنا ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سیکھنے والا سیٹ پر بیٹھا ہے اور ہم اُسے تھامے ہوئے ہیں۔ وہ یہ کام ہماری مدد کے بغیر نہیں کر سکتا۔ لیکن پہلے لمحے سے ہی ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم اپنے آپ پر اُس کا انحصار کم کرتے چلے جائیں۔ جیسے ہی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اب وہ اپنا توازن اور حرکت قائم رکھ سکتے ہیں، تو ہم انہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ ہمیں تیار رہنا چاہیے کہ ہم انہیں گرتا ہوا بھی

دیکھیں گے۔ کیونکہ سیکھنے کے عمل میں یہ کئی بار ہو سکتا ہے۔ ہمیں اس بات پر خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہمارے چھوڑنے کے نتیجے میں وہ گر جائیں گے۔ یہ سیکھنے کے عمل کا حصہ ہے۔ یہ مرحلہ پہلے مرحلے سے زیادہ طویل ہے، لیکن پھر بھی کوشش کی جانی چاہیے کہ اس کا دورانیہ کم سے کم رکھا جائے۔ میرا خیال ہے کہ چرچ کی تخم کاری کے تناظر میں یہ دورانیہ کم از کم تین مہینے تک کا ہونا چاہیے۔ اس وقت کے دوران میں ایک کوچ کا کردار اختیار کرتا ہوں۔ میں نئے چرچ کے فطری راہنماؤں سے انفرادی ملاقاتیں کرتا ہوں اور پھر عملی طور پر انہیں یہ بتاتا ہوں کہ جب پورا گروپ ملنے کو اکٹھا ہو تو انہیں کیا کرنا چاہیے۔ اس وقت کے دوران میں اپنی خوراک خود تیار کرنے کے بارے میں اُن تعلیمات کا اعادہ کرتا ہوں جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

معاونت فراہم کرنے کے بعد میں مشاہدہ کرتا ہوں۔ یہ مرحلہ بہت طویل ہے جو کئی سال بھی لے سکتا ہے۔ لیکن یہ فاصلے پر رہنے اور کم ملاقاتوں کا مرحلہ ہوتا ہے۔ ایک ہی شخص بیک وقت کئی چرچز کی نگرانی اور مشاہدہ کر سکتا ہے۔ نئے عہد نامے میں ہم پولوس رسول کو یہ عمل کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ایک نئے شہر میں پہلی مرتبہ داخل ہو کر اُس نے ایک نئے چرچ کے لئے نمونہ پیش کیا اور اُن کی معاونت کی۔ یہ تمام چرچز کے لئے ایک بہت مختصر سا عمل تھا سوا ئے کرنتھس (18 ماہ) اور افسس (3 سال)۔ تاہم مشاہدہ اور نگرانی کرنے کا دورانیہ کئی سال تک جاری رہا۔ اس دوران وہ خود اُن سے ملنے گیا، اپنے ساتھی رسولوں کو حالات کا جائزہ لینے بھیجا اور خطوط بھی لکھے۔ اُس نے اس بات کو یقینی بنایا کہ چرچز اُنہی ہدایات پر عمل کریں جو انہیں ملی تھیں۔

جب بنیادی مہارتیں سیکھانے کا عمل مکمل ہو جائے تو یہ تربیت کار کے لئے چھوڑ دینے کا وقت ہے۔ سائیکل چلانے کی تربیت دینے والا سیکھنے والے کو ہر وقت سائیکل چلاتا ہوا دیکھ کر نگرانی نہیں کر سکتا۔ نہ صرف یہ ناقابلِ عمل ہے بلکہ یہ سائیکل چلانے والے کے لئے شرمندگی کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔ روحانی تربیت میں بھی یہ ہی بات ہوتی ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو ضروری ہے کہ نئے ایماندار اور نئے چرچز افزائش کا عمل شروع کر دیں، نہ کہ صرف تربیت اور ہدایات ہی موصول کرتے رہیں۔ روحانی افزائش ہوتی ہوئی نظر آنی چاہیے۔ جب ایسا ہونے لگے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اب دوسرے مرحلے تک جانے کا وقت آ گیا ہے۔ پہلی نسل کے لئے نمونہ پیش کیجیے، پھر اُن کی معاونت کیجیے جب کہ وہ خود دوسری نسل کے لئے نمونہ پیش کر رہے ہوں۔ اس کے بعد تیسری نسل کی نگرانی کیجیے۔ اگر تمام علامات ٹھیک نظر آ رہی ہوں تو پھر انہیں چھوڑ دینے کا وقت آ گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پولوس اعمال کے 20 ویں باب کی آیت 17 سے 38 تک افسیوں کے چرچ کو رسمی طور پر خُداحافظ کہتا ہے۔ دلوں پر اثر کرنے والا یہ منظر ہمیں بتاتا ہے کہ کس وقت اور مقام پر چھوڑ دینا درست اور مددگار ثابت ہوتا ہے۔

نئے مقامات میں داخلہ

نئے شاگردوں اور نئے چرچز کو اس قابل بھی ہونا چاہیے کہ وہ دیکھ سکیں کہ کہاں کہاں چرچ موجود نہیں ہیں۔ اس مرحلے پر وہ یہ سمجھنے کے قابل ہو سکتے ہیں کہ کس طرح تمام قوموں سے شاگرد بنانے کے لئے سرحدیں اور تہذیبی رکاوٹیں عبور کی جائیں۔ میں اس کے لئے نقشوں کا استعمال کرتا ہوں، جہاں موجودہ چرچز کو رنگین پنوں کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے لوگ جغرافیائی فاصلوں سے آگاہ ہونے لگتے ہیں۔ اس کے بعد میں بہت جلد میں انہیں مشکل تصورات سکھانے لگتا ہوں، مثلاً زبانوں کی تفریق، سماجی اور معاشی درجات، تعلیمی استعداد کا فرق، نسلی امتیازات، وغیرہ۔ اس سے نئے ایمانداروں کو مدد ملتی ہے کہ وہ ایسے مواقع تلاش کریں جن کے ذریعے وہ گہری روحانی تاریکی میں پھنسے ہوئے لوگوں اور مقامات تک پہنچ سکیں۔ ضروری ہے کہ ہم انہیں منادی کے لئے بائبل میں دیئے گئے اصول اور طریقہ کار سکھائیں اور اُن کا عملی نمونہ بھی پیش کریں۔ مثال کے طور پر لوگوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ نئے مقام پر داخل ہوتے ہوئے کس طرح سلامتی کے فرزند کی تلاش اور پہچان کی جائے یہ اصطلاح متی کے 10 ویں باب اور لوقا کے 10 ویں باب میں موجود ہے، جب یسوع اپنے شاگردوں کو ہدایات دے رہا ہوتا ہے۔ سلامتی کا فرزند مثبت جواب دیتا ہے، اور وہ ایک مخصوص حلقے میں با اثر ہوتا ہے۔ سلامتی کا فرزند اُس حلقے کے لئے دروازہ کھولتا ہے۔ ضروریات کے شکار علاقے میں جا کر امداد پیش کرنے سے اکثر سلامتی کے ایسے فرزند کی شناخت ہو جاتی ہے۔ اس معاملے میں میرا پسندیدہ طریقہ روحانی گفتگو کے آغاز کے ذریعے سلامتی کے فرزند کی تلاش ہے اگر کوئی دلچسپی ظاہر کرے تو میں صرف اُسی کے ساتھ بات جاری نہیں رکھتا۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا وہ مزید ایسے لوگوں کو جانتے ہیں جو ان معاملات پر بات کرنے میں دلچسپی رکھتے ہوں اگر وہ ایسے لوگوں کو جانتے ہوں تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا وہ اُن لوگوں کو جمع کرنے پر تیار ہوں گے۔ اگر وہ تیار ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ میں نے ممکنہ طور پر سلامتی کا فرزند تلاش کر لیا ہے۔

سلامتی کے فرزند کا مل جانا کئی طریقوں سے مددگار ہو سکتا ہے۔ اول یہ کہ افراد کے دل جیت کر انہیں گروپوں میں اکٹھا کرنے سے بہتر یہ ہے کہ غیر ایمانداروں کے ایک پورے گروپ کا دل جیتا جائے۔ نئی روحانی رفاقتیں مضبوط تر ہوتی ہیں اور بہتر انداز سے کام کر سکتی ہیں۔ اُن میں باہمی اعتماد کا درجہ بھی بلند تر ہوتا ہے اور وہ جلد بلوغت حاصل کر سکتی ہیں۔ اگر ہمیں یقین نہ ہو کہ ہم نے سلامتی کا فرزند پالیا ہے تو ہمیں پھر بھی یہ دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ کیا ہم ایک نئے ایماندار یا ایمان کے متلاشی کو ایک نیا چرچ قائم کرنے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں یا نہیں۔ وہ یہ کام انہیں اپنے تعلقات کے دائرے میں لا کر سکتے ہیں، بجائے اس کے کہ انہیں پہلے سے موجود ایک چرچ میں شامل کریں۔ یہ خود بخود ہی ہوتا چلا جائے گا، جب وہ اپنی فہرست میں شامل 100 لوگوں کو، جنہیں خُدا کو جاننے کی ضرورت ہے، اپنے نئے ایمان میں شریک کریں گے۔ اعمال کی کتاب میں دیا گیا یہ نمونہ اور طریقہ آج بھی قابل عمل ہے۔ نئے ایماندار نئی روحانی

رفاقتوں میں اُن نئے راہنماؤں کے ساتھ مل کر شامل ہوتے ہیں جو اُن ہی کے اندر سے اُبھرے ہوتے ہیں۔ مسیحی عموماً نئے ایمان لانے والوں کو پہلے سے موجود چرچز میں شامل کر لیتے ہیں، جس سے شاگردوں اور چرچز کی افزائش کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

حاصلِ کلام

جب ایسے بنیادی عناصر جن کا ذکر اس باب میں کیا گیا ہے، اکٹھے ہوتے ہیں تو خدا عجائب انداز میں کام کرنے لگتا ہے۔ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شاگرد اور چرچز بہت زیادہ پھل لاتے ہیں اور جھوٹی تعلیمات کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ ہم اکثر یہ بھی دیکھتے ہیں کہ روح القدس کی قوت سے کلام اُن جگہوں تک پہنچتا ہے جہاں وہ پہلے نہیں پہنچا ہوتا۔ اس طرح نئے چرچز کے اردگرد موجود نارسا اور غیر سرگرم گروہ بھی کلام تک جلد رسائی حاصل کر لیتے ہیں یہ نمونہ کلیدی اہمیت کا حامل ہے: ہر شاگرد کو ایمان کی زندگی کا اظہار کرنے اور ایمان پھیلانے میں شامل کیا جائے اور پھر دوسروں کی راہنمائی کا موقع دیا جائے۔ نئے ایمانداروں کے لیے ہم یہ سب کچھ سائیکل کی تربیت کے نمونے پر عمل کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سے انہیں اپنے لئے خود روحانی خوراک تیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ کام اس انداز میں کیا جا سکتا ہے کہ شاگرد اپنے معاشرے اور تعلقات کے دائرے سے باہر نکل کر بھی یہ سب کچھ کر سکیں۔ یہ سادہ بائبل اصول ایمانداروں کو متحرک کرنے میں بہت مدد دے سکتے ہیں، جس کے ذریعے ایسے چرچز کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے جو مزید نئے چرچز کو جلد ہی جنم دے سکیں۔

تحریکوں کے نُکتہء نظر میں تبدیلی - حصہ اول

الزبتھ لارینس⁴ اور سٹین پارکس⁵

ہمارے دور میں خُدا پوری دنیا میں چرچز کی تخم کاری کی تحریکوں⁶ میں عجائب کا م کر رہا ہے۔ چرچز کی تخم کاری کی تحریک (CPM) کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چرچز کے قیام کے روایتی طریقے زیادہ پھل دینے لگے ہیں۔ CPM خدا کا دیا ہوا ، وہ پھل ہے جو ایک بہت مخصوص خدمت کے اسلوب - ایک خاص CPM پر مبنی تانے بانے سے ملتا ہے۔ چرچ کی زندگی اور خدمت کے وہ روایتی نمونے جو ہم سب کو بالکل نارمل سے نظر آتے ہیں ، CPM کا نقطہ نظر اور نمونہ اُس سے کئی طرح سے مختلف ہے۔ یاد رہے کہ ہم اُس روایتی سوچ کے انداز اور اسلیب کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں جسے CPM کے لئے کام کرنے والے

ہم بہت سے لوگوں میں خُدا نے تبدیل کر دیا ہے۔ لیکن اس کا جائزہ لینے سے پہلے ہم ایک وضاحت کرنا چاہتے ہیں : ہم یہ بالکل نہیں سمجھتے کہ CPM منادی اور خدمت کا واحد طریقہ ہے۔ نہ یہ کہ جو کوئی CPM کا طریقہ استعمال نہیں

کرتے ان کا طریقہ کار اور نظریہ غلط ہے۔ ہم اُن لوگوں کی بہت قدر کرتے ہیں جو پہلے جا چکے ہیں ؛ دراصل ہم اُن ہی کے سہارے کھڑے ہیں۔ ہم مسیح کے بدن میں شامل اُن لوگوں کا بھی بہت احترام کرتے ہیں جو دیگر نوعیت کی منسٹریوں میں پورے اخلاص اور قربانی کے جذبے کے ساتھ خدمت کر رہے ہیں

اس ضمن میں ہم زیادہ تر طریقہ کار اور اسلوب کے اُن اختلافات کا جائزہ لیں گے جو مغرب کے لوگ CPM کو تحریک دینے کے لئے استعمال کرتے ہیں یا کرتے رہے ہیں۔ جو لوگ ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہیں انہیں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ نُکتہء نظر کی تبدیلی سب سے پہلے ہمارے اپنے ذہن میں آنی چاہیے۔ تب ہی وہ تحریکوں کے لئے ماحول تخلیق کر سکتی ہے۔ نُکتہء نظر کی تبدیلی سے ہم چیزیں مختلف اور تخلیقی انداز میں دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں نُکتہ ہائے نظر کی تبدیلی سے طرز عمل اور نتائج بھی

⁴ الزبتھ لارینس بین التہذیبی خدمت میں 25 سال سے زائد کا تجربہ رکھتی ہیں۔ اُن کے تجربے میں تربیت کاری ، شاگردوں کو بھیجنا ، نارسا لوگوں تک جانے والی CPM ٹیموں کی کوچنگ ، نارسا لوگوں کے پناہ گزین گروہ کے درمیان رہنا اور مسلم تناظر میں تحریکوں کا آغاز شامل ہے۔ وہ شاگردوں کی افزائش کے لئے بہت گہرا جذبہ رکھتی ہیں۔

⁵ یہ مضمون مشن فرنٹیئرز www.missionfrontiers.org کے مئی-جون 2019 کے شمارے میں شائع ہوا۔

⁶ ان تحریکوں میں سے چند میں خُدا کے کاموں کی کچھ مثالیں جاننے کے لئے جیری ٹروسڈیل کی کتاب *Miraculous Movements: How Hundreds of Thousands of Muslims Are Falling in Love with Jesus* اور گلین سن شائن

کی کتاب *The Kingdom Unleashed: How Jesus' 1st-Century Kingdom Values Are Transforming Thousands of Cultures and*

Awakening His Church پڑھئے۔

بدلتے ہیں۔ ذیل میں اُن چند پہلوؤں کا تذکرہ ہے جن میں خُداوند CPM میں اپنے عظیم کام کی بنا پر ہم سے اپنی سوچ تبدیل کرنے کو کہہ رہا ہے۔

نہ کہ: " یہ ممکن ہے؛ مجھے اپنے مقصد کے حصول کے لئے راستہ نظر آ رہا ہے " **بلکہ:** الہی حجم کا ایک تصور، خُدا کی مدد کے بغیر ناممکن ہے۔ خُدا کی رہنمائی اور قوت کے حصول کے لئے انتظار۔

جدید دور میں CPM کی بہت سی تحریکیں شروع ہونے کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے پوری پوری قوموں تک رسائی کرنے کے لئے الہی حجم کا ایک نصب العین قبول کر لیا ہے۔ جب بات لاکھوں لوگوں پر مشتمل ایک نارسا گروپ تک پہنچنے کی ہو، تو صاف بات ہے کہ ایک خادم اکیلا یہ مقصد حاصل نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ "مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے" کا اصول ہماری ہر قسم کی کوشش پر لاگو ہوتا ہے تاہم اگر ہمارا مقصد اور نصب العین چھوٹا ہو تو اُس پر کام کرنا آسان ہو تا ہے، کیونکہ اُس کے پھل کا انحصار خُدا کی مداخلت سے زیادہ ہماری اپنی کاوشوں پر ہوتا ہے۔

نہ کہ: افراد کو شاگرد بنانا

بلکہ: ایک قوم کو شاگرد بنانا

ارشادِ اعظم میں یسوع اپنے شاگردوں سے کہتا ہے "کہ تمام قوموں میں شاگرد بنائیں" سوال یہ ہے آپ کیسے پوری قوم کو شاگرد بنا سکتے ہیں؟ اس کا واحد طریقہ افزائش ہے، یعنی ضرب در ضرب۔ شاگرد مزید شاگرد بنائیں، چرچز مزید چرچز کی بنیاد رکھیں اور رہنما مزید رہنما تیار کریں

نہ کہ: "یہ یہاں نہیں ہو سکتا!"

بلکہ: ایک بھرپور پکی ہوئی فصل کی توقع۔

گذشتہ 25 سالوں میں لوگ اکثر کہتے رہے ہیں: "فلاں ممالک میں تحریکیں شروع ہو سکتی ہیں لیکن یہاں نہیں ہو سکتیں!" آج لوگ شمالی ہندوستان میں بہت سی تحریکوں کی مثال دیتے ہیں لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ 200 سے زیادہ سال تک یہ علاقہ جدید دور کے مشنریوں کا قبرستان بنا رہا ہے۔ کچھ کا کہنا ہے، "مشرق وسطیٰ میں تحریک قائم نہیں رہ سکتی کیونکہ یہ اسلام کا گڑھ ہے!" لیکن پھر بھی آج مشرق وسطیٰ میں بلکہ مسلم دنیا میں کئی تحریکیں پھل پھول رہی ہیں۔ کچھ اور لوگ کہتے ہیں، "یہ یورپ اور امریکہ یا ان جیسے دیگر ممالک میں نہیں ہو سکتا جہاں روایتی چرچز موجود ہیں!" اور پھر ہم ان جگہوں پر بھی بہت سی مختلف قسم کی تحریکیں شروع ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ خُدا کو واقعی پسند ہے کہ ہمارے شکوک دور کرتا رہے۔

نہ کہ: "میں کیا کر سکتا ہوں؟"

بلکہ: "اس قوم میں (شہر، امت، زبان، قبیلہ، وغیرہ) خُدا کی بادشاہی لانے کے لئے کیا کرنا ضروری ہے؟"

ایک زیر تربیت گروپ میں ایک مرتبہ یہ سوال زیر بحث تھا کہ اعمال 10:19 کے مطابق ایشیا کے رومی صوبے میں، تقریباً ڈیڑھ کروڑ لوگ دو سال کے عرصے میں کس طرح خُدا کا کلام سُن سکتے ہیں۔ کسی نے کہا، "یہ پولس اور افسس کے ابتدائی بارہ ایمانداروں کے لئے ناممکن تھا - انہیں ہر روز 20 ہزار سے زائد لوگوں کو کلام سُنانا پڑتا!" بس یہی بات ہے۔ اس مقصد کے حصول کا کوئی بھی طریقہ ممکن نہیں تھا۔ ٹرنس کے مدرسہ میں ایک دن کی تدریس کے بعد شاگردوں کی تعداد میں اتنی افزائش ہوئی ہوگی، جنہوں نے مزید شاگردوں کی افزائش کی اور جنہوں نے اُن سے بڑھ کر پورے علاقے میں شاگردوں کی تعداد میں اضافہ کیا۔

نہ کہ: "صرف میرا گروپ کیا مقصد حاصل کر سکے گا؟" **بلکہ:** "اس ناممکن حد تک مشکل مقصد کے حصول کے لئے کون ہمارا ساتھ دے سکتا ہے؟"

یہ نُکتہ نظر کی ویسی ہی تبدیلی ہے جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنے چرچ تنظیم یا فرقے میں موجود لوگوں اور وسائل پر انحصار کریں، ہم نے یہ جان لیا ہے کہ ہمیں دنیا بھر میں مسیح کے پورے بدن پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے، جس میں ارشادِ اعظم کی تکمیل سے وابستہ ہر قسم کی تنظیمیں اور چرچ موجود ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں مختلف قسم کے وسائل اور صلاحیتوں کے حامل لوگوں کو مربوط کرنے کی ضرورت بھی ہے: دعا، متحرک ہونا، مالی وسائل، کاروبار، ترجمہ، امداد کی فراہمی، سماجی بہبود، فنون لطیفہ، وغیرہ۔

نہ کہ: میں دعا کرتا ہوں

بلکہ: ہم غیر معمولی دعا کریں گے اور دوسروں کو دعا کے لئے متحرک کریں گے۔ ہمارا مقصد ہر چیز کی افزائش در افزائش ہے یقیناً ذاتی دعا اپنی جگہ بہت اہم ہے۔ لیکن جب ہمارے سامنے پوری قوموں شہروں اور امتوں تک رسائی کا ایک بہت بڑا چیلنج ہو تو ہمیں اور بہت سے لوگوں کو دعا میں متحرک کرنے کی ضرورت ہے۔ **نہ کہ:** میری خدمت کی کامیابی کا پیمانہ میرا لایا ہوا پھل ہے۔

بلکہ: کیا ہم پورے خلوص سے افزائش در افزائش کے لئے منظر نامہ تیار کر رہے ہیں، جو کہ میری اپنی منسٹری کی سرگرمیوں کے دوران شاید نہ ہو سکے؟ **بڑھانا خُدا کی ذمہ داری ہے (1 کرنتھیوں 3:6-7)**

اکثر افزائشی سلسلے کے پہلے چرچ کو قائم کرنے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ میدان میں عملی طور پر کام کرنے والے کارکنوں سے کہا جاتا ہے "پہل صرف خُدا لا سکتا ہے۔ آپ کا کام ہے کہ آپ وفادار اور فرمانبردار رہ کر خُدا کی طرف سے کام ہونے کا یقین اپنے دل میں رکھیں"

ہم نئے عہد نامے میں پائے جانے والے شاگرد سازی کی افزائش کے نمونے پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور ہم روح القدس پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ افزائش وہی کرے گا۔

نہ کہ : غیر ملکی مشنری پولس کے جیسا ہوتا ہے جو اگلی صفوں میں جا کر نارسا لوگوں میں منادی کرے۔

بلکہ : غیر ملکی برنباس کی حیثیت سے زیادہ موثر ہوتا ہے، جو اُسی تہذیب میں سے کسی پولس کو تلاش کر کے اُس کی حوصلہ افزائی کرے اور اُسے اختیار دے۔ مشنریوں کی حیثیت سے بھیجے گئے لوگ اکثر خود کو صفِ اول کے خادم سمجھتے ہیں۔ جس کا نمونہ پولس رسول ہے۔ اب ہم یہ جان گئے ہیں کہ باہر سے آنے والے کی بجائے بہتر یہ ہے کہ قریب ترین لوگوں میں سے اور اُسی تہذیب میں شامل افراد میں سے کسی کے ساتھ شراکت کی جائے اور انہیں اُن کے اپنی جماعت کے لئے پولس بنایا جائے۔ یہاں یہ بھی یاد رکھیے کہ برنباس بھی ایک رہنما تھا جو "کام کرتا تھا" (اعمال -11:22-7, 13:1-26) سو تحاریک کے محرکین کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اپنے تہذیبی تناظر میں شاگرد بنائیں۔ اور پھر بین التہذیبی تناظر میں جا کر ایسے پولس تلاش کریں اور اُن کی حوصلہ افزائی کر کے انہیں اختیار دیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان پولوسوں کو بھی اپنا ٹکٹہء نظر تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان میں سرگرم ایک بڑی تحریک کے غیر ملکی محرکین نے اپنا کردار بہتر طور پر سمجھنے کے لئے برنباس کی زندگی کا مطالعہ کیا۔ پھر انہوں نے وہ آیات اور اقتباس اس تحریک کے ابتدائی پولوسوں کے ساتھ پڑھے تب اُن مقامی رہنماؤں نے جانا کہ اپنی ابتدائی سوچ کے برعکس (کہ پہلا رہنما ہمیشہ حاوی ہوتا ہے) وہ برنباس کے جیسا بن کر اپنے شاگردوں کو اختیار دینا چاہتے تھے۔ تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ متاثر گُن بن سکیں۔ **نہ کہ :** یہ توقع کرنا کہ ایک نیا ایمان دار یا ایمانداروں کا ایک گروہ ایک تحریک کی ابتدا کرے گا۔

بلکہ : پوچھنا: "ہماری قوم میں سے کون سے ایسے ایماندار ہیں جو کئی سال سے مسیح میں ہیں اور CPM کا محرک بن سکتے ہیں؟" اس کا تعلق ایک عمومی خیال کے ساتھ ہے کہ ایک غیر ملکی کی حیثیت سے ہم بھٹکے ہوئے لوگوں میں سے ایک فرد یا ایسے افراد تلاش کر کے اور انہیں جیت لیں گے، جو ہمارے لئے تحریک کے محرک بن سکیں گے۔ اگرچہ کبھی کبھار یہ ممکن بھی ہو سکتا ہے، لیکن زیادہ تر تحریکیں ایسے لوگوں نے شروع کی ہیں جو اُسی تہذیب سے تعلق رکھتے ہوں اور کئی سال سے ایمان میں سرگرم ہوں۔ اُن کے اپنے نقطہ نظر کی تبدیلی اور CPM کے اصولوں کی نئی سمجھ بوجھ خُدا کی بادشاہی کو وسعت دینے کے لئے بہت سے نئے مواقع تخلیق کرتی ہے۔

نہ کہ : ہم اپنی منسٹری میں شراکت داروں کی تلاش کر رہے ہیں۔ **بلکہ:** ہم اُن بہنوں اور بھائیوں کی تلاش میں ہیں جو ہمارے ساتھ مل کر خُدا کی خدمت کر سکیں۔

اکثر اوقات مشنریوں کو "قومی سطح کے شراکت دار" تلاش کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ ہم کسی کے عزائم پر شک نہیں کر رہے، مگر کچھ مقامی ایماندار ان الفاظ کو

مشکوک سمجھتے ہیں۔ اس کے کچھ غلط (عموماً غیر شعوری) مطالب میں مندرجہ ذیل شامل ہو سکتے ہیں

✓ باہر کے لوگوں کے ساتھ شراکت کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں وہ کرنا پڑے گا جو وہ چاہتے ہیں۔

✓ ایک شراکت میں معاملات پر اختیار اُسے حاصل ہوتا ہے جس کے پاس زیادہ مالی وسائل ہیں۔

✓ یہ ایک حقیقی ذاتی تعلق کی بجائے کام کی بنیاد پر استوار رشتہ ہے۔

✓ "قومی سطح" کے الفاظ کا استعمال غیر شائستہ سمجھا جاتا ہے۔ (اگرچہ یہ "مقامی" کے لئے ایک بہتر اور شائستہ لفظ ہو گا)۔ امریکنوں کو "مقامی" کیوں نہیں کہا جاتا؟

بھٹکے ہوئے لوگوں کے درمیان تحریک کا آغاز کرنا خطرناک اور مشکل کام ہے۔ اس میں مقامی محرکین باہمی محبت پر قائم خاندانی رشتے تلاش کرتے ہیں۔ وہ شراکت داروں کے ساتھ نہیں، بلکہ خاندان میں ایک تحریک کا آغاز کرنا چاہتے ہیں جو ایک دوسرے کا بوجھ اٹھائیں اور اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار ہوں۔
نہ کہ: افراد کو جیتنے کا مقصد

بلکہ: گروہوں کو جیتنا، تاکہ انجیل کو پہلے سے موجود خاندانوں گروہوں اور جماعتوں تک پہنچایا جا سکے۔

اعمال کی کتاب کے مطابق نجات کا عمل 90 فیصد تک بڑے یا چھوٹے گروہوں میں تکمیل کو پہنچا۔ صرف دس فیصد لوگ ایسے تھے جنہوں نے ذاتی طور پر نجات حاصل کی۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو بھیجتے ہوئے گھر تلاش کرنے کا کہا، اور ہم خود یسوع کو بھی گھروں تک رسائی حاصل کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یاد کیجیے کہ زکائی اور اُس کے پورے گھرانے کو نجات ملی (لوقا 19:9-10) اور سامری عورت اپنے پورے شہر کے ساتھ ایمان میں داخل ہوئی (یوحنا 4:39-42)۔
افراد کی بجائے جماعتوں تک پہنچنے اور انہیں جمع کرنے کے بہت سے فوائد ہیں
مثال کے طور پر:

➤ کسی ایک نئے ایماندار کی بجائے مسیحی طرز زندگی پورے گروہ تک پہنچتا ہے اور اُسے نجات دیتا ہے۔

➤ ایذا رسانی بھی کسی ایک فرد تک محدود نہیں رہتی، بلکہ پورے گروہ کو متاثر کرتی ہے۔ اس طرح پوری جماعت کے افراد ایک دوسرے کی دل جوئی اور معاونت کا سبب بنتے ہیں۔

➤ مسیحی کو پانے کی خوشی میں پورے خاندان یا جماعت کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔

➤ ایمان نہ رکھنے والوں کو بھی ایک ٹھوس مثال ملتی ہے کہ " دیکھو ایمان داروں کا گروہ ایسا ہوتا ہے اور اگر میں بھی مسیح کے پیچھے چلوں تو میں بھی ایسا ہوں گا ۔"

نہ کہ: میرے اپنے چرچ یا اپنی جماعت کے عقائد وراثتی رسم و رواج یا تہذیب کی منتقلی ۔
بلکہ: کسی تہذیب کے نئے ایمانداروں کو یہ جاننے کے لئے مدد فراہم کرنا کہ بائبل اہم ترین معاملات کے بارے میں کیا کہتی ہے ؛ انہیں روح القدس کی آواز سننے میں اور اپنے تہذیبی تناظر میں بائبل کے حقائق خود پر لاگو کرنے میں مدد دینا ۔
 ہماری اپنی ترجیحات اور روایات کو کلام کے اصولوں کے ساتھ الجھا دینا بہت آسان ہے ۔
 ایک بین التہذیبی تناظر میں ہمیں خاص طور پر محتاط ہونا چاہیے کہ ہم اپنی تہذیب کے عوامل نئے ایمانداروں پر مسلط نہ کریں۔ یقیناً ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کیونکہ یسوع کہتا ہے کہ : " سب خُدا سے تعلیم یافتہ ہوں گے " (یوحنا 6:45) اور روح القدس ایمانداروں کو " تمام سچائی کی راہ دکھائے گا " (یوحنا 16:13)۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اس سارے کام کے لئے خُدا پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ ہم نئے ایمانداروں کی رہنمائی اور تربیت بالکل نہ کریں ۔ دراصل اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی سوچ اور نظریات اُن پر مسلط کرنے کی بجائے، انہیں کلام اور اُس کے اختیار کی نظر سے سب کچھ دکھائیں۔

نہ کہ: چائے خانے والی شاگرد سازی : " آئیے ہر ہفتے ملاقات کرتے ہیں ۔"
بلکہ: زندگی بھر کی شاگرد سازی: میری زندگی ان لوگوں کے ساتھ جڑی ہے ۔
 تحریکوں کے ایک محرک کا کہنا ہے کہ اُن کے تربیت کار / کوچ نے انہیں اجازت دی کہ انہیں جب ضرورت ہو، وہ اُن سے بات کر سکتے ہیں۔ تو وہ اپنے اُس تربیت کار کو دوسرے شہر میں دن میں تین یا چار مرتبہ فون کرنے لگے۔ ہمیں ایسے ہی لوگوں اور ایسے ہی جذبے کی ضرورت ہے ۔ اور ایسے لوگوں کی مدد کرنے کی ضرورت ہے جو بھٹکے ہوؤں تک پہنچنے کے لئے جوش اور جذبہ رکھتے ہیں ۔
نہ کہ: لیکچر ۔ محض علم کی منتقلی کی غرض سے۔

بلکہ: شاگرد سازی – مسیح کے پیچھے چلنا اور اُس کے کلام کی فرمانبرداری کرنا۔
 یسوع نے کہا ، " جو کچھ میں تم کو حکم دیتا ہوں اگر تم اُس کو کرو تو میرے دوست ہو " (یوحنا 15:14) اور " اگر تم میرے حکموں پر عمل کرو گے تو میری محبت میں قائم رہو گے " (یوحنا 15:10)۔ اکثر ہمارے چرچ ، علم کو فرمانبرداری پر ترجیح دیتے ہیں ۔
 سب سے زیادہ علم رکھنے والے سب سے قابل رہنما سمجھے جاتے ہیں۔ چرچ کی تخم کاری کی تحریکیں لوگوں کو یہ تعلیم دینے پر زور دیتی ہیں کہ یسوع کے ہر حکم کی فرمانبرداری کی جائے (متی 28:20) علم اپنی جگہ اہم ہے، لیکن سب سے بنیادی بات خُدا سے محبت رکھنا اور اُس کے حکموں پر چلنا ہے ۔
نہ کہ: مقدس / سیکولر کی تقسیم ؛ منادی بمقابلہ معاشرتی سرگرمی ۔

بلکہ : قول اور فعل ایک ساتھ ضروریات کا پورا کرنا ، ایک دروازے کے کھولنے جیسا سمجھا جائے اور کلام کے اظہار اور پھل لانے کا مظہر ۔

مقدس اور سیکولر کی تقسیم بائبل کے نظریات کی بنیاد پر نہیں ہے۔ CPM میں شامل لوگ اس نقطے پر بحث نہیں کرتے کہ مادی ضروریات پوری کی جائیں یا کلام کو پھیلایا جائے۔ کیونکہ ہم یسوع سے محبت کرتے ہیں تو یقیناً ہم لوگوں کی ضروریات بھی پوری کرتے ہیں (جیسا اُس نے کیا) اور یہ کرنے کے ساتھ ہی ہم زبانی طور پر اُس کا سچ بھی لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ (جیسا اُس نے کیا)۔ ان تحریکوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب لوگوں کی مادی ضروریات پوری ہوتی ہیں تو فطری طور پر اُن کے ذہن ایسے سوالات پوچھنے پر تیار ہو جاتے ہیں جو سچائی تک اُن کی رہنمائی کرتے ہیں ۔

نہ کہ : روحانی سرگرمیوں کے لئے مخصوص عمارتیں ۔

بلکہ : ہر قسم کی جگہوں پر ایمانداروں کی چھوٹی چھوٹی مجالس ۔

چرچ کی عمارتیں اور چرچز کے تنخواہ دار رہنما تحریکوں کی بڑھوتری کی راہ میں رکاوٹ ہیں ۔ زیادہ تر کلام کا تیز رفتار پھیلاؤ غیر پیشہ ورانہ افراد کی کاوشوں سے ممکن ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر ہم یہ کام چرچز کی عمارتوں اور تنخواہ دار عملے کے ذریعے کرنا چاہیں تو امریکہ میں بھی کھوئے ہوئے لوگوں کی اتنی بڑی تعداد تک رسائی حاصل کرنا مالی طور پر ہمارے بس سے باہر ہو جائے۔ پھر دنیا کے دیگر حصوں میں کتنا مشکل ہو گا جہاں مالی وسائل اس سے بھی کم ہیں اور نارسا لوگوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے

نہ کہ : جب تک کہ آپ تربیت حاصل نہ کر لیں منادی نہ کریں ۔

بلکہ : جو کچھ آپ جانتے ہیں اور جو کچھ آپ نے تجربہ کیا ہے ، اُسے دوسروں تک پہنچائیں۔ یسوع کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنا بلکہ عمومی اور فطری کام ہے ۔

جب نئے ایماندار ایمان کے دائرے میں آتے ہیں تو انہیں پہلے کئی سالوں تک کتنی بار یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بیٹھیں اور سنیں؟ اس انداز سے رہنمائی کی اہلیت حاصل کرنے کے لئے اکثر کئی سال لگ جاتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ کسی خاندان یا معاشرے کو ایمان تک لانے کے لئے بہترین لوگ وہی ہوتے ہیں جن کا تعلق اُسی معاشرے سے ہو ۔ اُن کے لئے یہ کام کرنے کا بہترین وقت وہی ہوتا ہے جب وہ نئے ایمان میں داخل ہوئے ہوتے ہیں، اس سے قبل کہ اُن کے اور اُن کے معاشرے کے درمیان دوری کی خلیج حائل ہو جائے ۔

افزائش کا عمل سب کے لئے ہے اور خدمت کہیں بھی ہو سکتی ہے ایک نیا / نا تجربہ کار مقامی فرد ایک اعلیٰ تربیت یافتہ اور تجربہ کار غیر ملکی سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔

نہ کہ : زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جیتا جائے۔

بلکہ : اپنی توجہ چند یا (ایک) پر مرکوز کریں کہ وہ بہت سوں کو جیت لے۔

لوقا کی انجیل کے 10 ویں باب میں یسوع کہتا ہے ایسا گھرانہ تلاش کرو جو تمہیں قبول کرے۔ اگر اُس گھرانے میں کوئی سلامتی کا فرزند ہے تو وہ تمہیں قبول کریں گے۔ اس مرحلے پر ایک گھر سے دوسرے گھر نہ جاؤ۔ ہم نئے عہد نامے میں یہ نمونہ کئی بار عمل میں آتا دیکھتے ہیں ۔ چاہے وہ کرنیلیس ، زکائی ، لدیہ یا فلیپی جیلر ہوں یہ ایک شخص اپنے

خاندان اور پھر وسیع تر معاشرے کے لئے کلیدی محرک بن جاتا ہے۔ مشکل ماحول میں تحریکوں کے گروپ دراصل مختلف گھروں کے انفرادی سربراہوں کی بجائے مقامی قبائلی رہنما یا نیٹ ورک کے رہنما پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

تمام قوموں سے شاگرد بنانے کے لئے ہمیں صرف مزید اچھے خیالات اور طریقوں کی ضرورت نہیں ہمیں صرف زیادہ بار آور طریقہ کار اپنانے کی بھی ضرورت نہیں۔ دراصل ہمیں نکتہ نظر کی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ یہاں بیان کئے گئے نئے نکتہ نظر دراصل تبدیل شدہ حالات کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہیں جس حد تک ہم محنت کریں گے اور ان میں سے ایک کو استعمال کریں گے، تو کافی امکان ہے کہ ہم پھل لائیں۔ لیکن ان سب میں سے ہر ایک پر عمل کر کے اور چرچ کی تخم کاری کے لئے روایتی چرچ کے انداز کو چھوڑ، کر ہم خدا سے یہ توقع کر سکتے ہیں کہ وہ انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ نسل در نسل تحریکوں کی افزائش کرے گا جو ہمارے وسائل سے کہیں بڑھ کر ہوں گی۔

شاگرد سازی کی تحریکوں کے خواص رکھنے والے مختصر گروپ

پال واٹسن^{1,2}

گروپ اور گروپوں کے زیر استعمال طریقہ کار دنیا بھر میں انجیل کی منادی کے لئے ہماری حکمت عملی کا ایک تزویراتی عنصر ہے۔ گروپوں کی قوت کو نظر انداز کرنا اور اُن کے عملی طریقہ کار کو اہمیت نہ دینا انجیل کے مناد کی سب سے بڑی غلطی ثابت ہو سکتی ہے۔

شاگرد سازی کے گروپ

پہلے سے موجودہ گروپوں کا استعمال کریں۔ پہلے سے موجود کسی گروپ کو استعمال کرنے کے بہت سے فائدے ہیں، بجائے اس کے، کہ مختلف گروپوں سے مختلف لوگ اُٹھا کر نئے گروپ تشکیل دیئے جائیں³۔ ایک فائدہ یہ ہے کہ جب آپ پہلے سے موجود گروپ استعمال کرتے ہیں تو آپ اُن تہذیبی رکاوٹوں کو کم کر دیتے ہیں جو کہ اُس گروپ کی کارکردگی کی راہ میں حائل ہو سکتی ہیں۔ خاندانوں میں پہلے سے ہی اختیارات کی تقسیم کا نظام موجود ہوتا ہے۔ پہلے سے قائم شدہ مضبوط گروپوں میں راہنما اور اُن کے تابع لوگ موجود ہوتے ہیں۔

¹ یہ مشن فرنٹیئرز www.missionfrontiers کے نومبر-دسمبر 2012 کے شمارے کے صفحات 22-25 پر شائع ہونے والے ایک مضمون کا اقتباس ہے۔
² پال نے امریکہ اور کینیڈا میں شاگرد سازوں کی جماعت اور شاگرد سازی کے اصولوں کے اطلاق کے لئے کانٹیکٹس ڈیسا پیل میکنگ

(www.contagiousdisciplemaking.com) کی بنیاد رکھی۔ وہ World Christian Movement میں پرسپیکیٹوز کے باقاعدہ تربیت کار ہیں اور اُنہوں نے اپنے والد، ڈیوڈ واٹسن کے ساتھ مل کر *Contagious Disciple Making: Leading Others on a Spiritual Journey of Discovery* نامی کتاب بھی تحریر کی ہے۔

³ کلام عموماً پہلے سے قائم گروپوں، مثلاً دوستوں، خاندانوں، کتابی حلقوں، ہائیکنگ گروپوں، آس پڑوس، ہائی سکول کے ہم جماعتوں، سوروروٹی سسٹرز اور سلائی کڑھائی کے گروپوں کے ذریعے پھیلتا ہے۔ تاہم چرچ ان گروپوں سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے منادی کے لئے ان گروپوں سے افراد کو الگ کر کے ایک نئے گروپ، چرچ، کے قیام کی کوشش کرتا ہے۔ جب ایسے گروپ کو کسی بڑے گروپ میں شامل کیا جاتا ہے تو وہ اُن میں گھلنے ملنے اور کلام سنانے میں (جو کہ شاگرد سازی کا لازمی حصہ ہے) بہت وقت لیتے ہیں۔ جب کلام کا بیج پہلے سے قائم سماجی گروہوں میں بویا جائے، تو بادشاہی کی پیش روی تیز تر ہو جاتی ہے۔

یہ بات طے ہونے کے بعد بھی گروپوں کی شاگرد سازی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں انہیں یہ سکھانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ مل کر بائبل کیسے پڑھیں، خدا کے

کلام میں سے خدا کے احکامات کیسے دریافت کریں ، خدا کے کلام کی فرمانبرداری میں اپنی زندگیاں کیسے تبدیل کریں اور اپنے دوستوں اور خاندان کو بائبل کے اقتباسات کیسے سنائیں ۔ ذیل میں آپ کو چند ہدایات دی جاتی ہیں جن پر عمل کرتے ہوئے آپ گروپ میں یہ خصوصیات قائم کر سکتے ہیں ۔

خصوصیات ابتدا سے ہی قائم کریں ۔ گروپس عموماً جلد ہی ، تیسر یا چوتھی میٹنگ تک اپنی خصوصیات اور عادات پکی کر لیتے ہیں ۔ جب ایک مرتبہ کچھ خصوصیات اور عادات پکی ہو جائیں تو اُن کا تبدیل کرنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ لہذا گروپ کی بنیادی خصوصیات ابتدا سے ہی طے کرنا اور قائم کرنا ضروری ہے ۔

خصوصیات عملی مثال کے ذریعے قائم کریں ۔ آپ لوگوں کو محض یہ بتا نہیں سکتے کہ انہیں اپنے اندر کیا خصوصیات پیدا کرنی ہیں ۔ آپ کو اُن کی راہنمائی کر کے بہترین انداز میں عملی طور پر یہ خصوصیات پیدا کروانی ہوتی ہیں ۔ یہ عادتیں بعد میں گروپ کا خاصہ بن جاتی ہیں ۔ اگر آپ محض ہدایات دینے کی بجائے عملی مثال کے ذریعے گروپ کی عادات قائم کریں گے تو آئندہ قائم ہونے والے گروپوں میں بھی یہ خصوصیات پیدا ہو جائیں گی ۔ ہم اس کے بارے میں مزید بات چیت گروپوں کی کارکردگی کے سیکشن میں کریں گے ۔

خصوصیات مستحکم کرنے کے لئے بار بار دہرائی کریں ۔ گروپوں کی خصوصیات آپ کے عملی اظہار اور اس کی بار بار دہرائی کا نتیجہ ہوتی ہیں ۔ آپ یہ توقع نہیں کر سکتے کہ آپ کا صرف ایک دو مرتبہ کیا ہوا کوئی عمل گروپ کی خصوصیت یا عادت بن جائے گا ۔

صحیح عادتیں اور خصوصیات قائم کریں ۔ ہر اولین گروپ کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے اندر کم از کم چند لازمی خصوصیات پیدا کر لے جنہیں اگلی نسل کے گروپ تک منتقل کرنا ضروری ہے ۔ آئیے ہر ایک عنصر پر ایک نظر ڈالتے ہیں ۔

قابلِ افزائش اور چرچز کی نسل در نسل افزائش کے قابل گروپوں کے لئے بنیادی خصوصیات کیا ہیں ؟

دعا

جیسے دعا تحریکوں کا ایک لازمی عنصر ہے ، اسی طرح یہ گروپوں کے لئے بھی انتہائی لازمی ہے ۔ ہم پہلی میٹنگ سے ہی دعا کو گروپ کی کاروائی کا لازمی حصہ بناتے ہیں ۔ یاد رکھیے کہ ہم کھوئے ہوئے لوگوں کو سر جھکا کر دعا کرنے کا نہیں کہتے ۔ ہم انہیں یہ بھی نہیں سکھاتے کہ دعا کیا ہے ۔ ہم اس اہم ترین عنصر کے بارے میں کوئی لیکچر بھی نہیں دیتے ۔ اس کی بجائے ہم ایک آسان سا سوال پوچھنے کے ذریعے ابتدا کرتے ہیں ، " آپ آج کس چیز کے لئے شکر گزار ہیں ؟ " گروپ میں موجود ہر شخص اس کا جواب دیتا ہے ۔ بعد میں جب وہ مسیح کے پیچھے چلنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں ، ہم

کہتے ہیں، "کیا آپ کو یاد ہے کہ ہم نے ہر میٹنگ کا آغاز اس سوال سے کیا تھا کہ آپ کس چیز کے لئے شکر گزار ہیں؟" اب مسیح کے پیروکاروں کی حیثیت سے ہم خدا کے ساتھ اسی طرح بات چیت کریں گے۔ آئیے اُسے بتائیں کہ ہم کس چیز کے لئے اُس کے شکر گزار ہیں"

مناجات

ہر مناجات ایک دعا ہوتی ہے، لیکن تمام دعائیں مناجاتیں نہیں ہوتیں۔ اسی وجہ سے ہم نے مناجات اور دعاؤں کو گروپوں کی خصوصیات کے دو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ مناجات کا تعلق ذاتی مسائل اور دشواریوں کے علاوہ دوسروں کے مسائل اور دشواریوں سے بھی ہوتا ہے ایک سادہ سا سوال ہے، "آپ اس ہفتے کے دوران کن چیزوں کے بارے میں پریشان رہے ہیں؟" اس سوال کے ذریعے بھٹکے ہوئے لوگ مناجات کے تصور سے متعارف ہو سکتے ہیں اس سوال کے جواب میں بھی ہر کوئی اپنے اپنے مسائل سے دوسروں کو آگاہ کرتا ہے۔ جب پورے گروپ کا بیتسمہ ہو جاتا ہے تو ہم اُن نئے ایمانداروں سے کہتے ہیں، "جیسے کہ پہلے آپ ایک دوسرے کو اپنے مسائل اور دشواریوں سے آگاہ کرتے رہے ہیں اب آپ خدا کو بھی وہ مسائل اور دشواریاں بتا سکتے ہیں۔ آئیے یہ ہی کریں۔"

خدمت

ڈیوڈ واٹسن خدمت / منسٹری کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں: "بھٹکے ہوئے اور نجات پانے والوں کی دعاؤں کے جواب میں خدا کا اپنے لوگوں کو استعمال کرنا" جب بھی کوئی گروپ، کھویا ہوا یا نجات پایا ہوا، اپنی نجات سے دوسروں کو آگاہ کرے تو پورے گروپ کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس سلسلے میں کوئی اقدامات اٹھائیں۔ اس کے لئے گروپ کو محض ایک تھپکی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سوال پوچھیں، "جو مسائل اور مشکلات ہم نے سنی ہیں کیا ہم کسی طرح سے آنے والے ہفتے میں اُن کے حل کے لئے کچھ کر سکتے ہیں؟" پھر اُس کے بعد مزید یہ پوچھیں، "کیا آپ کے علاقے کے لوگوں میں آپ کسی کو جانتے ہیں جسے ہماری مدد کی ضرورت ہو؟" یہ خصوصیت شروع سے ہی گروپ کا حصہ بنائیے اور اس طرح آپکو اُس پورے معاشرے کو مسیحی ہوجانے کے بعد بھی مزید متحرک کرنے کی فکر نہیں کرنا پڑے گی۔

منادی / تقلید

کیا آپ جانتے ہیں کہ کھوئے ہوئے لوگ بھی انجیل کی منادی کر سکتے ہیں؟ جی ہاں یہ ممکن ہے اگر آپ اسے انتہائی سادہ بنا کر رکھ سکتے ہوں۔ بنیادی طور پر منادی کا مطلب ہے انجیل کی خوشخبری سے دوسروں کو آگاہ کرنا۔ کھوئے ہوئے لوگ پوری انجیل سے واقفیت نہیں رکھتے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ صرف اتنی سی بات یا صرف وہ کہانی دوسرے لوگوں کو سنائیں جو گروپ میں موجود نہیں تھے۔

ہم انہیں اس سوچ کی راہ پر ڈالنے کے لئے ایک آسان سا سوال پوچھتے ہیں، "کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جیسے اس ہفتے کے دوران یہ کہانی سننے کی ضرورت ہو؟" اگر وہ شخص دلچسپی رکھتا ہو تو ایسے شخص کو پہلے سے موجود گروپ میں لانے کی بجائے، ہم یہ کر سکتے ہیں کہ وہ کھویا ہوا شخص اپنے دوستوں خاندان اور دیگر لوگوں کے ساتھ ایک گروپ کا آغاز کر لے۔ سو اس طرح سے کھویا ہوا اولین شخص اپنے اصل گروپ میں کلام کی کہانیوں کا مطالعہ کرتا ہے اور پھر اپنے دوستوں کے ساتھ شروع کرنے والے نئے گروپ میں انہی اقتباسات اور کہانیوں کو دہراتا ہے۔ اس طرح تقلید کر کے وہ وہی پیغام دوسروں تک پہنچاتا ہے۔

ہم نے ایسے گروپ بھی دیکھے ہیں جو پہلے گروپ کے ایمانداروں کے بیتسمہ پانے سے پہلے ہی چار مزید گروپ شروع کر چکے ہوتے ہیں۔ پہلے گروپ کے بیتسمہ پانے کے چند ہفتوں کے دوران دوسرے گروپ بھی اُس مقام تک پہنچ گئے جہاں انہوں نے یسوع کے پیچھے چلنے اور بیتسمہ لینے کا فیصلہ کر لیا۔

فرمانبرداری

جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ فرمانبرداری شاگرد سازی کی تحریکوں کا ایک لازمی عنصر ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے گروپوں، حتیٰ کہ کھوئے ہوئے لوگوں کے گروپوں میں بھی فرمانبرداری ہونا لازمی ہے۔ وضاحت کے لئے آپ کو بتا دوں کہ ہم کھوئے ہوئے لوگوں کی جانب دیکھ کر اور انگلی اٹھا کر یہ نہیں کہتے، "آپ پر لازم ہے کہ کلام کے ان الفاظ کی پوری طرح تعمیل کریں" اس کی بجائے ہم پوچھتے ہیں، "اگر آپ یقین رکھتے ہیں کہ یہ خدا کے الفاظ ہیں تو آپ ان الفاظ کو اپنی زندگیاں بدلنے کے لئے کیسے استعمال کریں گے؟" یا درکھیے کہ وہ ابھی تک خدا پر ایمان نہیں لائے اس لئے "اگر" کا لفظ بالکل قابل قبول ہے۔

جب وہ مسیح کے پیچھے چلنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو آپ اس سوال میں تھوڑی سی تبدیلی لاتے ہیں، "چونکہ آپ کا ایمان ہے کہ یہ خدا کے الفاظ ہیں، تو آپ اپنی زندگی میں تبدیلی لانے کے لئے انہیں کیسے استعمال کریں گے؟" چونکہ وہ ابتدا سے ہی یہ سوال پوچھ رہے ہوتے ہیں، اس لئے نئے ایمانداروں کو خدا کے کلام کی تعمیل میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی نہ ہی انہیں یہ سمجھنے میں مشکل پیش آئے گی کہ خدا کا کلام ان سے کیا چاہتا ہے اور خدا کا کلام ان سے کیا کچھ بدلنے کا تقاضا کرتا ہے۔

احتساب

گروپ کی خصوصیات میں احتساب کی شمولیت کا آغاز دوسری میٹنگ سے ہو جاتا ہے۔ گروپ کی طرف دیکھیے اور پوچھیں، "آپ لوگوں نے کہا تھا کہ آپ اس ہفتے فلاں کام کرنے میں مدد دیں گے۔ یہ سب کیسا رہا؟" یہ بھی پوچھیں، "آپ میں سے بہت سے لوگوں نے اپنی زندگی کے ان پہلوؤں کی نشاندہی کی تھی جنہیں آپ تبدیل کرنا چاہتے تھے۔ کیا آپ نے انہیں تبدیل کیا؟ تبدیلی کا یہ عمل کیسا رہا؟" اگر انہوں نے اس سلسلے میں کچھ بھی نہ کیا ہو تو ان کی حوصلہ افزائی کیجیے کہ اس مرتبہ وہ ایسا کرنے کی کوشش کریں

اور اگلی ملاقات میں اس بارے میں آپ کو آگاہ کریں۔ اس بات پر زور دیجیے کہ پورے گروپ کے لئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ ہم مل کر ایک دوسرے کی کامیابیوں پر خوشی منائیں۔

ابتدائی سب اس پر حیرت زدہ ہوں گے۔ وہ اس کی توقع نہیں کر رہے ہوتے۔ تاہم دوسری ملاقات میں بہت سے لوگ تیار ہو جائیں گے۔ تیسری ملاقات کے بعد ہر ایک یہ جان لے گا کہ آگے کیا ہونا ہے اور اُس کے لئے تیار رہے گا۔ یقیناً یہ عمل اُس وقت بھی جاری رہے گا جب سب لوگ بیتسمہ پا چکے ہوں گے۔

عبادت

آپ بھٹکے ہوئے لوگوں سے اُس خدا کی عبادت کرنے کا نہیں کہہ سکتے جس پر وہ ایمان نہیں رکھتے۔ نہ ہی آپ کو چاہیے کہ آپ انہیں جھوٹے انداز میں وہ گیت گانے پر مجبور کریں جن پر وہ ایمان نہیں رکھتے۔ لیکن اس کے باوجود گروپ کی خصوصیات میں عبادت کا عنصر قائم کرنا اور عبادت کا بیج بونا ممکن ہے۔

جب وہ اُن چیزوں کے بارے میں بات کرتے ہیں جن کے لئے وہ شکر گزار ہیں، تو یہ عبادت کا ایک انداز بن جاتا ہے جب وہ کلام سُننے کے جواب میں اپنی زندگیوں میں تبدیلیاں لاتے ہیں تو یہ بھی عبادت کا ہی ایک انداز ہے۔ جب وہ اپنے معاشروں میں لانے والی تبدیلیوں پر خوشی منا رہے ہوتے ہیں، تو یہ بھی عبادت بن جاتی ہے۔

حمد و ثنا اور عبادت کے گیت عبادت کا لازمی حصہ نہیں ہیں۔ عبادت تو خدا کے ساتھ ایک تعلق کا نام ہے۔ خدا کی حمد و ثنا کے لئے گیت گانا خدا کے ساتھ ہمارے تعلق سے حاصل ہونے والی خوشی کا اظہار ہے۔ یقیناً بالآخر وہ حمد و ثنا کے گیت گانے لگیں گے۔ تاہم عبادت کی خصوصیت گیت گانے سے بہت پہلے ہی گروپوں میں قائم کرنا بہت لازمی ہے۔

خدا کا کلام

خدا کا کلام گروپوں کی میٹنگ کا مرکزی حصہ ہے۔ گروپ میں شامل لوگ کلام پڑھتے ہیں اُس پر بات چیت کرتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کلام کے اقتباسات یاد کرتے ہیں اور کلام پر عمل کے لئے حوصلہ افزائی پاتے ہیں۔ کلام کسی بھی استاد کے مقابلے میں ثانوی حیثیت نہیں رکھتا۔ کلام سب سے بڑا استاد ہے۔ اس پر ہم گروپوں کی خصوصیات اور لازمی عناصر کے اگلے حصے میں مزید بات کریں گے۔

دریافت

بھٹکے ہوئے لوگوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم کلام کی وضاحت سے گریز کریں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ایسا دکھائی دے گا کہ ہم استاد اور اختیار کے حامل ہیں۔ اور یوں ہمارے بغیر کلام کا پھیلاؤ اور تقلید مشکل ہو جائے گی۔ اس

کے نتیجے میں مزید گروپ تشکیل نہیں پا سکیں گے اور نہ ہی اُن کے نتیجے میں مزید گروپوں کی افزائش ہو گی

یہ کافی مشکل کام ہے۔ ہمیں تعلیم دینا بہت اچھا لگتا ہے۔ ہم سوالوں کے جواب جانتے ہیں اور ہم دوسروں کو تعلیم دینا پسند کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم ایسے شاگرد تخلیق کریں جو اپنے سوالوں کے جوابوں کے لئے کلام اور روح القدس کی جانب دیکھیں، تو پھر ہمیں اس کردار کو چھوڑنا ہو گا۔ ہمیں بس اُن کی مدد کرنی ہے کہ وہ خود یہ دریافت کریں کہ خُدا اپنے کلام کے ذریعے اُن سے کیا کہتا ہے۔

اس تصور کو مزید مستحکم کرنے کے لئے ہم باہر سے آ کر گروپوں کی ابتدا کرنے والے لوگوں کو "سہولت کار" کہتے ہیں۔ وہ تعلیم نہیں دیتے بلکہ سہولت کاری کرتے ہیں۔ اُن کا کام ایسے سوالات پوچھنا ہے جن کے نتیجے میں بھٹکے ہوئے لوگ کلام کا مطالعہ کرنے لگیں۔ کوئی ایک اقتباس پڑھنے کے بعد وہ پوچھتے ہیں، "یہ الفاظ خُدا کے بارے میں کیا بتاتے ہیں؟" اور، "یہ الفاظ انسانوں یا انسانیت کے بارے میں ہمیں کیا بتاتے ہیں؟" اور، "اگر آپ کو یقین ہے کہ یہ خُدا کے الفاظ ہیں تو آپ اپنی زندگیاں تبدیل کرنے کے لئے کیا کریں گے؟" دریافت کا عمل تقلید اور افزائش کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اگر گروپ خود ہی کلام میں سے روح القدس پر انحصار کر کے جواب تلاش نہیں کریں گے، تو وہ توقعات کے مطابق ترقی نہیں کریں گے۔ اور عین ممکن ہے کہ اُن کی افزائش بالکل ہی نہ ہو سکے۔

گروپ کی اصلاح

ہمارے گروپوں کے زیادہ تر راہنما اور چرچز کے راہنما کسی ادارے میں بائبل کی تربیت کے حامل نہیں ہیں۔ جب لوگ یہ سُنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا اس میں بدعت کا امکان نہیں ہے؟ آپ ان گروپوں کو غلط راہ پر چلنے سے کیسے روک سکتے ہیں؟ یہ بہت اہم سوالات ہیں۔ اور راہنماؤں کی حیثیت سے ہمیں یہ سوالات پوچھنے بھی چاہئیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ ابتدا میں تمام گروپوں میں بدعت کی جانب چلے جانے کا رجحان ہوتا ہے۔ وہ خُدا کے کلام کے علاوہ کچھ زیادہ نہیں جانتے۔ وہ خُدا کو دریافت کرنے کے عمل سے گزر رہے ہوتے ہیں جو انہیں فرمانبرداری در فرمانبرداری کی طرف لے جاتا ہے۔ لیکن ابتدا سے ہی یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ سب کچھ جان لیں۔ جب گروپ مزید کلام پڑھتے چلے جاتے ہیں تو وہ یہ بہتر طور جاننے لگتے ہیں کہ خُدا اُن سے کیا چاہتا ہے۔ سوا س طرح بدعت اور بھٹکنے کے امکانات بھی کم ہو جاتے ہیں۔ یہ شاگرد سازی کا حصہ ہے۔ اگر ہم یہ دیکھیں کہ وہ کلام سے بہت ہی دور جا بھٹکے ہیں، تو ہم فوری طور پر ایک نیا اقتباس متعارف کرواتے ہیں اور اُس اقتباس پر انہیں دریافتی بائبل سٹڈی کے عمل سے گزارتے ہیں۔ (یاد رہے کہ میں نے سکھانے یا اصلاح کرنے کے الفاظ استعمال نہیں کیے۔ اصلاح کرنے کے لئے روح القدس خود ہی کلام کا استعمال کرے گا۔ انہیں صرف کلام کے درست حصے کی جانب راہنمائی کی ضرورت ہو گی) اضافی مطالعہ کر لینے کے بعد وہ جان جاتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ وہ کرتے بھی ہیں۔

دوسری بات یہ، کہ بدعت کی ابتدا عموماً زیادہ متاثر کُن راہنماؤں سے ہوتی ہے جو کچھ حد تک تربیت یافتہ ہوتے ہیں اور گروپ کو سکھاتے ہیں کہ بائبل کیا کہتی ہے، اور انہیں اُس کی تعمیل کے لئے کیا کرنا ہے۔ ایسی صورت حال میں گروپ راہنما کی تعلیمات قبول کر کے اُن پر عمل شروع کرتا ہے اور خود سے کبھی بھی کلام کے حوالہ جات دیکھنے کی زحمت نہیں کرتا۔

تمام گروپوں کو یہ سکھاتے ہیں کہ وہ کلام پڑھیں۔ پھر ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ گروپ کا ہر رکن اُس پر کیا ردِ عمل دیتا ہے گروپوں کو ایک آسان سا سوال کرنا سکھایا جاتا ہے۔ ، " کلام کے اس حوالے میں آپ کیا دیکھتے ہیں؟" جب کوئی فرمانبرداری کے تصور پر مبنی کوئی عجیب سی بات کہتا ہے تو گروپ یہ ہی سوال پوچھتا ہے۔ جب کوئی کلام کے اس حوالے میں اپنی جانب سے کوئی تفصیلات شامل کرتا ہے تو گروپ یہ ہی سوال پوچھتا ہے۔ اس سوال کے نتیجے میں گروپ کے تمام ارکان صرف اُسی حوالے پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں اور اپنے تاثرات اور فرمانبرداری کے تصور سے دوسروں کو آگاہ کرتے ہیں۔

سہولت کار گروہی اصلاح کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ سہولت کار کا کام یہ بھی ہے کہ وہ نظروں کے سامنے موجود حوالے پر توجہ مرکوز کئے رکھنے کو ممکن بنائے۔

ایمانداروں کی کہانت

نئے ایمان داروں اور ایسے لوگوں کو جو ابھی تک ایمان میں نہیں آئے، یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اُن کے اور مسیح کے درمیان کوئی اور تیسرا شخص موجود نہیں ہے۔ ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم وہ تمام رکاوٹیں دور کریں۔ اسی وجہ سے کلام ہی سب سے اہم سمجھا جانا چاہیے۔ اسی وجہ سے باہر سے آنے والے تعلیم دینے کی بجائے محض سہولت کاری کرتے ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ گروپوں کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ وہ کلام پر عمل کرتے ہوئے خود اپنی اصلاح کریں۔

جی ہاں، راہنما ضرور ابھر کر سامنے آئیں گے۔ ایسا ہونا قدرتی سی بات ہے۔ لیکن راہنمائی محض اُن کے کردار کی بنیاد پر راہنمائی کہلاتی ہے۔ راہنما کسی بھی طرح روحانی طور پر یا طبقاتی نُکتہ نظر سے کوئی مختلف یا بلند تر طبقہ نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اُن کا احتساب اعلیٰ سطح پر ہوتا ہے۔ لیکن یہ احتساب کسی بھی طور انہیں بلند تر درجہ عطا نہیں کرتا۔

اگر ایمان داروں میں کہانت کا عنصر موجود نہ ہو تو آپ ایک چرچ تخلیق نہیں کر سکیں گے اس لئے شاگرد سازی کے عمل میں اس مخصوص عنصر اور خصوصیت کو شامل کیا جانا ضروری ہے۔

گروپوں کی میٹنگز میں ان لازمی عناصر اور عوامل کو استعمال کرتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے کہ بھٹکے ہوئے لوگ یسوع کے فرمانبردار شاگرد بنتے ہیں جو جا کر نئے شاگرد بناتے ہیں اور نئے گروپوں کی تشکیل کرتے ہیں جو بعد ازاں چرچ بن جاتے ہیں۔

گروپوں کو چرچز بننے میں مدد دینے کے لئے لازمی درکار تقاضے: چرچز کی تخم کاری کی تحریک میں چار قسم کے تعاون سٹیو سمتھ

گروپ سے چرچ کی جانب سفر

چرچز کی تخم کاری کی تحریکوں میں ہم بہت سا وقت سلامتی کے فرزند کی تلاش ، اُس کا اُس کے خاندان کا دل جیتنے ، انہیں گروپوں میں تشکیل دینے اور اُن کی شاگرد سازی پر صرف کرتے ہیں ۔

لیکن اس ساری صورت حال میں چرچ کہاں پر آتا ہے ؟ یہ گروپ چرچ کب بنتے ہیں ، اگر بن بھی سکتے ہوں ؟

نئے ایمانداروں کے لئے لازمی ہے کہ وہ چرچز میں جمع ہوں۔ یہ تاریخ کی ابتداء سے ہی خُدا کا منصوبہ اور ارادہ رہا ہے۔ خُداوند کا طریقہ یہ ہی ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو چرچ کی صورت میں ایک گروہ میں اکٹھا کرے تاکہ وہ ویسے بن جائیں جیسے انہیں بنانے کا اُس نے سوچا ہے ، اور وہ کریں جو کرنے کے لئے اُس نے انہیں بلایا ہے ۔

چرچز کی تخم کاری کا کوئی بھی طریقہ اس بات پر مرکوز ہونا چاہیے کہ ابتدائی سطح سے ہی اور شاگرد سازی کے عمل کی ابتدا سے ہی گروپوں کو چرچز میں بدلنے میں مدد دی جائے۔ چرچ کا قیام چرچ کی تخم کاری کی تحریک کے عمل کا ایک لازمی سنگِ میل ہے ۔

تمام کے تمام گروپ چرچز کی صورت میں نہیں ڈھلتے۔ اکثر وہ ایک بڑے چرچ کا حصہ ہوتے ہوئے ، گھریلو چرچ کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ مسیح کے بدن ہونے کے تقاضے پورے کر رہے ہوتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ نئے ایمانداروں کو مسیح کا بدن بننے میں مدد دی جائے تاکہ وہ مزید افزائش کر کے اپنے معاشرے اور گردونواح میں اپنا مقام حاصل کر سکیں ۔

تخم کاری کی بنیاد پر بننے والے چرچز کے دو لازمی عوامل ہوتے ہیں :

بائبل بنیاد : کیا چرچ کا یہ نمونہ اور اس کا ہر پہلو کلام کے تقاضوں کے مطابق ہے یا نہیں ؟

بائبل میں چرچ کا کوئی معیاری نمونہ نہیں جس پر ہر چرچ کا استوار ہونا لازم ہو۔ ہم کلام میں چرچ کی ایسی بہت ہی مثالیں دیکھتے ہیں جنہیں اُن کی تہذیب کے تناظر میں ڈھالا گیا۔ CPM میں ہم چرچ کے کسی ایک نمونے کو ہی بائبل کا اکلوتا نمونہ نہیں کہتے ۔ چرچز کے کئی قسم کے نمونے بائبل بنیادوں پر قائم ہو سکتے ہیں ۔ سو ، سوال یہ پیدا ہوتا ہے : " کیا یہ مخصوص نمونہ (یا اس کے عناصر) کلام کی تعلیمات سے مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں ؟ "

تہذیبی تناظر میں افزائش کا امکان : کیا چرچ کا یہ نمونہ ایسا ہے کہ ایک عام نیا ایماندار اس کا آغاز اور انتظام کامیابی سے کر سکے ؟

چونکہ چرچ کے کئی نمونے یا ماڈل پورے خلوص کے ساتھ کلام کی تعلیمات کے مطابق خدمت کر سکتے ہیں، تو اس کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے: "کون سا نمونہ یا ماڈل اس تہذیب کے لئے بہترین ہے اور ہمارے علاقے کے لوگوں میں افزائش کا سبب بن سکتا ہے؟" عمومی اصول یہ ہے: "کیا ایک عام نوجوان ایماندار ایسے چرچ کی ابتدا اور اُس کا انتظام کر سکتا ہے" دوسری صورت میں چرچ کی بنیاد رکھنے کا کام محض چند اعلیٰ تربیت یافتہ افراد تک محدود ہو کر رہ جائے گا

ان دونوں ہدایات کو ذہن میں رکھتے ہوئے چرچ کی تخم کاری کے اسلوب ایمانداروں کو اس قابل بنا سکتے ہیں کہ وہ سادہ چرچ کی ابتدا کر کے شاگردوں کو پورے خلوص کے ساتھ مسیح اور اُس کے بدن کے ساتھ چلنے کے قابل بنائیں۔ جب ہم سب کھوئے ہوئے تک پہنچنے کے لئے تخم کاری کی تحریکیں شروع کرتے ہیں، تو ہم ایسی تحریکوں اور چرچ کے نمونوں کو تجویز کرتے ہیں جو حالات کے تناظر میں مناسب ترین اور افزائش لانے والے ہوں۔ اس قسم کے چرچ میں آسان رسائی والے مقامات پر مختصر گروہوں کی میٹنگز پر زور دیا جاتا ہے۔ ان مقامات میں گھر، دفاتر، چائے خانے اور پارک ہو سکتے ہیں، نہ کہ کثیر لاگت کے ساتھ خریدی یا تعمیر کی گئی عمارتیں۔

چرچ کے قیام کا مقصد حاصل کرنے کے لئے چار معاون نکات

میں جنوب مشرقی ایشیا میں مشنری کارکنان کے ایک گروہ کو تربیت دے رہا تھا۔ اُس دوران ایک موضوع زیر بحث آیا کہ کس طرح چھوٹے گروپوں، یعنی بائبل سٹڈی کے گروپوں کو چرچ بننے میں مدد دی جا سکتی ہے۔ میں جن کارکنوں کی بات کر رہا ہوں وہ اپنے اس تناظر میں چرچ کا آغاز کرنے کی کوششیں کر رہے تھے جو کہ تخم کاری کی تحریکوں کا ایک حتمی مقصد ہوتا ہے۔ میں نے انہیں چرچ کی تخم کاری کے عمل کے لئے چار نکات کی تربیت دی۔ یہ ایک سادہ لیکن بامقصد مشق تھی، جس کے ذریعے ایمانداروں کے راسخ العقیدہ گروہوں کو جنم دیا جاسکتا تھا۔

اگر آپ کے پاس منادی اور شاگرد سازی کے لئے ایک واضح راہ عمل موجود ہو تو قابل افزائش چرچ کا آغاز کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔ واضح مقصد بہت لازمی ہے۔ آپ کے پاس شاگرد سازی کا ایک واضح تربیتی پروگرام ہونا چاہیے، جس کے ذریعے ایمانداروں کو شعوری طور پر ایک چرچ کی شکل میں ڈھلنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ایسے چرچ کے قیام کے لئے، جو آگے مزید نئے چرچ قائم کریں، ہم نے ان چار اصولوں کو خاص طور پر معاون اور مددگار پایا ہے۔

1۔ اپنے ہداف کا واضح تعین: ایک گروپ کے چرچ میں بدلنے کے وقت کا واضح تعین اگر آپ کے ذہن میں یہ واضح نہ ہو کہ ایک مختصر گروپ یا بائبل سٹڈی گروپ کب ایک چرچ کی شکل اختیار کر لے گا تو چرچ کی ابتدا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

منظر نامہ: ایک گروپ تین ماہ سے کسی چرچ سے وابستگی کے بغیر باہم ملاقاتیں کرتا رہا ہے۔ انہوں نے بہت گہرائی میں بائبل کے مطالعے کے ساتھ عبادت کے پر جوش لمحات بھی ساتھ گزارے ہیں۔ وہ کلام سنتے ہیں اور اُس کی فرمانبرداری کرنے کی پوری کوشش

کرتے ہیں۔ وہ ایک نرسنگ ہوم کا دورہ کر کے وہاں موجود لوگوں کی خدمت اور ضروریات پوری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا انہیں ایک چرچ کہا جا سکتا ہے ؟

شاید اس منظر نامے میں اتنی معلومات موجود نہ ہوں جس سے آپ کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔ کیا چرچ ایک بڑے حجم کا بائبل سٹڈی گروپ ہوتا ہے ؟ اگر آپ واضح طور پر یہ نہ سمجھتے ہوں کہ ایک گروپ کب چرچ کی شکل اختیار کر لیتا ہے ، تو ہو سکتا ہے کہ آپ اس گروپ کو بھی چرچ ہی کہنے لگیں۔ تو چرچ کی ابتدا کے لئے پہلا قدم یہی ہے کہ ہم چرچ کی ایک واضح تعریف سے آگاہ ہوں – یعنی چرچ کے بنیادی اور لازمی عناصر کیا ہیں ہم چھوٹے تربیتی گروپوں کا آغاز کریں ، جن کا ابتدا ہی سے یہ مقصد ہو کہ وہ ایک وقت کے بعد چرچ کی شکل اختیار کر جائیں گے۔ اعمال کی کتاب ہمیں ایک ٹھوس مثال پیش کرتی ہے جو اس سلسلے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے :

سرگرمی : اعمال 2:36-47 کا مطالعہ کیجیے۔ زیادہ مشکل میں پڑنے سے گریز کریں اور ایک خلاصے کی صورت میں یہ جاننے کی کوشش کریں۔ کہ اس گروپ کو ایک چرچ کی حیثیت کس طرح ملی۔

اپنا جواب تحریر کریں :

اعمال کے دوسرے باب سے سامنے آنے والی چرچ کی تعریف کی یہ ایک مثال ہے۔ یہ دس اہم عناصر پر زور دیتی ہے ، جن میں سے تین انتہائی اہم ہیں : عہد ، خصوصیات ، محبت بھرے رہنما۔

- **عہد (1) : بپتسمہ پانے والے (2) ایمانداروں کا ایک گروپ (متی 18:20 ، اعمال 2:41) جو خود کو مسیح کا بدن کہتے ہیں اور باقاعدگی سے ایک دوسرے سے ملنے کے عہد پر کار بندہ ہیں (اعمال 2:46)**
- **خصوصیات :** یہ چرچ کی خصوصیات یعنی اصولوں کے مطابق مسیح میں باقاعدگی سے زندگی گزارتے ہیں۔
- **کلام (3) :** کلام کو اہم ترین حکم جان کر پڑھنا اور اُس کی فرمانبرداری کرنا۔
- **خُداوند کا کھانا یا پاک شراکت (4)**
- **رفاقت (5) :** ایک دوسرے کے لئے محبت
- **نذرانے (6) :** ضروریات پوری کرنے اور دوسروں کی خدمت کرنے کے لئے۔
- **دعا (7)**
- **حمد و ثنا (8) :** الفاظ یا گیتوں کی صورت میں
- **اُن کی زندگی کا مقصد کلام کو پھیلانا ہوتا ہے (منادی) (9)**

• **محبت کرنے والے رہنما (10):** چرچ کے پھلنے پھولنے کے ساتھ بائبل کے معیار (طس 9:1-5) کے مطابق پاسبانوں کا تقرر کیا جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعے باہمی احتساب اور چرچ میں نظم و ضبط کا قیام عمل میں آتا ہے۔

چرچ کی تخم کاری کی غرض سے ان تین اہم ترین چیزوں کو ترجیحات کے حساب سے دیکھتے ہیں۔ سب سے اہم ترین نُکتہ، عہد ہے کوئی بھی گروپ خود کو ایک چرچ کی حیثیت سے تب ہی شناخت کر سکتا ہے جب اُس نے مل کر مسیح کے پیچھے چلنے کا عہد کر لیا ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہوں نے یہ عہد تحریری صورت میں لکھا بھی ہو۔ بس انہوں نے ایک چرچ بن کر آگے بڑھنے کا ایک شعوری فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ کئی مرتبہ چرچ اس اقدام کو ایک نام اور شناخت بھی دیتا ہے۔

دوسری ترجیح خصوصیات کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک گروپ خود کو چرچ کہلاتا ہو لیکن وہ چرچ کی بنیادی خصوصیات سے عاری ہو۔ تو وہ حقیقت میں چرچ نہیں ہے۔ اگر ایک جانور بھونکتا ہو اپنی دم ہلاتا ہو اور چار ٹانگوں پر چلتا ہو تو آپ چاہیں تو اُسے بطخ کہہ سکتے ہیں، لیکن درحقیقت وہ ایک کتا ہی ہوتا ہے۔

سب سے آخر میں ایک پھلتے پھولتے چرچ کے لئے لازمی ہے کہ وہ اس عمل کے دوران جلد ہی مقامی سطح پر پرہنماؤں کا تقرر کرے۔ ممکن ہے کہ ان پاسبانوں اور راہنماؤں کے سامنے آنے سے پہلے ہی چرچ قیام پا چکا ہو۔ پولوس کے پہلے سفر کے اختتام پر ہم اس کی ایک اچھی مثال دیکھتے ہیں۔ اعمال کی کتاب کے 14 ویں باب کی آیت 21 سے 23 میں پولوس اور برنباس نے اُن چرچ کا دورہ کیا جو انہوں نے گزشتہ ہفتوں اور مہینوں میں قائم کئے تھے۔ اور پھر اُس وقت انہوں نے اُن چرچ میں پاسبانوں اور راہنماؤں کا تقرر کیا۔ چرچ کی طویل مدتی بقا کے لئے ضروری ہے کہ محبت بھرے راہنما اُنہی میں سے تلاش کئے جائیں۔

چرچ کی ابتدا کرنے کے لئے سب سے پہلا قدم یہ ہے: یہ جاننا کہ آپ کا مقصد کیا ہے اور اُس وقت کا واضح تعین کرنا جب یہ گروپ چرچ کی صورت اختیار کر لے گا۔

2۔ جب آپ ایک تربیتی گروپ آغاز کریں تو ابتدائی سے چرچ کی زندگی کے اُن گوشوں کا عملی مظاہرہ کریں جب کا بیان اوپر کیا گیا ہے۔

ایک راہنما کو اُس گروپ کی مدد کرنے میں بہت مشکل پیش آئی جسے وہ ایک چرچ بننے کے لئے تربیت دے رہا تھا۔ اپنے تربیتی گروپوں کی جو تصویر اُس نے مجھے پیش کی اُس کے مطابق یہ سارا عمل محض سیکھنے سکھانے کا عمل تھا، جس میں افزائش کی کوئی گنجائش نظر نہیں آ رہی تھی تربیتی سیشنز کے دوران اُس گروپ کو تعلیم تو ملی لیکن اُن میں گرم جوشی پیدا نہ ہو سکی تھی۔ اس تربیت کے دوران وہ انہیں اپنے گھروں میں کوئی مختلف چیز شروع کرنے کو کہہ رہا تھا۔ وہ اپنی توقعات کے برعکس کسی اور ہی چیز کا متوقع نمونہ پیش کر رہا تھا۔ میں نے یہ تجویز دی کہ وہ اپنے تربیتی لیکچرز اور سیشنز کو ویسا بنائے جیسے وہ چرچ کو آئندہ دیکھنا چاہتا ہے۔ اس طرح اُن گروپوں کو مستقبل

میں چرچ بننا زیادہ آسان ہو گا۔ ایک چھوٹے گروپ سے چرچ کی شکل میں ڈھلنے کے لئے آسان اور بہترین طریقہ یہی ہے کہ پہلی میٹنگ سے ہی ایک چرچ کی حیثیت سے زندگی گزارنے کا نمونہ پیش کیا جائے۔ اس طرح جب آپ چرچ کے لئے شاگرد سازی کے مرحلے پر پہنچتے ہیں تو آپ اُس کا تجربہ پہلے ہی کر چکے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور سے پہلے ہی ہفتے سے شروع کر کے ہر میٹنگ میں تربیت کاروں کی تربیت میں دو تہائی شاگرد سازی کی تربیت ضرور کی شامل کی جانی چاہیے۔ اس میں گذشتہ ہفتے کی پڑتال ضرور ہونی چاہیے۔ خدا سے مزید مدد کی درخواست ہونی چاہیے اور مستقبل میں اُس کی خدمت اور فرمانبرداری پر بھی نظر رکھی جانی چاہیے۔ اس دو تہائی حصے میں چرچ کے بنیادی عناصر جیسے عبادت، دعا، کلام، رفاقت، منادی، خدمت وغیرہ سب شامل ہو جاتے ہیں۔

ایک چھوٹے گروپ کے ساتھ پہلی میٹنگ میں ہی اپنی پوری کوشش کریں کہ آپ اُس چرچ کا بہترین نمونہ پیش کر دیں، جسے آپ آخر میں تشکیل ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ چرچ کے بارے میں تربیت حیرت کا باعث نہیں ہونی چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ آپ چار سے پانچ ہفتے ایک کلاس کی صورت میں گزار کر اور پھر یہ اعلان کریں: "آج ہم آپ کو چرچ کے بارے اور چرچ بننے کے بارے میں تربیت دیں گے" اور پھر اُس کے بعد آپ کی میٹنگز کا طریقہ کار گلی طور پر بدل جائے۔ میٹنگ شروع کرنے کے بعد فطری طور پر دوسرا قدم یہ ہی ہونا چاہیے کہ ایک چرچ بننے کا عمل شروع کر دیا جائے۔

نمبر 3: اس بات کو یقینی بنائیے کہ آپ اپنی شاگرد سازی کی ابتدا سے ہی چرچ کے بارے میں مخصوص اسباق اپنی تربیت میں شامل کریں۔

چھوٹے گروپوں کے ساتھ ہر میٹنگ میں آپ کے پاس چرچ کی ایک واضح بائبل تعریف اور چرچ کا ایک ماڈل یا نمونہ موجود ہونا چاہیے۔ اگر یہ دونوں آپ کے پاس موجود ہوں تو جب آپ مختصر مدتی شاگرد سازی میں چرچ کی تربیت شامل کریں گے، تب اُس گروپ کے لئے بہت آسانی ہو جائے گی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے گروپ چرچز اور چرچز قائم کرنے والے گروپ بن جائیں تو چوتھے یا پانچویں سیشن سے چرچ کی تشکیل کے بارے میں ایک یا دو اسباق اپنی تربیت میں ضرور شامل کریں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ یہ سب کچھ ایسا ہو جس پر گروپ کے ممبران عمل کر سکیں اور اُسے اگلے گروپوں تک بھی منتقل کر سکیں جنہیں وہ خود شروع کریں۔

جب آپ چرچ کی تربیت سازی کا سبق دے رہے ہوں تو اپنے ذہن میں ایک مخصوص ہدف رکھیں۔ اس ہفتے ہم ایک چرچ بننے کا عہد کریں گے اور چرچ کی اُن خصوصیات کو شامل کرتے جائیں گئے جو ہم میں موجود نہ ہوں۔

مثال کے طور پہ جب کوئی گروپ چرچ کی تشکیل کے اسباق پڑھ رہا ہوتا ہے تو عام طور پر دو میں سے ایک چیز ضرور ہوتی ہے۔

1۔ پہلا قدم: ایک گروپ سمجھ لیتا ہے کہ وہ پہلے سے ہی ایک چرچ کی صورت میں ہے اور چرچ کی خصوصیات پر عمل کر رہا ہے۔ اس کے بعد ایک آخری قدم لیا جاتا ہے یعنی مل کر ایک چرچ ہونے کا عہد باندھنا (شناخت اور عہد کا حصول)

2- اقدام : اکثر اوقات ایک گروپ یہ سمجھ جاتا ہے کہ اُس میں چرچ کے کچھ بنیادی عناصر کی کمی ہے اور اس کے بعد وہ شعوری طور پر پہلے قدم کی طرف جانے کی کوشش کرتا ہے (پھر وہ اُن عناصر کو اپنے اندر قائم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر پاک شراکت، نذرانے) اور اس طرح سے وہ مل کر ایک چرچ بننے کے عہد کی تکمیل کرتے ہیں۔

4- چرچ ہیلتھ میپنگ کی علامات کے استعمال کے ذریعے ایک گروپ کو یہ جاننے میں معاونت پیش کیجیے کہ آیا اُن کے اندر چرچ کی زندگی کے تمام عناصر موجود ہیں، یا نہیں۔

چرچ ہیلتھ میپنگ (یا چرچ کا دائرہ) ایک بہت اچھا تشخیصی طریقہ ہے جس کے ذریعے ایک گروپ، یا گروپ کے راہنما، یا گروپوں کے نیٹ ورکس کو یہ جاننے میں مدد مل سکتی ہے کہ آیا وہ ایک چرچ ہیں یا نہیں۔ یہ وسیلہ انہیں اپنی خامیاں جاننے اور اُن کی اصلاح کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ انہیں یہ جاننے میں بھی مدد دیتا ہے، کہ وہ گروپ ابھی تک چرچ نہیں بن سکا۔

CPM کی تحریکیں عام طور پر چرچ کے سرکل یا چرچ ہیلتھ میپنگ کے سبق کو چرچ کی تشکیل کی تربیت میں شامل کرتی ہیں۔ اعمال کی کتاب کے دوسرے باب سے چرچ کے بنیادی عناصر جاننے کے بعد (جو عموماً دس کے قریب ہیں) ایک مختصر گروپ اُن کے لئے علامات بناتا ہے اور اُس کی بنیاد پر اپنا جائزہ لیتا ہے کہ کیا وہ اُن سب عناصر پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔ چرچ کی تشکیل کا سبق کچھ اس طرح سے ہوسکتا ہے:

ایک گروپ کی صورت میں ایک سفیدکاغذ پر نکات کے ساتھ ایک دائرہ بنائیں جو آپ کے اپنے گروپ کی ترجمانی کرے اُس کے اوپر 3 نمبروں کی فہرست بنائیں : ان میں جماعت میں شامل لوگوں کی تعداد جو کہ انسانی شکل کی علامت کی صورت میں ہو سکتی ہے ، مسیح پر ایمان رکھنے والوں کی تعداد، جو کہ صلیب کی صورت میں ہو سکتی ہے۔ اور بپتسمہ پانے والوں کی تعداد جو کہ پانی کی لہر کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

اگر آپ کا گروپ چرچ بننے کے لئے تیار ہے تو نقطوں سے بنے دائرے کو ایک ٹھوس لکیر میں بدل دیجیے پھر ہر علامت کو دائرے کے اندر یا باہر رکھیے اگر آپ کا گروپ باقاعدگی سے کسی ایک عنصر پر عمل کر رہا ہے تو اسے دائرے کے اندر بنائیے اگر ایسا نہیں ہو رہا یا گروپ اس بات کا منتظر ہے کہ باہر سے کوئی آکر یہ کرے تو اُسے دائرے کے باہر رکھیے۔

علامات

1- عہد - نقطوں والے دائرے کی بجائے ٹھوس لکیر والا دائرہ

2- بپتسمہ - پانی

3- کلام - کتاب

4- خداوند کا کھانا یا پاک شراکت - ایک کپ

5- رفاقت - دل

6- نذرانہ اور خدمت - روپے کی علامت



7- دعا - دعا میں اُٹھے ہاتھ

8- حمد و ثنا - اوپر ہو اُٹھے ہوئے ہاتھ

9- منادی - ایک دوست دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے، ایمان کی جانب اُس کی راہنمائی کرتا ہوا۔

10- رہنما - دوسکراتے چہرے

آخر میں آپ اپنے چرچ کو ایک نام دے سکتے ہیں۔ اس طرح آپ کو اپنے علاقے میں چرچ کی ایک شناخت قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یاد رکھیں کہ آپ کا اصل مقصد کئی نسلوں پر مبنی چرچ کی تخم کاری کی تحریک کی افزائش کرنا ہے جو کہ چوتھی اور اُس کے بعد کی نسل تک چلتی جائے۔ سو اس عمل میں نسل کا نمبر بھی شامل کیجیے تاکہ آپ دیکھ سکیں کہ آپ خُدا کو اپنے علاقے میں ایک تحریک کا آغاز کرتے ہوئے دیکھ رہے ہوں۔

اس موقع پر یہ جاننا کافی آسان ہو جاتا ہے کہ وہ کیا چیزیں ہیں جو کہ گروپ کو ایک چرچ بننے سے روک رہی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اُن میں کسی چیز کی کمی ہو لیکن اب آپ اس گروپ کو ایک چرچ کی صورت میں ڈھلتے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور وہ خود بھی یہ دیکھ سکتے ہیں! یہ انتہائی متاثر کن اور عملی سبق ہے جو گروپ کو اس بات میں مدد دیتا ہے کہ وہ خود ہی سوچیں اور چرچ کے باہر کے دائرے سے عناصر کو چرچ کے اندر تک لائیں۔ اس طرح سے گروپ کو ایک واضح عملی منصوبہ بندی متعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔

چرچ کی نسلیں

ضروری ہے کہ آپ اپنے زیر تربیت شاگردوں کو ایسی تربیت دیں کہ وہ بامقصد انداز میں گروپوں کو چرچ بننے میں مدد دینے کے قابل ہو جائیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ایک خاص مرحلے پر مختصر مدتی شاگرد سازی کے عمل میں چرچ کی تشکیل کے بارے میں ایک مخصوص سبق شامل کرنا ضروری ہے۔ چرچ ہیلتھ میپنگ بھی آپ کو اس عمل میں مدد دے سکتی ہے۔ اس صورت میں چرچ کی تشکیل شاگرد سازی کے عمل کا ایک فطری مرحلہ بن جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی آپ چرچ کی تخم کاری کی تحریک کا ایک بڑا اہم سنگ میل بھی عبور کر لیتے ہیں۔ کیا ہی خوبصورت اور پُر جوش لمحہ ہو گا جب ایمانداروں کی کئی نسلیں، نئے ایمانداروں کو چوتھی یا پانچویں میٹنگ کے بعد نئے چرچز میں ڈھال رہی ہوں۔ جب یہ عمل نئے چرچز کی چوتھی نسل تک پہنچ جاتا ہے تو چرچ کی تخم کاری کی تحریک اُبھر جاتی ہے۔

اگر آپ کے پاس چرچ کی تشکیل کا سبق یا ایک گروپ کو چرچ میں ڈھالنے کا ایک بامقصد اور قابل افزائش طریقہ موجود نہ ہو تو پھر آپ بڑی تعداد میں نئے چرچز کے قیام کی توقع نہیں کر سکتے!

اگر آپ ابتدا سے ہی چرچ کی تشکیل کے بارے میں سبق اور چرچ کی تخم کاری کا ایک سادہ اور بامقصد طریقہ کار اپنی تربیت میں شامل کریں۔ تو آپ چرچ کی نسل درنسل افزائش کی توقع کر سکتے ہیں!

ہو سکتا ہے کہ آپ ابھی پوری طرح اس عمل سے واقفیت نہ رکھتے ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ عمل آپ کے چرچ یا منسٹری کے اصولوں کے بھی خلاف ہو۔ لیکن خُدا کی بادشاہی لانے کی خاطر اپنی روایتوں اور اصولوں کی قربانی دینے سے نہ جھجکیں۔ اس عمل کے ذریعے ہمیں اعمال کی کتاب میں مذکور ابتدائی اور اصل شاگردسازی کے انقلاب تک پہنچنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ اس سے ہمیں تاریخ کی ایک بہت بڑی اور متاثر کن تحریک تک پہنچ جانے میں مدد ملتی ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو ہمیں روح القدس کے ساتھ پوری طرح شراکت اور معاونت میں مدد دیتا ہے۔

اس عمل کی بامقصدیت اور سادگی کے باعث کوئی بھی ایماندار روح القدس کی قوت سے معمور ہو کر چرچ کی تخم کاری کرنے والا بن سکتا ہے۔ چرچ کا محض آپ کے مشن کے میدان میں پھیلاؤ ہی ضروری نہیں۔ ان کا پھیلاؤ گھروں، کمیونٹی سنٹروں، سکولوں، پارکوں، چائے خانوں اور پوری دنیا میں ہونا ضروری ہے۔ خُدا کی بادشاہی جلد آئے!

جنوب مشرقی ایشیا کی ایک ٹیم کے ساتھ کام کے دوران چار قسم کی امداد کا استعمال

جب میں جنوب مشرقی ایشیا کی ایک ٹیم کے ساتھ چار قسم کی امداد کے عمل پر کام کر رہا تھا تو ہم چوتھی مدد تک پہنچے جسے چرچ ہیلتھ میپنگ یا مختصراً چرچ کے دائرے کہا جاتا ہے۔ میں نے کافی عرصے سے خدمت میں مشغول ایک کارکن کو وائٹ بورڈ کی جانب بلایا۔ میں نے اُس سے کہا کہ وہ کلاس کو یہ بتائے کہ ایمانداروں کا ایک چھوٹا گروپ کیسا ہوتا ہے۔ جب وہ اس مختصر سے بائبل سٹڈی گروپ کے بارے میں بتا رہا تھا تو میں نے اُسے وائٹ بورڈ پر نقطوں والے ایک دائرے کے ساتھ ایک شکل کی صورت میں ظاہر کیا۔ اعمال کی کتاب 2: 37-47 کا مطالعہ کرتے ہوئے میں نے اُس سے کہا کہ وہ اعمال کی کتاب کے ابتدائی چرچ کے اُن عناصر کا جائزہ لے جو اُس چھوٹے گروپ میں باقاعدگی سے شامل ہیں۔ اگر وہ عنصر باقاعدگی سے شامل ہو تو ہم اُسے ایک علامت کی صورت میں دائرے کے اندر بناتے تھے اور اگر وہ شامل نہ ہوتا تو ہم اسے دائرے کے باہر بناتے رہے۔ گروپ سے چرچ کی جانب سفر کا یہ جائزہ ختم ہونے کے بعد وہ شکل واضح طور پر چند خامیوں یا کمزوریوں کی نشاندہی کر رہی تھی۔ وہ گروپ نہ تو پاک شراکت سے متعارف تھا اور نہ ہی وہ ضروریات پوری کرنے کے لئے نذرانے دے رہا تھا۔ ان دونوں عناصر کی اشکال نقطوں والے دائرے کے باہر تھیں۔ میں نے پاک شراکت کی علامت کے ساتھ ایک تیر کا نشان بنایا جس کا رُخ دائرے کے اندر کی طرف تھا اور پھر میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا: "اس گروپ کو پاک شراکت کا آغاز کرنے کے لئے کیا کرنا ہو گا؟" اُس کارکن نے کچھ دیر سوچا پھر اُس نے کہا کہ جب وہ اپنی خدمت کے مقام پر واپس پہنچے گا تو وہ آئندہ ہفتے میں گروپ کے لیڈر کو پاک شراکت کا عنصر شامل کرنے کے لئے مناسب طور پر اور آسانی سے کہہ سکے گا۔ جیسے جیسے وہ ساتھی جواب دیتا گیا تو میں نے تیروں کے نشان کی مدد سے اُن کے مستقبل کے لئے منصوبے کا خلاصہ تیار کر دیا۔

ایسا ہی تیر کا نشان میں نے نذرانے کی علامت کے ساتھ بھی بنایا پھر ان تمام منصوبوں کو عمل میں لانے کے لئے غور و فکر کے بعد میں نے عمل کے لئے ایک حکمت عملی مرتب کر لی۔

آخر میں ہم مرکزی سوال کی طرف پہنچے: "کیا یہ مختصر گروپ خود کو ایک چرچ کا نام دے سکتا ہے؟" کچھ دیر سوچنے کے بعد اُس کارکن نے فیصلہ کیا کہ ایسا نہیں ہے۔ میں نے یہ تجویز پیش کی کہ اگر وہ گروپ پورے دل سے ایک چرچ بننے کے عہد پر کاربند ہو جائے تو انہیں چرچ کی حیثیت سے شناخت بھی ملے گی اور وہ حقیقی معنوں میں چرچ بھی بن جائیں گے۔ اگر ایسا ہو جائے تو نقطوں سے بنا ہوا یہ دائرہ ایک ٹھوس لکیر کے دائرے میں تبدیل ہو جائے گا۔ پھر میں نے اُس کارکن سے پوچھا کہ یہ سب کرنے کے لئے کیا کرنا ضروری ہو گا۔ اُس کا خیال یہ تھا کہ انہیں ایک مختصر گروپ سے ایک مکمل اور اصل چرچ بننے کے عمل تک پہنچنے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے انہیں اعمال کی کتاب کے 2 باب کی 37 سے 47 آیات کا گہرا مطالعہ کرنا ہے۔ اور اُس کے بعد اُسے اُن کی مدد کرنی ہے تاکہ خدا اور ایک دوسرے کے ساتھ ایک ٹھوس اور مضبوط عہد کر لیں۔ میں نے یہ عملی منصوبہ نقطوں سے بنے اُس دائرے پر لکھ لیا جو اُس گروپ کی ترجمانی کرتا تھا۔

وہ کارکن اور پورا گروپ وائٹ بورڈ پر بنے عملی منصوبوں کو بہت پُر جوش انداز میں دیکھ رہے تھے۔ یہ تمام منصوبے قابلِ عمل تھے۔ درحقیقت اُس کارکن نے فیصلہ کیا کہ وہ یہ تمام اقدامات اگلے ہی ہفتے دو مختصر گروپوں کے ساتھ کرے گا، جو اُس کے گروپ جیسے ہی تھے۔ ایک دور افتادہ علاقے میں خدمت کرنے والا یہ کارکن جوش اور جذبے سے کانپ رہا تھا۔ گزشتہ سات سال سے وہ اور اس کا خاندان پورے علاقے میں کلام پھیلانے کا کام کر رہے تھے۔ انہوں نے مقامی شراکت داروں کی تربیت کی تھی اور نئے ایمانداروں کو گروپوں میں شامل کر کے اُن کی شاگرد سازی بھی کر رہے تھے۔ اس تمام عرصے کے دوران اُن کی یہ خواہش کہ یہ گروپ چرچ میں تبدیل ہو جائیں، پوری نہیں ہو سکی تھی۔ اب ایک سادہ لیکن بامقصد طریقے کے ذریعے وہ جلد ہی پہلے چرچ کی ابتدا دیکھنے والے تھے۔

اُس تربیت کے تقریباً ایک سال کے بعد، گزشتہ ہفتے میں اُس کارکن سے دوبارہ ملا۔ نہ صرف وہ گروپس اب چرچز میں ڈھل چکے ہیں بلکہ وہ نئے گروپوں کو بھی چرچ بننے کے اس عمل سے گزرنے میں مدد دے رہے ہیں۔

ایک تحریک کی اقدار

سٹیو سمتھ¹

اس سے قبل ہم خُدا کی بادشاہی کی تحریک کے آغاز اور نئے شاگردوں کی عہد بندی کے فوراً بعد ہی تحریک کے خواص طے کرنے کی اہمیت پر بات کر چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے سامنے چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں (CPM) کے بارے میں ایک بہت بڑا خدشہ بھی سامنے آتا ہے : کہ تحریک میں بدعت اور خلافِ شرع چیزیں ابھرنے لگیں گی۔ کلام واضح کرتا ہے کہ کسی بھی منادی کے دوران مسائل ضرور ابھریں گے (مثلاً متی 13: 24-30, 36-43) یہ وہ بنیادی وجہ تھی کہ پولوس نے اپنی کلیسیاؤں کو بدعت، بدکرداری اور دیگر بہت سے گناہوں کے بارے میں خبردار کیا۔

CPM کی تحریکوں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ آپ کے ذاتی اختیار میں نہیں بلکہ بادشاہ کے اختیار میں ہوتی ہیں۔ تحریک کی ایک انتہائی اہم خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ اُسے چلانے کے لئے پوری طاقت صرف کی جائے، لیکن روح القدس کے استاد ہونے کے اختیار کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

اختیار اپنے ہاتھ میں نہ لینے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ بلکہ ہی کنارہ کش ہو جائیں۔ شاگردی کی بنیاد چند واضح اقدار پر رکھی جاتی ہے جو CPM کے بہتے دریا کو اصولوں اور شریعت کے کناروں تک محدود رکھتی ہیں۔ اگر ہم جانتے ہوں کہ ہم نے بدعت اور خلافِ شرع باتوں سے کیسے نمٹنا ہے تو ہمیں اُن سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم یہ نہ جانتے ہوں تو ہمیں واقعی ان چیزوں سے ڈرنے کی ضرورت ہے۔

ایک تحریک کی اقدار: صرف اور صرف کلام کے اختیار کی اطاعت

اگر آپ کسی بھی تحریک کو خُدا کی تحریک کے طور پر آگے بڑھتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ CPM کی یا کسی بھی اور تحریک کو اپنے ہاتھ

¹ مشن فرنٹئیرز www.missionfrontiers.org کے جنوری-فروری 2014 کے شمارے میں صفحات نمبر 29-31 پر شائع ہونے والے مضمون کی تدوین شدہ شکل۔

میں نہیں لے سکتے۔ اگر تحریک اپنے اصل راستے سے ادھر ادھر جائے تو آپ اُسے دھکیل کر ایمانداروں اور چرچ کو اصل راستے پر لا سکتے ہیں۔ یہ وہ حدود ہوتی ہیں جن کے درمیان تحریک کو بہنا اور آگے بڑھنا ہوتا ہے۔ یہ حدود تحریک کو شرعی اصولوں، راست اعمال اور پاکیزگی کی راہ پر رکھ سکتی ہیں۔

اس کا دوسرا طریقہ تحریک پر انتہائی سخت گیر کنٹرول ہے۔ لیکن یہ متی 9:14-17 میں بیان کئے گئے پرانے مشکیزوں میں نئی مے رکھنے جیسا ہے۔ یسوع نے مذہبی رسوم کے اُس بھاری بوجھ کی شدید مذمت کی جو یہودی کاہن خُدا کے لوگوں پر ڈالتے تھے۔ وہ اس معاملے میں انتہائی سخت گیر تھے اور لوگوں کو غلام بنا کر چلانا چاہتے تھے۔ ان پرانی مشکوں میں شریعت کے اصول اور اخلاقی اقدار کو قوانین اور ذاتی نگرانی کے

ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ لیکن بالآخر یہ بادشاہی کی ترقی کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ CPM میں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ آپ ابھرتے ہوئے ایمانداروں، چرچز اور راہنماؤں کو یہ سکھائیں کہ وہ خُدا کے کلام (اختیار) کو سُنیں اور اپنی رضامندی کے ساتھ اُس پر عمل کر کے اپنی اصلاح کریں (فرمانبرداری)، چاہے اُس کے نتائج کچھ بھی کیوں نہ ہوں۔ تحریک کو بائبل کی حدود کے اندر رکھنے کے لئے کلام کا اختیار اور کلام کی فرمانبرداری دو حدیں ہیں۔

اختیار : صرف اور صرف خدا کے کلام کا اختیار

ایماندار سینکڑوں سالوں سے کلام کو واحد اختیار اور ہدایات کا سرچشمہ مانتے رہے ہیں۔ لیکن عملی طور پر کلام سے ہٹ کر نئے ایمانداروں اور چرچز کو دیگر عناصر کے اختیار میں دینا آسان ہے۔ اصولی طور پر ہم کہتے ہیں: "کلام اُن کے لئے حتمی اختیار کا سرچشمہ ہے" عملی طور پر مشنری، ایمان کے بیانیے، چرچز کی روایات یا "الہی الفاظ" کے حتمی اختیار پر غالب آ جاتے ہیں۔

نئے ایمانداروں کو بائبل حوالے کر کے اور انہیں صرف اُس کا مطالعہ کرنے کو کہہ دینے سے کلام حتمی اختیار نہیں بن جاتا۔ اس کی بجائے آپ کو اُن کے اندر یہ سوچ پختہ کرنی ہے کہ خُدا کا کلام ہی اُن کے لئے حتمی اختیار رکھتا ہے۔ CPM کے دوران یا نئے چرچ کے آغاز کے ساتھ ساتھ آپ تمام نئے ایمانداروں کی سمجھ بوجھ کے لئے اصول اور خواص طے کر کے اُن کے عمل کے لئے راہ کا تعین کر دیتے ہیں۔ پہلے ہی روز سے آپ کو لازماً اس بات کا اظہار کرنا ہے کہ کلام ہی پوری زندگی کے لئے اختیارات اور احکامات کا سرچشمہ ہے۔

آگے بڑھ کر ہو سکتا ہے کہ تحریک پھیلتے پھیلتے آپ کے ذاتی اثر و نفوذ سے باہر نکل جائے۔ اگر اختیار کا تنازع ہو تو وہ کس کے اختیار کو مانیں گے؟ اگر آپ خدا کے کلام کے ساتھ اپنی رائے بھی شامل کر دیں گے تو ایسی صورت میں کیا ہو گا، جب جھوٹے استاد اُن کے سامنے آ جائیں جو آپ کی رائے سے اختلاف کریں؟ جب وہ راستے سے بھٹک جائیں تو آپ انہیں واپس کیسے بلائیں گے؟

اگر آپ نے انہیں یہ بات ذہن نشین نہیں کرائی کہ اصولی طور پر خُدا کا کلام ہی حتمی اختیار ہے تو اُن کے غلط ہونے کی صورت میں آپ کے پاس انہیں بلانے کا کوئی راستہ نہیں ہو گا۔ ایسی صورت میں یہ صرف آپ کی اور دوسروں کی رائے کا ٹکراؤ اور اختلاف بن جائے گا۔ اگر آپ نے اپنے ہی الفاظ اور احکامات کو حتمی اختیار کا درجہ دے رکھا ہے تو آپ تحریک کو ناکامی کی جانب بڑھا رہے ہیں۔

بائبل سے ایک مثال : 1 کرنتھیوں باب نمبر 5

مسیح کے ایک رسول پولوس نے بھی اپنی رائے کو حتمی اختیار بنانے سے گریز کیا۔ اس کی بجائے وہ کلیسیاؤں کو کلام کے حوالے دیتا رہا۔ پولوس کے قائم کردہ چرچز میں شروع سے ہی بدعت اور خلافِ شرع چیزیں شامل ہونے لگی تھیں۔ اسے روکنے کا کوئی طریقہ نہیں تھا۔ لیکن پولوس نے چرچز میں ایک ایسی چیز شامل کردی جس کی بنا پر وہ

اس مسئلہ سے نمٹ سکتا تھا۔ اس کی مثال کرنٹھیوں کے نام پہلے خط کے 5 باب میں نظر آتی ہے
 " کہ تم اُس میں ہو کر سب باتوں میں کلام اور علم کی ہر طرح کی دولت سے دولت مند ہو گئے ہو۔" (1 کرنٹھیوں 1:5)

ایساگناہ تحریک کو اصولوں سے دُور کر دے گا۔ ایک حقیقت پسند شخص ہوتے ہوئے پولوس کو احساس تھا کہ شیطان کڑوے دانے ضرور ہو دے گا لیکن اس حقیقت کی وجہ سے منادی میں آگے بڑھنے کا اُس کا جذبہ کمزور نہیں پڑا۔
 ایسی صورت حال میں یہی حل تھا کہ ایسے شریر آدمی کو اُن کے درمیان سے نکال دیا جائے جب تک کہ وہ نہ پچھتائے (1 کرنٹھیوں 5:5)۔ اس موقع پر پولوس ایک روحانی باپ کی حیثیت سے اپنا اختیار استعمال کر سکتا تھا۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ مستقبل میں سامنے آنے والی کسی بھی اسی صورت حال سے نمٹنے کے لئے پولوس موجود نہیں ہو سکتا تھا۔ ایک اور مسئلہ یہ ہو سکتا تھا کہ پولوس کی رائے کے خلاف کسی اور شخص کی رائے بھی سامنے آ سکتی تھی (مثلاً 2 کرنٹھیوں 6-11:3)۔
 اس کی بجائے پولوس نے خُدا کے کلام کا حوالہ دیا۔

شریر آدمی کو اپنے درمیان سے نکال دو۔ (1 کرنٹھیوں 5:11)
 پولوس نے اس فیصلے کے لئے راہنمائی کے طور پر استثنا کے باب نمبر 22 کا حوالہ دیا :

" اگر کوئی مرد کسی شوہر والی عورت سے زنا کرتے پکڑا جائے تو وہ دونوں مار ڈالے جائیں یعنی وہ مرد بھی جس نے اُس عورت سے صحبت کی اور وہ عورت بھی۔ یوں تو اسرائیل میں سے ایسی بُرائی کو دفع کرنا۔" (استثنا 22:22)
 آپ کلام کو حتمی اختیار بنانے کا جذبہ کس طرح پروان چڑھا سکتے ہیں ؟ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی بجائے ایمان داروں کو کلام کے حوالوں سے رجوع کرنے کو کہیں، جو انہیں کسی فیصلے تک پہنچنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

سرگرم اور صحت مند تحریکوں میں ایک طے شدہ جواب ہے : " بائبل اس بارے میں کیا کہتی ہے ؟" جب آپ بار بار یہ سوال پوچھتے ہیں تو ایماندار جلد ہی جان جاتے ہیں کہ انہیں بائبل کو ہی حتمی اختیار کے طور پر قبول کرنا ہے نہ کہ آپ کو بحیثیت ایک معلم، چرچ کے تخم کار یا مشنری کے طور پر حتمی اختیار کا حامل سمجھنا ہے۔
 اس مقصد کے حصول کے لئے سرگرم اور صحت مند تحریکیں نئے ایمانداروں کے لئے ایک آسان سا طریقہ واضح کرتی ہیں تاکہ وہ بائبل سُن یا پڑھ کر صحیح طور پر اُسے سمجھ سکیں۔ شاگرد کھلے دل اور صاف ذہن کے ساتھ بائبل کھولتے ہیں اور بائبل کی سمجھ بوجھ میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پھر وہ وقت آتا ہے کہ وہ اپنی روحانی غذا خود حاصل کرنے لگتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ آپ کبھی بھی کسی سوال کا جواب نہ دیں لیکن کوشش یہی ہونی چاہیے کہ آپ جذبات میں بہہ کر اُن کے سوالوں کے جواب نہ دیتے چلے جائیں، اور ایمانداروں کے گروہ کو کلام سمجھنے کا ایک موثر طریقہ سیکھا دیں۔ آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ روح القدس کی راہنمائی کے تحت مسیح کا بدن بائبل سے سارے جواب حاصل کرنے کا اہل ہے۔ یہ جسم اپنے عارضے حیرت انگیز طور پر خود ہی ٹھیک کرنے کا اہل ہے (متی 18:20)

فرمانبرداری : کلام کی کہی ہوئی ہر بات کی اطاعت اور فرمانبرداری

تحریکوں کو بائبل کی حدود کے اندر چلاتے رہنے کے لئے دوسری قدر کلام کی مکمل فرمانبرداری ہے

کرنٹھیوں کے نام پہلے خط کے 5 ویں باب میں پولوس کرنٹھیوں کی کلیسیا کو اطاعت سکھاتا ہے:

" کیونکہ میں نے اس واسطے بھی لکھا تھا کہ تمہیں آزمائوں کہ سب باتوں میں فرمانبردار ہو یا نہیں۔ "(2 کرنٹھیوں 2:9)

اُن کے لئے ایسا کرنا مشکل کام تھا لیکن پھر بھی انہوں نے فرمانبرداری کا مظاہرہ کیا مسیح کے پیروکاروں کی حیثیت سے محبت بھری فرمانبرداری اُن کی بنیادی اقدار میں سے ایک تھی۔

صرف فرمانبرداری پر مبنی شاگردی ہی CPM کو اصولوں اور راستبازی کی حدود کے اندر رکھ سکتی ہے CPM کی تحریک کے دوران ہر ہفتے کلام کے مطالعے کے وقت آپ لوگوں کو فرمانبرداری کا درس دے سکتے ہیں۔ اگلی میٹنگ میں آپ اُن سے اس اطاعت اور فرمانبرداری کا حساب بھی بہت پیار سے طلب کر سکتے ہیں اس سے فرمانبرداری مستحکم ہوتی ہے اس کے بغیر شاگرد صرف کلام سُننے والے بن کر رہ جاتے ہیں۔ اور عمل کرنے والے نہیں رہتے۔

دُشمن ہر وقت سر گرمی کے ساتھ دھوکہ دینے اور مسائل پیدا کرنے میں مشغول ہے۔ لیکن اگر اطاعت اور فرمانبرداری کے اصول قائم رہیں تو آپ بھٹک جانے والے ایماندار کو واپس بلا سکتے ہیں کرنٹھیوں کے نام پہلے خط کے 5 ویں باب میں یہی ہوا۔ فرمانبرداری میں مسئلے کے حل کے لئے گروپ کا نظم و ضبط بھی اہم ہے جیسا کہ کرنٹھیوں کی کلیسیا میں ہوا۔ شاگردوں کو اس بات پر ایمان رکھنا چاہیے کہ کلام کی اطاعت لازمی ہے اور اگر وہ گناہ کی راہ پر آگے بڑھتے جائیں تو اصلاح کے لئے نتائج اور تکلیفیں بھی انہیں ہی برداشت کرنا پڑیں گی۔

ایک کیس سٹڈی – بیوی کی پٹائی کرنے والے

ہم میں سے کئی لوگوں نے 12 مقامی راہنماؤں کی ایک ہفتے کے لئے تربیت کی منصوبہ بندی کی جو مشرقی ایشیا میں ابھرتی ہوئی CPM کی تحریک کے 80 ایسا چرچز کی

نمائندگی کر رہے تھے۔ طے شدہ بنیادی اصول یہ تھا : اُن کے سوالوں کے جواب نہ دیں بلکہ یہ پوچھیں، "بائبل اس بارے میں کیا کہتی ہے؟" یہ کہنا آسان تھا لیکن کرنا مشکل تھا !

ایک شام میرے ساتھی پاسٹر صاحب نے ایک گھنٹے تک افسوس کے باب نمبر 5 کی تعلیم دی : شوہر بیویوں سے محبت رکھیں۔ اس حکم پر عمل انتہائی واضح نظر آتا تھا۔ انہیں سیکھانے کے بعد میں نے پوچھا کہ کیا اُن کے کوئی سوالات ہیں۔ پچھلی قطار سے ایک 62 سالہ بوڑھے شخص نے ڈرتے ڈرتے ہاتھ اٹھایا، "میں یہ جاننا چاہوں گا کہ کیا اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنی بیویوں کی پٹائی کرنا چھوڑ دیں؟" میں اور میرے ساتھی پاسٹر دوست حیرت زدہ رہ گئے۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ کلام سے اتنی واضح تعلیم ملنے کے بعد بھی کوئی بیوی کو مارنے کے بارے میں ایسا سوال پوچھ بھی سکے۔

ہم نے پہلے سے طے شدہ اصول سے مدد لی : "اس بارے میں بائبل کیا کہتی ہے؟" یہ وہ مقام تھا جب روح القدس کی قوت پر ہمارے ایمان کی آزمائش ہونے لگی۔ ہم نے بہت محتاط ہو کر پورے گروپ سے کہا : اگر ہم دعا کریں تو روح القدس خود ہمیں سیکھائے گا۔ اگر ہم روح القدس کے کلام کا مطالعہ کریں تو وہ ہمیں بیویوں کو مارنے کے بارے میں واضح جواب دے گا۔ سب سے پہلے میں چاہوں گا کہ پورا گروپ روح القدس کو پکارے اور کہے : "اے روح القدس ہمیں سیکھا ! ہم تجھ پر انحصار کرتے ہیں ! ہمیں فہم و دانش عطا کر !" ہم نے مل کر سر جھکائے اور بار بار خُدا سے دعا کی دعا کے دوران میں نے گروپ سے کہا:

روح القدس کی راہنمائی میں افسیوں کا 5واں باب کھولیں۔ اسے مل کر پڑھیں اور خُدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کو اس سوال کا جواب دے۔ جب آپ سب کسی جواب پر متفق ہو جائیں تو ہمیں بتا دیں۔ وہ بارہ لوگ اکٹھے ہو کر تیزی سے اپنا زبان میں باتیں کرنے لگے جو ہم میں سے کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی اس دوران ہم اکٹھے ہو کر دعا کرنے لگے۔ ہم نے خُدا سے التجا کی : "اے خُدا انہیں یہ مسئلہ سمجھنے میں مدد دے۔ بیویوں کو مارنے پیٹنے والے لوگ ہمیں اس تحریک میں نہیں چاہیں !" ہمیں یقین تھا کہ گروپ میں موجود روح القدس ایک یا دو لوگوں کی الجھنوں اور اعتراضات پر غالب آ جائے گا۔ اس دوران اپنا گروپ میں جذبات کا اُتار چڑھاؤ جاری رہا۔ ایک شخص اُٹھ کر کچھ کہتا اور دوسرا اُسے ڈانٹ دیتا۔ پھر کوئی اور اپنی رائے پیش کرتا اور دوسرے اُس سے اتفاق کرتے۔ بالآخر ایک بہت طویل انتظار کے بعد ایک راہنما کھڑا ہوا اور اُس نے ہمیں اپنا فیصلہ سنایا :

"کلام پڑھنے کے بعد ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم بیویوں کو مارنا پیٹنا چھوڑ دیں گے !" ہمیں بہت اطمینان ہو لیکن میں نے سوچا : "اس فیصلے تک پہنچنے میں اتنی زیادہ دیر کیوں لگی ؟!"

ایک دو دن کے بعد اُن بارہ میں سے اپنا زبان بولنے والا ایک شخص جو میرا قریبی دوست بھی تھا، میرے پاس آیا اور اُس نے مجھے اُن کی گفتگو کے بارے میں آگاہ کیا۔ "اپنا زبان میں ایک کھاوت ہے: اگر آپ صحیح معنوں میں ایک مرد ہیں تو آپکو روزانہ اپنی بیوی کو مارنا پینٹنا چاہیے"

میں فوری طور پر اُس 62 سالہ بوڑھے شخص کے سوال کی اہمیت سمجھ گیا اور مجھے جواب میں تاخیر کی وجہ بھی سمجھ میں آ گئی۔ اصل سوال یہ نہیں تھا کہ، "کیا ہمیں اپنی بیویوں کو مارنا پینٹنا نہیں چاہیے؟" بلکہ خُدا کے راستے کے پاکیزہ طور طریقوں اور اُن کے اپنی تہذیب کی روایتوں کے ٹکراؤ کی وجہ سے اصل سوال یہ تھا: کیا میں مسیح کا پیروکار بن کر بھی اپنی تہذیب میں ایک مرد کی حیثیت سے زندہ رہ سکتا ہوں یا نہیں؟

اگر اُن کا جواب بائبل کے اصولوں کے خلاف ہوتا تو کیا ہم مداخلت کرتے؟ یقیناً ہم ایسا کرتے لیکن اگر ہم اس پورے عمل کو مختصر کر کے خود ہی انہیں جواب دے دیتے تو وہ خُدا کے پیغام کو گہرائی میں جا کر سمجھنے سے محروم ہو جاتے۔ اُس روز اور اُس کے بعد کئی مرتبہ کسی تہذیبی روایت یا بائبل کے استاد کی بجائے خُدا کا کلام حتمی اختیار کے طور پر مستحکم ہوا۔ نئے ایمانداروں کے ایک گروہ نے سچائی تک پہنچنے کے لئے روح القدس کی راہنمائی پر بھروسہ کیا اور پھر روح القدس کے دیئے ہوئے جواب کی فرمانبرداری کا فیصلہ کیا۔ گروپ کو یقیناً اُس معاشرے میں مزاق کا نشانہ بننے کا چیلنج درپیش تھا۔

اپنے علاقے میں خُدا کی بادشاہی کی تحریکیں جاری رکھیے۔ لیکن جب تک آپ تحریکوں کے دریا کے لئے حدود تیار نہ کر لیں، یہ دعا نہ کیجیے کہ سیلاب ان دریاؤں کو تیز رفتاری سے بھر کر بہانے لگے! ابتدا کرتے ہی پہلے چند منٹوں اور گھنٹوں میں یہ حدود اور خواص متعین کر لیجیے۔

چرچ کی تخم کاری کی تحریک قیادت اور راہنمائی کی تحریک ہوتی ہے ۔

سٹین پارکس¹

جب ہم اپنے اردگرد آج کی دنیا کو دیکھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ چرچ کی تخم کاری (CPM) کی سب سے متحرک تحریکیں ایسے علاقوں میں شروع ہوتی ہیں جہاں غربت ، بحران ، بد امنی، ایذا رسانی ہوتی ہے اور مسیحیوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ اس کے برعکس ایسے علاقوں میں جہاں امن، دولت ، تحفظ اور کثیر تعداد میں مسیحی موجود ہیں ، چرچ عموماً کمزور ہیں اور زوال کا شکار ہیں ۔

کیوں؟

بحران کی صورت حال میں ہم خدا کی طرف دیکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جب ہمارے پاس وسائل کم ہوں تو ہم اپنے پروگراموں اور منصوبوں کی بجائے خدا کی قوت پر انحصار کرنے پر مجبور ہوتے ہیں ۔ مسیحیوں کی قلیل تعداد کا مطلب یہ ہے کہ اُس علاقے میں روایتی چرچ کچھ خاص مضبوط نہیں ہے ۔ یوں اس بات کا امکان بڑھ جاتا ہے کہ بائبل ہماری حکمت عملی اور عملی اصولوں کے لئے اہم ترین سرچشمہ بن جائے ۔ موجودہ چرچ خدا کی ان نئی تحریکوں سے کیا سیکھ سکتے ہیں ؟ ہم بہت سے سبق سیکھ سکتے ہیں اور ہمیں سیکھنے بھی چاہیئیں ، اُن میں سے ایک اہم سبق راہنمائی اور قیادت سے متعلق ہے۔ بنجر علاقوں میں ہمیں فصل کے لئے مزدوروں کی تلاش ہوتی ہے جہاں نئے ایماندار ابھرتے ہیں اور اپنے نارسا گروہوں میں لوگوں تک رسائی کی راہنمائی کرتے ہیں ۔

1 مشنز فرنٹیرز www.missionfrontiers.org کے جولائی-اگست 2012 کے

شمارے میں شائع ہونے والے مضمون کی مصنف کی جانب سے نظر ثانی شدہ شکل۔

2 CPM تاریخ کی کئی مسیحی تحریک کا جدید مظہر ہیں۔ ایسا نہیں کہ ان کی

دریافت میں 2000 سال لگے۔ ان اصولوں کو کئی بار دریافت کر کے بھلا یا گیا اور پھر

دوبارہ دریافت کیا گیا۔ اعمال کی کتاب، چرچ کے ابتدائی 200 سالوں میں رومی سلطنت

کی کئی قومیں، مشرقی چرچ جس نے مسیحی معاشروں کو بحیرہ روم سے چین اور

ہندوستان تک پھیلا یا، 250 سالوں میں شمالی یورپ کے زیادہ تر علاقوں میں آئرش قوم

کی منادی، موراوین مشن کی تحریک، برما کے پہاڑی قبائل میں پھیلنے والی تحریکیں،

میتھڈازم، چین میں گذشتہ 60 سالوں میں چرچ کا پھیلاؤ اور کئی دیگر تحریکیں تاریخ میں

مسیحی تحریکوں کی مثالیں ہیں۔

دیکھا جائے تو (CPM) کئی طرح سے دراصل چرچ کے راہنماؤں کی افزائش اور ترقی

کی تحریک ہوتی ہے۔ ایسا کیا ہے جو محض چرچ کے قیام اور چرچ کی باتسلسل

تحریکوں کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتا ہے ؟ اس کا جواب ہے راہنماؤں کی افزائش اور

نشوونما۔ چاہے جتنے بھی چرچ قائم ہو جائیں، جب تک اُسی تہذیب کے اندر کے لوگ

راہنما نہ بنیں، وہ چرچز غیر ملکی چرچ ہی رہیں گے۔ یا تو اُن کی افزائش بہت سُست رفتار ہو گی یا جب ابتدائی راہنما اپنی آخری حدود تک پہنچ جائیں تو اُن کی افزائش رُک جائے گی۔

وکٹر جان (CPM) کی ایک بہت بڑی تحریک کے راہنما ہیں جو شمالی ہندوستان کے بوجھ پوری بولنے والے 10 کروڑ سے زائد لوگوں میں متحرک ہے۔ اس علاقے کو ماضی میں جدید مشنز کا قبرستان کہا جاتا ہے۔ وکٹر جان کہتے ہیں کہ اگرچہ چرچ انڈیا میں توما رسول کے وقت سے لے کر اب تک تقریباً 2000 سال سے قائم رہا ہے، 91 فیصد ہندوستانیوں کو انجیل کی خوشخبری تک رسائی حاصل نہیں تھی۔ اُن کے خیال کے مطابق اس کی بڑی وجہ نشوونما پانے والے راہنما وں کی کمی تھی۔

وکٹر جان کہتے ہیں کہ چوتھی صدی کی ابتدا میں ابتدائی مشرقی چرچ نے مشرق سے راہنما بلوائے اور عبادت کے لئے سُریانی زبان استعمال کی، جس کی وجہ سے صرف سُریانی بولنے والے لوگ ہی دعا میں راہنمائی کر سکتے تھے۔ کاتھولک کلیسیا نے سولہویں صدی میں مقامی زبان استعمال کرنا شروع کی۔ لیکن انہوں نے بھی مقامی راہنماؤں کے استعمال کا نہیں سوچا۔ اٹھارہویں صدی میں پروٹیسٹنٹ فرقے نے مقامی راہنماؤں کا تقرر کیا، لیکن اُن کی تربیت کا انداز مغربی ہی رہا۔ اس وجہ سے مقامی راہنما افزائش نہ پا سکے "مقامی راہنماؤں کی تبدیلی مفادات کے ایک بہت بڑے تضاد کا شکار رہی۔ کسی بھی مقامی قومی یا علاقائی کارکن کو راہنما نہ کہا گیا۔ کیونکہ یہ اصطلاح صرف سفید فارم لوگوں کے لئے مخصوص تھی۔ مشنری تنظیموں نے موجودہ قیادت کی تبدیلی پر تو توجہ دی، لیکن افزائش نشوونما اور ترقی پر توجہ نہیں دی" 3۔

3 "The Importance of Indigenous Leadership"، مصنف وکٹر جان، CPM Journal میں شائع ہوئی (جنوری-مارچ 2006: صفحات 59-60)

آج کے دور میں بھی ہم عموماً قیادت کی تبدیلی، نظام اور تنظیم کے چلتے رہنے پر توجہ دیتے ہیں، بجائے اس کے کہ نئے شاگرد اور چرچز کے جنم پر توجہ دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نئے چرچ کھوئے ہوئے لوگوں تک پہنچنے کے لئے زیادہ موثر ثابت ہوتے ہیں اس کے باوجود زیادہ تر چرچ محض اپنے حجم میں بڑھتے رہے، بجائے اس کے کہ وہ نئے چرچز کی ابتدا کرتے۔ سیمنریاں بھی طلباء کو نئے چرچز کی ابتدا کی تربیت دینے کی بجائے انہیں موجودہ چرچز کا انتظام سنبھالنے کے لئے ہی تیار کرتی رہیں۔ ہم اپنے وقت اور وسائل کا زیادہ تر حصہ اپنی سہولت کے لئے استعمال کرتے رہے اور اُن لوگوں کو نظر انداز کیے رکھا جو دوزخ میں ہمیشہ کی آگ کی جانب بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ (مسیحی دنیا کی آبادی کا 33 فیصد ہیں لیکن دنیا کی سالانہ آمدنی کا 53 فیصد وصول کرتے ہیں، اور اُس کا 98 فیصد حصہ خود اپنے اوپر خرچ کرتے ہیں) 4۔

(CPM) کی جدید تحریکوں پر نظر ڈالنے سے ہم راہنما وں کی افزائش اور نشوونما کے چند واضح اصول دیکھتے ہیں۔ راہنماؤں کی افزائش اور نشوونما منسٹری کے آغاز سے

ہی شروع ہوجاتی ہے۔ (CPM) میں استعمال ہونے والے منادی ، شاگرد سازی اور چرچز کے قیام کے نمونے حقیقتاً راہنماؤں کو نشوونما دے رہے ہیں۔ ان نمونوں نے موجودہ قیادت اور راہنماؤں کی ترقی کے لئے بھی ماحول تخلیق کر دیا ہے ۔

نصب العین : الہی حجم

(CPM) کے کارکنان اس یقین کے ساتھ کام شروع کرتے ہیں کہ ایک پورے نارسا گروہوں ، شہر ، علاقے اور قوم تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے اور کی بھی جائے گی یہ پوچھنے کی بجائے ، "میں کیا کر سکتا ہوں ؟" وہ پوچھتے ہیں ، " ایک تحریک کے آغاز کے لئے کیا کرنے کی ضرورت ہے ؟" اس طرح اُن کی اور نئے ایمانداروں کی توجہ صرف خدا پر مرکوز رہتی ہے اس کے نتیجے میں وہ صرف خدا پر انحصار

4 *World Christian Encyclopedia: A Comparative Survey of Churches and Religions in The Modern World,* مصنفین ڈیوڈ باریٹ اور ٹاڈ جانسن۔ (Oxford, Oxford Press, 2001), 656

کرتے ہیں تاکہ ناممکن کو ممکن بننا ہوا دیکھیں ۔ ابتدائی طور پر باہر سے آنے والے یہ لوگ ممکنہ شراکت داروں کو ایک نصب العین عطا کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں جو بعد میں فصل کے مزدوروں کی جماعت میں شریک ہوجاتے ہیں۔ باہر سے آنے والے ہر راہنما کے لئے ضروری ہے کہ وہ اُسی علاقے اور تہذیب میں سے ایسا راہنما تلاش کرے جو اُس قوم تک پہنچنے کے لئے ابتدائی کوششوں کی راہنمائی کرے ۔ جب تہذیب اور علاقے کے اندر سے ہی راہنما ابھرتے اور ترقی کرتے جاتے ہیں تو وہ الہی حجم کے اس نصب العین کو پورا کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں ۔

دعا : پہل لانے کی بنیاد (یوحنا 14-13: 14)

ایک بڑی (CPM) کی تحریک کا سروے کرنے سے پتہ چلا کہ چرچز کے مؤثر تخم کار بہت متنوع گروپ تھے۔ لیکن اُن میں ایک بات مشترک تھی وہ روزانہ کم از کم 2 گھنٹے دعا میں گزارتے تھے اور ہفتہ واری اور ماہانہ بنیادوں پر اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر دعا کرتے اور روزے رکھتے تھے ۔ وہ تنخواہ دار کارکنان نہیں تھے۔ اُن کی اپنی اپنی نوکریاں تھیں ۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ اُن کی کوششوں کے پہل کا انحصار اُن کی دعائیہ زندگی پر ہے ۔ چرچز کے ابتدائی تخم کاروں کا دعا پر یہ انحصار نئے ایمانداروں تک بھی منتقل ہوتا ہے ۔

تربیت : ہر کسی کو تربیت دی جاتی ہے

ہندوستان میں (CPM) کے راہنماؤں کی تربیت میں شریک ایک خاتون نے کہا ، " میں نہیں جانتی کہ انہوں نے مجھے چرچز کے قیام کے بارے میں بولنے کو کیوں کہا۔ نہ میں لکھ سکتی ہوں نہ پڑھ سکتی ہوں۔ میں تو بس صرف بیماروں کو شفا دیتی ہوں ، مردوں کو

زندہ کرتی ہوں ، اور بائبل کی تعلیم دیتی ہوں۔ میں نے تو ابھی تک صرف 100 چرچز قائم کیے ہیں "۔ کیا ہم سب کی یہ خواہش نہیں ہو گی کہ ہم اُس خاتون کے جیسے عاجز ہوں ؟

(CPM) کی تحریکوں میں ہر کوئی یہ توقع کرتا ہے کہ اُسے تربیت دی جائے اور وہ دوسروں کو جتنا جلدی ممکن ہو تربیت دینے لگے ۔ ایک ملک میں جب ہمیں راہنماؤں کی تربیت کے لئے کہا گیا تو سیکيورٹی کے خدشات کی وجہ سے ہم صرف 30 راہنماؤں سے ملاقات کر سکے۔ لیکن ہر ہفتے یہ گروپ مزید 150 لوگوں کو ہمارے ہی فراہم کردہ بائبل تربیتی وسائل کے ذریعے تربیت دینے لگے ۔

تربیت : تربیتی مینول بائبل ہے ۔

غیر ضروری بوجھ سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ صرف بائبل کو تربیتی مواد کے طور پر استعمال کیا جائے ۔ (CPM) کے رہنما تربیت کے دوران خود پر انحصار کرنے کی بجائے بائبل اور روح القدس پر انحصار کر کے رہنماؤں کو تربیت دیتے ہیں۔ جب نئے ایماندار سوال کرتے ہیں تو چرچز کے تخم کار جواب میں کہتے ہیں ، "بائبل اس بارے میں کیا کہتی ہے ؟" پھر وہ اُن کی راہنمائی کرتے ہیں کہ وہ کلام کے کئی حوالوں کا مطالعہ کریں، بجائے اس کے کہ اُن کی پسندیدہ چند آیات پر ہی نظر ڈالیں۔ یوحنا 6: 45

میں ایک بنیادی سچائی کا ذکر ہے : "وہ سب خُدا سے تعلیم یافتہ ہوں گے جس کسی نے باپ سے سُننا اور سیکھا ہے وہ میرے پاس آتا ہے "۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ مواقع پر چرچز کا تخم کار کچھ نہ کچھ معلومات فراہم کرنے پر مجبور بھی ہو جائے ، لیکن زیادہ تر اُس کی کوشش یہ ہی ہوتی ہے کہ نئے ایماندار خود تمام سوالوں کے جوابات تلاش کریں ۔ شاگرد سازی ، چرچز کے قیام اور راہنماؤں کی نشوونما ، ہر ایک کی بنیاد بائبل پر ہوتی ہے اس کے نتیجے میں شاگردوں ، چرچز اور راہنماؤں کی موثر افزائش ممکن ہو جاتی ہے ۔

فرمانبرداری : اطاعت پر مبنی، نہ کہ علم پر مبنی (یوحنا 15 : 14)

(CPM) میں بائبل کی تربیت اس لئے زیادہ مؤثر ہوتی ہے کہ وہ صرف علم کے حصول پر مرکوز نہیں ہوتی ہر شخص سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ سیکھے ہوئے علم کی تعمیل کرے ۔ بہت سے چرچز صرف علم کے حصول پر توجہ دیتے ہیں اور ایسے راہنما تیار کرتے ہیں جن کے پاس کثیر تعداد میں علم ہو۔ اُن کی کامیابی کا معیار زیادہ سے زیادہ ممبر اکٹھے کرنا اور انہیں زیادہ سے زیادہ معلومات دینا ہے ۔ (CPM) میں توجہ کا مرکز یہ نہیں ہوتا کہ آپ کتنا جانتے ہیں، بلکہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کتنی تعمیل کرتے ہیں بائبل سٹڈی کے دوران گروپ کے لوگ خود سے پوچھتے ہیں ، "میں / ہم کس طرح اس کی فرمانبرداری کریں گے ؟" اگلی دفعہ جب وہ ملتے ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں ۔ "میں نے کس طرح اس کی فرمانبرداری کی ؟" ہر کسی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ فرمانبرداری کرے اور راہنما انہیں تصور کیا جاتا ہے جو فرمانبرداری میں دوسروں کو مدد دیں۔ بائبل میں خُدا کے احکامات کی تعمیل شاگردوں اور راہنماؤں کے روحانی طور پر بالغ ہونے کا تیز ترین راستہ ہے ۔

حکمت عملی: حکمت عملی اور نمونے کے لئے انجیل اور اعمال سر چشمہ ہیں۔

بائبل میں نہ صرف احکامات درج ہیں بلکہ اُس میں احکامات کی تعمیل کے لئے نمونے بھی دیئے گئے ہیں۔ 1990 کی دہائی میں خُدا نے نارسا لوگوں میں کام کرنے والے بہت سے خادموں کی راہنمائی کی کہ وہ نئے علاقوں میں مشن شروع کرنے کے لئے لوقاکے 10 ویں باب سے نمونہ حاصل کریں۔ ہر (CPM) جسے ہم جانتے ہیں، وہ اسی نمونے کی کوئی صورت استعمال کرتے ہوئے دو دو کر کے خادموں کو میدان میں بھیجتے ہیں۔ وہ جا کر سلامتی کا فرزند تلاش کرتے ہیں جو اُن کے لئے اپنے گھر کے دروازے کھولتا ہے اور اپنے خاندان یا جماعت میں انہیں خوش آمدید کہتا ہے۔ وہ سچائی اور خُدا کی قوت سے خاندان کو آگاہ کرتے ہوئے اُن کے ساتھ ٹھہرتے ہیں اور اُنکی کوشش ہوتی ہے کہ پوری جماعت کو یسوع کے ساتھ عہد میں باندھ لیں۔ چونکہ یہ ایک فطری طور پر قائم گروپ ہوتا ہے (ادھر ادھر سے اکٹھے کئے ہوئے اجنبیوں کا گروپ نہیں ہوتا)، اس لئے اس میں راہنما پہلے سے ہی موجود ہوتا ہے اور اُسے متعین کرنے کی بجائے محض اُسے تربیت دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اختیار دینا: لوگ راہنمائی کر کے راہنما بنتے ہیں

یہ بات انتہائی واضح ہے لیکن اکثر نظر انداز کر دی جاتی ہے۔ اس کی ایک مثال (CPM) کی دریافتی بائبل سٹڈی میں نظر آتی ہے، جہاں دلچسپی رکھنے والے گھرانے بائبل کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ پیدائش سے یسوع تک خُدا کی کہانی کا مطالعہ کرنے والوں سے سوالات کا ایک سلسلہ پوچھ کر شاگرد بنائے جاتے ہیں۔ (CPM) کے ان سلسلوں میں سے کچھ میں باہر سے آنے والا کبھی سوال نہیں پوچھتا۔ اس کی بجائے وہ گھرانے کے کسی فرد سے ہی وہ سوال پوچھنے کو کہتا ہے۔ جواب بائبل سے آتے ہیں لیکن سوال پوچھنے والا علم کے حصول اور فرمانبرداری کے عمل کی سہولت کاری سیکھ جاتا ہے۔ اس کی ایک مثال ہم تربیت کاروں کی تربیت (T4T) میں دیکھتے ہیں ہر نیا شاگرد نئے حاصل شدہ علم سے دوسروں کو آگاہ کرنا سیکھتا ہے۔ اس طرح وہ دوسروں کو تربیت دینے کے ساتھ ساتھ خود راہنمائی کی تربیت بھی حاصل کرتا ہے۔ راہنماؤں کی افزائش اور باتسلسل ترقی کے لئے بھی یہی اصول استعمال ہوتا ہے۔ اس سے ایمانداروں کو عمومی اور روایتی چرچ کے تناظر سے ہٹ کر تیز رفتار انداز میں عمل کرنے اور تربیت حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔

بائبل کی بنیاد پر راہنمائی: کلام کے معیار کے مطابق

راہنماؤں کے ابھرنے اور اُن کے تقرر کرنے کے لئے بائبل سے حاصل شدہ معیار استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ معیار چرچ کے نئے راہنماؤں کے لئے ططس کے پہلے باب کی 5 ویں سے 9 ویں آیت میں ہیں اور پہلے سے قائم چرچ کے راہنماؤں کے لئے تیمتھیس کے نام پہلے خط کے تیسرے باب کی آیت نمبر 1 سے 7 میں ہیں۔ ایماندار ان حوالوں کا گہرا مطالعہ کر کے راہنماؤں کے کردار اور ذمہ داریوں سے آگاہ ہوتے ہیں۔ ایسا کرنے کے دوران انہیں ایسے بہت سے عناصر اور مہارتوں کا پتہ چلتا ہے جو چرچ کو استحکام دینے

کے ہر مرحلے پر ضروری ہوتی ہیں۔ اس طرح وہ اُن اصولوں پر عمل کرنے سے بھی بچ جاتے ہیں جن کی بنیاد بائبل کے معیار پر نہیں ہے۔

غیر جانبداری : پھل لانے پر توجہ (متی 18: 1-13)

راہنماؤں کا انتخاب اُن کی صلاحیت ، شخصیت یا انداز کی بنیاد پر نہیں بلکہ اُن کے پھل لانے کی صلاحیت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ جب کوئی (CPM) کے تربیت کاروں سے پوچھتا ہے کہ وہ پہلی تربیت کے دوران کیسے جان سکتا ہے کہ کون پھل لائے گا، تو ہم اکثر ہنستے ہیں۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کون پھل لائے گا۔ ہم سب کو تربیت دیتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ لوگ جن سے ہم توقع نہیں کر رہے ہوتے ، سب سے زیادہ پھل لاتے ہیں۔ اور جن سے ہم زیادہ توقع کر رہے ہوتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں کر پاتے۔ راہنما تب راہنما بنتے ہیں جب وہ لوگوں تک رسائی حاصل کرتے ہیں ، جو بعد میں اُن کے پیچھے چلنے لگتے ہیں۔ ایسے راہنماؤں کے ابھرنے کے بعد اُن کو زیادہ وقت دیا جاتا ہے جو زیادہ پھل لاتے ہیں تاکہ وہ مزید پھل لائیں ہفتے کے اختتام پر خصوصی تربیتی سیشنز ، سالانہ تربیتی کانفرنسوں ، انتہائی نوعیت کے عموماً گشتی تربیتی پروگراموں جیسے وسائل کے ذریعے پھل لانے والے راہنماؤں کو مزید ترقی اور تربیت دی جاتی ہے اور پھر اس کے بعد وہ دوسروں کو ان مہارتوں سے آراستہ کرتے ہیں۔

دوسروں کی شمولیت: کثیر تعداد میں راہنما (اعمال 1 : 13)

(CPM) کی زیادہ تر تحریکوں میں چرچ کے پاس کافی تعداد میں راہنما ہوتے ہیں تاکہ تحریک کا استحکام اور مزید راہنماؤں کی تیاری کو یقینی بنایا جاسکے۔ اس کا ایک بنیادی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ راہنما اپنی اپنی نوکریاں جاری رکھ سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے عام لوگ تحریک کے پھیلاؤ میں کردار ادا کر سکتے ہیں اور راہنماؤں کا تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے بیرونی مالی امداد پر انحصار ختم ہو جاتا ہے۔ زیادہ تعداد میں راہنماؤں کے ہونے سے راہنمائی کی ذمہ داریاں بہتر طور پر ادا ہوتی ہیں۔ اُن کی مجموعی دانش بھی زیادہ ہوتی ہے اور ایک دوسرے کو بہتر انداز میں باہمی تعاون فراہم کر سکتے ہیں۔ کثیر تعداد میں چرچ کی باہمی تربیت اور تعاون بھی انفرادی راہنماؤں اور چرچ کو نشوونما دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

چرچ: نئے چرچ پر توجہ

راہنماؤں کے تقرر اور ترقی سے باقاعدہ بنیادوں پر نئے چرچ کا قیام ممکن ہو جاتا ہے۔ اور یہ فطری طور پر ہوتا ہے۔ جب ایک نئے چرچ کا آغاز ہوتا ہے اور وہ اپنے نئے خداوند کے لئے جوش و جذبے سے بھرپور ہوتے ہیں، تو اُن سے کہا جاتا ہے کہ وہ اُسی نمونے کو دوہرائیں جو اُن کی نجات کا باعث بنا۔ سو وہ اپنے رابطوں کے نیٹ ورک میں بھٹکے ہوئے لوگوں کی تلاش کرنے لگتے ہیں۔ اور منادی اور شاگرد سازی کے اُسی عمل کو دوہراتے ہیں جس سے گزر کر انہیں افزائش کی تربیت دی گئی تھی۔ اس عمل میں وہ یہ بات بھی سمجھ جاتے ہیں کہ کچھ راہنماؤں کو چرچ کے اندر کام کرنے کی صلاحیت دی گئی ہے (پاسٹر، استاد وغیرہ) اور کچھ کو چرچ سے باہر اپنی توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت دی

گئی ہے (مناد، نبی، رسول، وغیرہ)۔ اندر کے راہنما چرچ کی قیادت کرنا سیکھتے ہیں، تاکہ وہ چرچ وہ سب کچھ کرنے لگ جائے جس کی اُس سے توقع کی جا سکتی ہے (اعمال 47-37: 2)۔ باہر کے راہنما نئے لوگوں تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اُس پورے چرچ کا نمونہ پیش کرتے ہیں اور لوگوں کو ضروری وسائل اور مہارتوں سے آراستہ کرتے ہیں۔

حاصلِ کلام

خُدا نے جن نئی تحریکوں کو جنم دیا ہے، اُن سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟ کیا ہم تیار ہیں کہ مروجہ فرقوں اور تہذیبوں کے تعصبات چھوڑ کر راہنماؤں کی تیاری اور ترقی کے لئے بائبل کو معلومات اور ہدایات کا بنیادی سرچشمہ بنا لیں؟ اگر ہم بائبل سے باہر کے معیار کو چھوڑ کر صرف بائبل کی ہدایات پر عمل کریں تو ہم بہت سے راہنماؤں کو ابھرتا ہوا دیکھیں گے۔ ہم بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں تک رسائی ہوتی دیکھیں گے۔ کیا ہم بھٹکے ہوؤں کی نجات اور ہمارے خُدا کے نام کو جلال دینے کے لئے یہ قربانی دینے کو تیار ہیں؟

حیرت انگیز ترقی

رابی ہٹلر^{1،2}

"دیکھو میں ایک نیا کام کروں گا! اب وہ ظہور میں آئے گا؛ کیا تم اُس سے ناواقف رہو گے؟"

(یسعیاہ 43:19)

سال 2019 کے وسط میں 24:14 کے اتحاد کی تحقیقاتی ٹیم نے رپورٹ پیش کی کہ 70 ملین سے زائد لوگ (جو کہ دنیا کی تقریباً 1 فیصد آبادی ہیں) گذشتہ چند دہائیوں میں یسوع کے پیچھے چلنے لگے ہیں۔ یہ سب کچھ ایک ہزار سے زائد ایسی تحریکوں کے باعث ہوا جو قابلِ افزائش چرچز کا قیام کر رہی تھیں۔ یہ زیادہ تر نارسا اور سرحدی قوموں³ کے گروہوں میں ہوا اور روح القدس کی یہ نئی تحریک انتہائی تیزی کے ساتھ آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے !

سال 2015 کے آخری حصے میں محققین نے اندازہ لگایا کہ دنیا بھر میں تقریباً 100 کے لگ بھگ تحریکیں جاری ہیں۔ اُن کے اس تخمینے کی بنیاد تحریکوں کی مصدقہ رپورٹیں تھی جن کی مزید تصدیق اُن تحریکوں کی ویب سائٹ ملاحظہ کرنے والوں کی تعداد کے مطابق کی گئی۔ سال 2016 کے اختتام تک ان تحریکوں کی تعداد کا اندازہ 130 کے لگ بھگ لگایا گیا۔ اور مئی 2017 میں کینٹ پارکس نے تقریباً 160 تحریکوں کی نشاندہی کی⁴۔

1 مشنز فرنٹیر www.missionfrontiers.org کے مارچ - اپریل 2018 میں

شائع ہونے والے مضمون "Glimpses through the Fog" سے ماخوذ۔

2 رابی ہٹلر 1980 سے 2004 تک U.S. Center for World Mission میں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ آج کل وہ چرچ اور مشنز کے رہنماؤں کے لئے مشاورت کا کام کرتے ہیں اور وقتاً فوقتاً مشنز فرنٹیر کے لئے بھی لکھتے ہیں۔

JoshuaProject.net/assets/media/articles/frontier-peoples-introduction.pdf 3

4 Lausanne.org/best-of-lausanne/finishing (کینٹ بییانڈ نامی مشن ایجنسی کی قیادت کر رہے ہیں)۔

چند ماہ کے عرصے میں 24:14 کے اتحاد کے بننے سے تحریکوں کے راہنماؤں اور محققین کے درمیان اعتماد بڑھ گیا، جس سے تحریکوں کے مزید راہنما اپنی کارکردگی سے دوسروں کو آگاہ کرنے لگے۔ باوثوق تنظیموں اور نیٹ ورکس نے جلد ہی تحریکوں کی 2500 سے زیادہ سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کی⁵۔ ان میں تقریباً 500 تحریکیں شامل تھیں⁶، جنہوں نے لاکھوں کی تعداد میں نئے شاگرد پیدا کیے تھے۔ سال 2019 کے وسط تک یہ تعداد 1000 سے زائد تحریکوں تک جا چکی تھی۔

تعداد میں اتنی تیزی سے اضافہ کیسے ہوا - 2017 کے وسط میں 160 جانی پہچانی تحریکوں سے 2019 کے وسط میں 1000 سے زائد تحریکیں؟ اس کی وجہ نئے کاموں کا آغاز نہیں بلکہ مل کر نئے کام شروع کرنا تھی اس کے نتیجے میں روح القدس کے عظیم الشان کاموں کے بارے میں مزید آگاہی حاصل ہوئی۔

یہ سب کچھ اتنے عرصے تک نظروں سے اوجھل کیوں رہا؟

پہلی صدی کی طرح یہ تحریکیں گھرانوں اور پہلے سے موجود رابطوں کے ذریعے تیزی سے پھیلتی رہیں۔ یہ تحریکیں گھروں اور عوامی مقامات پر ایمانداروں کے روز مرہ رابطوں سے بڑھتی ہیں، نہ کہ کسی نئی مخصوص عمارت میں۔ اس لئے وہ لوگ جو خود کو چرچ کہتے ہیں اور مخصوص عمارتوں میں جمع ہوتے ہیں، وہ ان تحریکوں کی خاموشی سے افزائش کی حقیقت سے بے خبر رہتے ہیں۔

مشنری راہنما اپنی رپورٹوں سے صرف اُنہی کو آگاہ کرتے ہیں جن پر وہ گہرا اعتماد رکھتے ہیں۔ اُن کا مقصد بہتر تعاون کا حصول ہوتا ہے اور اُن کے پاس ٹھوس وجوہات ہیں کہ وہ اپنی رپورٹیں اپنے معاونین اور قابلِ بھروسہ ساتھی کارکنان تک محدود رکھیں:

- باہر کے لوگ اگرچہ اچھے ارادے بھی رکھتے ہوں، پھر بھی کسی تحریک کو بہت تیزی سے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

- بیرونی مالی امداد نے کئی اچھی ممکنہ تحریکوں کو ختم کر دیا ہے۔
- غیر ضروری طور پر نظروں میں آنے سے تحریکوں کو ایذارسانی پہنچانے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

5 تحریکوں کی حکمتِ عملی پر سرگرم لیکن ابھی تک چوتھی نسل تک افزائش کرنے سے قاصر۔

6 چار یا زائد کاوشوں کے چار یا زیادہ نسلوں تک پہنچنے کی مصدقہ رپورٹوں پر مبنی

تحریکوں کی ایک قلیل تعداد ختم بھی ہوئی ہے۔ لیکن زیادہ تر تیز رفتاری سے بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ اُن میں سے کچھ دیگر نارسا قوموں تک بھی پھیل رہی ہیں۔ چند بڑی تحریکیں 20 سال یا اُس سے زیادہ عرصے سے جاری ہیں۔ ایسی تحریکیں بڑی ہونے کے ساتھ ساتھ افزائش کی رفتار میں سُست بھی ہوئیں۔ تاہم زیادہ تر تحریکیں نئی ہیں اور تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔

اعدادوشمار رکھنے کے پرانے طریقے ان تحریکوں کی تیز رفتار افزائش سے قدم نہیں ملا سکتے۔ ایسی تحریکوں کے اعدادوشمار اکٹھا کرنے کے بہتر طریقے اور اعدادوشمار جمع کرنے کے وسائل ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں۔ چند مخصوص حالات میں کسی غیر

ملکی ٹیم کا ایسی کسی تحریک کے پاس آنا غیر دانش مندانہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ایسے حالات میں تحقیق کرنے والے دیگر وسائل سے تفصیلی رپورٹیں اور اعداد و شمار کی معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ان رپورٹوں کے نتیجے میں ایک حیرت انگیز نئی حقیقت سامنے آئی ہے۔

ایک حیرت انگیز نئی حقیقت

سال 2019 کی ابتدائی مصدقہ رپورٹوں نے اس نئے نظریے کی تائید کی :

- 1995 : کم از کم 5 کُل وقتی تحریکیں، 15000 نئے شاگرد۔
- سال 2000 : کم از کم 10 تحریکیں اور ایک لاکھ نئے شاگرد۔
- سال 2019 : کم از کم 1000 تحریکیں اور سات کروڑ سے زائد نئے شاگرد !
- اور ان تحریکوں میں سے کم از کم 90 فیصد نارسا قوموں کے گروہوں میں کام کر رہی ہیں !

اب یہ تحریکیں جوشوا پراجیکٹ کے نشاندہی کردہ 80 فیصد کے قریب قبیلوں اور گروہوں میں موجود ہیں⁷۔ کئی ہزار مزید تحریکیں بڑی سرگرمی کے ساتھ مکمل تحریکیں بننے کی کوشش کر رہی ہیں (یعنی باتسلسل افزائش کے ساتھ چار یا پانچ روحانی نسلوں تک پہنچنا)⁸۔

JoshuaProject.net/global/clusters

⁸ CPM کا تسلسل MultMove.net/cpm-continuum پر ملاحظہ کیجئے۔

اس وقت نارسا اور سرحدی قوموں کے گروہوں میں سے صرف چند ایک میں کوئی مکمل تحریک سرگرم ہے۔ سو ابھی بھی ہزاروں مزید تحریکوں کی ضرورت ہے۔ پھر بھی کئی وجوہات کی بنا پر ہم توقع کر سکتے ہیں کہ تحریکوں کی مسلسل اور تیز رفتار افزائش ہوتی رہے گی۔

حوصلہ افزا پہلو

عالمی سطح پر تحریکوں کی تعداد ممکنہ طور پر بڑھتی رہے گی جس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

- تحریکوں کی رپورٹوں کی مزید نظر ثانی۔
- موجودہ سرگرمیاں مکمل تحریکوں میں تبدیل ہو رہی ہیں۔
- چرچ کے مزید تخم کار تحریکوں کے طریقہ کار کو سیکھ رہے ہیں۔
- روایتی (تسلیم شدہ اور مصدقہ) چرچ تحریکوں کا آغاز کرنا سیکھ رہے ہیں۔
- تحریکوں کو آگے بڑھانے کے لئے مزید کارکنوں کا متحرک ہونا۔
- تجربہ کار راہنماؤں کے ذریعے تحریکوں کی زیادہ مؤثر تربیت۔
- ایک دوسرے کی کامیابیوں اور ناکامیوں سے نئی چیزیں سیکھنا۔

- نئے لوگوں اور مقامات تک تحریکوں کا قدرتی پھیلاؤ۔
- منصوبہ بندی کے تحت موجودہ تحریکوں کی افزائش۔
- مزید ایمانداروں کا تحریکوں کے لئے براہ راست دعا کرنا۔
- خدا کے کاموں کی مزید دریافت اور آگاہی۔

تحریکوں پر مبنی چرچ کی مشترکہ خصوصیات

تحریکوں پر مبنی چرچ عموماً ---

- افراد کی بجائے خاندانوں اور سماجی گروہوں کو شاگرد بناتے اور فضل دیتے ہیں۔
- پہلے سے موجود سماجی گروہوں سے فطری راہنما ابھارتے اور انہیں تربیت دیتے ہیں۔
- بائبل سٹڈی کو خدا کو جاننے اور اُس کی فرمانبرداری کرنے پر مرکوز کرتے ہیں۔
- تجربہ کار استادوں کے ذریعے تعلیم دینے کی بجائے روح القدس کی قوت سے متحرک ہونے والے لوگوں کو شاگرد بناتے ہیں۔
- بائبل سے سیکھی ہوئی چیزوں کی محبت بھری تعمیل کر کے روحانی بلوغت حاصل کرتے ہیں۔
- چرچ کی مخصوص عمارت میں اکٹھے ہونے کی بجائے زیادہ تر گھروں اور عوامی مقامات پر ملتے ہیں۔
- اوسطاً 15 کے لگ بھگ لوگوں کو باقاعدہ اور باہمی تعامل والی مجلسوں میں شریک کرتے ہیں۔
- چرچ کو تعداد میں بڑھانے کی بجائے نئے چرچ کی افزائش کو ہدف بناتے ہیں۔
- ایسے سادہ طریقہ کار اور نمونے اپناتے ہیں جن پر ہر شاگرد عمل کر کے افزائش کر سکے۔
- شاگردوں کو محض خدمت سیکھانے کی بجائے انہیں افزائش اور ترقی دینے کے لئے آراستہ کرتے ہیں۔
- نئی نسل کے چرچ کے قیام کے لئے کام کرتے ہیں (نہ صرف ایک ہی اگلی نسل کے چرچ کے لئے)
- زیادہ تر رابطے کے نیٹ ورکز کے ذریعے پھیلتے اور پھلتے پھولتے ہیں۔
- اجنبی افراد کے چرچز میں اکٹھے ہونے کے مقابلے میں زیادہ مستحکم ثابت ہوتے ہیں۔
- بیرونی عناصر اور آس پاس کے معاشرے کی نظروں میں آنے سے بچے رہتے ہیں۔

حقیقی زندگی سے مثالیں

ینگ اور گریس چرچ کے بڑے موثر تخم کار ہیں۔ ہر سال وہ چالیس سے ساٹھ لوگوں کو یسوع کی جانب لاتے ہیں۔ پھر وہ انہیں ایک چرچ کی صورت میں اکٹھا کرنے کے بعد شہر کے ایک نئے حصے کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں۔ (10 سال کے بعد اگر یہ چرچز ممبران کی تعداد میں ڈگنے ہو جائیں تو اس کے نتیجے میں 1200 نئے ایماندار پیدا ہو سکتے ہیں)۔ پھر ینگ سے کہا گیا کہ وہ 20 ملین کی ایک نارسا آبادی تک پہنچنے کی کوشش کرے سال 2000 میں ینگ اور گریس کو تحریکوں کے اصولوں کی تربیت دی گئی ۔ انہوں نے شاگردوں کو چھوٹے چرچز کے قیام کی تربیت دی جو تیزی سے افزائش کر سکتے تھے۔ اگلے 10 سالوں میں 1.8 ملین نئے شاگردوں کو بپتسمے دیئے گئے۔ انہیں بھی ایک سادہ طریقہ کار کے مطابق تربیت دی گئی ، جس کے ذریعے اُن شاگردوں نے مزید نئے شاگردوں کی تربیت کی۔ چرچز کی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار تک بڑھ گئی ، جو کہ سالانہ پچاس فیصد کی افزائشی رفتار تھی⁹ ! محققین نے بعد میں اس تحریک کے اعدادوشمار کی تصدیق بھی کی۔ انہیں پتہ چلا کہ اصل تعداد رپورٹ میں دیئے گئے اعدادوشمار سے بھی درحقیقت زیادہ ہی تھی ۔

• ٹریور 99 فیصد سے زائد مسلمانوں پر مشتمل ایک گروپ کے درمیان خدمت انجام دے رہا ہے۔ اُس نے ایسے مقامی ایمانداروں کی تلاش سے ابتدا کی، جو مسلمانوں کو فضل کی راہ میں لانے چاہتے تھے اور کچھ نیا کرنے کے لئے تیار تھے ۔ اُس نے اُن ایمانداروں کو مختصر تعداد پر مبنی اور افزائش پانے والے دریافتی بائبل سٹڈی کے گروپوں کا آغاز کرنے کی تربیت دی۔ اُس نے انہیں ایک دوسرے کی کامیابیوں اور ناکامیوں سے سیکھنے میں بھی مدد دی ۔ اُن میں سے ہر ایک نے دریافتی بائبل سٹڈی کی ایک تحریک شروع کی۔ ان دریافتی بائبل سٹڈی کے گروپوں کے نتیجے میں بہت سے مسلمان مسیح کے ایمان میں داخل ہوئے۔ انہوں نے اپنے خاندانوں، دوستوں اور جاننے والوں کو بھی خوشخبری سے آگاہ کیا ۔ اُن میں سے کچھ دیگر علاقوں میں منتقل ہوئے اور خوشخبری کا پیغام اپنے ساتھ لے گئے۔ اگست 2017 تک تحریکوں کا یہ نیٹ ورک آٹھ ممالک میں چالیس زبانوں تک پھیل چکا تھا اس میں 25 کُل وقتی تحریکیں اور بہت سی تحریکوں کی مختصر سرگرمیاں شامل تھیں ۔ صرف پانچ ماہ کے بعد ، جنوری 2018 میں یہ نیٹ ورک 12 ممالک میں 47 زبانوں تک پھیل چکا تھا¹⁰۔

• وی سی کی رپورٹ کے مطابق : " میرے ملک میں بہت سے مشنری آئے ، لیکن انہوں نے اپنے کام کا کوئی پھل پیدا ہوتے نہیں دیکھا ۔ اب ہمیں یہ پھل دیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔ ہم منادی سے شاگرد سازی ، چرچز کی تخم کاری اور اب نئی تحریکیں شروع

کرنے کی جانب بڑھے۔ ہمیں یقین ہے کہ سال 2020 تک ہر گاؤں میں ہماری ایک ٹیم موجود ہو گی!"

9 *T4T: A Discipleship Re-Revolution: The Story Behind the World's Fastest Growing Church Planting Movement and How it Can Happen in Your Community!* مصنف، سٹیو سمتھ (MultMove.net/t4t)
10 ٹریور کی تصنیف for movement activists ملاحظہ کیجئے۔

- ڈوائٹ مارٹن تھائی لینڈ میں پلے بڑھے اور بالغ ہونے کے بعد چرچ کی افزائش کا ریکارڈ رکھنے کی ٹیکنالوجی لے کر قومی چرچ کی خدمت کے لئے واپس آئے۔ اپریل 2019 میں کرسچینٹی ٹوڈے نے ایک سٹوری شائع کی جس میں واضح کیا گیا کہ اس طریقہ کار سے تھائی لینڈ میں بقیہ ضرورتوں کا تعین کس طرح ہوا، اور یہ کہ ڈیوائٹ نے کیسے دو ہفتے میں نئے قائم شدہ چرچز کی نشاندہی کر لی۔ یہی کام ایونجیلک فیلو شپ آف تھائی لینڈ کے 300 سے زائد مشنری مناد کرتے تو انہیں ایک سال کا عرصہ درکار ہوتا¹¹۔

باقی رہ جانے والے کام کے بارے میں مزید وضاحت

سال 2018 کے آغاز سے فرنٹیئر پیپلز گروپ کی نئی درجہ بندی نے باقی رہ جانے والے کام کو مزید واضح کر کے دکھا دیا ہے¹²۔ خُدا فرنٹیئر پیپلز گروپ کے باقی رہ جانے والے سب سے بڑے گروپوں میں متحدہ اور عالمگیر دعائیہ تحریکوں کو متحرک کر رہا ہے¹³۔ تاریخ میں آج تک کبھی بھی روح القدس نے عالمگیر سطح پر ایسی مخصوص اور مرکوز دعائیں اور کوششیں متحرک نہیں کی تھیں اور نہ ہی کبھی ایسی تیز رفتار ترقی ہمیں دکھائی تھی۔

بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی پوری دنیا میں ہو گی ---
"جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بے شک میں جلد آنے والا ہوں آمین اے خُداوند یسوع آ" (مکاشفہ 22: 20)

¹¹ TinyURL.com/ThaiCPM

¹² JoshuaProject.net/frontier/3

¹³ Prayer.MultMove.net/the31

خُدا نارساؤں تک رسائی کے لئے کیسے متحرک ہے

ڈاکٹر ڈیوڈ گیرسن^{1,2}

چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں کی اصطلاح تقریباً 20 سال پہلے مشنری شعبے کے ذخیرہ الفاظ میں شامل ہوئی۔ آج ہم چرچ کو مزید چرچ کی اتنی تیز رفتار افزائش کرتے دیکھ کر حیران ہو رہے ہیں، جن کے بارے میں ہم نے نئے عہد نامے میں اعمال کی کتاب میں صرف پڑھا ہی تھا۔ خُدا کے اس غیر معمولی اور حیرت انگیز کام سے سیکھنے کی توقع کرتے ہوئے، میں نے 1999 میں چرچ پلانٹنگ موومنٹ کے نام سے 57 صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ تحریر کیا۔ یہ کتابچہ پوری دنیا میں پھیلا اور چالیس سے زیادہ مقامی زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا (دیکھیے bit.ly/cpmbooklet) پھر یہ ہوا کہ وہ چار تحریکیں جن کا ہم نے خُدا کی بادشاہی کی لہر کی ابتدا میں ذکر کیا تھا، انہوں نے بعد میں آنے والی تحریکوں کے ذریعے کروڑوں کی تعداد میں نئے ایماندار ایمان میں داخل ہوتے ہوئے دیکھے۔

آج مسیح کا بدن (CPM) کے قابلِ عمل اور متحرک اصولوں کے اطلاق کے نئے طریقے سیکھتا چلا جا رہا ہے۔ خُدا اپنے مخلص خادموں کو استعمال کرتے ہوئے پوری دنیا میں ہندو، مسلم، سیکولر، شہری، دیہی، مغربی اور غیر مغربی تناظر میں نئی تحریکوں کو متحرک کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ جس طرح خُدا افریقا، ایشیا، ہیٹی اور فلوریڈا میں (CPM) کے اصول استعمال کرتے ہوئے فصل کاٹنے کا کام انجام رہے رہا ہے، ذیل میں اُس کی پانچ مختصر جھلکیاں ہیں۔

¹ یہ مشن فرنٹیئرز، www.missionfrontiers.org کے جنوری-فروری 2018 کے

شمارے میں صفحہ نمبر 7 پر شائع ہونے والے مضمون کا حصہ ہے۔

² ڈاکٹر ڈیوڈ گیرسن تین دہائیوں سے زیادہ عرصے سے چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں کی آگاہی کے علمبردار ہیں۔ وہ متعدد کتابوں کی مصنف اور مدیر ہیں۔ گیرسن آج کل گلوبل گیٹس نامی منسٹری کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں، جس کا مقصد گلوبل گیٹ وے شہروں کی وساطت سے دُنیا کی انتہاؤں تک رسائی حاصل کرنا ہے۔

خُدا مشرقی افریقا کے نارسا لوگوں کے درمیان کس طرح سر گرم ہے

آئیلا ٹیسے¹⁻²

مشرقی افریقا کی نارسا قوموں میں چرچر کی تخم کاری کی تحریکوں (شاگرد سازی کی تحریکوں) کے ذریعے حیرت انگیز تبدیلیاں دیکھنے کو نظر آئی ہیں۔ 2005 سے اب تک ہم نے 7571 چرچر قائم ہوتے اور 185358 نئے شاگرد بنتے دیکھے ہیں۔ تحریکوں کے کئی سلسلوں کا آغاز ہوا ہے جنہوں نے (CPM) کی اضافی تحریکوں کی صورت اختیار کر لی ہے۔ روانڈا میں یہ تحریک نئے چرچر کی 14 ویں نسل تک پہنچ چکی ہے۔ کینیا میں 9 ویں نسل میں جاری ہے۔ خُدا تنزانیہ، برونڈی، یو گنڈا اور جنگ کے باوجود سوڈان سمیت 11 ملکوں میں سر گرم ہے۔

میں شمالی کینیا میں صحرا کے کنارے کے علاقے میں پلا بڑھا۔ ایک روز جب میں دعا کر رہا تھا خُدا نے مجھے ایک مقصد عطا کیا۔ اُس نے مجھے کینیا کی نارسا قوموں کے 22 گروہوں میں سے 14 گروہ دکھائے، اور وہ سب لوگ اُس صحرا میں رہتے تھے۔ مجھے محسوس ہوا کہ خُدا مجھے بُلا رہا ہے۔ لیکن میں خُدا کی یہ بلاہٹ قبول نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مجھے میرے خاندان اور معاشرے کی جانب سے اتنی تکلیفوں اور ایذا رسانی سے گزرنا پڑا تھا کہ میں وہ علاقہ چھوڑ دینا چاہتا تھا۔ اُس وقت مقامی لوگوں میں کوئی مسیحی موجود نہیں تھے۔ وہاں کے چرچر میں تمام لوگ ایسے تھے جو حکومت یا NGOs کے لئے کام کرتے تھے۔

1998 میں میں نے خُدا کی طرف سے دیا ہوا مقصد پورا کرنے کا آغاز کیا، اور اگلے چند سالوں میں میں نے (CPM) کے اصول استعمال

¹ یہ مشن فرنٹیئرز، www.missionfrontiers.org کے جنوری-فروری 2018 کے

شمارے میں صفحہ نمبر 18 پر شائع ہونے والے مضمون کا حصہ ہے جس میں مشن فرنٹیئرز، www.missionfrontiers.org کے نومبر -دسمبر 2017 کے شمارے میں صفحہ نمبر 12-15 پر شائع ہونے والے مضمون سے حاصل کردہ تازہ ترین اعداد و شمار اور تصاویر بھی شامل ہیں۔

² ڈاکٹر آئیلا ٹیسے (www.lifewaymi.org) Lifeway Mission International

نامی مشنری تنظیم کے بانی اور ڈائریکٹر ہیں، جو 25 سال سے زیادہ عرصے سے نارسا قوموں میں کام کر رہی ہے۔ آئیلا افریقا اور دُنیا بھر میں شاگرد سازی کی تحریکوں کی تربیت اور کوچنگ کر رہے ہیں۔ وہ مشرقی افریقا کے CPM نیٹ ورک کا حصہ اور مشرقی افریقا کے لئے New Generations Regional Coordinator ہیں۔

کرنے شروع کر دیئے۔ میں چرچ کے ایسے سادہ نمونوں کے استعمال کے لئے بہت سنجیدگی سے کام کر رہا تھا جو نسبتاً کہیں زیادہ قابلِ افزائش ہیں۔ چرچ کی افزائش میں دو کلیدی عناصر نے میری مدد کی۔ پہلا یہ تصور تھا کہ لوگوں کو سچائی دریافت کرنے میں مدد دی جائے (بجائے اس کہ کے کوئی اور انہیں سچائی بتائے)۔ دوسری چیز فرمانبرداری تھی، جو کہ شاگرد سازی کا ایک لازمی عنصر تھی۔ شاگرد سازی کی

تحریکوں کی حکمت عملی دریافتی بائبل سٹڈی (DBS) پر مرکوز ہوتی ہے جس کے دوران بھٹکے ہوئے لوگوں کو کلام سے متعارف کروایا جاتا ہے، اور وہ خود حقیقت دریافت کرتے ہیں۔ پھر وہ اُس کی تعمیل کرتے ہیں جو خدا اُن سے کہہ رہا ہوتا ہے۔ اس حکمت عملی کے تحت انہیں مذہب کی تبدیلی بجائے کلام پر غور کرنے اور یہ جاننے کا موقع دیا جاتا ہے کہ روح القدس خود اُن سے کلام کے ذریعے کیا کہہ رہا ہے۔ (DBS) کا راہنما انہیں خدا کی آواز سننے میں مدد دیتا ہے، جو اُن کے اندر پوری قوت سے اور کئی طرح سے متحرک ہوتا ہے۔

اب تک ہم نے صحرا میں موجود تمام 14 نارسا قوموں کے گروہوں کو سرگرم کر لیا ہے اور اُس سے آگے بھی بڑھے ہیں۔ اب ہم جوشوا پراجیکٹ کے مطابق تقریباً 300 نارسا قوموں کے گروہوں کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں۔ ہم مشرقی افریقا کے ایک کے بعد دوسرے ملک میں کام کر رہے ہیں اور کم ترین رسائی اور کم ترین سرگرمی والے لوگوں کے لئے دعا کرتے ہوئے اُن پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

یسوع نے ہمیں شاگرد بنانے کو کہا، نہ کہ لوگوں کا مذہب تبدیل کرنے کو، تاکہ شاگردوں کے عالمگیر پھیلاؤ کے ذریعے دنیا کا کوئی بھی مقام کلام سننے سے رہ نہ جائے۔ ایک وقت میں ایک چرچ قائم کرنے سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو گا۔ یہ مقصد عظیم الشان چرچ قائم کر کے یا چند لوگوں کو اس مقصد کے لئے تنخواہ دے کر بھیجنے سے بھی حاصل نہیں ہو گا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ارشادِ اعظم کی تکمیل کے لئے چرچ کے پاس ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ ایسے شاگرد بنانے کا راستہ ہے جو آگے مزید شاگرد بنا سکیں۔ ہم نے مشرقی افریقا میں خدا کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور یہ کام اکثر موجودہ چرچ کے ساتھ شراکت داری میں بھی ہو رہا ہے۔

شاگرد سازی کی تحریکوں کا ایک نقاد شاگرد سازی کی ایک پُر زور تحریک کا آغاز کرتا

اگالی نے 2015 میں پاسٹر صاحبان کے ایک گروپ کو شاگرد سازی کی تحریکوں کی تربیت دی۔ (DMM) کی یہ تربیت حاصل کرنے والے روبا نامی ایک پاسٹر اُن کے پاس آئے اور اس بات پر شدید تحفظات کا اظہار کیا کہ موجودہ چرچ اس قسم کی کوئی تبدیلی نہیں لا سکیں گے۔ اگالی نے اس پر بحث نہیں کی لیکن روبا کو اپنے علاقے میں یہ عمل شروع کرنے کے لئے چیلنج کیا۔ روبا نے یہ چیلنج قبول کیا اور اپنے علاقے میں سلامتی کے ایک فرزند کی تلاش میں نکل گیا۔ یہ علاقہ بنیادی طور پر ایک اکثریتی مسلم معاشرہ تھا جہاں مرد شام کے وقت ایک عوامی مقام پر چائے پینے اور میل جول کے لئے اکٹھے ہوتے تھے۔

روبا ایک شام اُس عوامی مقام پر گیا۔ اُس نے اُن لوگوں کو سلام کیا اور انہیں چائے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اُن سے متعارف ہونے کے لئے آیا ہے۔ اُس نے کہا کہ اگرچہ وہ خود مسیحی ہے اور دوسرے لوگ مسلمان ہیں، لیکن چونکہ وہ ایک طویل عرصے سے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں اس لئے خدا پر ایمان رکھنے والے لوگوں کے لئے اچھا ہو گا کہ

وہ ایک دوسرے کو بہتر طور پر جانیں۔ مسلمانوں نے روبہ کو اپنے ساتھ بیٹھ جانے کی دعوت دی۔ جب وہ آپس میں گپ شپ لگا رہے تھے، روبہ کو انہیں بائبل کی ایک کہانی سنانے کا موقع مل گیا۔ اُس نے انہیں زکائی کی کہانی سُنائی۔ وہ سب مرد توجہ سے اُس کی کہانی سُنتے رہے۔ جب وہ کہانی میں اُس مقام پر پہنچا جہاں یسوع کہتا ہے، "آج اس گھر میں نجات آئی ہے۔ اس لئے کہ یہ بھی ابرہام کا بیٹا ہے" اُس کے سُننے والے زیادہ متوجہ ہو گئے کیونکہ ابرہام کا ذکر آیا تھا۔ چائے پی لینے کے بعد جب وہ الودع کہنے لگے تو انہوں نے پاسٹر کو دوبارہ آ کر مزید کہانیاں سنانے کی دعوت دی۔

کچھ دن بعد روبہ پھر اُن کے ساتھ چائے پینے بیٹھا۔ رسمی سلام دعا اور ایک دوسرے کے تازہ ترین حالات پوچھنے کے بعد روبہ نے اُن سے پوچھا کہ کیا انہیں وہ کہانی یاد ہے جو اُس نے پہلی ملاقات میں انہیں سُنائی تھی۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں انہیں یاد ہے۔ اُس نے انہیں کہانی دوہرانے کو کہا اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ کہانی دوہرانے کے بعد ایک گرما گرم بحث شروع ہو گئی۔ اُن میں سے ایک نے روبہ سے پوچھا کہ کیا وہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ یسوع خدا ہے؟ روبہ نے سوال اُسی شخص پر واپس اُلٹا دیا اور اُس سے پوچھا، "اگر یسوع زکائی کی کہانی کے مطابق آدمیوں کو نجات دینے کا اہل ہے، تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ اُس میں ایسی خُدائی صفات موجود ہیں جو انسانوں میں نہیں پائی جاتیں؟" اُن میں سے کچھ آدمیوں نے اثبات میں سر ہلا کر اُس کی تائید کی۔

یہ ملاقاتیں باقاعدگی اور تسلسل کے ساتھ ہونے لگیں۔ اس تعلق کے فطری نتیجے میں اُن مسلمانوں کے درمیان بہت سے دریافتی بائبل کے گروپ اور چرچز قائم ہو گئے جس کے نتیجے میں 32 چھوٹے چرچز کا قیام عمل میں آیا۔

نئی مے کے لئے نئی مشکیں

جب پاسٹر کماؤ کو ایک مخصوص ضلع سے تعلق رکھنے والے پاسٹروں کے ایک گروپ کو شاگرد سازی کی تحریکوں (DMM) کی تربیت کے لئے دعوت دی گئی تو انہیں کچھ زیادہ مثبت نتائج حاصل ہونے کی توقع نہیں تھی۔ وجہ یہ تھی کہ اُس ضلع کے لوگ بس نام کے مسیحی تھے اور موجودہ چرچز میں ایسی مضبوط اور ٹھوس روایات تھیں جو خوشخبری کی منادی کو آگے بڑھانے کے لئے رکاوٹ تھیں۔ پاسٹر کماؤ کو بہت کم توقع تھی کہ اُن چرچز کے پاسٹر شاگرد سازی کی تحریکوں کا چیلنج قبول کر کے اپنے لوگوں پر اُس کے اصول لاگو کریں گے۔

لیکن پاسٹر کماؤ کو خوش گوار حیرت ہوئی، جب اُن کا خیال غلط ثابت ہوا۔ (DMM) کی تربیت کے صرف 4 ماہ بعد اُس علاقے میں 98 نئے دریافتی گروپ بن چکے ہیں جو کچھ جگہوں پر چوتھی نسل تک پہنچ چکے ہیں۔

پاسٹر ایڈو ہمیں بتاتے ہیں کہ پاسٹر کماؤ کی جانب سے حاصل ہونے والی (DMM) کی تربیت نے کس طرح اُن کے ذہن کو بدل دیا۔ ایڈو نے بتایا کہ (DMM) کی تربیت کے فوراً بعد انہوں نے اتوار کی معمول کی تبلیغ کو ختم کر کے دریافتی گروپ بنا دیئے، تاکہ وہ یہ

جان سکیں کہ کیا کوئی لوگ آ کر انہیں بتاتے ہیں یا نہیں کہ انہوں نے خُدا کے حکموں کی تعمیل کس طرح کی ۔

اُن کا کہنا ہے کہ اُن کے چرچ کے ممبران نے خُدا اور ایک دوسرے کے ساتھ اپنے نئے تعلق میں نئی خوشی کا اظہار کیا ۔ کچھ ممبران نے یہ بھی بتایا کہ دریافتی گروپ کی دعاؤں کے دوران بیماروں کو شفا بھی ملی ہے ۔

پاسٹر ایڈو کہتے ہیں کہ اُن کے چرچ کے ممبران نے اپنے گھروں اور آس پاس کے علاقوں میں دریافتی گروپ شروع کرنے کی تربیت بھی دی اور محض چند مہینوں میں 42 نئے گروپوں کو آغاز ہو گیا ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا بہت سے لوگوں اور گروپوں کو استعمال کر رہا ہے اور ہم رابطوں کے اس نیٹ ورک اور 14 : 24 کے اتحاد کے لئے خُدا کی تمجید کرتے ہیں ۔ ضرورت ہے کہ ہم سب مل کر مسیح کے بدن کی حیثیت سے کام کریں ۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہم ایک دوسرے سے سیکھیں اور جو کچھ ہم سیکھیں وہ دوسروں کو سیکھائیں ۔

خُدا کس تیزی سے جنوبی ایشیا میں کامیابی کے جھنڈے گاڑ رہا ہے
واکر فیملی کی تحریر^{1,2}

ہماری ٹیم ایک شادی شدہ جوڑے، ایک غیر ملکی، اور دو مقامی ساتھی کارکنوں پر مشتمل ہے، جن کے نام سنجے اور جان ہیں۔ جان، سنجے کا چھوٹا بھائی ہے۔ ہم سب مل کر خدمت کرتے ہیں۔ ہمارے لئے "ہم" یا "وہ" کے الفاظ کوئی معنی نہیں رکھتے۔ ہم سب یسوع کے شاگرد ہیں ہم اُس کا حکم سننے اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب ہم میں سے کوئی یہ محسوس کرتا ہے کہ ہمیں اپنے کام کے طریقہ کار میں کسی تبدیلی کی ضرورت ہے، تو ہم بڑی عاجزی کے ساتھ ایک تجویز پوری ٹیم کے سامنے پیش کرتے ہیں، اور پھر خُدا سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے کلام کے ذریعے تجویز کی تصدیق اور تائید کرے۔

ہم غیر ملکی شروع سے ہی اس نظریے کے ساتھ میدانِ عمل میں نہیں آئے تھے۔ ہم نے خدمت کے میدان میں کئی سال اپنے ہی طریقوں پر عمل کرتے ہوئے گزارے۔ ہم مصروف رہے لیکن نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئے۔ سال 2011 میں ہم نے شاگرد سازی کی تربیت میں شرکت کی، جس کے لئے ہماری ایجنسی نے تعاون کیا تھا۔ اس تربیت نے ہماری زندگیاں بدل دیں۔ ہم نے دو ہفتے تک خدا کے کلام کا گہرا مطالعہ کیا ہم نے مشن کے بارے میں کوئی کتابیں پڑھیں اور نہ ہی مشن کے جدید نمونوں کا مطالعہ کیا۔ ہم نے بس اپنی اپنی بائبلیں کھولیں اور ایسے سوالوں کے جواب تلاش کرنے لگے جیسے، "کیا یسوع کے پاس نارسا لوگوں تک پہنچنے کے لئے کوئی خاص حکمت علمی تھی؟"

یہ Mission Frontiers کے جنوری-فروری 2018 کے شمارے میں شائع ہونے والے مضمون کی توسیعی صورت ہے۔ اس میں آر-ریکیڈیل سمتھ کی کتاب *Dear Mom and Dad: An Adventure in Obedience* کے حصے بھی شامل ہیں۔ "واکر" فیملی نے 2001 میں بین التہذیبی خدمت کا آغاز کیا۔ انہوں نے 2006 میں [Beyond \(www.beyond.org\)](http://www.beyond.org) میں شمولیت اختیار کی۔ 2013 میں "فیبی" اُن کے ساتھ شامل ہوئی۔ فیبی اور واکر 2016 میں دوسرے ممالک میں منتقل ہو گئے اور فاصلے پر رہتے ہوئے تحریکوں کو معاونے پیش کر رہے ہیں۔

تربیت کے ان سلسلوں کے ذریعے، خُدا نے ہمارا نُکتہ نظر تبدیل کر دیا۔ سب سے اہم بات یہ تھی کہ ہمارے سامنے اب ایک سوال تھا: "کیا ہو اگر ہم اپنی اپنی مہارتوں کے میدان (انجینئرنگ، تدریس، انتظامی مہارتیں، مواصلات) سے ہٹ کر اُن چیزوں پر توجہ دیں جن

کے کرنے کی واقعی اشد ضرورت ہے؟" خدمت کے میدان میں گزارنے والے تمام سالوں کے دوران ہم نے اپنی مہارتوں کے استعمال پر توجہ دی تھی۔ سوال ہماری اپنی مہارتوں کے استعمال کا نہیں تھا بلکہ سوال یہ تھا، "بھٹکے ہوؤں کو نجات دلانے کے لئے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟" اس سوال کے جواب میں ہماری مہارتوں کی ضرورت ختم ہو جاتی تھی، اور اُن مہارتوں کی ضرورت پڑتی تھی جو ہمارے پاس نہیں تھیں، جیسے اجنبیوں کو دوست بنانا، غیر ایمانداروں کے ساتھ مل کر دعا کرنا، اور لوقا کے دسویں باب میں دی گئی ہدایات پر عمل کرنا۔ ہمیں یہ جان کر واقعی اطمینان ہوا کہ متی 28:19 میں دیئے گئے یسوع کے حکم کی تعمیل کے لئے ہمیں اپنے طریقہ کار، اپنی شخصیات اور سوچ یا ذہانت کے معیار پر انحصار نہیں کرنا تھا۔ یسوع نے اپنے ابتدائی شاگردوں کو اپنے پیچھے چلنے کے لئے اس نے اس لئے نہیں کہا تھا کہ وہ تمام لوگوں میں سے بہترین اور ذہین ترین تھے۔ وہ ان پڑھ مچھیرے، محصول لینے والے گناہ گار اور استحصال کا شکار، غریب لوگ تھے، لیکن انہوں نے یسوع کے حکم کی تعمیل کی۔ یہ حقیقتیں جان کر ہمارے دل جوش سے بھر گئے ہماری خدمت کی زندگی میں پہلی مرتبہ ہم نے خُدا کی اس خواہش پر توجہ مرکوز کرنا شروع کر دی کہ ہمیں اپنی ذاتی مہارتوں کو ایک طرف چھوڑ کر دوسروں کو بچانا ہے۔ ہم نے نئے طریقہ کار استعمال کرنا شروع کر دیئے جن میں مندرجہ ذیل شامل تھے:

(الف) ذاتی فرمانبرداری (ایسے لوگوں کی تلاش جو انجیل کے لئے اپنے گھرانوں کے دروازے کھول دیں)

(ب) زیادہ پُر جوش اور مؤثر دعا (دعا محض ایک ذاتی سرگرمی نہیں رہی بلکہ دعا ہمارے کام اور خدمت کا لازمی حصہ بن گئی)

(ج) موجودہ ایمانداروں کو اس کاوش میں اپنے ساتھ شراکت کا نصب العین عطا کرنا

(د) دلچسپی رکھنے والے مسیحیوں کی تربیت

(ه) اُن لوگوں سے تربیت حاصل کرنا جو اس کام میں ہم سے آگے تھے۔

تربیت حاصل کرنے کے چند مہینوں کے بعد ہماری ملاقات سنجے نامی ایک واقف کار سے ہوئی ہم اُسے گزشتہ کئی سالوں سے ملے نہیں تھے۔ ذیل میں اُس میٹنگ کے بارے میں سنجے کے تاثرات اُسی کے الفاظ میں پڑھیں۔

میں ایک مسیحی خاندان میں پیدا ہوا۔ ہم مسیحی روایات پر کاربند رہتے تھے۔ جب میں بڑا ہوا تو میں نے بائبل کی چار سالہ تعلیم لی اور پھر میں بائبل کا معلم بن گیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ میں نے اپنے ملک کے وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے دیہی علاقوں میں 17 مختلف چرچ کی ابتدا کی۔

دسمبر 2011 میں میں دہلی کی ایک سڑک پر واکر بھائی سے ملا۔ انہوں نے مجھے اپنے گھر پر چرچ کی تخم کاری کی تربیت کی دعوت دی۔ اپنی زندگی کے اُس دور میں میں

ایک بڑا مغرور شخص تھا۔ میں ایک بہت بڑی منسٹری چلا رہا تھا۔ میں نے ایک سکول اور بائبل کا تربیتی مرکز بھی قائم کر رکھا تھا۔ میں نے سوچا، "یہ شخص مجھے کیا سکھا سکتا ہے؟" سو میں نے وہاں نہ جانے کا فیصلہ کیا۔

تاہم، ایک مہینے بعد میں نے انہیں نئے سال کی مبارک باد دینے کے لئے فون کیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا، "میں نے آپ سے چرچ کی تخم کاری کی تربیت کے بارے میں بات کی تھی۔ آپ کیوں نہیں آئے؟"

اب کی بار میں انکار نہیں کر سکا اور میں نے کہا کہ میں چند دوستوں کے ساتھ ضرور آؤں گا۔

جب ہم وہاں پہنچے تو انہوں نے ہمیں پینے کو پانی دیا اور ہماری آمد کاشکریہ ادا کیا۔ پھر انہوں نے ہمیں کاغذ اور قلم دیئے اور کہا، "آج ہم کلام کا مطالعہ کریں گے۔ میں سب کے لئے چائے بنانے جا رہا ہوں اس دوران آپ سب لوگ متی کے باب نمبر 28 کی آیت نمبر 16 سے 20، بائبل سے اپنے اپنے کاغذ پر نقل کریں۔ اس کے بعد اُس کے آگے لکھیں کہ آپ ان چیزوں کا اطلاق اپنی زندگیوں پر کیسے کریں گے۔"

میں سوچنے لگا، "یہ کس قسم کی تربیت ہے؟ ہمیں بس اُس نے ایک ورق اور ایک قلم تھمادیا ہے!" میں اس سے پہلے ہی بائبل کالج میں تربیت حاصل کر چکا تھا۔ میں نے خدمت کے 12 سال کامیابی سے پورے کئے تھے لیکن اگلے 10 منٹ میں میں بالکل تبدیل ہو کر رہ گیا۔

میں نے متی کے باب نمبر 28 میں پڑھا کہ یسوع کہتا ہے کہ ہمیں جا کر تمام قوموں میں شاگرد بنانے ہیں۔ میں نے یہ لکھ لیا۔ بعد میں جب میں نے انہیں اپنی لکھی ہوئی چیزوں کے بارے میں بتایا، تو واکر بھائی نے مجھ سے پوچھا، "سنجے تمہاری منسٹری بہت بڑی ہے لیکن کیا تمہارے پاس کوئی شاگرد بھی ہیں؟"

میں نے سوچا، "میرے پاس تو ایک بھی شاگرد نہیں ہے۔ 10 سالوں میں میں نے یسوع کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ اُس نے شاگرد بنانے کو کہا تھا لیکن آج تک میں کچھ بھی نہیں کر سکا۔"

اگلے ماہ میں دوبارہ واکر کے خاندان سے ملنے آیا۔ ہم مل کر بیٹھے اور خُدا کے کلام کا مطالعہ کیا۔ اُس کے بعد سے میں نے فیصلہ کر لیا کہ مجھے کچھ چیزیں پیچھے چھوڑنا پڑیں گی۔ میں صرف ایک خواہش لئے واپس گھر آیا کہ مجھے شاگرد بنانے ہیں۔ جس سکول کی میں نے ابتدا کی تھی، میں نے اُس سے استعفیٰ دے دیا۔ اس کے علاوہ میں نے ایک عالمی منسٹری کا اچھی تنخواہ والا عہدہ اور بائبل کے تربیتی مرکز کے صدر کی حیثیت سے بھی اپنا عہدہ چھوڑ دیا۔ میں نے سب کچھ چھوڑ دیا۔ تب سے اب تک میری پوری توجہ کسی اور چیز کی بجائے یسوع کے حکم کی تعمیل پر رہی ہے اور خُدا نے میری ہر ضرورت ہر طرح سے پوری کی ہے۔

- ہم ایک مہینے میں کم و بیش ایک مرتبہ سنجے اور اُس کے 15 دوستوں سے ملاقاتیں کرنے لگے، جنہیں اُس نے اپنے صوبے کے مختلف ضلعوں سے دعوت دی تھی۔ اُن میں سے زیادہ تر مسیحی پس منظر اور کچھ ہندو پس منظر سے تعلق رکھنے والے ایماندار تھے۔ اُن میں سے جنہوں نے CPM کے اصولوں کا اطلاق شروع کیا، انہیں جلد ہی پھل آتا نظر آنے لگا۔ سنجے اس گروپ کا ہیڈ کوچ تھا جو اُن کی ہمت بندھاتا رہتا تھا۔
- دسمبر 2012 تک 55 دریافتی بائبل گروپ شروع ہو چکے تھے جو سب کے سب کھوئے ہوئے لوگوں پر مشتمل تھے۔
 - دسمبر 2013 تک یہ 250 گروپوں تک پہنچ چکے تھے (چرچز اور دریافتی گروپ)۔
 - دسمبر 2014 تک 700 چرچ قائم ہو چکے تھے اور تقریباً 2500 بیتسمے دیئے جا چکے تھے۔
 - دسمبر 2015 تک 2000 چرچز قائم ہوئے اور تقریباً 9000 بیتسمے دیئے گئے۔
 - دسمبر 2016 میں چرچز کی تعداد 6500 تھی اور بیتسموں کی تعداد تقریباً 25000 تھی۔
 - دسمبر 2017 میں چرچز 21000 تک بڑھ چکے تھے اور بیتسموں کی تعداد کا شمار رکھنا ممکن نہیں رہا تھا۔
 - دسمبر 2018 میں چرچز کی تعداد 30000 ہو چکی تھی۔

- اس سارے عمل میں ہم نے بہت سے سبق سیکھے جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں :
1. متی کے 10 ویں اور لوقا کے 9 ویں اور 10 ویں باب میں کھوئے ہوئے لوگوں کے ساتھ رابطے بنانے کے لئے ایک مؤثر حکمت عملی موجود ہے۔
 2. معجزے (شفا اور/یا بدروحوں سے نجات) لوگوں کو خدا کی بادشاہی کی جانب لانے کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔
 3. دریافت کا عمل جتنا آسان ہو اتنا ہی مؤثر ہوتا ہے۔ یوں ہم نے دریافتی مطالعے کو بار بار نظر ثانی کر کے آسان تر بنایا۔
 4. انسانوں کے بنائے ہوئے طریقوں اور اسلوب کی بجائے خدا کے کلام کی بنیاد پر دی گئی تربیت زیادہ پُر زور، مؤثر اور قابل تقلید ہوتی ہے۔
 5. زیادہ تعداد میں تربیتوں کا انعقاد کرنے کی بجائے بہتر یہ ہے کہ اُن لوگوں کو اختیار اور تعاون دیا جائے جو CPM کے اصولوں پر عمل کر رہے ہیں۔

6. ہر کسی پر لازمی ہے کہ وہ یسوع کی فرمانبرداری کرے اور تربیت میں سیکھی گئی ہر چیز آگے کسی کو منتقل کرے۔
 7. یہ بہت ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کی نشان دہی کی جائے جو کلام کی بجائے روایتی طریقوں پر عمل کر رہے ہیں لیکن ایسا انتہائی حساس انداز میں اور با اعتماد طریقے سے کیا جانا چاہیے، نہ کہ جارحانہ انداز میں۔
 8. لازمی ہے کہ گھرانوں تک پہنچا جائے،، نہ کہ افراد تک۔
 9. چرچز کے قیام سے پہلے اکٹھے ہونے والے ایمانداروں اور بعد میں چرچز کے لئے بھی دریافتی بائبل سٹڈی (DBS) کا طریقہ کار استعمال کیا جانا چاہیے۔
 10. ناخواندہ اور نیم خواندہ شاگردوں کو زیادہ سے زیادہ پھل لانے کے لئے کام کرنے کی خاطر وسائل مہیا کرنے ضروری ہیں۔ اس مقصد کے لئے ہم انہیں کم قیمت اور آسانی سے چارج ہونے والے سپیکر فراہم کرتے ہیں جن کے میموری کارڈ میں پہلے سے ہی بائبل کی ایک کہانی موجود ہوتی ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لئے ہے جو لکھ پڑھ نہیں سکتے۔ تقریباً نصف سے زیادہ چرچز انہی سپیکروں کے استعمال کے نتیجے میں قائم ہوئے ہیں۔ شاگرد مل کر بیٹھتے ہیں، بائبل کی کہانیاں سنتے ہیں اور پھر انہیں اپنی زندگیوں پر لاگو کرتے ہیں۔
 11. راہنماؤں کی باہمی میٹنگز کے نتیجے میں تمام راہنماؤں کو با تسلسل اور قابل تقلید باہمی تربیت حاصل ہوتی ہے۔
 12. دعائیں اور مناجات کرنا اور سُننا انتہائی لازمی ہے۔
- کئی مقامات پر یہ تحریکیں ایک باتسلسل انداز میں چوتھی نسل سے بھی آگے نکل چکی ہیں۔ چند مقامات پر یہ 29 ویں نسل تک پہنچ گئی ہیں۔ دراصل یہ صرف ایک تحریک نہیں ہے بلکہ کئی تحریکوں کا مجموعہ ہے جو 6 سے زیادہ جغرافیائی علاقوں، کئی قسم کی زبانوں اور کئی قسم کے مذہبی پس منظر رکھنے والے لوگوں میں جاری ہیں۔ صرف تھوڑے سے چرچز ایسے ہیں جو کوئی مخصوص مقام یا کرایے پر حاصل شدہ عمارت استعمال کر رہے ہیں۔ تقریباً سب ہی گھریلو چرچز ہیں جو کسی گھر یا صحن میں یا کسی درخت کے نیچے جمع ہوتے ہیں۔
- غیر ملکی محرکین کی حیثیت سے ہمارا کردار
- ہم انتہائی سادہ، قابل تقلید، بائبل نکتہ نظر پیش کرتے ہیں۔
 - ایک ٹیم کی حیثیت سے ہم دعا میں انتہائی مضبوط تعاون پیش کرتے ہیں اور ساتھ ہی بیرون ملک سے تزویراتی انداز کی دعا متحرک کرتے ہیں۔
 - ہم سوالات پوچھتے ہیں۔

- ہم مقامی لوگوں کو تربیت کاری کی تربیت دیتے ہیں کہ وہ دیگر لوگوں کو تربیت دے سکیں۔
- اگر کسی کو اگلا مرحلہ غیر واضح دکھائی دے تو ہم مشاورت اور راہنمائی پیش کرتے ہیں۔
- کسی ایسے معاملے میں جہاں ہم سنجے یا جان سے اتفاق نہ کرتے ہوں، تو ہم بہت محتاط انداز اختیار کرتے ہیں۔ ہم انہیں خود سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔ وہ ہمارے ملازم نہیں بلکہ ہمارے ساتھی خادم ہیں، جو ہمارے ساتھ مل کر خدا کی فرمانبرداری کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم اُن کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ ہماری کہی ہوئی بات کو حکم نہ سمجھیں، بلکہ ذاتی طور پر خدا کے حکم کو سمجھنے کی کوشش کریں۔
- اکثر ہم شاگرد سازی کی تحریکوں کے ماہر، اپنے ذاتی تربیت کار کو سنجے اور جان سے ملاقات کے لئے دعوت دیتے ہیں۔ اس طرح سنجے اور جان کو موقع مل جاتا ہے کہ وہ ایسے شخص سے تربیت حاصل کر سکیں جو ہم سے زیادہ مشاہدہ اور کام کا تجربہ رکھتا ہے۔
- ہماری کوشش ہے کہ ہم اُن کے اندر غیر ملکیوں پر انحصار کا احساس کم کریں۔ جہاں ممکن ہوتا ہے ہم میدان سے باہر ہو کر انہیں اپنے طور پر کام کرنے کا موقع دیتے ہیں۔
- ہم راہنماؤں کی شاگرد سازی کے لئے وسائل فراہم کرتے ہیں (بائبل اور راہنماؤں کی نشوونما کی تربیت)۔ اس کے علاوہ ہم چرچ کی شاگرد سازی (دریافتی مطالعہ) کے وسائل بھی فراہم کرتے ہیں۔

تحریک میں خواتین کا کردار

مرد راہنماؤں کی تربیت کاری اور سہولت کاری کے نتیجے میں شاگرد سازی کے میدان میں خواتین راہنما بھی ابھری ہیں۔ ان خواتین راہنماؤں نے مزید خواتین کی نشوونما اور افزائش کی ہے۔ درحقیقت خواتین راہنما ہمارے کام کا ایک کلیدی حصہ ہیں، جو ہماری تحریکوں کے مرکزی راہنماؤں کا 30 سے 40 فیصد ہیں۔ خواتین، حتیٰ کہ نوجوان خواتین بھی، گھروں میں چرچ کی راہنمائی کرتی ہیں، نئے چرچ قائم کرتی ہیں اور دیگر خواتین کو بپتسمہ دیتی ہیں۔

مقامی کلیدی راہنماؤں کا کردار

حقیقت یہ ہے کہ اصل کام مقامی لوگ ہی کرتے ہیں۔ وہ دھول سے اٹی ہوئی سڑکوں پر سفر کرتے ہیں، گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور معجزوں اور نجات کے لئے دعا کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو ناخواندہ کسانوں اور اُن کے خاندانوں کے ساتھ بائبل سٹڈی کا آغاز کرتے ہیں، اُن کے گھروں میں ٹھہرتے ہیں، اُن کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ

ایسے وقت میں بھی کرتے ہیں ، جب گرمی انتہائی شدید ہوتی ہے اور بجلی یا پانی بھی دستیاب نہیں ہوتا ۔ وہ اپنا کام کرتے جاتے ہیں اور اُس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے پھل پر بہت خوش اور پُرجوش ہوتے ہیں ! ان کی کہانیاں اور گواہیاں ہی ہم باقی لوگوں کو آگے بڑھنے کے لئے ہمت دیتی ہیں۔

ترقی اور افزائش کے کلیدی عناصر

1. دعاؤں کا سُننا ۔ دعا کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ خُدا نے دعا کے ذریعہ ہی کئی مرتبہ ہمارے طریقہ کار کو تبدیل کیا ہے سُننا ، دعا کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس سارے سفر میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں۔ بہت سے سوالات ابھرے ہیں : آگے کیا ہونے والا ہے ؟ کیا ہم اس شخص کے ساتھ کام کرتے رہیں ؟ کیا ہمارے سامنے ایک رکاوٹ آ گئی ہے ، اگلی تربیت کے لئے ہم کلام میں سے کون سے اقتباس استعمال کریں ؟ کیا ہم اپنے فنڈ کو مناسب طور پر استعمال کر رہے ہیں یا نہیں ؟ کیا وہ وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے اُس بھائی کو فارغ کر دیں جو ہمارے طریقہ کار کے مطابق عمل نہیں کر رہا یا اُسے مزید کچھ وقت دینے کی ضرورت ہے ؟ کیا ہم اس شہر میں تربیت جاری رکھیں یا اس کا وقت ختم ہو چکا ہے ؟ ہماری پوری ٹیم نے دعا کے بعد بیٹھ کر خُدا کے جواب کا انتظار کرنا سیکھ لیا ہے۔ سوال کوئی، بھی ہو ہمیں جواب ضرور ملتا ہے ۔
2. معجزے۔ تحریکوں میں رابطوں کی استواری بنیادی طور پر معجزات کے ذریعے ہوئی ہے ۔ ہم نے اس دوران شفا اور بدروحوں سے نجات کے بہت سے واقعات دیکھے ہیں۔ معجزوں سے نہ صرف دریافتی بائبل سٹڈی کے دروازے کھلتے ہیں بلکہ معجزوں کی خبر خاندانوں اور رابطوں میں پھیل کر مزید گھروں کے دروازے کھولتی ہے ۔ مثال کے طور پر کسی شاگرد کو بدروح کے قبضے میں جکڑے ہوئے کسی شخص کے لئے دعا کرنے کا موقع مل سکتا ہے جب اُس شخص کو نجات مل جاتی ہے تو یہ خبر اُس کے پورے خاندان ، اور اُس کے رشتے داروں اور گاؤں کے دیگر لوگوں میں بھی پھیل جاتی ہے ۔ یہ دور کے رشتے دار پھر اُس شاگرد سے اپنے لئے بھی دعا کرنے کو کہتے ہیں جب شاگرد اور بدروح سے نجات حاصل کرنے والا شخص جا کر دعا کرتے ہیں تو اکثر رشتے داروں کے لئے بھی معجزے رونما ہوتے ہیں اور دریافتی بائبل سٹڈی کا ایک اور گروپ شروع ہو جاتا ہے ۔ اس طرح سادہ اور ان پڑھ لوگ، بشمول اُن کے جو ابھی خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوئے ہوتے ، خُدا کی بادشاہی کو پھلتا پھولتا دیکھنے لگتے ہیں ۔
3. جائزہ کاری۔ ہم بہت سے سوالات پوچھتے ہیں : " ہم کیا کر رہے ہیں ؟ کیا ہمارے حالیہ اقدامات ہمیں اُس سمت میں لے جا رہے ہیں جہاں ہم جانا چاہتے ہیں ؟ اگر ہم

— کریں ، تو کیا مقامی لوگ ہمارے بغیر کام چلا سکیں گے ؟ کیا وہ ہمارے کام کی تقلید کر سکیں گے ؟ "

4. ہم مالی وسائل کے استعمال کے بارے میں بہت محتاط ہیں ۔

5. ہم اپنے وسائل کا انتخاب بہت احتیاط سے کرتے ہیں اور ضرورت کے مطابق اُن میں تبدیلی بھی لاتے ہیں ۔ اگر کوئی نیا وسیلہ ہماری صورت حال سے مطابقت نہیں رکھتا تو ہم اُس میں ترمیم کرتے ہیں ۔ ایسا کوئی فارمولا نہیں ہے جو ہر ایک کے لئے ایک سا کام کرے ۔

6. ہماری جڑیں خُدا کے کلام میں ہیں ۔ ہم بہت سی اچھی تعلیمات دے سکتے ہیں لیکن وہ کبھی بھی اُتنی متاثر کُن نہیں ہو سکتیں جتناروح القدس کلام کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو متاثر کرتا ہے ۔ اسی لئے ہماری ہر تربیت ، بہت مضبوط انداز میں ، کلام کی بنیاد پر استوار ہوتی ہے ۔ تربیتوں کے درمیان ہر کوئی مشاہدہ کرتا ہے ، سوالات پوچھتا ہے اور بہت گہرائی میں جا کر کھوج کرتا ہے ۔

7. ہر کوئی دوسروں کو اُن چیزوں سے آگاہ کرتا ہے جو اُس نے سیکھی ہوتی ہیں ۔ کوئی بھی محض ایک رُکے ہوئے پانی والا تالاب بن کر نہیں رہتا ۔ ہم سب بہتے دریا ہیں شاگردوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ہر تربیت میں سیکھی گئی چیزیں اپنے شاگرد سازی کے سلسلے میں جڑے ہوئے شاگردوں اور راہنماؤں کو منتقل کریں ۔

ہم خُدا کی تمجید کرتے ہیں کہ اُس نے ہمارے لئے عظیم کام کئے ہیں ، خاص طور پر تب سے ، جب سے ہم نے صرف اُس کے اس حکم پر پوری توجہ دینا شروع کی ہے کہ جاؤ اور تمام قوموں میں شاگرد بناؤ ۔

خُدا جنوب مشرقی ایشیا کے مسلمانوں میں کس طرح سرگرم ہے یحزقی ایل^{1,2}

ہم باہر سے آنے والے چرچ کے تخم کار کو، چاہے وہ اسی ملک کا باشندہ کیوں نہ ہو، ندارد نسل کا، یعنی صفر نسل کا نام دیتے ہیں مقامی فرد جسے پہلی نسل کہا جاتا ہے وہ ہوتا ہے، جو کلام سُنتا ہے اور اُس پر ایمان لاتا ہے، بیتسمہ پاتا ہے اور شاگرد بنتا ہے۔ اس کے فوراً بعد اُسے تربیت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے خاندان دوستوں اور واقف کاروں تک رسائی حاصل کرے۔ جب پہلی نسل کا ایمان دار اپنے دوست احباب کو خوشخبری سناتا ہے اور وہ ایمان لے آتے ہیں، تو نئے ایمانداروں کو فوری طور پر بیتسمہ دے کر اور شاگرد بنا کر تربیت دی جاتی ہے۔ یہ تربیت مقامی ایماندار دیتا ہے۔ یہ گروپ پہلی نسل کا گھریلو چرچ کہلاتا ہے اور مقامی ایماندار اُس کا راہنما ہوتا ہے۔ ایماندار پہلی نسل کے گھریلو چرچ میں ہر ہفتے باقاعدگی سے اکٹھے ہو کر ہماری دی ہوئی ہدایات کے مطابق یسوع کی عبادت کرتے ہیں، مل کر روٹی توڑتے ہیں اور خُدا کے کلام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جلد ہی وہ اپنے رابطوں کے نیٹ ورکس تک رسائی حاصل کرنے کی ذمہ داری لے لیتے ہیں۔ پہلی نسل کے ایمانداروں کی شاگرد سازی کر کے انہیں تربیت دی جاتی ہے کہ وہ مزید نئے لوگوں تک رسائی حاصل کر کے اُسی طرح مزید گھریلو رفاقتیں تشکیل دیں اور نئے چرچز قائم کریں۔ یہ عمل چلتا رہتا ہے۔ اس کی باقاعدہ نگرانی اور جائزہ کاری کی جاتی ہے اور مسلسل تربیت دی جاتی ہے۔ اس طرح ہم ہزاروں گھریلو چرچ یا رفاقتیں قائم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ گزشتہ کئی سالوں میں لاکھوں لوگ ایمان میں آ کر بیتسمہ پا چکے ہیں اور بیسویں نسل تک

¹ مشن فرنٹیرز www.missionfrontiers.org کے جنوری-فروری 2018 کے شمارے میں صفحات 19-20 پر شائع ہونے والے مضمون سے ماخوذ۔

² یحزقی ایل جنوب مشرقی ایشیا کے ایک بیپیٹسٹ چرچ کے مشن ڈائریکٹر ہیں۔ ہماری منسٹری کی توجہ جنوب مشرقی ایشیا کے مُسلم اکثریت کے علاقوں میں تحریک کا آغاز پر ہے۔ ہمارے نیٹ ورک کی چرچز کے قیام کی کوششوں کی بُنیاد انجیل ہی ہے۔ لوگوں کے ساتھ رابطے کے وقت ہم سب سے پہلے، ہر جگہ، ہر وقت اور ہر ایک کو کلام کی آگاہی دیتے ہیں۔ نئے مقامی ایماندار کو کلام پیش کر کے ہم ہم ایمانداروں کی جماعت کے قیام کی بُنیاد رکھتے ہیں۔

پہنچ چکے ہیں۔ ہماری منسٹری کے نیٹ ورک نے دیگر علاقوں میں رسائی حاصل کر کے جنوب مشرقی ایشیا کے دوسرے جزیروں اور دیگر لسانی گروپوں میں بھی کارکنان کو مدد فراہم کی ہے۔

جسے ہم چرچ کی تخم کاری کی تحریک کا نام دیتے ہیں، وہ افزائش کا یہی عمل ہے، اس طریقہ کار کے لئے طویل مدت کا عہد درکار ہوتا ہے اور مسلسل جائزہ کاری اور نگرانی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ چرچ کی تخم کاری کا عمل خطرے میں پڑ جائے۔

گھریلو چرچ کی خود مختاری اہم ترین ترجیحات میں سے ایک ہے۔ راہنماؤں کو بہت جلد اُن مہارتوں سے آراستہ کر دیا جاتا ہے جن کے ذریعے وہ منسٹری کی ملکیت حاصل کر لیتے ہیں۔ صفر نسل کے راہنماؤں کی حیثیت سے ہم جلد ہی چرچ کے تمام انتظامات اور کاروائیاں مقامی راہنماؤں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ وہ ہیپتسمے دیتے ہیں، لوگوں کو رفاقت میں قبول کرتے ہیں، خدا کے کلام کی تعلیم دیتے ہیں اور عشائے ربانی کا عمل کرتے ہیں۔ مہارتوں سے آراستگی کے اس عمل کو ہم "نمونہ پیش کرنا، مدد دینا، نگرانی کرنا اور اختیار دینا" کہتے ہیں۔ یہ عمل لوگوں کے ایمان لانے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ ابتدا سے ہی خود مختاری دینے کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور فوری طور پر اس منصوبے پر عمل درآمد شروع کر دیا جاتا ہے۔

اس تحریک میں شامل ایماندار نہ صرف اپنے حتمی ہدف سے آگاہ ہوتے ہیں بلکہ اُس ہدف کے حصول کے لئے درکار طرزِ زندگی بھی اپناتے ہیں ہمارا کام اس بات کو یقینی بنانا ہوتا ہے کہ یہ طریقہ کار اور عمل نسل در نسل ہر نئے ایماندار اور گھریلو چرچ تک منتقل ہوتا رہے۔

خُدا ہیٹی میں No Place Left کو کیسے کامیابی کی طرف گامزن کر رہا ہے ۔

جیفٹی مارسلین^{1,2}

میں ہیٹی میں No Place Left نامی تنظیم کے خادموں میں سے ایک ہوں۔ ہمارا نصب العین پورے اخلاص سے یسوع کی فرمانبرداری میں مزیدشاگرد بنانے والے شاگرد تیار کرنا ، نئے چرچز کی تعمیر کرنے والے چرچز کی تخم کاری کرنا اور مشنریوں کو تمام قوموں کے لئے متحرک کرنا ہے ، یہاں تک کہ کوئی مقام باقی رہ نہ جائے۔ اس مقصد کے لئے ہم نارسا مقامات میں داخل ہو کر تمام سُننے والوں کو انجیل کا پیغام سُناتے ہیں ، مثبت جواب دینے والوں کو شاگرد بناتے ہیں ، اُن کے ذریعے نئے چرچز تعمیر کرتے ہیں ، اور اُنہی میں سے رہنما تیار کرتے ہیں تاکہ یہ عمل بار بار دہرایا جائے ۔ یہ سب کچھ ہیٹی میں کئی مختلف جگہوں پر ہو رہا ہے ۔ یہ چرچز گھروں ، درختوں کے سائے میں ، اور ہر مقام پر اکٹھے ہوتے ہیں اور ہم اسی فصل میں سے نئے رہنما اور ٹیمیں بنتے ہوئے دیکھ رہے ہیں ۔

اس کی ایک عظیم مثال ہمارے ایک ٹیم لیڈر "جوشوا" ہو رہے ہیں ۔ وہ جنوب مشرقی ہیٹی کے ایک علاقے گینتھیر میں No Place Left کے لئے خدمات انجام دے رہے ہیں ۔ حال ہی انہوں نے تیمتھیس جیسے اپنے دو شاگرد وں ،

1۔ مشن فرنٹئیرز www.missionfrontiers.org کے جنوری-فروری 2018 کے شمارے میں صفحات 21-22 پر شائع ہونے والا مضمون۔

2۔ جیفٹی مارسلین ہیٹی کے مقامی باشندے ہیں جو اس مقصد کے لئے خدمات انجام دے رہے ہیں کہ کوئی بھی مقام ایسا نہ رہ جائے جہاں تک خُدا کا کلام نہ پہنچایا گیا ہو ۔ 22 سال کی عمر میں جیفٹی نے طب کے میدان میں ایک روشن مستقبل چھوڑ کر ، تحریک کے ایک محرک کی حیثیت سے ، خُدا کے مقصد کی تکمیل کے لئے ایک نئی زندگی کی ابتداء کی۔

وسکنسلے اور رینالڈو کو آنسے۔ آ ۔ پتریس نامی ایک علاقے میں بھیجا ۔ لوقا کے 10 ویں باب کی مثال پر عمل کرتے ہوئے وہ اپنے ساتھ کوئی زادِ راہ لے کر نہ گئے اور سلامتی کے گھرانے کی تلاش کی۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے فوری طور پر گھر گھر میں انجیل کا پیغام سُنانا شروع کیا ۔ اُنہوں نے خُدا سے دعا کی کہ وہ اُنہیں ایسے لوگوں تک پہنچا دے جنہیں اُس نے تیار کر رکھا ہو ۔ کچھ گھنٹوں بعد انہیں ایک گلی میں کیلختے نامی ایک شخص ملا ۔ جب انہوں نے اُسے اُس امید کی خوشخبری سُنائی جو صرف مسیح ہی میں ملتی ہے ، تو اُس نے کلام کو قبول کیا اور اپنی زندگی یسوع کو دے دی ۔ وسکنسلے اور رینالڈو کی درخواست پر کیلختے اُنہیں اپنے گھر لے گیا ۔ وہ گھر میں داخل ہوئے اور اُس کے پورے خاندان کو یسوع کی خوشخبری سُنائی ۔ وہ سب لوگ اُسی روز یسوع کے پیچھے چلنے کو تیار ہو گئے ۔ پھر ایمان کے ان دو سفیروں نے اگلے چار دن اُس خاندان کے ساتھ گزارے اور اُنہیں یہ خوشخبری اپنے پڑوسیوں تک بھی

پہنچانے کی تربیت دی۔ اُن چار دنوں میں 73 لوگ یسوع کی طرف آئے اور اُس پر ایمان لائے۔ اُن میں سے 50 کو بپتسمہ دیا گیا اور انہوں نے کیلختے کے گھر میں ایک نئے چرچ کی ابتدا کر لی۔ وسکنسلے اور رینالڈو اُس علاقے میں بار بار جاتے رہے اور چند ابھرتے ہوئے رہنماؤں کو بائبل کے سادہ اور افزائشی وسائل استعمال کر کے تربیت دیتے رہے۔ محض چند ہفتوں میں یہ نیا چرچ مزید دو چرچز کو تشکیل دے چکا ہے ! یسوع کی تمجید ہو !

بہت سے لوگ، نسل در نسل، جسمانی اور روحانی استحصال کا شکار رہے ہیں۔ ہیٹی میں لوگوں کو بتایا جاتا ہے "تم تب تک یسوع کے پیچھے نہیں چل سکتے جب تک تمہاری زندگیاں پاک صاف نہ ہو جائیں"۔ وہ کہتے ہیں "بائبل نہ پڑھو کیونکہ تم اسے سمجھ نہیں سکو گے"۔ یسوع کہتا ہے "میرے پیچھے آؤ اور میں تمہیں آدم گیر بناؤں گا"۔ اب ہم یسوع کی بات مان رہے ہیں۔ ہیٹی کے لوگ فضل کے کلام میں آزادی پا رہے ہیں۔ جب ہم خُدا کے تمام احکامات کی فرمانبرداری کرتے ہوئے انجیل اور اعمال کی کتاب میں دی گئی وہ حکمتِ عملیاں استعمال کر رہے ہیں جو خُدا کی بادشاہی کے لئے یسوع نے بتائی ہیں، تو فصل کا مالک بھی عظیم الشان کام کر رہا ہے۔ ہم حقیقی طور پر روح القدس کے متحرک ہونے کا تجربہ کر رہے ہیں۔ ہیٹی کے ہزاروں لوگ مسیح کے سفیر کی حیثیت سے اپنی شناخت قبول کر رہے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں مسیح کے نام میں جمع ہونے لگے ہیں۔ ہم اپنی بادشاہی کے قیام کی کوششیں نہیں کر رہے بلکہ، خُدا کی بادشاہی کا قیام عمل میں لا رہے ہیں اور وہی اسے بڑھاتا اور پھیلاتا چلا جا رہا ہے !

ہم نے فروری 2016 سے تحریکوں کے اصولوں کا اطلاق شروع کیا۔ اب ہم چوتھی نسل کے (اور اُس سے آگے بھی) چرچز کے سات سلسلے دیکھ رہے ہیں، جن میں 3 ہزار نئے چرچز شامل ہیں اور 20,000 بپتسمے دیئے جا چکے ہیں۔

خدا کس طرح سادہ چیزوں کو ترقی اور افزائش دے رہا ہے
لی ووڈ^{1,2}

مارچ 2013 میں میں نے شاگردی کی تربیت کے ایک میٹا کیمپ میں شرکت کی جس کی سہولت کاری کرٹس سارجنٹ کر رہے تھے۔ تربیت کا مرکز فرمانبرداری اور دوسروں کو اس بات کی تربیت دینا تھا کہ وہ ایسے شاگرد بنائیں جو کہ آگے مزید شاگرد بنا سکیں۔ جس کے ذریعے سادہ گھریلو چرچ کی تعداد میں اضافہ ہو۔ میں اپنی موجودہ کارکردگی سے غیر مطمئن ہو کر شاگرد سازی کے جذبے کے ساتھ اس تربیت میں شامل ہوا۔ میں سمجھ گیا کہ ہمیں شاگرد بنانے کے لئے کیوں بلایا جا رہا ہے۔ تاکہ دنیا جان سکے۔ لیکن یہ کیسے ہو گا؟ میں اس بارے میں الجھن کا شکار تھا۔ تربیت کے دوران ہم نے سیکھا کہ یہ کس طرح ہو گا۔ اس کے ساتھ ہم نے شاگرد سازی کو خدا اور انسانوں کی محبت کے اظہار کے طور پر ایک اہم ترین عنصر کے طور پر بھی جان لیا۔

میں وہاں سے بہت پُر جوش ہو کر نکلا کہ ان اصولوں کا اطلاق کروں : اپنی کہانی سنائیں، خدا کی کہانی سنائیں، گروپ بنائیں اور انہیں یہی سب کرنے کی تربیت دیں۔ بہت تیز رفتاری سے آگے بڑھتے ہوئے ہم نے پہلے سال میں 63 گروپوں کی ابتدا کی اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کی تربیت دی۔ کچھ گروپ افزائش پا کر چوتھی نسل تک پہنچ گئے۔ پہلے دو سالوں میں سینکڑوں گروپ بن گئے لیکن کمزور جائزہ کاری اور روابط کی وجہ سے وہ قائم نہیں رہ پا رہے تھے اور نہ ہی اُس طرح سے تعداد میں بڑھ رہے تھے جیسا کہ ہونا چاہیے تھا۔ ہم نئے گروپ بنانے میں اتنے مصروف رہے کہ ہم اپنے سیکھے ہوئے اصولوں پر پوری طرح عمل کرنے میں ناکام رہے۔ شکر ہے کہ کرٹس نے ہمارا ہاتھ نہیں چھوڑا۔ وہ لگاتار ہماری تربیت کرتا رہا اور انتہائی اہم ترین اصولوں پر بار بار زور دیتا رہا :

¹ مشن فرنٹئیرز www.missionfrontiers.org کے جنوری-فروری 2018 کے شمارے میں صفحہ نمبر 22 پر شائع ہونے والے مضمون سے ماخوذ۔

² لی ووڈ ابتدا میں ایک یتیم، زیادتی کا شکار اور نشے کے عادی نوجوان تھے۔ 23 سال کی عمر میں یسوع کو قبول کرنے کے بعد اُن کی زندگی پوری طرح بدل گئی۔ اُن کی بھر پور توانائی اُن کے آس پاس کے لوگوں کو بھی متاثر کرتی ہے۔ وہ شاگرد سازی کا جذبے سے معمور ہیں، جب تک کہ ساری دنیا کے لوگ کلام سن نہ لیں۔

1. اپنی منسٹری کی گہرائی پر کام کریں۔ خدا اُس کی وسعت کا خود ذمہ دار ہے۔
2. ایسے چند لوگ جو کہ پوری طرح فرمانبرداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ تربیت اور حوصلہ دیں۔
3. جو کچھ آپ کر رہے ہیں اُسے کرتے چلے جائیں اور آپ جلد ہی اُسے بہت بہتر طور پر کرنے لگ جائیں گے۔

4. آسان چیزیں ترقی کرتی ہیں آسان چیزیں بڑھتی ہیں ۔

5. دوسروں کی فرمانبرداری کریں اور انہیں تربیت دیں ۔

پھر ہم واپس گئے کہ جو کچھ بچ سکتا ہے اُسے بچالیں۔ ہم نے اُن لوگوں کو مزید تربیت دی جو واضح طور پر اپنی بلاہٹ کی تعمیل کر رہے تھے (اپنی ابتدائی کاوشوں میں ایسا نہ کرنا ہماری بہت بڑی ناکامی تھی)۔ ہم ارادی طور پر ٹیمپا کے بدترین علاقوں میں دعا کر کے چہل قدمی کرتے رہے تاکہ ہمیں سلامتی کے فرزند مل جائیں جو مسیح کو قبول کر کے بادشاہی کی خوشخبری کھوئے ہوئے اور سب سے زیادہ اور سب سے دور نارسا لوگوں میں اپنے رابطوں تک لے کر جائیں۔ جب ہم نے مزید چیزیں سیکھیں تو ہم دوسرے لوگوں کو مقامی اور بالآخر عالمی سطح پر تربیت دینے لگے ۔ صحت مند گروپ افزائش پانے لگے ۔ یہ تحریک فلوریڈا کے دیگر شہروں اور چار مزید ریاستوں تک پھیل گئی ۔ ابتدائی شاگردوں میں سے کچھ کی مدد کے ساتھ یہ تحریک 10 اور ممالک تک پھیلتی چلی گئی ہم نے دو سالوں میں مکمل طور پر غیر مرکزی تحریک سے نارسا اور غیر سرگرم قوموں کے گروہوں میں مشنری بھیجنے شروع کیے ۔

ایک اور نیٹ ورک کے ساتھ شراکت میں ہم نے 70 سے زیادہ ملکوں میں تربیت کار بھیجے ہیں جہاں ایسی افزائشی تحریکیں یا تو شروع ہو رہی ہیں یا شروع ہو چکی ہیں ، جن میں شامل لوگ مسیح کی خاطر اپنے ہی لوگوں تک رسائی حاصل کر رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ دیگر لوگ شمولیت کی تربیت کے لئے ہمارے شہر آنے لگے ، تاکہ وہ ایک ایسے ابھرتے ہوئے شہری چرچ کے نمونے کی تربیت حاصل کر سکیں جو کہ معاشروں میں تبدیلی کے لئے CPM کے ذریعے سرگرم ہو ۔

یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوا کہ ہم نے لوگوں کو اپنی ذاتی کہانی سنائی کہ یسوع نے کس طرح ہماری زندگیاں بدلیں ۔، یسوع کی کہانی (انجیل) سنائی اور چند سادہ اصولوں پر عمل کیا : چند لوگوں کو انتہائی گہرائی میں تربیت دینا ، چیزوں کو آسان رکھنا ، خود کر کے سیکھنا اور نتائج کے لئے خدا پر بھروسہ کرنا ۔

کیسے؟ خدا سے محبت کریں ، دوسروں سے محبت کریں اور ایسے شاگرد بنائیں جو آگے چل کر مزید شاگرد بنائیں۔ آسان چیزیں ترقی کرتی ہیں اور آسان چیزیں بڑھتی ہیں ۔

ارشادِ اعظم کی تکمیل کے لیے کیا کرنا ہو گا؟

سٹین پارکس

متی 28:18-20 میں یسوع نے اپنے شاگردوں کو کچھ آخری ہدایات دیں جس میں اُس نے اُس وقت اور آنے والے تمام وقتوں کے لیے اپنے تمام شاگردوں پر ایک عظیم اُشان منصوبہ آشکار کیا۔

جب ہم اُس کے نام میں جاتے ہیں تو ہمیں آسمان اور زمین کا کُل اختیار ملتا ہے۔ جب ہم جاتے ہیں تو ہمیں روح القدس کی قوت حاصل ہوتی ہے، چاہے ہم اپنے اپنے یروشلم، یہودیہ، سامریہ (قریب کے دشمنوں) یا زمین کی انتہاؤں تک جا رہے ہوں۔ یسوع ہمیں تمام قوموں میں سے شاگرد بنانے کا، انہیں باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام میں بپتسمہ دینے کا اور انہیں اُس کے دیئے ہوئے تمام احکامات کی تعمیل سکھانے کا حکم دیتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے۔

ارشادِ اعظم کی تکمیل کے لیے کیا کرنا ہو گا؟

باقی رہ جانے والے کام کو مناسب طور پر سمجھنے اور بیان کرنے کے لیے ہم "نارسا"، "غیر منادی شدہ"، "غیر سرگرم" اور "کم ترین رسائی" جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں¹۔ ہم اکثر ان الفاظ کو ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر استعمال کرتے ہیں یہ بہت خطرناک ہو سکتا ہے کیونکہ ان سب کے معنی یکساں نہیں ہیں اور عین ممکن ہے کہ انہیں استعمال کرتے ہوئے ہمارا مطلب ایک ہی نہ ہو۔

"نارسا" کی اصطلاح سب سے پہلے شکاگو میں ہونے والی مشنریوں کی ایک میٹنگ میں استعمال ہوئی جب نارسا لوگوں کا تصور ابھی نیا نیا ہی تھا۔ اس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی، "لوگوں کا ایک ایسا گروہ جن کے پاس چرچ

¹۔ اگلے 7 پیرا گرافوں کا ماخذ

[https://justinlong.org/2015/01/unreached-is-not-unevangelized-is-not-](https://justinlong.org/2015/01/unreached-is-not-unevangelized-is-not-unengaged/)

[unengaged/](https://justinlong.org/2015/01/unreached-is-not-unevangelized-is-not-unengaged/) ہے۔ ان اصطلاحات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے یہ مضمون ملاحظہ کیجئے۔

نہیں ہے کہ جس کے ذریعے اُس گروپ کو اُس کی جغرافیائی سرحدوں میں رہتے ہوئے اور بغیر کسی بین التہذیبی مدد کے انجیل کا پیغام دیا جا سکے۔"

"غیر منادی شدہ" کی اصطلاح کی تعریف ورلڈ کرسچئن انسائیکلوپیڈیا میں دی گئی ہے جسے عموماً ایسے لوگوں کے اعداد و شمار ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جن تک انجیل کا پیغام اُن کی زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ پہنچا ہو۔ یہ اُن لوگوں کا شماریاتی جائزہ ہے جنہیں انجیل تک رسائی حاصل ہے۔ مثال کے طور پر ایک گروپ میں تیس فیصد لوگوں تک انجیل کا پیغام پہنچ چکا ہو سکتا ہے جس کا مطلب محققین یہ لیتے ہیں کہ ایک اندازے کے مطابق تیس فیصد لوگ انجیل سُن چکے ہیں اور ستر فیصد نے نہیں سنی۔

تاہم اس سے مقامی چرچ کے معیار اور اُس چرچ کے اپنے طور پر اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ملتیں ۔

غیر سرگرم کی اصطلاح فنشینگ دی ٹاسک نامی تنظیم نے تخلیق کی اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے درمیان چرچ کی تخم کاری کا منصوبہ رکھنے والی کوئی ٹیم موجود نہ ہو ۔ اگر کئی لاکھ لوگوں میں ایسی دو یا تین ممبران کی ٹیمیں ہوں جو انہیں چرچ کی تخم کاری کے منصوبے میں سرگرم رکھیں تو اسے سرگرم ہونا کہا جا سکتا ہے ۔ (لیکن یقیناً صحیح طور پر نہیں)۔ فنشینگ دا ٹاسک نامی تنظیم غیر سرگرم قوموں کی فہرست دیگر فہرستوں سے اعداد و شمار حاصل کر کے مرتب کرتی ہے ۔

"کم ترین رسائی" کی اصطلاح ایک عمومی مگر جامع اصطلاح ہے ، جو کہ بقیہ ذمہ داری کے مرکز کی جانب اشارہ کرتی ہے ۔ اس کی کوئی مخصوص تعریف نہیں اور اسے اکثر اُس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب کوئی مخصوص تعریف یا بیانیہ درکار نہ ہو ۔

ذمہ داری کیا ہے ؟

24:14 کا نصب العین² ایک ایسی نسل کا حصہ بننا ہے جو ارشادِ اعظم کی تکمیل کرے اور ہمارا خیال ہے کہ ارشادِ اعظم کی تکمیل (تمام قوموں میں شاگرد بنانے کا مقصد) پورا کرنے کا بہترین طریقہ تمام قوموں اور علاقوں میں خدا کی بادشاہی کی پیش روی کی تحریک کا آغاز کرنا ہے ۔

یہ تمام اصطلاحات – غیر منادی شدہ ، نارسا ، غیر سرگرم اور کم ترین رسائی – کئی طرح سے معاون ثابت ہوتی ہیں۔ تاہم یہ ان کے استعمال پر منحصر ہے۔ یہ الجھن پیدا کر سکتی ہیں اور نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہیں ۔

ہم چاہتے ہیں کہ انجیل کی منادی ہر ایک تک پہنچے لیکن صرف منادی کا پہنچنا ہی کافی نہیں ہے۔ دوسرے الفاظ میں سب لوگوں کا انجیل سن لینا ہی کافی نہیں ہے ۔ ہم جانتے ہیں کہ شاگرد " ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اہل زبان میں سے بنائے جائیں گے (مکاشفہ 9 : 7)

(ہم ہر قوم تک رسائی چاہتے ہیں تا کہ ایک ایسا مضبوط چرچ قائم کیا جائے جو اپنے لوگوں تک خود منادی کر سکے ۔ لیکن ہم صرف یہ ہی نہیں چاہتے ۔ جوشوا پراجیکٹ کا کہنا ہے کہ رسائی شدہ گروپ میں 2 فیصد منادی کرنے والے مسیحی ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے اندازے کے مطابق وہ دو فیصد لوگ بقیہ 98 فیصد لوگوں کو خوشخبری دے سکتے ہیں ۔ یہ ایک اہم قدم ہے لیکن ہم صرف دو فیصد لوگوں کو مسیح کا پیروکار بننے ہوئے دیکھ کر مطمئن نہیں ہیں۔

ہم ہر جماعت کو سرگرم دیکھنا چاہیے ہیں ، لیکن صرف سرگرم ہی نہیں ۔ کیا آپ چاہیں گے کہ آپ کے شہر جس کی آبادی پچاس لاکھ یا ایک کروڑ ہو اس میں صرف دو خادم انجیل کا پیغام لا رہے ہوں ؟

ان آیات کو اصل زبان میں دیکھنے سے ارشادِ اعظم کا ایک مرکزی حکم واضح ہو جاتا ہے اور وہ ہے شاگرد بنانا۔

2. جیسا کہ باب 1: "24:14 کا تصور" میں بیان کیا گیا ہے۔

انفرادی طور پر شاگرد بنانا نہیں، بلکہ پوری قوموں اور گروہوں کو شاگرد بنانا دوسرے الفاظ، جانا، بپتسمہ دینا اور تعلیم دینا دراصل اس پہلے اور بڑے حکم ہی سے منسلک ہیں۔ تمام قوموں کو شاگرد بنانا۔

یونانی زبان میں قوم کے لیے استعمال ہونے والے لفظ کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے "ایسے افراد کا گروہ جو رشتوں، تہذیب و تمدن اور روایات سے منسلک اور متحد ہوں، قومیں، لوگ"3

مکاشفہ 7:9 میں ان قوموں کی تصویر ہمیں واضح الفاظ میں نظر آتی ہے جن تک رسائی حاصل کرنی ہے یعنی قبیلے، قومیں، اُمّیں اور اہل زبان۔ مشترکہ ساخت رکھنے والے مختلف گروہ۔

لوزین 1982 کی جماعت نے اس کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: "منادی کے مقصد کے لیے ایک قوم کو لوگوں کا ایک ایسا بہت بڑا گروپ سمجھا جاتا ہے، جس میں چرچ کی تخم کاری کے مقصد سے انجیل کا پیغام تفہیم اور قبولیت میں کسی بھی رکاوٹ کے بغیر پھیلا یا جا سکے۔"

ہم کسی بھی پوری قوم، قبیلے، اُمّت یا اہل زبان کو شاگرد کیسے بنائیں؟ اعمال کی کتاب 19:10 میں ہمیں اس کی ایک مثال نظر آتی ہے جو بتاتی ہے کہ ڈیڑھ کروڑ آبادی پر مشتمل ایشیا کے صوبے میں یہودیوں اور یونانیوں نے صرف دو سال میں خُدا کا کلام سُن لیا۔ رومیوں کے نام خط کے 15 ویں باب کی 19 سے 23 ویں آیت میں پولوس بتاتا ہے کہ یروشلم سے لیکر الرُّم تک منادی کے لیے کوئی جگہ بھی اُس نے چھوڑی۔

سو ارشادِ اعظم کی تکمیل کے لیے کیا کرنا ہو گا؟ یقیناً صرف خُدا ہی اس بات کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ ارشادِ اعظم حتمی طور پر کب پورا ہو گا۔ تاہم ہم یہ ضرور جان

3. *A Greek-English Lexicon of the New Testament and Other Early Christian Literature*, third edition, 2000. Revised and edited by Frederick William Danker, based on Walter Bauer and previous English editions by W.F. Arndt, F.W. Gingrich, and F.W. Danker. Chicago and London: University of Chicago Press, کا صفحہ نمبر 276 ملاحظہ کیجئے۔

سکتے ہیں کہ اس وقت ہمارا نصب العین اور مقصد ہر قوم میں کم از کم اتنے لوگوں کو شاگرد بنانا ہے جو چرچ کا قیام کر سکیں۔ شاگرد جو کہ چرچ کے اندر اور باہر خُدا کی

بادشاہی کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں، وہ اپنے ارد گرد کے معاشروں کو تبدیل کرتے چلے جاتے ہیں اور مسلسل، مزید لوگوں کو خُدا کی بادشاہی میں لاتے چلے جاتے ہیں۔

خُدا کی بادشاہی کی پیش روی کی سرگرمیاں

یہی وجہ ہے کہ جنہوں نے 24:14 کی تحریک کے ساتھ عہد باندھا ہے، وہ خُدا کی بادشاہی کی پیش روی کے لیے سرگرمیاں ہوتی دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ صرف شاگردوں، چرچز، اور راہنماؤں کی تعداد بڑھانے کے ذریعے سے ہی ہم پوری قوموں، اہل زبان، شہروں اور اُمتوں کو شاگرد بنا سکتے ہیں۔

مشنز میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ہم صرف یہ پوچھتے ہیں "میں کیا کر سکتا ہوں؟" اس کے بجائے ہمیں یہ پوچھنے کی ضرورت ہے "کیا کرنا ہے؟" تا کہ ہم ارشادِ اعظم میں اپنا کردار نبھا سکیں۔

ہم صرف یہ نہیں کہہ سکتے، "میں جاؤں گا اور کوشش کروں گا کہ کُچھ لوگوں کے دل خُدا کے نام میں جیت لوں اور کُچھ چرچز کی ابتدا کر لوں" ہمیں یہ پوچھنے کی ضرورت ہے، "ان قوموں اور اُمتوں کو شاگرد بنانے کے لیے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟" کئی ممالک میں چیلنج جیسی صورت رکھنے والے نارسا علاقوں میں ایک مشن ٹیم نے کئی مقامات پر خدمت انجام دی۔ اور اُنہوں نے تین سالوں میں دو سو بیس چرچز کا آغاز کیا۔ خاص طور پر اُس مشکل اور درشت تناظر میں۔ لیکن اس ٹیم کا مقصد اور نصب العین اُس پورے علاقے کو شاگرد بنانا تھا۔

اُن کا سوال یہ تھا: "اس نسل میں اس پورے علاقے کو شاگرد بنانے کے لیے کیا کرنا ہو گا؟" اُس کا جواب یہ تھا کہ ایک ٹھوس بُنیاد پر آغاز کرنے کے لیے (صرف آغاز، تکمیل نہیں) دس ہزار چرچز کی ضرورت ہوگی۔ سو، تین سال میں 220 چرچز بالکل بھی کافی نہیں تھے۔

خُدا نے اُن پر آشکار کیا کہ اُن کے علاقے میں مکمل رسائی حاصل کرنے کے لیے تیز رفتاری سے چرچز کی افزائش کرنے کی ضرورت ہوگی۔ وہ سب کُچھ تبدیل کر دینے پر تیار تھے۔ جب خُدا نے اُنہیں چرچز کی تخم کاری کی تحریکوں کے تربیت کار بھیجے تو اُنہوں نے کلام میں کھوج کی اور دُعا کے ذریعے کُچھ بُنیادی تبدیلیاں کیں، اور آج خُدا نے اُس علاقے میں سات ہزار سے زائد چرچز شروع کر رکھے ہیں۔

ایک ایشیائی پاسٹر نے 14 سال میں 12 چرچز کا آغاز کیا لیکن اس سے اُن کے علاقے میں بھٹکے ہوؤں کی مجموعی صورتِ حال میں کوئی تبدیلی نہیں آ رہی تھی۔ خُدا نے اُنہیں اور اُن کے ساتھی خادموں کو پورے شمالی انڈیا تک رسائی حاصل کرنے میں کردار ادا کرنے کا مقصد سونپا۔ اُنہوں نے روایتی طریقہ کار سے ہٹ کر اور بائبل کی مزید حکمتِ عملیاں سیکھ کر مشکل کام کا آغاز کر دیا۔ آج 36 ہزار چرچز کا آغاز ہو چکا ہے اور یہ اُس کام کی محض ابتدا ہے جس کے لیے خُدا نے اُنہیں بُلایا تھا۔

نارسا دُنیا کے ایک اور حصے میں خُدا نے ایسی تحریک کا سلسلہ شروع کیا جن کے ذریعے ایک زبان سے سات مختلف زبانوں میں گروہوں کی تشکیل ہوئی اور پانچ بڑے

شہروں تک رسائی حاصل ہو گئی۔ انہوں نے 25 سالوں میں 10 سے 13 ملین⁴ لوگوں بپتسمے دیئے ہیں۔ لیکن یہ اُن کا مرکز نگاہ نہیں ہے۔ جب اُن سے یہ پوچھا گیا کہ اِن لاکھوں نئے ایمانداروں کے بارے میں اُن کے کیا محسوسات ہیں، تو اُن کے ایک راہنما نے کہا، "میری نظر اُن سب پر نہیں جو بچائے گئے ہیں۔ میری نظر اُن پر ہے جن تک رسائی حاصل کرنے میں ہم ناکام رہے ہیں۔ ایسے لاکھوں لوگ جو ابھی تک تاریکی میں ہیں۔ کیونکہ ہم ابھی تک وہ سب کُچھ نہیں کر سکے جو کیا جانا چاہیے تھا"

ان تحریکوں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ایک شخص یا ٹیم ایک ایسی ذمہ داری کو قبول کرتی ہے جو اتنی بڑی ہوتی ہے کہ صرف خُدا ہی کر سکتا ہے۔ تاکہ کئی ممالک پر مشتمل ایک علاقے کو خُدا کی بادشاہی کی بھرپوری میں دیکھ سکیں اور 3 ملین، 8 ملین یا 14 ملین پر مشتمل ناسا لوگوں کے گروہ تک رسائی حاصل کر سکیں، اِس طرح کہ

ہر

4۔ اتنی بڑی تعداد کا شمار اور حساب کتاب رکھنا آسان نہیں، لہذا یہ اعداد و شمار محتاط تخمینے پر مبنی ہیں۔

کسی کو انجیل سننے اور اُس پر کُچھ کہنے کا موقع ملے۔ وہ پوچھتے ہیں "کیا ہونا چاہیے؟" نا یہ کہ "ہم کیا کر سکتے ہیں؟" اِس کے نتیجے میں وہ خُدا کی حکمتِ عملی اور منصوبوں کا حصہ بن کر اُس کی قوت سے بھر جاتے ہیں۔ وہ چرچز کی ابتدا اور افزائش کا حصہ بنتے ہیں جس سے اُن کے اپنے اپنے گرو پوں اور قوموں میں شاگرد سازی اور تبدیلی کا عمل مکمل ہوتا ہے۔

تمام قوموں اور علاقوں تک رسائی کے لیے 24:14 کا تحریکیں اور سرگرمیاں شروع کرنے کا ابتدائی مقصد، حتمی مقصد نہیں ہے۔ یہ تمام قوموں اور علاقوں کے لیے محض ابتدا ہے اور کسی مخصوص جگہ پر موجود قوموں تک محدود ہے۔ ہم تب تک ہر قوم تک پہنچ کر یہ کام ختم نہیں کر سکتے جب تک ہر قوم میں یہ کام شروع نہ کر دیا جائے۔

ارشادِ اعظم کی تکمیل کے لئے کیا کرنا ہو گا؟

ہر قوم اور ہر علاقے میں خُدا کی بادشاہی کی پیش روی کی تحریکیں پھلتے پھولتے دیکھنے کے لیے ہم صرف حکمتِ عملی اور اسلوب کے انتخاب پر انحصار نہیں کر سکتے۔ ہمیں اُس جوش کے حصول کے لیے تیار اور کمر بستہ ہونے کی ضرورت ہے جو خُدا نے ابتدائی چرچز کو دیا تھا۔ اُن ابتدائی دنوں میں کلام کی خوشخبری کُچھ اِ سطرچ پھیلی کہ اُن علاقوں میں سے کوئی بھی اِس سے محروم نہ رہا۔

ہمارے چرچز کو اس راہ پر واپس آنے کے لئے کیا کرنا ہو گا؟

"اور یہ رسولوں سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے اور دُعا کرنے میں مشغول رہے۔ اور ہر شخص پر خوف چھا گیا اور بُہت سے عجیب کام اور نشان رسولوں کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے تھے۔ اور جو ایمان لائے تھے وہ سب ایک جگہ رہتے تھے اور سب چیزوں میں شریک تھے۔ اور اپنا مال و اسباب بیچ بیچ کر ہر ایک کی

ضرورت کے موافق سب کو بانٹ دیا کرتے تھے۔ اور ہر روز ایک دل ہو کر ہیکل میں جمع ہوا کرتے اور گھروں میں روٹی توڑ کر خوشی اور سادہ دلی سے کھانا کھایا کرتے تھے۔ اور خدا کی حمد کرتے اور سب لوگوں کو عزیز تھے اور جو نجات پاتے تھے اُن کو خداوند ہر روز اُن میں ملا دیتا تھا۔" (اعمال 2: 42-47)

ہمیں کیا کرنا ہو گا کہ ہم پطرس اور یوحنا کی طرح حاکموں کے سامنے کھڑے ہو کر جواب دینے کے قابل ہوں ؟

"مگر پطرس اور یوحنا نے جواب میں اُن سے کہا کہ تم ہی انصاف کرو۔ آیا خدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خدا کی بات سے تمہاری بات زیادہ سنیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سنا ہے وہ نہ کہیں۔" (اعمال 4: 19-20)

ہمیں کیا کرنا ہو گا کہ خدا ہمیں ویسی جرات دے اور ویسے ہی معجزات دکھائے جیسے ہمیں اعمال کی پوری کتاب میں نظر آتے ہیں ؟

"اب آئے خداوند! اُن کی دھمکیوں کو دیکھ اور اپنے بندوں کو یہ توفیق دے کہ وہ تیرا کلام کمال دلیری کے ساتھ سنائیں۔ اور تو اپنا ہاتھ شفا دینے کو بڑھا اور تیرے پاک خادم یسوع کے نام سے معجزے اور عجیب کام ظہور میں آئیں۔ جب وہ دعا کر چکے تو جس مکان میں جمع تھے وہ ہل گیا اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سناتے رہے۔" (اعمال 4: 29-31)

ایسا کیا ہو گا جو ہمیں اعمال کے باب نمبر 7 میں ستفنس کی طرح انجیل کی خاطر مرنے کے لئے تیار کر دے ؟

ایسا کیا ہو گا جو ہمیں ہر طرح کی تکلیف اور اذیت برداشت کرنے کے لئے تیار اور رضامند کر دے جس کا ذکر اعمال 8: 1-13 میں نظر آتا ہے اور جس کے نتیجے میں انجیل کا پھیلاؤ ہوا ؟

ہمیں کیا کرنا ہو گا کہ ہم اپنی قوم کے دشمنوں کو انجیل سنائیں ،جیسا فلپس نے اعمال 8: 5-8 میں سامریہ میں کیا؟

ہمیں ایسا کیا کرنا ہو گا کہ ہم دعا کر کے جائیں اور اُن لوگوں کے پاس جا پہنچیں جو اب مسیحیوں پر ظلم کر رہے ہیں ؟ اس یقین کے ساتھ کہ وہ بھی پولوس جیسے عظیم مشنری بن جائیں ؟

ہمیں ایسا کیا کرنا ہو گا کہ ہم اپنی خود غرضی چھوڑ کر دوسروں کو اپنے برابر اہم سمجھیں اور وہ جان لیں جو پطرس نے کہا :

"پطرس نے زبان کھول کر کہا۔ اب مجھے پورا یقین ہو گیا کہ خدا کسی کا طرف دار نہیں۔ بلکہ ہر قوم میں جو اُس سے ڈرتا اور راست بازی کرتا ہے وہ اُس کو پسند آتا ہے۔" (اعمال 10: 34-35)

ہمیں کیا کرنا ہو گا کہ ہم پولوس کی طرح کام کرنے اور تکلیفیں اُٹھانے کے لئے تیار ہو جائیں ، جس نے کہا :

"کیا وہی مسیح کے خادم ہیں؟ (میرا یہ کہنا دیوانگی ہے) میں زیادہ تر ہوں۔ محنتوں میں زیادہ۔ قید میں زیادہ۔ کوڑے کھانے میں حد سے زیادہ۔ بارہا موت کے خطروں میں رہا ہوں۔ میں نے یہودیوں سے پانچ بار ایک کم چالیس چالیس کوڑے کھائے۔ تین بار بینت لگے۔ ایک بار سنگسار کیا گیا۔ تین مرتبہ جہاز ٹوٹنے کی بلا میں پڑا۔ ایک رات دن سمندر میں کاٹا۔ میں بارہا سفر میں۔ دریاؤں کے خطروں میں۔ ڈاکوؤں کے خطروں میں۔ اپنی قوم سے خطروں میں۔ غیر قوموں سے خطروں میں۔ شہر کے خطروں میں۔ بیابان کے خطروں میں۔ سمندر کے خطروں میں۔ جھوٹے بھائیوں کے خطروں میں۔ محنت اور مشقت میں۔ بارہا بیداری کی حالت میں۔ بھوک اور پیاس کی مصیبت میں۔ بارہا فاقہ کشی میں۔ سردی اور ننگے پن کی حالت میں رہا ہوں۔ اور باتوں کے علاوہ جن کا میں ذکر نہیں کرتا سب کلیسیاؤں کی فکر مجھے ہر روز آدباتی ہے۔" (2 - کرنٹھیوں 11: 23-28)

ہم ایسا کیا کریں کہ ہم اپنے علاقے میں ہر طرف نئے چرچ قائم کرتے جائیں جیسا نئے عہد نامے کے دور میں ہوا؟

ہم ایسا کیا کریں کہ کلام کی خوشخبری کی منادی تمام قوموں میں ہوتے ہوئے دیکھیں (متی 24: 14)؟

اس کے لئے ہم کیا قیمت ادا کرنے کے لیے تیار ہیں؟

تلخ حقائق جسٹین لانگ 1, 2

آسمان پر اُٹھائے جانے سے کچھ ہی پہلے یسوع نے اپنے شاگردوں کو وہ ذمہ داری سونپی جیسے ہم ارشادِ اعظم کہتے ہیں: "کہ وہ دنیا بھر میں جا کر "سب قوموں کو شاگرد بنائیں"۔ اُس روز سے آج تک مسیحی اِس کام کی تکمیل کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ ہم میں سے بہت سے لوگ اسے متی کی 14 : 24 کے ساتھ منسلک کرتے ہیں، جس میں یسوع نے وعدہ کیا تھا کہ اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہو گی۔ تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو؛ تب خاتمہ ہو گا۔ اگرچہ ان الفاظ کے مفہوم کے بارے میں مختلف آراء ہو سکتی ہیں۔ لیکن عمومی طور پر ہم یہی سمجھتے ہیں کہ یہ کام "تکمیل" کو ضرور پہنچے گا اور یہ تکمیل کسی نہ کسی طرح سے "دُنیا کے خاتمے" کے ساتھ منسلک ہے۔

جب کہ ہم بے تابی سے یسوع کی واپسی کا انتظار کر رہے ہیں، ہمیں چند تلخ حقائق کا سامنا کرنے کو بھی تیار ہونا چاہیے: اگر اس ذمہ داری کی تکمیل اور یسوع کی دوبارہ آمد کا کسی نہ کسی طرح سے تعلق ہے، تو اُس کی واپسی ہمیں بہت دور دکھائی دیتی ہے۔ کئی طرح سے اس ذمہ داری کی تکمیل ہم سے دور ہی ہوتی چلی جا رہی ہے۔

ہم ذمہ داری کی تکمیل کو ماپنے کے لئے کیا پیمانہ استعمال کرتے ہیں؟ کلام کے ان حوالوں کے ساتھ دو ممکنات تعلق رکھتے ہیں: منادی کا پیمانہ اور شاگرد سازی کا پیمانہ۔ شاگرد سازی کو ناپنے کے لئے ہم دو چیزوں کو نظر میں رکھتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دنیا میں کتنے لوگ خود کو مسیحی کہلاتے ہیں، اور دوسرا یہ کہ دنیا کی کتنی آبادی سرگرم شاگردوں میں سے سمجھی جا سکتی ہے۔

سنٹر فور دی سٹڈی آف گلوبل کرسچینٹی (CSGC) ہر قسم کے مسیحیوں کا شمار رکھتا ہے۔ اس ادارے کے مطابق سن 1900 میں دنیا کی 33 فیصد آبادی مسیحی تھی؛ سن 2000 میں دنیا کی 33 فیصد آبادی مسیحی تھی اور سن 2050 تک، تاوقتیکہ حالات ڈرامائی طور پر بدل نہ جائیں، دنیا کی 33 فیصد آبادی ہی مسیحی ہو گی۔ ایک ایسا چرچ جس کی افزائش کی شرح صرف اتنی ہی ہو جس سے دنیا کی آبادی بڑھ رہی ہے، تو وہ کسی بھی طور تمام دنیا میں قوموں کے لئے گواہی نہیں بن سکتا۔

اب سرگرم شاگردوں کے بارے میں کیا کہیں؟ اس کے بارے میں کچھ کہنا یا اسے جانچنا بہت مشکل ہے کیونکہ ہم دل کی حالت نہیں جان سکتے۔ لیکن دی فیوچر آف گلوبل چرچ نامی تنظیم کے پیٹرک جانسٹن کے اندازے کے مطابق 2010 میں دنیا کی 9.6 فیصد آبادی منادی کر رہی تھی۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ منادوں کی تعداد مسیحیت کے کسی اور شعبے سے کئی زیادہ تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے۔ لیکن پھر یہ دنیا کی آبادی کا انتہائی مختصر حصہ ہے۔

تاہم ایمانداروں کی تعداد اس ذمہ داری کی تکمیل کو جانچنے کا واحد پیمانہ نہیں ہے۔ منادی، جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے، وہ دوسرا عنصر ہے۔ کچھ لوگ کلام سنیں گے، لیکن اُسے قبول نہیں کریں گے۔ منادی کی کامیابی کا تعین کرنے کے لئے تین اصطلاحات

عمومی طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ غیر منادی شدہ، نارسا اور غیر سرگرم (مشن فرنٹئیر نامی تنظیم نے

1. یہ مشن فرنٹئیرز www.missionfrontiers.org کے جنوری-فروری 2018 کے شمارے میں صفحات 14-16 پر شائع ہونے والے مضمون کی تفصیلی صورت ہے۔
2. جسٹنگ لانگ 25 سال سے عالمی مشنز پر تحقیق میں شامل رہے ہیں اور آج کل گلوبل ریسرچ فار بییانڈ نامی تنظیم کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں جہاں وہ موومنٹ انڈیکس اور گلوبل ڈسٹرکٹ سروے کے اعدادوشمار کی تدوین کرتے ہیں۔

جنوری فروری 2007 کے شمارے میں ان تین شعبوں کا بہت گہرائی میں جائزہ لیا ہے۔
<http://www.missionfrontiers.org/issue/article/which-peoples-need-priority-attention>

غیر منادی شدہ کی اصطلاح اُن لوگوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ جن تک کلام کی کوئی رسائی نہیں ہے: جو درحقیقت اپنی پوری زندگی میں کلام کی خوشخبری نہ سُن سکیں گے اور نہ اُس کا جواب دے سکیں گے۔ CSGC کے اندازے کے مطابق سن 1900 میں دنیا کی 54 فیصد آبادی تک منادی نہیں پہنچی تھی اور اب یہ تعداد 28 فیصد رہ گئی ہے۔ یہ ایک اچھی خبر ہے: ایسے لوگوں کی تعداد جن تک کلام کبھی بھی نہیں پہنچا تھا، وہ کافی حد تک کم ہوئی ہے۔ تاہم ایک بُری خبر بھی ہے: سن 1900 میں ایسے لوگوں کی تعداد جن تک منادی کبھی نہیں پہنچی تھی 880 ملین تھی۔ آج آبادی میں اضافے کی وجہ سے یہ تعداد 2.1 بلین ہو چکی ہے۔

جب ایک طرف فیصد کے اعتبار سے غیر منادی شدہ لوگوں کی تعداد نصف تک ہو چکی تھی، دوسری طرف ایسے لوگوں کی تعداد پہلے سے دوگنی ہو چکی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بقیہ رہ جانے والی ذمہ داری اپنے حجم میں بڑھ چکی ہے۔

نارسا کی اصطلاح اس سے کچھ مختلف ہے۔ یہ اُن لوگوں کی تعداد شمار کرنے کا پیمانہ ہے جن تک منادی نہیں پہنچی اور جن کے پاس اپنا مقامی چرچ موجود نہیں ہے، جو کہ اُس پوری جماعت یا قوم تک غیر مقامی مشنریوں کی مدد کے بغیر انجیل کا پیغام پہنچا سکے۔ جوشوا پراجیکٹ نے ایسے 7000 گروہوں کی فہرست مرتب کی ہے جن کی کل تعداد 3.15 بلین ہے اور جو دنیا کا 42 فیصد ہیں۔

اور آخر میں غیر سرگرم گروہ وہ ہیں جن میں چرچ کی تخم کاری کرنے والی کوئی ٹیم فاعل نہیں ہے۔ آج 1510 ایسے گروہ موجود ہیں: IMB کی جانب سے اس سرگرمی کو متعارف کروانے کے بعد 1999 سے یہ تعداد کم ہوئی ہے۔ یہ کمی اچھی علامت ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ نئے سرگرم اور فاعل ہونے والے گروہوں میں کام کی تکمیل نہیں ہوئی، بلکہ ابھی صرف اس کا آغاز ہوا ہے! کسی بھی ایسے گروہ میں چرچ کی تخم کاری کی کسی ٹیم کو فاعل کرنا تو انتہائی آسان ہے، لیکن دور رس اور ٹھوس نتائج کا حصول بہت مشکل ہے۔

تلخ حقیقت یہ ہے کہ ان اعداد و شمار کے مطابق ہماری موجودہ کاوشوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم عنقریب دنیا کی تمام قوموں تک رسائی ممکن نہیں بنا سکیں گے اور اس کی بہت سی کلیدی وجوہات ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ کہ مسیحیوں کی زیادہ تر کاوشیں ایسے علاقوں میں نظر آتی ہیں جہاں چرچ پہلے سے موجود ہیں، بجائے اس کے جہاں موجود نہ ہو۔ اس مقصد کے لئے دیئے گئے عطیات زیادہ تر ہمارے اپنے اوپر ہی خرچ ہو جاتے ہیں۔ اور کہیں زیادہ چندے اور عطیات مسیحی اکثریت کے علاقوں میں خرچ کئے جاتے ہیں۔ ایک لاکھ ڈالر کی ذاتی آمدنی کے حامل مسیحی اوسط نارسا لوگوں کے لئے صرف ایک ڈالر دیتے ہیں۔ (جو صرف 0.00001 فیصد ہے) ³۔

کارکنوں کی تعیناتی بھی غیر متوازن صورت حال کی عکاسی کرتی ہے۔ غیر ملکی مشنریوں کا صرف 3 فیصد حصہ نارسا لوگوں میں کام کر رہا ہے۔ اگر ہم کل وقتی مسیحی خادموں اور مشنریوں کو بھی شمار کریں تو صرف 0.37 فیصد لوگ نارسا لوگوں میں خدمت انجام دے رہے ہیں ہم 179,000 ہندوؤں، 260,000 بدھوں اور 405,500 مسلمانوں ⁴ کے لئے صرف ایک ایک مشنری بھیج رہے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ زیادہ تر مسیحی غیر مسیحی دنیا کے ساتھ رابطے میں نہیں ہیں: دنیا بھر میں 81 فیصد غیر مسیحی ذاتی طور

3۔

[1] World Christian Database, 2015, *Barrett and Johnson. 2001.

“World Christian Trends,” p. 656, and [2] Atlas of Global Christianity 2009. Also see: Deployment of Missionaries, Global status 2018

4۔ ایضاً

پر کسی مسیحی کو نہیں جانتے۔ مسلمانوں ہندوؤں اور بدھوں کے لئے یہ اعداد و شمار 86 فیصد ہیں۔ مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں یہ تعداد 90 فیصد ہے۔ ترکی اور ایران میں 93 فیصد، افغانستان میں 97 فیصد لوگ ذاتی طور پر کسی مسیحی کو نہیں جانتے ⁵۔ تیسرا پہلو یہ ہے کہ جن چرچز کو ہم قائم رکھے ہوئے ہیں، وہ زیادہ تر ایسے علاقوں میں موجود ہیں جہاں آبادی کی افزائش کی شرح کم ہے۔ دنیا بھر کی آبادی ایسی جگہوں پر زیادہ رفتار سے بڑھ رہی ہے جہاں چرچز موجود نہیں ہیں۔

1910 سے 2010 تک دنیا کی مسیحی آبادی 33 فیصد کی تعداد پر رکی رہی اور اس دوران 1910 میں اسلام جو 12.6 فیصد تھا، 1970 میں 15.6 فیصد ہو گیا اور 2020 میں یہ تعداد اندازے کے مطابق 23.9 فیصد ہے۔ اس کی بڑی وجہ مذہب کی تبدیلی نہیں بلکہ مسلم معاشروں میں آبادی میں اضافہ تھا۔ لیکن یہ حقیقت بہر حال اپنی جگہ ہے کہ

گذشتہ ایک صدی میں اسلام کی تعداد فیصد کے اعتبار سے دوگنی ہو گئی - اور مسیحیوں کی تعداد و ہی رہی جوتھی⁶۔

چوتھی حقیقت یہ کہ مسیحی دنیا شکست و ریخت کا شکار ہے اور ارشادِ اعظم کی تکمیل کے لئے درکار اتحاد سے عاری ہے - دنیا بھر میں ایک اندازے کے مطابق 41000 مسیحی فرقے ہیں - مسیحی مشنری ایجنسیوں کی تعداد جو 1900 میں 600 تھی وہ آج انتہائی تیز رفتاری سے بڑھ کر 5400 ہو چکی ہے - لیکن ان ایجنسیوں کے مابین رابطوں اور ہم آہنگی کا فقدان تمام قوموں میں شاگرد بنانے کی کاوشوں کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے⁷۔

5

<http://www.gordonconwell.edu/ockenga/research/documents/ChristianityinitsGlobalContext.pdf>

http://www.ijfm.org/PDFs_IJFM/29_1_PDFs/IJFM_29_1-⁶

[Johnson&Hickman.pdf](http://www.ijfm.org/PDFs_IJFM/29_1_PDFs/IJFM_29_1-)

http://www.ijfm.org/PDFs_IJFM/29_1_PDFs/IJFM_29_1-⁷

[Johnson&Hickman.pdf](http://www.ijfm.org/PDFs_IJFM/29_1_PDFs/IJFM_29_1-)

پانچویں بات یہ کہ بہت سے چرچ ایسے ہیں جن میں پورے دل سے شاگرد سازی، مسیح کی فرمانبرداری اور اپنی رضا مندی سے اُس کے پیچھے چلنے پر پوری طرح سے اور مناسب طور پر زور نہیں دیا جاتا۔ یہ نیم دلانہ کوشش، افزائش کی بجائے تعداد میں کمی لانے کا باعث بنتی ہے اور یہ بات ہمیں اُن مسیحیوں کی تعداد میں نظر آتی ہے جو چرچ کو چھوڑ چکے ہیں - اوسط ہر سال پانچ ملین لوگ مسیحیت کے دائرے میں آتے ہیں، لیکن 13 ملین لوگ مسیحیت سے کنارہ کش ہو جانے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر یہی رجحان جاری رہا تو 2010 سے 2050 تک چالیس ملین لوگ مسیحیت اختیار کریں گے جب کہ 106 ملین اسے چھوڑ چکے ہوں گے⁸۔

چھٹی بات یہ ہے کہ ہم نے تزویراتی بنیادوں پر خود کو عالمی چرچ کے حقائق کے ساتھ ہم آہنگ نہیں کیا - جنوبی دنیا میں مسیحیوں کی تعداد 1910 میں 20 فیصد سے بڑھ کر 2020 میں 64.7 فیصد تک بڑھ گئی ہے - لیکن شمالی دنیا میں پھر بھی مسیحیوں کی تعداد زیادہ ہے - تنگ نظری اور نسلی تعصب کی بنا پر ہم اپنی ہی تہذیب اور ثقافت میں سے مشنریوں کو بھیجنے کے لئے ترجیح دیتے ہیں۔ ہم دراصل یہ کئے جا رہے ہیں کہ اپنے زیادہ تر وسائل دور دراز کے علاقوں میں غیر فاعل اور غیر سرگرم لوگوں میں ٹیمیں بھیجنے پر خرچ کر رہے ہیں - جب کہ ہماری ترجیح یہ ہونی چاہیے کہ ہم قریبی ثقافتوں سے ٹیمیں تیار کر کے اور انہیں وسائل دے کر قریبی علاقوں میں نارسا گروہوں تک پہنچائیں -

ساتویں تلخ حقیقت یہ ہے کہ ہم جنگ ہار رہے ہیں۔ مذکورہ بالا چھ نکات اور کچھ دیگر عناصر کی بنا پر عمومی طور پر چرچ سے کنارہ کش ہونے والے لوگوں اور خاص طور نارسا لوگوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ کنارہ کش ہونے والوں کی تعداد 2015 میں 3.2 بلین سے 5 بلین تک بڑھ چکی ہے جب کہ ایسے لوگوں کی تعداد جن تک کلام نہیں پہنچ سکا،

⁸<http://www.pewforum.org/2017/04/05/the-changing-global-religious-landscape/>

1985 میں 1.1 بلین سے 2018 میں 2.2 بلین تک بڑھ چکی ہے۔

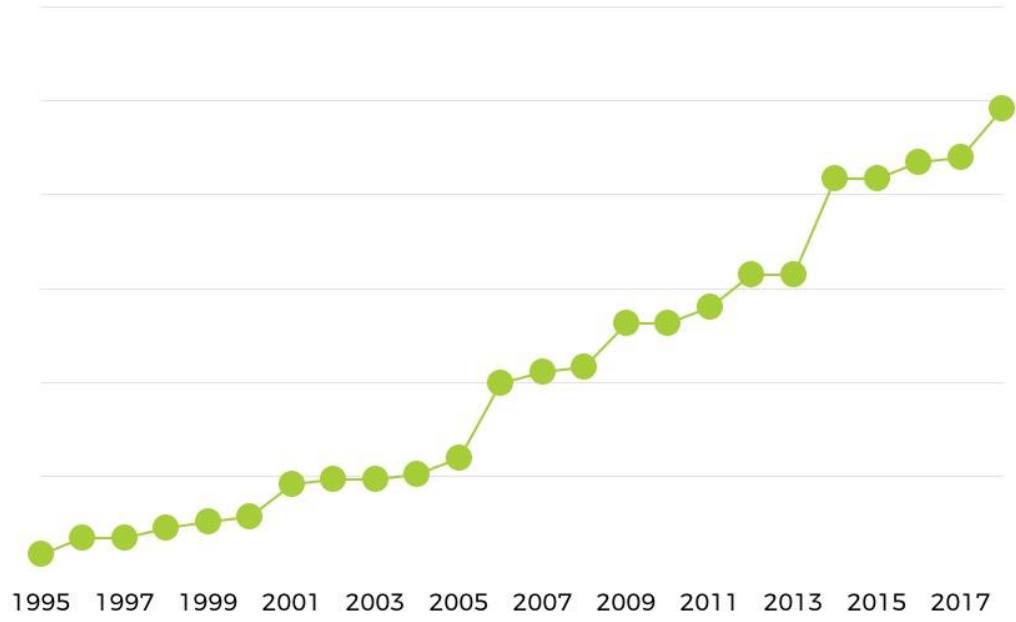
ارشادِ اعظم کی تکمیل کی مخلص خواہش رکھنے کے باوجود جب تک ہم اپنے "دوڑنے" کا انداز تبدیل نہیں کریں گے، موجودہ رجحانات ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمیں دوڑ کا اختتام ماضی قریب میں دکھائی دیتا نظر نہیں آتا۔ ہم کھوئے ہوئے اور نارسا لوگوں کا یہ خلا کبھی بھی پورا نہیں کر سکیں گے۔ ہمیں اس تلخ حقیقت کو قبول کرنا ہو گا کہ حالیہ اور عمومی انداز کی مشنری خدمات اور چرچز کی تخم کاری کے طریقے استعمال کر کے ہم کبھی بھی اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکیں گے۔

ہمیں ایسی تحریک کی ضرورت ہے جن کے ذریعے نئے ایمانداروں کی تعداد آبادی کی سالانہ شرح افزائش سے بڑھ جائے۔ ہمیں ایسے چرچز کی ضرورت ہے جو مزید چرچز کی افزائش کریں اور ایسی تحریکوں کی ضرورت ہے جو نارسا لوگوں کے درمیان مزید تحریکوں کی افزائش کریں۔ یہ محض ایک خواب یا خالی خولی نظریہ نہیں ہے۔ خدا کچھ علاقوں میں یہ کر بھی رہا ہے۔ چرچز کی تخم کاری کی 650 سے زائد تحریکیں تمام براعظموں میں پھیلی ہوئی ہیں (اور چار مختلف سمتوں میں کام کر رہی ہیں۔ جہاں چرچز چار سے زیادہ نسلوں تک افزائش پا چکے ہیں) اس کے علاوہ 250 سے زائد ایسی تحریکیں ابھر رہی ہیں جو دوسری اور تیسری نسل میں چرچز کی افزائش کا باعث بن رہی ہیں

ضرورت ہے کہ ہم خدا کے کام پر توجہ دیں اور پورے دل کے ساتھ اپنی کاوشوں کا حقیقت پسندانہ تخمینہ لگائیں تاکہ ہم کم پھل لانے والی حکمت عملیوں کو تبدیل کر کے ایسی حکمت عملیاں اختیار کریں جو زیادہ سے زیادہ پھل لا سکیں۔

تحریکوں کی تعداد میں اضافہ

Increase in Movements



Based on 15% of movements



24:14

15% تحاریک کے اعداد و شمار پر مبنی

بائبل میں مذکور تحریکیں

جے۔ سناڈ گراس^{1،2}

تحریکیں مشن کی دنیا میں اس لفظ کو سنتے ہی بہت سے ردعمل سامنے آتے ہیں۔ کیا اس کے حامیوں کے خیال کے مطابق یہ ارشادِ اعظم کا مستقبل ہے؟ یا یہ محض ایک وقتی جنون ہے؟ یا ایک خواب جسے چرچ کی تخم کاری کرنے والے بہت سے لوگ دیکھتے رہے ہیں۔ سب سے اہم سوال یہ ہے، "کیا تحریکیں بائبل سے مطابقت رکھتی ہیں؟" اعمال کی کتاب میں لوقا نے کلام کے حیرت انگیز رفتار سے پھیلاؤ کا ذکر کیا ہے۔ لوقا کا یہ بیان دراصل تحریکیوں کے لئے ایک معیار طے کر دیتا ہے۔ اعمال کی کتاب میں لوقا "یروشلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ اور زمین کی انتہا تک" کلام کے پھیلاؤ کا ذکر کرتا ہے³۔ جن لوگوں نے پینتکوست کے موقع پر پطرس کی باتیں سن کر اُس کا کلام قبول کیا، انہوں نے بپتسمہ لیا، اور اُسی دن 3000 ہزار آدمیوں کے قریب اُن میں مل گئے (اعمال 2:41)۔ یروشلم میں چرچ پھلتا پھولتا رہا کیونکہ "جو نجات پاتے تھے اُن کو خُداوند ہر روز اُن میں ملا دیتا تھا" (اعمال 2:47)۔ جب پطرس اور یوحنا مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی خوشخبری دے رہے تھے، "کلام کے سُننے والوں میں سے بہتیرے ایمان لائے یہاں تک کہ مردوں کی تعداد پانچ ہزار کے قریب ہو گئی۔" (اعمال 4:2، 4)۔ کچھ ہی دیر کے بعد لوقا بتاتا ہے کہ "ایمان لانے والے مرد اور عورت خُداوند کی کلیسیا میں اور بھی کثرت سے آ ملے" (اعمال 5:14) اور پھر اُس کے بعد، "خُدا کا کلام پھیلتا رہا اور یروشلم میں شاگردوں کا شمار بہت ہی بڑھتا گیا۔" (اعمال 6:7)

1 مشن فرنٹیرز www.missionfrontiers.org کے جنوری-فروری 2018 کے شمارے میں صفحہ نمبر 26-28 پر شائع ہونے والے مضمون سے ماخوذ اور تلخیص شدہ۔ 24:14 – A Testimony to All Peoples کے صفحات 156-169 پر بھی شائع ہوا۔ 24:14 یا Amazon پر بھی دستیاب ہے۔

2 جے سناڈ گراس گذشتہ 12 سال سے جنوبی ایشیا میں چرچ کی تخم کاری اور اس کی تربیت دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ مل کر ہندوؤں اور مسلمانوں میں کئی چرچ قائم کئے اور تربیت دی۔ وہ ایپلائڈ تھیالوجی میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ 3 تمام حوالہ جات پاکستان بائبل سوسائٹی کی شائع کردہ بائبل مقدس سے لئے گئے ہیں۔

جب کلام یروشلم سے باہر پھیلا تو یہ ترقی اور افزائش جاری رہی۔ "تمام یہودیہ اور سامریہ میں کلیسیا کو چین ہو گیا اور اُس کی ترقی ہوتی گئی اور وہ خُداوند کے خوف اور روح القدس کی تسلی پر چلتی اور بڑھتی جاتی تھی" (اعمال 9:31) جب ستفنس پر پڑنے والی مصیبت کے بعد بکھر جانے والے لوگ انطاکیہ آئے تو انہوں نے وہاں یونانیوں کو بھی خوشخبری دی۔ "اور خُداوند کا ہاتھ اُن پر تھا اور بہت سے لوگ ایمان لا کر خُداوند کی طرف رجوع ہوئے" (اعمال 11:21) اور وہاں پہنچے "خُدا کا کلام ترقی کرتا اور پھیلتا گیا"

(اعمال 24: 12) -

جب روح القدس اور انطاکیہ کی کلیسیا نے پولوس اور برنباس کو خدمت کے لئے جُدا کیا تو انہوں نے پسیدیہ کے انطاکیہ میں کلام کی منادی کی غیر قوموں نے کلام خوشی خوشی سُننا اور ایمان لے آئے " اور اُس تمام علاقہ میں خُدا کا کلام پھیل گیا " (اعمال 49: 13)۔ بعد میں پولوس سیلاس کے ساتھ دوسرے سفر کے دوران دربے اور اُسترہ کی کلیسیا وُن میں دوبارہ آیا ، " پس کلیسیائیں ایمان میں مضبوط اور شمار میں روز بروز زیادہ ہوتی گئیں " (اعمال 5 : 16)۔ افسس میں خدمت کے دوران پولوس ہر روز تُرنس کے مدرسہ میں بحث کیا کرتا تھا ، " یہاں تک کہ آسیہ کے رہنے والوں یا یہودی کیا یونانی سب نے خُداوند کا کلام سُننا " (اعمال 10: 19)۔ جب افسس میں کلام کو ترقی ملی تو ، " خُداوند کا کلام زور پکڑ کر پھیلتا اور غالب ہوتا گیا " (اعمال 20: 19)۔ آخر میں پولوس کے یروشلم واپس آنے پر سب بزرگوں نے پولوس کو بتایا " کہ یہودیوں میں ہزار ہا آدمی ایمان لے آئے ہیں اور وہ سب شریعت کے بارے میں سر گرم ہیں " (اعمال 20: 21)۔

مشنری سفروں کے اختتام پر ایمانداروں کی تعداد جو ابتدا میں 120 تھی ، اور یروشلم میں اکٹھی ہوتی تھی (اعمال 15: 1) ، وہ بڑھ کر ہزاروں میں پہنچ چکی تھی جو کہ شمال مشرقی سمندر کے آس پاس ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ یہ ایماندار اب چرچز میں اکٹھے ہوتے تھے اور تعداد اور ایمان میں بڑھتے چلے جا رہے تھے (اعمال 5: 16) یہ چرچز منادی اور کلیسیاؤں کی تعمیر کے کام میں پولوس کی مدد کے لئے مزدور بھی بھیج رہے تھے (اعمال 13: 1-3 ، 16: 1-3 ، 20: 4) یہ سب کچھ تقریباً 25 سال کے عرصے میں مکمل ہو گیا 4۔

4 ایکہارڈ شنیل *Early Christian Mission, 2 vols. (Downers Grove, IL: IVP Academic), 2:1476-78*

ایک تحریک یہی ہوتی ہے۔ اعمال کی کتاب میں کلام کی اس ابتدائی تحریک کا ذکر موجود ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اُن شاگردوں اور کلیسیاؤں کا ذکر بھی ہے جو اس کے نتیجے میں ابھریں۔ اُس تحریک کے بارے میں اب ہم کیا کہہ سکتے ہیں اور ہمارے آج کے دور میں مشنری کام کے لئے وہ تحریک کیا اہمیت رکھتی ہے ؟ سب سے پہلے یہ روح القدس کا کام تھا جس نے :
آغاز کیا

"جب عیدِ پنتیکُست کا دِن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے۔ کہ یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سننا ہوتا ہے اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا۔ اور انہیں آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دیکھائی دیں اور اُن میں سے ہر ایک پر آٹھریں۔ اور وہ سب رُوحُ القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی۔" (اعمال 2: 1-4)

تیز رفتاری دی

"اور خُدا کی حمد کرتے اور سب لوگوں کو عزیز تھے اور جو نجات پاتے تھے اُن کو خُداوند ہر روز اُن میں ملا دیتا تھا۔" (اعمال 2: 47)

"اور اُن کو بیچ میں کھڑا کر کے پوچھنے لگے کہ تُم نے یہ کام کس قُدرت اور کس نام سے کیا؟۔ اُس وقت پطرس نے رُوحُ القُدس سے معمُور ہو کر اُن سے کہا۔" (اعمال 7-8: 4)
 "اب آے خُداوند! اُن کی دھمکیوں کو دیکھ اور اپنے بندوں کو یہ توفیق دے کہ وہ تیرا کلام کمال دلیری کے ساتھ سُنائیں۔ اور تُو اپنا ہاتھ شِفا دینے کو بڑھا اور تیرے پاک خادِم یسُو ع کے نام سے مُعجزے اور عجیب کام ظہور میں آئیں۔ جب وہ دُعا کر چُکے تو جس مکان میں جمع تھے وہ ہل گیا اور وہ سب رُوحُ القُدس سے بھر گئے اور خُدا کا کلام دلیری سے سُناتے رہے۔" (اعمال 31-29: 4)

"مگر اُس نے رُوحُ القُدس سے معمُور ہو کر آسمان کی طرف غور سے نظر کی اور خُدا کا جلال اور یسُو ع کو خُدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھ کر۔" (اعمال 55: 7)
 تصدیق کی

"اور ہم ان باتوں کے گواہ ہیں اور رُوحُ القُدس بھی جسے خُدا نے اُنہیں بخشا ہے جو اُس کا حُکم مانتے ہیں۔" (اعمال 32: 5)

"جب رسولوں نے جو یروشَلیم میں تھے سُنا کہ سامریوں نے خُدا کا کلام قَبُول کر لیا تو پطرس اور یوحنا کو اُن کے پاس بھیجا۔ انہوں نے جا کر اُن کے لئے دُعا کی کہ رُوحُ القُدس پائیں۔ کیونکہ وہ اُس وقت تک اُن میں سے کسی پر نازل نہ ہوا تھا۔ اُنہوں نے صرف خُداوند یسُو ع کے نام پر بیتسمہ لیا تھا۔" (اعمال 14-16: 8)

"پطرس یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ رُوحُ القُدس اُن سب پر نازل ہوا جو کلام سُن رہے تھے۔ اور پطرس کے ساتھ جتنے مخنُون ایمان دار آئے تھے وہ سب حیران ہوئے کہ غیر قوموں پر بھی رُوحُ القُدس کی بخشش جاری ہوئی۔ کیونکہ اُنہیں طرح طرح کی زبانیں بولتے اور خُدا کی تمجید کرتے سُنا۔ پطرس نے جواب دیا۔" (اعمال 44-46: 10)
 راہنمائی کی

"رُوح نے فِلِپس سے کہا کہ نزدیک جا کر اُس رتھ کے ساتھ ہو لے۔" (اعمال 29: 8)
 "جب وہ خُداوند کی عبادت کر رہے اور روزے رکھ رہے تھے تو رُوحُ القُدس نے کہا میرے لئے برنباس اور ساؤل کو اُس کام کے واسطے مخصوص کر دو جس کے واسطے میں نے اُن کو بُلایا ہے۔" (اعمال 2: 13)

"کیونکہ رُوحُ القُدس نے اور ہم نے مُناسب جانا کہ ان ضروری باتوں کے سوا تُم پر اور بوجھ نہ ڈالیں۔" (اعمال 28: 15)

"اور وہ فرُو گئے اور گلتیہ کے علاقہ میں سے گزرے کیونکہ رُوحُ القُدس نے اُنہیں آسیہ میں کلام سُنانے سے منع کیا۔ اور اُنہوں نے موسیہ کے قریب پُہنچ کر بٹُونیہ میں جانے کی کوشش کی مگر یسُو ع کے رُوح نے اُنہیں جانے نہ دیا۔" (اعمال 6-7: 16)

"اور اب دیکھو میں رُوح میں بندھا ہوا یروشَلیم کو جاتا ہوں اور نہ معلوم کہ وہاں مجھ پر کیا کیا گُزرے۔۔" (اعمال 22: 20)

تسلسل اور بقا بخشی

"پس تمام یہودیہ اور گلیل اور سامریہ میں کلیسیا کو چین ہو گیا اور اُس کی ترقی ہوتی گئی اور وہ خداوند کے خوف اور رُوح القدس کی تسلی پر چلتی اور بڑھتی جاتی تھی۔" (اعمال 9:31)

"مگر شاگرد خوشی اور رُوح القدس سے معمور ہوتے رہے۔" (اعمال 13:52)

"پس اپنی اور اُس سارے گلہ کی خبرداری کرو جس کا رُوح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا تاکہ خدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو جسے اُس نے خاص اپنے خون سے مول لیا۔" (اعمال 20:28)

پولوس اپنے 3 مشنری سفروں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ خدا نے اُن تینوں سفروں کے دوران اُس کے لئے کیا کچھ کیا اور وہ خود کہتا ہے، "مجھے اور کسی بات کے ذکر کرنے کی جرات نہیں سوا اُن باتوں کے جو مسیح نے غیر قوموں کے تابع کرنے کے لئے کیں، روح القدس کی قدرت سے میری وساطت سے" (رومیوں 15:18)

"دوسری بات یہ کہ یہ تحریک مسیح کے کلام کی منادی اور گنہگاروں کے خدا کے پاس آنے سے بڑھی۔"

"لیکن پطرس اُن گیارہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور اپنی آواز بلند کر کے لوگوں سے کہا کہ اے یہودیو اور اے یروشلم کے سب رہنے والو! یہ جان لو اور کان لگا کر میری باتیں سُنو۔ کہ جیسا تم سمجھتے ہو یہ نشہ میں نہیں کیونکہ ابھی تو پہر ہی دن چڑھا ہے۔ بلکہ یہ وہ بات ہے جو یواہیل نبی کی معرفت کہی گئی ہے کہ۔ خدا فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہو گا کہ میں اپنے رُوح میں سے ہر بشر پر ڈالوں گا اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کریں گی اور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڈھے خواب دیکھیں گے۔ اور یوں ہو گا کہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔ اے اسرائیلیو! یہ باتیں سُنو کہ یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر اُن معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا جو خدا نے اُس کی معرفت تم میں دکھائے۔ چنانچہ تم آپ ہی جانتے ہو۔ جب وہ خدا کے مقررہ انتظام اور علم سابق کے موافق پکڑوایا گیا تو تم نے بے شرع لوگوں کے ہاتھ سے اُسے مصلوب کروا کر مار ڈالا۔ لیکن خدا نے موت کے بند کھول کر اُسے جلایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُس کے قبضہ میں رہتا۔" (اعمال 2:14-17, 21)

(24)

"پطرس نے یہ دیکھ کر لوگوں سے کہا اے اسرائیلیو! اس پر تم کیوں تعجب کرتے ہو اور ہمیں کیوں اس طرح دیکھ رہے ہو کہ گویا ہم نے اپنی قدرت یا دین داری سے اس شخص کو چلتا پھرتا کر دیا؟۔ ابرہام اور اِصحاق اور یعقوب کے خدا یعنی ہمارے باپ دادا کے خدا نے اپنے خادم یسوع کو جلال دیا جسے تم نے پکڑوا دیا اور جب پیلاطس نے اُسے چھوڑ دینے کا قصد کیا تو تم نے اُس کے سامنے اُس کا انکار کیا۔ تم نے اُس قُدوس اور راست باز کا انکار کیا اور درخواست کی کہ ایک خونیں تمہاری خاطر چھوڑ دیا جائے۔ مگر زندگی کے مالک کو قتل کیا جسے خدا نے مردوں میں سے جلایا۔ اس کے ہم گواہ ہیں۔ اُسی کے نام نے اُس ایمان کے وسیلہ سے جو اُس کے نام پر ہے اس شخص کو

مضبُوط کیا جسے تُم دیکھتے اور جانتے ہو۔ بیشک اُسی ایمان نے جو اُس کے وسیلہ سے ہے یہ کامل تند رُستی تُم سب کے سامنے اُسے دی۔ اور اب اے بھائیو! میں جانتا ہوں کہ تُم نے یہ کام نادانی سے کیا اور ایسا ہی تُمہارے سرداروں نے بھی۔ مگر

⁵ طوالت سے بچنے کی خاطر حوالہ جات کے کلیدی حصے منتخب کئے گئے ہیں۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ آپ سیاق و سباق سے آگاہی کی خاطر مکمل حوالوں کا مطالعہ کریں۔ جن باتوں کی خُدا نے سب نبیوں کی رُبانی پیشتر خبر دی تھی کہ اُس کا مسیح دُکھ اُٹھائے گا وہ اُس نے اسی طرح پوری کیں۔ پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تُمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اِس طرح خُداوند کے حضور سے تازگی کے دِن آئیں۔ اور وہ اُس مسیح کو جو تُمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خُدا نے اپنے پاک نبیوں کی رُبانی کیا ہے جو دُنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خُداوند خُدا تُمہارے بھائیوں میں سے تُمہارے لئے مُجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔ جو کُچھ وہ تُم سے کہے اُس کی سُننا۔ اور یوں ہو گا کہ جو شخص اُس نبی کی نہ سُنے گا وہ اُمّت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ بلکہ سموئیل سے لے کر پچھلوں تک جتنے نبیوں نے کلام کیا اُن سب نے اِن دِنوں کی خبر دی ہے۔ تُم نبیوں کی اولاد اور اُس عہد کے شریک ہو جو خُدا نے تُمہارے باپ دادا سے باندھا جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دُنیا کے سب گھرانے برکت پائیں گے۔ خُدا نے اپنے خادم کو اُٹھا کر پہلے تُمہارے پاس بھیجا تاکہ تُم میں سے ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے ہٹا کر برکت دے۔ پطرس اور یوحنا کی صدر عدالت میں پیشی "(اعمال 26-3:12)"

"دوسرے دِن یوں ہوا کہ اُن کے سردار اور بزرگ اور فقیہ۔ اور سردار کاہن حنا اور کاِیفا اور یوحنا اور اسکندر اور جتنے سردار کاہن کے گھرانے کے تھے یروشلم میں جمع ہوئے۔ اور اُن کو بیچ میں کھڑا کر کے پوچھنے لگے کہ تُم نے یہ کام کس قدرت اور کس نام سے کیا؟۔ اُس وقت پطرس نے رُوح القدس سے معمور ہو کر اُن سے کہا۔ اے اُمّت کے سردارو اور بزرگو! اگر آج ہم سے اُس احسان کی بابت بازپرس کی جاتی ہے جو ایک ناتواں آدمی پر ہوا کہ وہ کیوں کر اچھا ہو گیا۔ تو تُم سب اور اِسرائیل کی ساری اُمّت کو معلوم ہو کہ یسوع مسیح ناصری جس کو تُم نے مصلوب کیا اور خُدا نے مُردوں میں سے جَلایا اُسی کے نام سے یہ شخص تُمہارے سامنے تندرست کھڑا ہے۔ یہ وہی پتھر ہے جسے تُم معماروں نے حقیر جانا اور وہ کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ اور کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں۔" (اعمال 12-4:5)

"اے گردن کشو اور دِل اور کان کے نامخُونو! تُم ہر وقت رُوح القدس کی مُخالفت کرتے ہو جیسے تُمہارے باپ دادا کرتے تھے ویسے ہی تُم بھی کرتے ہو۔ نبیوں میں سے کس کو تُمہارے باپ دادا نے نہیں ستایا؟ اُنہوں نے تو اُس راست باز کے آنے کی پیش خبری دینے

والوں کو قتل کیا اور اب تُم اُس کے پکڑوانے والے اور قاتل ہوئے۔ تُم نے فرشتوں کی معرفت سے شریعت تو پائی پر عمل نہ کیا۔" (اعمال 53-51:7)

"اور فلپس شہر سامریہ میں جا کر لوگوں میں مسیح کی مُنادی کرنے لگا۔ اور جو مُعجزے فلپس دیکھاتا تھا لوگوں نے اُنہیں سُن کر اور دیکھ کر بالاتفاق اُس کی باتوں پر جی لگایا۔ کیونکہ بُہتیرے لوگوں میں سے ناپاک رُوحیں بڑی آواز سے چلا چلا کر نکل گئیں اور بُہت سے مفلوج اور لنگڑے اچھے کئے گئے۔ اور اُس شہر میں بڑی خوشی ہوئی۔ پھر خداوند کے فرشتہ نے فلپس سے کہا کہ اُٹھ کر دکھن کی طرف اُس راہ تک جا جو یروشلم سے غزہ کو جاتی ہے اور جنگل میں ہے۔ وہ اُٹھ کر روانہ ہوا تو دیکھو ایک حبشی خوجہ آ رہا تھا۔ وہ حبشیوں کی ملکہ کندا کے کا ایک وزیر اور اُس کے سارے خزانہ کا مُختار تھا اور یروشلم میں عبادت کے لئے آیا تھا۔ وہ اپنے رتھ پر بیٹھا ہوا اور یسعیاہ نبی کے صحیفہ کو پڑھتا ہوا واپس جا رہا تھا۔ رُوح نے فلپس سے کہا کہ نزدیک جا کر اُس رتھ کے ساتھ ہو لے۔ پس فلپس نے اُس طرف دوڑ کر اُسے یسعیاہ نبی کا صحیفہ پڑھتے سنا اور کہا کہ جو تُو پڑھتا ہے اُسے سمجھتا بھی ہے؟۔ اُس نے کہا کہ یہ مجھ سے کیوں کر ہو سکتا ہے جب تک کوئی مجھے ہدایت نہ کرے؟ اور اُس نے فلپس سے درخواست کی کہ میرے پاس آ بیٹھ کتاب مقدس کی جو عبارت وہ پڑھ رہا تھا یہ تھی کہ لوگ اُسے بھیڑ کی طرح ذبح کرنے کو لے گئے اور جس طرح برہ اپنے بال کترنے والے کے سامنے بے زبان ہوتا ہے اُس طرح وہ اپنا مُنہ نہیں کھولتا۔ اُس کی پست حالی میں اُس کا انصاف نہ ہوا اور گون اُس کی نسل کا حال بیان کرے گا؟ کیونکہ زمین پر سے اُس کی زندگی مٹائی جاتی ہے۔ خوجہ نے فلپس سے کہا میں تیری منت کر کے پوچھتا ہوں کہ نبی یہ کس کے حق میں کہتا ہے؟ اپنے یا کسی دوسرے کے؟۔ فلپس نے اپنی زبان کھول کر اُسی نوشتہ سے شروع کیا اور اُسے یسوع کی خوشخبری دی۔ اور راہ میں چلتے چلتے کسی پانی کی جگہ پر پہنچے۔ خوجہ نے کہا دیکھ پانی موجود ہے۔ اب مجھے بیتسمہ لینے سے گون سی چیز روکتی ہے؟۔ [پس فلپس نے کہا کہ اگر تُو دل و جان سے ایمان لائے تو بیتسمہ لے سکتا ہے۔ اُس نے جواب میں کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔] پس اُس نے رتھ کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور فلپس اور خوجہ دونوں پانی میں اُتر پڑے اور اُس نے اُس کو بیتسمہ دیا۔" (اعمال 8:5-8, 26-39)

"پطرس نے زبان کھول کر کہا۔ اب مجھے پورا یقین ہو گیا کہ خدا کسی کا طرف دار نہیں۔ بلکہ ہر قوم میں جو اُس سے ڈرتا اور راست بازی کرتا ہے وہ اُس کو پسند آتا ہے۔ جو کلام اُس نے بنی اسرائیل کے پاس بھیجا جب کہ یسوع مسیح کی معرفت (جو سب کا خداوند ہے) صلح کی خوشخبری دی۔ اُس بات کو تُم جانتے ہو جو یوحنا کے بیتسمہ کی مُنادی کے بعد گلیل سے شروع ہو کر تمام یہودیہ میں مشہور ہو گئی۔ کہ خدا نے یسوع ناصری کو رُوح القدس اور قدرت سے کس طرح مسح کیا۔ وہ بھلائی کرتا اور اُن سب کو جو ابلیس کے ہاتھ سے ظلم اُٹھاتے تھے شفا دیتا پھرا کیونکہ خدا اُس کے ساتھ تھا۔ اور ہم اُن سب کاموں کے گواہ ہیں جو اُس نے یہودیوں کے ملک اور یروشلم میں کئے اور اُنہوں نے اُس

کو صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا۔ اُس کو خُدا نے تیسرے دِن جَلایا اور ظاہر بھی کر دیا۔ نہ کہ ساری اُمّت پر بلکہ اُن گواہوں پر جو آگے سے خُدا کے چُنے ہوئے تھے یعنی ہم پر جنہوں نے اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُس کے ساتھ کھایا پیا۔ اور اُس نے ہمیں حُکم دیا کہ اُمّت میں مُنادی کرو اور گواہی دو کہ یہ وہی ہے جو خُدا کی طرف سے زندوں اور مُردوں کا مُنصف مُقرّر کیا گیا۔ اِس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا اُس کے نام سے گناہوں کی مُعافی حاصل کرے گا۔" (اعمال - 10:34)

(43)

"اور سَلَمِیس میں پُہنچ کر یہودیوں کے عبادت خانوں میں خُدا کا کلام سُنانے لگے اور یوحنا اُن کا خادم تھا۔" (اعمال 13:5)

"پس پَوُلُس نے کھڑے ہو کر اور ہاتھ سے اِشارہ کر کے کہا اے اسرائیلیو اور اے خُدا ترسو! سُنو۔ اِس اُمّت اسرائیل کے خُدا نے ہمارے باپ دادا کو چُن لیا اور جب یہ اُمّت مُلکِ مصر میں پردیسیوں کی طرح رہتی تھی اُس کو سر بُلند کیا اور زبردست ہاتھ سے اُنہیں وہاں سے نکال لایا۔ اور کوئی چالیس برس تک بیابان میں اُن کی عادتوں کی برداشت کرتا رہا۔ اور کنعان کے مُلک میں سات قوموں کو غارت کر کے تَخْمیناً ساڑھے چار سو برس میں اُن کا مُلک اِن کی میراث کر دیا۔ اور اِن باتوں کے بعد سموئیل نبی کے زمانہ تک اُن میں قاضی مُقرّر کئے۔ اِس کے بعد اُنہوں نے بادشاہ کے لئے درخواست کی اور خُدا نے بَنِیمین کے قبیلہ میں سے ایک شخص ساؤل قیس کے بیٹے کو چالیس برس کے لئے اُن پر مُقرّر کیا۔ پھر اُسے معزول کر کے داؤد کو اُن کا بادشاہ بنایا جس کی بابت اُس نے یہ گواہی دی کہ مجھے ایک شخص یسّی کا بیٹا داؤد میرے دِل کے مُوافق مل گیا۔ وہی میری تمام مرضی کو پورا کرے گا۔ اِسی کی نسل میں سے خُدا نے اپنے وعدہ کے مُوافق اسرائیل کے پاس ایک مُنَجّی یعنی یسوع کو بھیج دیا۔ جس کے آنے سے پہلے یوحنا نے اسرائیل کی تمام اُمّت کے سامنے توبہ کے بپیّسمہ کی مُنادی کی۔ اور جب یوحنا اپنا دَور پورا کرنے کو تھا تو اُس نے کہا کہ تُم مجھے کیا سمجھتے ہو؟ میں وہ نہیں بلکہ دیکھو میرے بعد وہ شخص آنے والا ہے جس کے پاؤں کی جوتیوں کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں۔ اے بھائیو! ابرہام کے فرزندو اور اے خُدا ترسو! اِس نجات کا کلام ہمارے پاس بھیجا گیا۔ کیونکہ یروشلم کے رہنے والوں اور اُن کے سرداروں نے نہ اُسے پہچانا اور نہ نبیوں کی باتیں سمجھیں جو ہر سبت کو سُنائی جاتی ہیں۔ اِس لئے اُس پر فتویٰ دے کر اُن کو پورا کیا۔ اور اگرچہ اُس کے قتل کی کوئی وجہ نہ ملی تو بھی اُنہوں نے پیلطس سے اُس کے قتل کی درخواست کی۔ اور جو کُچھ اُس کے حق میں لکھا تھا جب اُس کو تمام کر چکے تو اُسے صلیب پر سے اُتار کر قبر میں رکھا۔ لیکن خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جَلایا۔ اور وہ بُہت دِنوں تک اُن کو دیکھائی دیا جو اُس کے ساتھ گلیل سے یروشلم میں آئے تھے۔ اُمّت کے سامنے اب وہی اُس کے گواہ ہیں۔ اور ہم تُم کو اُس وعدہ کے بارے میں جو باپ دادا سے کیا گیا تھا یہ خوشخبری دیتے ہیں۔ کہ خُدا نے یسوع کو جلا کر ہماری اولاد کے لئے اُسی وعدہ کو پورا کیا۔ چنانچہ دُوسرے مزمور میں لکھا ہے کہ تُو میرا بیٹا ہے۔ آج تُو مجھ

سے پیدا ہوا۔ اور اُس کے اِس طرح مُردوں میں سے جلانے کی بابت کہ پھر کبھی نہ مرے اُس نے یوں کہا کہ میں داؤد کی پاک اور سچی نِعمتیں تمہیں دُوں گا۔ چنانچہ وہ ایک اور مزمُور میں بھی کہتا ہے کہ تُو اپنے مُقدس کے سڑنے کی نوبت پُہنچنے نہ دے گا۔ کیونکہ داؤد تو اپنے وقت میں خُدا کی مرضی کا تابعدار رہ کر سو گیا اور اپنے باپ دادا سے جا ملا اور اُس کے سڑنے کی نوبت پُہنچی۔ مگر جس کو خُدا نے جَلایا اُس کے سڑنے کی نوبت نہیں پُہنچی۔ پس اے بھائیو! تمہیں معلوم ہو کہ اُسی کے وسیلہ سے تُم کو گناہوں کی مُعافی کی خبر دی جاتی ہے۔ اور موسیٰ کی شریعت کے باعث جن باتوں سے تُم بری نہیں ہو سکتے تھے اُن سب سے ہر ایک ایمان لانے والا اُس کے باعث بری ہوتا ہے۔ پس خبردار! ایسا نہ ہو کہ جو نبیوں کی کِتاب میں آیا ہے وہ تُم پر صادق آئے کہ۔ اے تحقیر کرنے والو! دیکھو۔ تعجُّب کرو اور مٹ جاؤ کیونکہ میں تمہارے زمانہ میں ایک کام کرتا ہوں۔ ایسا کام کہ اگر کوئی تُم سے بیان کرے تو کبھی اُس کا یقین نہ کرو گے۔ اُن کے باہر جاتے وقت لوگ مِنت کرنے لگے کہ اگلے سبت کو بھی یہ باتیں ہمیں سُنائی جائیں۔

"(اعمال 13:16-42)

"اور اگنیم میں ایسا ہوا کہ وہ ساتھ ساتھ یہودیوں کے عبادت خانہ میں گئے اور ایسی تقریر کی کہ یہودیوں اور یونانیوں دونوں کی ایک بڑی جماعت ایمان لے آئی۔" (اعمال 14:1)

"تو وہ اِس سے واقف ہو کر لُکائیہ کے شہروں اُسترہ اور دربے اور اُن کے گردونواح میں بھاگ گئے۔ اور وہاں خوشخبری سُناتے رہے۔"

(اعمال 14:6-7)

"اور سبت کے دن شہر کے دروازہ کے باہر ندی کے کنارے گئے جہاں سمجھے کہ دُعا کرنے کی جگہ ہو گی اور بیٹھ کر اُن عورتوں سے جو اِکٹھی ہوئی تھیں کلام کرنے لگے۔ اور اُنہوں نے اُس کو اور اُس کے سب گھر والوں کو خُداوند کا کلام سُنایا۔" (اعمال 16:13,32)

"اور پوُلُس اپنے دستُور کے مُوافق اُن کے پاس گیا اور تین سبتوں کو کِتاب مُقدس سے اُن کے ساتھ بحث کی۔ اور اُس کے معنی کھول کھول کر دلیلیں پیش کرتا تھا کہ مسیح کو دُکھ اُٹھانا اور مُردوں میں سے جی اُٹھنا ضرُور تھا اور پہی یسوع جس کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں مسیح ہے۔ لیکن بھائیوں نے فوراً راتوں رات پوُلُس اور سیلاس کو بیرِ یہ میں بھیج دیا۔ وہ وہاں پُہنچ کر یہودیوں کے عبادت خانہ میں گئے۔ یہ لوگ تہسُلنیکے کے یہودیوں سے نیک ذات تھے کیونکہ اُنہوں نے بڑے شوق سے کلام کو قبول کیا اور روز بروز کِتاب مُقدس میں تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں اِسی طرح ہیں۔

اِس لئے وہ عبادت خانہ میں یہودیوں اور خُدا پرستوں سے اور چوک میں جو ملتے تھے اُن سے روز بحث کیا کرتا تھا۔ (اعمال 17:2,3, 10,11, 17)

"اور وہ ہر سبت کو عبادت خانہ میں بحث کرتا اور یہودیوں اور یونانیوں کو قائل کرتا تھا۔"

(اعمال 18:4)

"پھر وہ عبادت خانہ میں جا کر تین مہینے تک دلیری سے بولتا اور خُدا کی بادشاہی کی بابت بحث کرتا اور لوگوں کو قائل کرتا رہا۔ لیکن جب بعض سخت دل اور نافرمان ہو گئے بلکہ لوگوں کے سامنے اس طریق کو بُرا کہنے لگے تو اُس نے اُن سے کنارہ کر کے شاگردوں کو آگ کر لیا اور ہر روز ٹرنس کے مدرسہ میں بحث کیا کرتا تھا۔ دو برس تک یہی ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ آسیہ کے رہنے والوں کیا یہودی کیا یونانی سب نے خُداوند کا کلام سُنّا۔" (اعمال 19:8-10)

کلام میں نجات کے لئے خُدا کی قدرت ہے (رومیوں 1:16) اور "خُداوند کا کلام زور پکڑ کر پھیلتا اور غالب ہوتا گیا" (اعمال 19:20)

اور نئے علاقوں میں تحریکوں کو پھیلاتا چلا گیا تیسری بات یہ کہ اس کے ذریعے نئے علاقوں میں نئے چرچ قائم ہوئے جو کہ ایک بہت بڑے جغرافیائی علاقے پر پھیلے ہوئے تھے (یروشلم سے لے کر سارے الرکم تک)

"اور وہ اُس شہر میں خوشخبری سُنّا کر اور بُہت سے شاگرد کر کے اُسٹرہ اور اگنیم اور انطاکیہ کو واپس آئے۔ اور شاگردوں کے دلوں کو مضبوط کرتے اور یہ نصیحت دیتے تھے کہ ایمان پر قائم رہو اور کہتے تھے ضرور ہے کہ ہم بُہت مُصیبتیں سہہ کر خُدا کی بادشاہی میں داخل ہوں۔" (اعمال 14:21-22)

"پھر وہ درجے اور اُسٹرہ میں بھی پُہنچا۔ تو دیکھو وہاں تیمتھیس نام ایک شاگرد تھا۔ اُس کی ماں تو یہودی تھی جو ایمان لے آئی تھی مگر اُس کا باپ یونانی تھا۔ پس وہ قیدخانہ سے نکل کر اُدیہ کے ہاں گئے اور بھائیوں سے مل کر انہیں تسلی دی اور روانہ ہوئے۔" (اعمال 16:1,40)

"اُن میں سے بعض نے مان لیا اور پوُلُس اور سیلاس کے شریک ہوئے اور خُدا پرست یونانیوں کی ایک بڑی جماعت اور بُہتیری شریف عورتیں بھی اُن کی شریک ہوئیں۔۔۔۔۔ پس اُن میں سے بُہتیرے ایمان لائے اور یونانیوں میں سے بھی بُہت سی عزّت دار عورتیں اور مرد ایمان لائے۔ مگر چند آدمی اُس کے ساتھ مل گئے اور ایمان لے آئے۔ اُن میں دیونسی یُس اریوپگس کا ایک حاکم اور دمرس نام ایک عورت تھی اور بعض اور بھی اُن کے ساتھ تھے۔" (اعمال 17:4,12,34)

"اور عبادت خانہ کا سردار کرسپس اپنے تمام گھرانے سمیت خُداوند پر ایمان لایا اور بُہت سے گُرنتھی سُن کر ایمان لائے اور بیتسمہ لیا۔ اور خُداوند نے رات کو رویا میں پوُلُس سے کہا خوف نہ کر بلکہ کہے جا اور چُپ نہ رہ۔ اِس لئے کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور کوئی شخص تجھ پر حملہ کر کے ضرر نہ پُہنچا سکے گا کیونکہ اِس شہر میں میرے بُہت سے لوگ ہیں۔ پس وہ ڈیڑھ برس اُن میں رہ کر خُدا کا کلام سکھاتا رہا۔" (اعمال 18:8)

(11)

"دو برس تک یہی ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ آسیہ کے رہنے والوں کیا یہودی کیا یونانی سب نے خُداوند کا کلام سُنّا۔" (اعمال 19:10)

"جب ہُلڑ مَوْقُوف ہو گیا تو پَوُلُس نے شاگردوں کو بُلوا کر نصیحت کی اور اُن سے رُخصت ہو کر مَکِذْنِیہ کو روانہ ہُوا۔ اور اُس نے مِیلِیْنُس سے اِفسُس میں کھلا بھیجا اور کَلِیسیا کے بزرگوں کو بَلایا۔" (اعمال 20:1,17)

چونکہ یہ تمام چرچ ایمان میں فرمانبردار رہے (رومیوں 15:19) تو یہ بہت حدوں تک خُدا کے عظیم کام میں شامل رہے۔

اعمال کی کتاب سے حاصل ہونے والی تصور کے مطابق ہم بائبل میں مذکور تحاریک کی تعریف کچھ اس طرح سے پیش کر سکتے ہیں: روح القدس کی قوت سے بیک وقت کئی علاقوں اور قوموں میں کلام کا پُر جوش پھیلاؤ اور ترقی۔ اس میں نئے ایمانداروں کا بڑی تعداد میں اکٹھا ہونا، ایمان کی پُر جوش منتقلی، اور شاگردوں کَلِیسیاؤں اور راہنماؤں کی افزائش در افزائش شامل ہے۔

اب جو تصویر ہمیں یہاں ملتی ہے اُس کے نتیجے میں یہ سوال سامنے آتا ہے: "اب یہاں اور آج کیوں نہیں؟" کیا بائبل میں ایسی وجوہات موجود ہیں جن کے ذریعے ہم یہ یقین کر لیں کہ ویسی تحریکوں کے عناصر اب ہمارے پاس دستیاب نہیں؟ یا اعمال میں مذکور تحریکوں جیسی تحریکیں آج پھر سے جنم نہیں لے سکتیں؟ کلام اور روح القدس تو ہمارے پاس بھی وہ ہی ہے جو اُن کے پاس تھا۔ ہمارے پاس اعمال کی کتاب کی تمام تحریکوں کی روداد موجود ہے اور ہم خُدا کے اس وعدے پر اعتبار کر سکتے ہیں: "کیوں کہ جتنی باتیں پہلے لکھی گئیں وہ ہماری تعلیم کے لئے لکھی گئیں تاکہ صبر سے اور کتاب مقدس کی تسلی سے امید رکھیں" (رومیوں 15:4)

کیا ہم یہ امید کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ ویسی تحریکیں جن کا ذکر اعمال کی کتاب میں ہے وہ آج بھی زندہ ہوسکتی ہیں؟ دراصل ایسا ہو چکا ہے! آج ہم پوری دنیا میں پھیلی ہوئی سینکڑوں تحریکیں دیکھ رہے ہیں!

تحریکوں اور انجیل کے پھیلاؤ کی کہانی

سٹیو ایڈیسن^{1,2}

اعمال کی کتاب کی ابتدا کرتے ہوئے لوقا ہمیں بتاتا ہے کہ یسوع نے جو کچھ کیا اور جس چیز کی تعلیم دی اب روح القدس کے اختیار سے وہ اپنے شاگردوں کے ذریعے وہی سب کرتا چلا جا رہا ہے۔

لوقا کی بیان کی گئی ابتدائی کَلِیسیا کی داستان، خُدا کے مؤثر کلام کی کہانی ہے جو بڑھتا ہے، پھیلتا ہے اور ترقی پاتا ہے۔ اور اُس کے نتیجے میں نئے شاگرد بنتے ہیں اور نئے چرچ قائم ہوتے ہیں۔ اعمال کی کتاب کے اختتام تک پہنچ کر بھی کہانی ختم نہیں ہوتی۔ پولوس قید خانہ میں مقدمہ چلنے کا انتظار کر رہا ہوتا ہے، لیکن اُس دوران کلام دنیا بھر میں بلا روک ٹوک پھیلتا چلا جاتا ہے۔ یہاں لوقا کا مطلب بالکل واضح ہے: کہانی کلام

پڑھنے والوں کے ذریعے آگے بڑھتی ہے: جن کے پاس کلام ہے، روح القدس ہے اور جنہیں شاگرد بنانے اور چرچز قائم کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔

چرچ کی پوری تاریخ میں ہم اسی مثال اور نمونے کا تسلسل دیکھتے ہیں – کہ کلام عام لوگوں شاگردوں اور چرچز کے پھیلاؤ کے ذریعے پھیلتا رہا جب رومی سلطنت کا زوال ہو رہا تھا، تو خدا پیٹرک نامی ایک نوجوان کو بلا رہا تھا۔ وہ روم کے زیر تسلط برطانیہ میں رہتا تھا، لیکن آئر لینڈ کے حملہ آوروں نے اُسے اغوا کر کے غلام بنا کر بیچ دیا۔ اس حالت میں اُس نے پریشان ہو کر خدا کو پکارا جس نے اُسے بچا لیا۔ غلامی سے نکل کر اُس نے کیلٹیک مشنری تحریک کی بنیاد رکھی۔ اس تحریک نے سب سے پہلے آئر لینڈ میں منادی کر کے تقریباً سات سو چرچز قائم کئے اور اُس کے بعد آنے والی کئی صدیوں تک یورپ کے بڑے حصے میں چرچز قائم کئے۔

¹ مشن فرنٹیرز www.missionfrontiers.org کے جنوری-فروری 2018 کے شمارے میں صفحات نمبر 29-31 پر شائع ہونے والے مضمون کی تدوین شدہ صورت۔

Pioneering Movements: Leadership That Multiplies Disciples and Churches

² سٹیو ایڈیسن www.movements.net کے مصنف ہیں۔

تجدید کے دوسو سال بعد تک بھی پروٹیسٹنٹ فرقے کے پاس کلام کو دنیا کی انتہاؤں تک لے جانے کے لئے کوئی منصوبہ یا حکمت عملی موجود نہیں تھی۔ پھر خدا نے آسٹریا کے ایک نوجوان معزز شہری کو چنا کہ وہ مذہبی پناہ گزینوں کے ایک منتشر گروہ کو تبدیل کر کے رکھ دے۔ سال 1722 میں کاؤنٹ نیکولائی ڈن زین ڈورف نے اپنی جاگیر کے دروازے ایذارسانی کا شکار مذہبی پناہ گزینوں کے لئے کھول دیے۔ اُن کی مسیح جیسی قیادت اور روح القدس کی قوت سے یہ منتشر گروہ اولین پروٹیسٹنٹ مشنری تحریک میں بدل گیا جسے موراوین کا نام دیا جاتا ہے۔

لیونارڈ ڈوبر اور ڈیوڈ نشمین موراوین کی جانب سے بھیجے جانے والے اولین مشنری تھے۔ وہ ویسٹ انڈیز کے غلاموں کے درمیان مسیحی تحریک کے بانی بن گئے۔ اگلے پچاس سالوں تک موراوین تنہا ہی کام کرتے رہے اور اُس وقت تک کوئی اور مسیحی مشنری وہاں نہ پہنچ سکا۔ لیکن اُس وقت تک موراوین سینٹ تھامس، سینٹ کرائے جمیکا،

انٹیگوا ، بارباڈوس اور سینٹ کٹس کے جزیروں میں 13000 نئے ایمانداروں کو بپتسمے دے چکے تھے ۔ اور چرچز قائم کر چکے تھے۔

20 سال کے عرصے میں موراوین مشنری قطب شمالی ، جنوبی افریقہ ، شمالی امریکہ کے مقامی امریکنوں ، سُرینام ، سیلون ، چین ، ہندوستان اور ایران میں پہنچ چکے تھے۔ اگلے ایک سو پچاس سالوں میں 2000 سے زائد موراوین سمندر پار جا کر خدمت کے لئے تیار تھے وہ انتہائی دور دراز خطرناک اور نظر انداز کئے گئے علاقوں میں گئے ۔ یہ مسیحیت کے پھیلاؤ کی تاریخ میں ایک نئی بات تھی : ایک پوری مسیحی قوم -خاندانوں اور غیر شادی شدہ افراد سمیت دنیا بھر میں مشنرز کے لئے وقف ہو چکی تھی ۔

جب 1776 میں امریکہ کی جنگ آزادی شروع ہوئی تو بہت سے انگریز میتھوڈسٹ مشنری گھروں کو واپس لوٹ گئے۔ انہوں نے اپنے پیچھے 600 کارکنان اور فرانسس ایسبری نامی ایک نوجوان انگریز کو چھوڑا جو جان ویسلے کا شاگرد تھا ۔

ایسبری نے 12 سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے سکول چھوڑ کر ایک لوہار کی شاگردی اختیار کر لی تھی ۔ ویسلے کی مثال ، طریقوں اور تعلیمات کی تقلید کرتے ہوئے وہ مشن کے میدان میں باآسانی کامیاب رہا، اور اُس دوران اُس نے اپنے اصول بھی نہ چھوڑے ۔

میتھوڈیزم نہ صرف جنگ آزادی کے بعد بھی زندہ رہی بلکہ وہ لوگ پورے براعظم پر چھا گئے ایسبری کی راہنمائی میں میتھوڈیزم نے مضبوط اور قائم دائم فرقوں کو ہٹا کر رکھ دیا ۔ سال 1775 میں میتھوڈسٹ چرچ کی رکنیت صرف 2.5 فیصد تھی سال 1850 تک وہ 34 فیصد تک بڑھ گئے تھے اور یہ ایسا وقت تھا جب میتھوڈسٹ چرچ کی رکنیت حاصل کرنے کی شرائط بھی دیگر چرچز کے مقابلے میں بہت سخت تھیں ۔

میتھوڈیزم ایک تحریک تھی اُن کا اعتقاد تھا کہ دنیا کو نجات دلانے کے لئے انجیل ایک بہت مؤثر قوت ہے ۔ وہ ایمان رکھتے تھے کہ خدا صرف کابنوں میں ہی نہیں بلکہ ہر شاگرد کی زندگی میں اپنی پوری قوت کے ساتھ ذاتی طور پر موجود ہوتا ہے ، چاہے وہ سیاہ فام ہوں یا عورتیں ۔ وہ اس بات پر بھی ایمان رکھتے تھے کہ اُن کا فرض تھا کہ وہ کھوئی ہوئی قوموں تک پہنچیں اور ساری قوموں میں چرچز قائم کریں ۔

امریکن میتھوڈیزم کو جون ویسلے اور انگریز میتھوڈسٹ مشنریوں کے ابتدائی کاموں سے بہت فائدہ پہنچا ۔ روایتی انگریز معاشرے کی قید سے آزاد ہوجانے کے بعد ایسبری نے یہ جانا کہ میتھوڈیزم کی تحریک دنیا کو نئے مواقع اور آزادی عطا کر سکتی ہے ۔

نوجوان سفری مُنادوں کے ذریعے یہ تحریک پھیلتی رہی اور میتھوڈیزم معاشرے کے ایک مربوط نظام کے ساتھ جڑی رہی ۔ اس نظام کے ساتھ جڑے رہنے میں جماعتی میٹنگز ، مل کر کھانا کھانے ، سہ ماہی میٹنگ اور کیمپ میٹنگز کا بہت بڑا کردار رہا سال 1811 تک ہر سال 400 سے 500 کیمپ میٹنگز ہوتی رہیں جس میں ایک ملین سے زائد لوگ شریک ہوتے رہے ۔

جب 1816 میں ایسبری کا انتقال ہوا تو اُس وقت تک میتھوڈسٹس کی تعداد 2 لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔ 1850 تک میتھوڈسٹ ایک ملین ہو چکے تھے، جن کی قیادت 4000 سفری مناد اور 8000 مقامی مناد کر رہے تھے۔ امریکی حکومت کے بعد یہ سب سے بڑا اور مضبوط ادارہ بن چکا تھا۔

بالآخر میتھوڈیزم کا جوش و جذبہ کم ہونے لگا اور وہ اپنی کامیابیوں کو سنبھال کر بیٹھ گئے۔ اس کے نتیجے میں ہولینس کی تحریک نے جنم لیا۔ ولیم سی مور، ہولینس کے مبلغ تھے جو خدا کی قوت جاننے کے لئے بے چین تھے۔ وہ سابقہ غلاموں کے بیٹے تھے، صفائی ستھرائی کے پیشے سے منسلک تھے اور ایک آنکھ سے نابینا تھے۔ خدا نے ایسے عام اور نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والے شخص کو 1906 میں شروع ہونے والی ایک تحریک کے آغاز کے لئے چنا۔ جس کی ابتدا اسوزا سٹریٹ میں میتھوڈسٹ فرقے کی ایک متروکہ عمارت میں ہوئی۔

جوش و جذبے سے بھرپور میٹنگز سارا دن اور رات تک چلتی رہیں۔ میٹنگز کی کوئی مرکزی رابطہ کاری نہیں تھی اور سی مور بھی کبھی کبھار ہی کوئی وعظ دیتے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو صرف یہ سکھایا کہ وہ پاکیزگی اور روح القدس کی معموری کے حصول کے لئے دعا کریں اور خدا کی طرف سے شفا کی التجا کریں۔ اس کے فوراً بعد اسوزا سٹریٹ سے نکلنے والے مشنری پوری دنیا میں پھیل گئے۔ اگلے دو سالوں میں انہوں نے ایشیا، جنوبی امریکہ، مشرقی وسطیٰ اور افریقہ میں پینتیکوسٹ کے فرقے کی بنیاد رکھ دی۔

یہ غریب لوگ تھے جنہیں نہ ہی کوئی تربیت دی گئی تھی اور نہ وہ اس ذمہ داری کے لئے تیار تھے۔ اُن میں سے بہت سے لوگ خدمت کے میدان میں مارے گئے۔ لیکن اُن کی قربانیاں پھل لائیں۔ پینتیکوسٹ اور اُس سے منسلک دیگر تحریکیں دنیا بھر میں انتہائی تیزی کے ساتھ ترقی کرتے ہوئے مسیحیت کی علم بردار بن گئیں۔

موجودہ شرح افزائش کے مطابق سال 2025 تک دنیا میں پینتیکوسٹ کے فرقے کے ایک بلین سے زائد لوگ ہوں گے، جن میں سے زیادہ تر ایشیا افریقہ اور لاطینی امریکہ میں ہوں گے۔ پینتیکوسٹ کی تحریک آج تک کی تیز ترین مذہبی، تہذیبی اور سیاسی تحریک بن گئی ہے۔

یسوع نے ایک مشنری تحریک کی بنیاد رکھی اور شاگردوں کو حکم دیا کہ وہ دنیا بھر میں انجیل کی منادی کریں اور چرچز قائم کریں۔ تاریخ اعمال کی کتاب جیسی تحریکوں کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ میں نے صرف چند ایک کا ذکر کیا ہے۔ یسوع کی تحریک جیسی تحریکیں چلانے کے لئے تین بنیادی عناصر لازمی ہیں: اُس کا مؤثر کلام، روح القدس کی قوت اور ایسے شاگرد جو یسوع کے حکم کی تعمیل کریں۔

عام لوگ گواہ بن کر شاگرد سازی کرتے ہوئے

شوڈنکے جانسن، وکٹر جان، آیلٹسے اور ہندوستان کی ایک بڑی تحریک کے راہنما CPM کے موضوع پر اپنی ایک زیر طبع کتاب کے مسودے میں شوڈنکے جانسن سیرا لیون میں تحریک کے بارے میں کہتے ہیں:

میں بتانا چاہتا ہوں کہ خُدا کس طرح بہت سے عام لوگوں کو استعمال کر رہا ہے۔ مثال کے طور پر ہمارے پاس چرچز کے کئی نابینا تخم کار ہیں۔ ہم انہیں شاگرد بناتے ہیں اور انہیں تربیت دیتے ہیں۔ اُن میں سے کچھ کو ہم نابیناؤں کے سکول بھیجتے ہیں تاکہ وہ بریل سیکھ کر بائبل پڑھ سکیں۔ اگرچہ وہ مکمل طور پر نابینا ہیں، لیکن ان خواتین و حضرات نے کئی چرچز کی بنیاد رکھی ہے، اور بہت سے لوگوں کو شاگرد بنایا ہے۔ خُدا نے انہیں ایسے لوگوں کو شاگرد بنانے کے لئے بھی استعمال کیا ہے جو نابینا نہیں تھے یہ لوگ دریافتی گروپوں کی راہنمائی بھی کرتے ہیں جن کے کچھ ممبر قوت بصارت کے حامل ہیں۔

ہم نے یہ بھی دیکھا کہ خُدا ایسے ناخواندہ لوگوں کو استعمال کر رہا ہے، جو کبھی سکول نہیں گئے۔ اگر آپ انگریزی کا کوئی حرف لکھیں تو انہیں پتہ نہیں ہو گا کہ یہ حرف کیا ہے۔ لیکن کئی سالوں پر پھیلی ہوئی شاگرد سازی کے عمل کے باعث وہ کلام کے حوالے دے سکتے ہیں۔ وہ کلام کی تشریح کر سکتے ہیں۔ اور وہ پڑھے لکھے لوگوں کو شاگرد بھی بنا سکتے ہیں، اگرچہ اُن میں سے خود کوئی بھی سکول نہیں گیا۔

مثال کے طور پر میری والدہ ناخواندہ ہیں، لیکن انہوں نے ایسے لوگوں کی تربیت کی جو اب اعلیٰ تعلیم یافتہ پاسٹر اور چرچ کے تخم کار ہیں۔ وہ بہت سی مسلمان خواتین کو ایمان کی جانب لے کر آئیں۔ اور اُن کی تعداد اُن عورتوں سے کہیں زیادہ ہے جنہیں میں ایمان کی طرف آتے ہوئے دیکھ چکا ہوں۔ وہ کبھی سکول نہیں گئیں، لیکن وہ کھڑی ہو کر کلام کے حوالے دے سکتی ہیں۔ وہ کہہ سکتی ہیں "یوحنا کے چوتھے باب کی ساتویں اور آٹھویں آیت پڑھیں" اور جب آپ انجیل کھول کر اُس حوالے تک پہنچتے ہیں تو وہ اُس سے پہلے ہی کلام کے اُس حصے کی تشریح کر رہی ہوتی ہیں۔

دنیا کے دیگر حصوں میں بھی تحریکوں کے راہنماؤں کی یہ گواہی گونج رہی ہے کہ خُدا عام لوگوں کو استعمال کر رہا ہے۔ وکٹر جان اپنی کتاب "بھو جپوری پیش رفت" میں لکھتے ہیں:

بھو جپوری لوگوں میں خُدا اب ہر ذات کے لوگوں میں متحرک ہے۔ یہاں تک کہ نچلی ذات کے لوگ اونچی ذات کے لوگوں تک رسائی حاصل کر رہے ہیں۔ مختلف ذاتوں میں تقسیم شدہ ایمان دار اگرچہ معاشرتی سطح پر ایک دوسرے کے ساتھ گھٹاتے ملتے نہیں لیکن وہ دعائیہ میٹنگز میں اکٹھے ہوتے ہیں اور مل کر دعا کرتے ہیں۔ ہم ایک ایسی نچلی ذات کی خاتون کو جانتے ہیں جو گاؤں میں نچلی ذات کے طبقے کے لوگوں کی دعا میں راہنمائی کرتی ہیں، اور پھر گاؤں کے دوسرے حصے میں جا کر اونچی ذات کے لوگوں

کی بھی راہنمائی کرتی ہیں۔ اگرچہ وہ نچلی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور ایک خاتون ہیں (جس کا راہنما بننا بھی کسی گاؤں میں غیر معمولی بات ہے) ، خدا انہیں اونچی اور نچلی دونوں ذاتوں کے لوگوں میں بہت مؤثر طور پر استعمال کر رہا ہے۔

ہندوستان میں ایک اور بڑی تحریک کے راہنما کہتے ہیں : اگر آپ کو یہ بتایا گیا ہے کہ براہمنوں تک صرف براہمن ہی پہنچ سکتے ہیں تو آپ کو غلط بتایا گیا ہے۔ اگر آپ کو یہ کہا گیا ہے کہ صرف پڑھے لکھے لوگ ہی پڑھے لکھوں تک پہنچ سکتے ہیں، تو یہ بھی غلط ہے۔ خدا ان حدود تک محدود نہیں ہے۔

شمالی افریقہ کی تحریکوں سے منسلک آیلٹسے خدا کے کاموں کی مندرجہ ذیل کہانیاں بیان کرتے ہیں :

ایک عادی شراب نوش کا شاگرد سازبننا

جارسو ایک ایسے سلسلے کے راہنما ہیں، جنہوں نے شمالی افریقہ کے کم ترین رسائی والے گروپوں میں دو سال کے عرصے میں 63 چرچز قائم کئے ہیں۔ چار ماہ پہلے جارسو اُس گروہ کے لوگوں میں سے کچھ کو بیتسمے دے رہے تھے۔ جیلو، جو کہ مسیح کا پیروکار نہیں تھا، ایک فاصلے پر کھڑے ہو کر جارسو کو بیتسمے دیتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

اپنے ہاتھ میں شراب کا جام پکڑے ہوئے جیلو نے اس سارے عمل کا مشاہدہ کیا اور بیتسمے کے عمل کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ بیتسمے سے پہلے جارسو نے یسوع کے بیتسمے کی کہانی سنائی اور اُس کے بارے میں لوگوں سے بات چیت کی۔ اب کچھ فاصلے پر کھڑے ہوئے جیلو نے ان باتوں پر بہت گہری دلچسپی لینا شروع کر دی۔ اس کہانی کے اختتام تک وہ جان چکا تھا کہ اُسے یسوع کے پیچھے چلنے کی ضرورت ہے۔ اُس نے فوری طور پر شراب نوشی ترک کر دی اور اپنے ہاتھ میں تھامی ہوئی بقیہ شراب بھی پھینک دی۔

وہ اُس شام جلد ہی اپنے گھر چلا گیا۔ اُسکی بیوی اُسے ہوش میں اور خالی ہاتھ دیکھ کر حیران ہوئی کیونکہ وہ عموماً ایک دو بوتلیں گھر اُٹھا لایا کرتا تھا۔ اُس کی بیوی نے اُسے شراب کی ایک بوتل پیش کرنا چاہی جو وہ اُس سے پہلے ہی گھر لا چکی تھی۔ جیلو نے یہ کہہ کر اُسے حیران کر دیا کہ اُس نے شراب پینی چھوڑ دی ہے اور یہ کہ وہ بوتل دکان پر واپس لے جائے اور رقم واپس لے آئے۔

جیلو پڑھنا لکھنا نہیں جانتا تھا اُس نے اپنی بیوی سے کہا کہ وہ گھر میں پڑی بائبل لائے اور اُسے یسوع کی وہ کہانی پڑھ کر سنائے جو اُس نے بیتسمہ کے موقع پر باہر سنی تھی۔ اُس کی بیوی بائبل لے آئی اور جب اُس نے بیتسمہ کی کہانی بیان کر دی تو جیلو نے اُسے بتایا کہ اُس نے جارسو سے کیا سنا تھا۔

اُسی شام جیلو اور اُس کی بیوی نے یسوع کے پیچھے چلنے کا فیصلہ کر لیا۔ اگلے روز جیلو نے جارسو سے رابطہ کیا، جس نے اُسے خاندان میں دریافتی بائبل سنڈی کا طریقہ

سکھا دیا۔ اگلے دن سے ہی جیلو اور اُس کی بیوی روزانہ اپنے بچوں کے ساتھ مل کر ہر شام دریافتی بائبل سٹڈی کرنے لگے۔

دو ہفتوں کے بعد جیلو، اُس کی بیوی اور اُن چند ہمسایوں نے جو دریافتی بائبل سٹڈی میں شریک ہو چکے تھے، بیتسمہ لے لیا۔ جیلو اور اُس کی بیوی نے اپنا سفر جاری رکھا اور ایسے آٹھ مزید دریافتی گروپ شروع کرنے کے لئے سہولت کاری کی۔ جیلو اپنی گواہی کے اختتام پر کہتا ہے، کہ اگر یہ موجودہ رجحان جاری رہے تو عین ممکن ہے کہ اُس کا پورا ضلع ہی انجیل کے ذریعے بدل جائے۔

نئے عہد نامے کی راہب

ہمارے ایک چرچ کے تخم کار واریو، دو سال قبل راہب نامی ایک نوجوان خاتون سے ملے۔ راہب بہت خوش شکل تھی اور واریو جب پہلی مرتبہ اُس سے ملے تو وہ جسم فروشی کا دھندہ کرتی تھی۔

واریو نے اُسے بائبل سے راہب کی کہانی سنانا شروع کی، جس کا ذکر عبرانیوں کے نام خط کے 11 ویں باب میں بھی ہے۔ اُس نے اُسے بتایا کہ کس طرح راہب، جسم فروشی چھوڑ کر ایمان کی جانب آئی اور کس طرح سے وہ مسیح کی نسل میں شامل ہو گئی۔ راہب نے خود کبھی بھی بائبل کا مطالعہ نہیں کیا تھا لیکن وہ جانتی تھی کہ بائبل میں راہب نامی ایک عورت کا ذکر ہے اور وہ عورت جسم فروشی کرتی تھی۔ یہ بات اُس نے بہت سے لوگوں سے سنی تھی جو اُس کا نام جانتے تھے۔

لیکن جب اُس نے پہلی مرتبہ واریو سے راہب کی پوری کہانی سنی تو وہ بہت متاثر ہوئی، اور اُس نے واریو سے پوچھا کہ کیا وہ بائبل کی راہب جیسی بن سکتی ہے۔ واریو نے کہا ہاں، اور اُسے دعا کی پیش کش کی۔ اس عمل کے دوران بالآخر وہ شیطان کی قید سے آزاد ہو گئی۔ اس کے بعد اُس کی زندگی ڈرامائی طور پر تبدیل ہو گئی۔

وہ مسیح کی بہت پکی پیروکار اور شاگرد ساز بن گئی۔ اُس نے ایک مسیحی سے شادی کر لی اور دونوں مل کر پورے دل سے شاگرد سازی کرنے لگے۔ گذشتہ ایک سال میں انہوں نے اپنے علاقے میں 6 نئے چرچ کی بنیاد رکھی ہے۔

ہندوستان میں ایک بڑی تحریک کے راہنما، خدا کی طرف سے عام لوگوں کے استعمال کی مندرجہ ذیل گواہیاں ہمیں بتاتے ہیں :

ہمارے ملک کے ایک علاقے کے اہم راہنما ابیر نے بار بار ہمیں یہ بتایا کہ دریافتی بائبل سٹڈی کا طریقہ کار لوگوں کو جلد ایمان کی طرف لانے کا بہت مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ خاص طور پر ناخواندہ لوگوں کے لئے مؤثر ہے، کیونکہ ہر شخص آسانی سے زبانی بتائی ہوئی کہانی سن سکتا ہے اور سوالات اور بحث و مباحثے کر سکتا ہے۔

ابیر نے شاگردوں کی ایسی بہت سی نسلیں تیار کی ہیں جنہوں نے اُن کے مشن کی افزائش کی ہے۔ پانچویں نسل کے راہنماؤں میں سے ایک، قانا، کی عمر 19 سال ہے۔ وہ تین دیہاتوں میں دریافتی بائبل سٹڈی کے گروپ شروع کر چکا ہے۔ ایک روز یہ نوجوان ایک گاؤں میں گیا اور یہ جان کر حیران ہوا کہ وہاں ایک خاندان خود کو یسوع کا پیروکار کہتا

تھا۔ قانا خاندان کے سات لوگوں سے ملا جن میں اُن کی 47 سالہ ماں راجی بھی شامل تھی۔ اُس کے ساتھ گفتگو کے دوران راجی نے کہا، "ہاں ہم یسوع کو جانتے ہیں لیکن ہم نہیں جانتے کہ ہم اپنے ایمان کو کیسے ترقی دیں کیونکہ پاسٹر یہاں بالکل نہیں آتے۔" قانا کو اُس خاندان کے ساتھ بہت ہمدردی محسوس ہوئی کیونکہ اُس کی اپنی گواہی بھی ویسی ہی تھی۔ جب پہلی مرتبہ وہ یسوع کے ساتھ بندھن میں بندھا تو کوئی پاسٹر ایسا نہیں تھا جو اُسے نئے ایمان کی راہ پر چلنے کا طریقہ سکھا سکتا۔ کبھی کبھار اُس کے گاؤں میں پاسٹر ز آتے توتھے، جیسے کہ اُس خاندان کے پاس بھی شازو نادر ہی آتے تھے۔ لیکن پاسٹرز محض تھوڑی دیر کے لیے آتے، چندہ اکٹھا کرتے اور پھر چلے جاتے تھے۔ انہوں نے کبھی باقاعدگی سے نہ تو اُن لوگوں سے ملاقات کی تھی، اور نہ ہی حقیقی طور سے کسی قسم کی شاگرد سازی کی تھی۔ انہیں صرف تبلیغ کی تربیت دی گئی تھی اور وہ بس یہ ہی کیا کرتے تھے۔

راجی کی بات سننے کے بعد قانا نے اُس سے کہا، "آنٹی میں آپ کو سچ بتاتا ہوں کہ میری کہانی بھی بالکل آپ جیسی ہی ہے لیکن طویل عرصے تک ایمان میں اکیلا رہنے کے بعد، ایک روز میں ایک ٹیم سے ملا جس نے مجھے بتایا کہ میرا یسوع کے ساتھ رشتہ قائم کرنا اچھی بات تو ہے لیکن مجھے پوری کہانی نہیں بتائی گئی تھی۔ ہمیں نہ صرف یسوع کے شاگرد بن کر اُس کے پیچھے چلنے بلکہ تمام قوموں سے شاگرد بنانے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔"

راجی نے کہا، "ہمارے پاس بائبل بھی نہیں اور ہم پڑھنا بھی نہیں جانتے" قانا نے کہا، "ہاں میں سمجھتا ہوں میرے گاؤں میں بھی بہت سے لوگ ہیں جو پڑھ نہیں سکتے لیکن میری ٹیم نے مجھے ایک سپیکر دیا ہے، جس میں بائبل کی کہانیاں ریکارڈ ہیں۔ اگر آپ اُسے سنیں گے تو آپ خُدا کا کلام سن کر یاد کر سکتے ہیں، اور اس طرح سپیکر میں موجود سوالات کے بارے میں بات چیت کر کے، سچائی آپ کے دل اور آپ کی زندگی میں گہرائی تک چلی جائے گی۔"

راجی نے اُس سے پوچھا کہ کیا اُسے بھی ایسا سپیکر مل سکتا ہے۔ دو دن کے بعد وہ گاؤں واپس آیا اور اُس خاندان کو وہ سپیکر دے دیا۔ اُس نے واضح کیا: "یہ بات بہت اہم ہے کہ ان کہانیوں کو سننے کے بعد آپ ان میں موجود پانچ سوالوں پر بات چیت ضرور کریں تاکہ آپ کا ایمان ترقی پائے۔ اور اس کے لئے آپ کو کسی ایسے شخص کی ضرورت نہیں ہو گئی جو کہیں دور سے آ کر آپ کو سکھائے۔"

راجی کا خاندان سال بھر سے کسی پاسٹر کی واپسی کا منتظر تھا جو آ کر انہیں تعلیم دیتا لیکن کوئی پاسٹر نہ آیا۔ پھر یہ 19 سالہ نوجوان ایک روز اُن کے پاس آیا اور انہیں وہ وسائل دے دیئے جو اُن کے ایمان کی ترقی کے لئے لازمی تھے۔ اس طرح سے روح القدس کام کرتا جا رہا ہے اور تحریک ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ قانا کوئی پاسٹر نہیں ہے اور نہ ہی اُس نے بائبل کی تعلیم دینے کی کوئی تربیت حاصل کی ہے۔ حتیٰ کہ وہ کسی بڑے چرچ کا ممبر بھی نہیں ہے۔ وہ ایک گاؤں سے تعلق رکھنے والا سیدھا سادہ شخص

ہے۔ لیکن چونکہ اُس نے سیکھنے اور ایمان میں ترقی کرنے کا یہ انداز اپنا لیا تھا، وہ دوسروں کو اس انداز کے ذریعے ترقی دلانے کے قابل ہو گیا ہے۔ ہم خُدا کی تمجید کرتے ہیں کہ سادہ لوگ بھی سردار کابنوں کی طرح کام کرتے جا رہے ہیں، خُدا کی خدمت کر رہے ہیں اور دوسروں کو نجات دلانے کا سبب بن رہے ہیں۔

کیا ہی اچھا ہو، اگر ہم وعظ کے انداز میں تعلیم دینے کی بجائے بائبل پر گفتگو کرنے کی طرف توجہ دیں۔ ہر کوئی چھوٹے گروپ میں بیٹھ کے بائبل کے ایک اقتباس پر بات چیت کرے، اور پھر اُس میں سے سیکھی گئی چیزوں کی فرمانبرداری کرے۔ ہندوستان میں ہزاروں چھوٹے چھوٹے چرچ بالکل ایسا ہی کر رہے ہیں۔ ذیل میں ایک حالیہ گواہی مذکور ہے جس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس طریقہ کار سے یسوع کے پیروکار کس طرح ایمان میں ترقی پا رہے ہیں۔

دیا نامی ایک عورت ایک گاؤں میں رہتی ہے جو کہ کسی بھی بڑے شہر سے بہت زیادہ فاصلے پر ہے۔ اس گاؤں میں رہنے والے اپنے گاؤں سے کسی اور طرف سفر نہیں کر سکتے، کیونکہ اُن کا گاؤں ایک بہت دور دراز علاقے میں ہے سب سے کٹے رہنے کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھے۔ اُن کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ خُدا کے بارے میں مزید کس طرح جان سکتے ہیں۔ ایک روز انہوں نے ایک شخص کو یسوع کے بارے میں بات کرتے سنا کہ وہ عظیم ہے اور معجزے کر سکتا ہے۔ لیکن اس طرح الگ تھلگ رہتے ہوئے، وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ یسوع کے بارے میں کبھی مزید کچھ جان سکیں گے یا نہیں۔

ایک روز اُس پاس کے علاقے میں بہت سے شاگرد ساز چرچ کے ایک راہنما کے گھر میں اکٹھے ہوئے۔ اُن کے قائد نے پوچھا: "ہم اُن لوگوں کے بارے میں کیا کریں جنہیں ہم نے یسوع کے بارے میں تھوڑا بہت تو بتا دیا ہے، لیکن انہیں مزید جاننے کی ضرورت ہے؟ ہم ایسے لوگوں تک رسائی کیسے حاصل کریں جو ہم سے بہت دور ہیں اور اُن تک پہنچنا ہمارے لئے مشکل ہے؟" اس سوال نے جے پی نامی ایک شاگرد ساز کے دل پر بہت گہرا اثر کیا اس نے سوچا، "کہ میرے پاس ایک سائیکل ہے۔ میں دور دراز کے گاؤں میں جا کر لوگوں سے ملاقاتیں کر سکتا ہوں" اور اس طرح جے پی، دیا کے گاؤں پہنچ گیا۔ وہ اُس سمیت اُس کے پورے خاندان سے ملا اور انہوں نے یسوع کے بارے میں بات کی۔ اُس نے انہیں بتایا کہ متی کے 28 ویں باب کے مطابق وہ یسوع کے شاگرد ہیں، جنہیں وہ حکم دیتا ہے کہ وہ جا کر مزید شاگرد بنائیں۔ اُس نے انہیں بتایا کہ وہ کس طرح یسوع کے احکامات کی فرمانبرداری کر سکتے ہیں اور اپنی زندگیوں کو اُس کی تعلیمات کے مطابق ڈھال کر ایمان میں ترقی پا سکتے ہیں۔ دیا اور اُس کا پورا خاندان بہت خوش تھے کہ باہر سے کوئی اُن کے گاؤں میں اُن سے ملنے اور یسوع کے بارے میں بات کرنے آیا ہے!

جے پی نے انہیں ایک سپیکر دے کر کہا، "بہن، یہ ایک سادہ سا طریقہ ہے جس کے ذریعے تم اپنے گھر میں یسوع کی عبادت کر سکو گی۔ میں بھی پڑھا لکھا نہیں ہوں نہ ہی میں بہت عقل مند ہوں۔ میں نے پاسٹر بننے کی کوئی رسمی تربیت بھی نہیں حاصل کی۔

لیکن میرے پاس یہ سپیکر ہے جس میں بائبل کی بہت سی کہانیاں ہیں "جے پی نے دیا کو سکھایا کہ وہ اور اُس کا خاندان سپیکر کے ذریعے خُدا کے کلام کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اُس نے وہ سپیکر انہیں دے دیا اور پہلی مرتبہ اُس گاؤں میں یسوع کی عبادت کا آغاز ہوا۔ ایک روز ایک پڑوسی خاندان بائبل سٹڈی میں شرکت کے لئے دیا کے گھر آیا جیسے ہی اُنہوں نے کلام پڑھتے ہوئے آواز کو سنا، اُن کے خاندان کی ایک 19 سالہ لڑکی چلا چلا کر رونے لگی۔ پریا نامی اُس لڑکی میں ایک بدروح تھی، اور ہر کوئی بہت خوف زدہ تھا۔ اب کیا ہو گا؟ اُن میں سے کوئی پاسٹر تو تھا نہیں۔ انہیں کیا کرنا ہو گا؟ وہ بدروح کیا کرے گی؟ کوئی نہیں جانتا تھا۔ سو وہ بس اُس کہانی کو سنتے رہے۔ کہانی جاری رہی۔ پریا چیختی چلاتی رہی اور وہاں موجود ہر کوئی خاموشی سے خُدا سے ایک معجزے کی دعا کر رہا تھا کہانی ختم ہوئی تو کسی نے بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا، "آئیے دعا کریں!" سو اُن سب نے مل کر پریا کے لئے دعا کی اور اُسے بدروح سے نجات مل گئی۔ بات یہاں پر ختم نہیں ہوئی۔ وہ ایک طویل عرصے سے بیمار تھی اور اُس دعائیہ میٹنگ کے دوران خُداوند نے نہ صرف اُسے بدروح سے نجات دے دی بلکہ اُسے اُسکی بیماری سے بھی شفا دی۔ یہ دو معجزات دیکھنے کے بعد دونوں خاندانوں نے اعلان کیا کہ وہ یسوع کے پیروکار بننا چاہتے ہیں! اب پریا کے خاندان نے بھی اپنے گھر میں ایک بائبل سٹڈی گروپ کی میزبانی کا آغاز کر دیا ہے۔

تب سے دیا اور پریا یسوع کی کہانیاں سنانے کے لئے 14 مختلف دیہات میں جا چکی ہیں! ان 14 دیہاتوں میں دریافتی بائبل سٹڈی کے 28 گروپ باقاعدگی سے سرگرم ہو چکے ہیں۔ یہ گروپ ابھی تک روحانی طور پر بالغ نہیں ہوئے۔ وہ خُدا میں نوزائیدہ ہیں، لیکن ان دونوں خواتین کو یقین ہے کہ ان مقامات پر بہت سے شاگرد بن جائیں گے اُس خطے میں چرچ کے ایک اہم راہنما، جو اُس میٹنگ میں موجود تھے، جس میں جے پی بھی شریک تھا، خود ان گروپوں سے ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ اور مسیح میں مضبوط ہونے کے لئے اُن سے بات چیت بھی کر چکے ہیں۔

یہ ہے خُدا کے کلام اور اُس کے روح کی قوت، جو ایسے علاقوں میں کام کر رہی ہیں جہاں سیمنریاں یا تنخواہ دار پادری موجود نہیں ہیں۔ وہاں سادہ لوگ ہیں جو خُدا کا کلام سنتے ہیں اور اُس پر عمل کرتے ہیں، بالکل اُس عقل مند آدمی کی طرح جس کا ذکر یسوع متی کے 7 ویں باب میں کرتا ہے۔ یسوع نے کہا کہ جو کوئی میری باتیں سنتا ہے اور اُن پر عمل کرتا ہے وہ اُس عقل مند آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں لیکن وہ نہ گرا۔ کتنی خوبصورت اور حیرت انگیز بات ہے کہ یہ تعلیم وہ لوگ دے رہے ہیں جو خود پڑھ بھی نہیں سکتے! ہمارا خُدا ہم پر یہ واضح کر رہا ہے کہ وہ شاگرد بنانے کے لئے ہر قسم کے لوگوں کو استعمال کر سکتا ہے۔ وہ انسانی کمزوریوں کے اندر سے اپنی عظیم الشان قوت دیکھنا چاہتا ہے۔ جیسا پطرس نے کرنیلیس کے گھرانے سے کہا: "اب مجھے پورا یقین ہو گیا کہ خُدا کسی کا طرف دار نہیں" (اعمال 10:34)۔ خُدا معمولی لوگوں کے ذریعے غیر معمولی

کام کر کے خوش ہوتا ہے ۔ جب ہم دنیا بھر سے عام لوگوں کی یہ گواہیاں پڑھتے ہیں تو سوچتے کہ خداوند گواہ کی حیثیت سے ہمارے کردار کے بارے میں ہم سے کیا کہنا چاہتا ہے ؟

تحریکیں مزید تحریکوں کی افزائش کرتی ہیں

خُدا نے نارسا قوموں کے گروہوں کے درمیان آج کے دور میں اعمال کی کتاب جیسی 600 کے قریب تحریکیں شروع کر کے ہماری دعاؤں اور تصورات سے بڑھ کر کام کیا ہے ان تحریکوں کے شروع ہوتے ہی ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ اپنی پوری قوت اپنی ہی قوم پر لگائیں گے اس کی بجائے ہم یہ دیکھ کر جوش سے بھر جاتے ہیں کہ یہ تحریکیں دوسری قوموں میں بھی اب تحریکوں کی افزائش کرنے لگی ہیں۔ اس باب اور اور اگلے دو ابواب کو پڑھ کر آپ شادمان ہو ں گے اور ہمارے ساتھ دعا میں شریک ہو جائیں کہ تحریکوں کی افزائش کرنے والی تحریکوں کی تعداد میں کس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

بھوج پوری سی پی ایم کے ذریعے مزید تحریک کا آغاز

وکٹر جان^{1,2}

خُدا شمالی ہندوستان کے بھوج پوری زبان بولنے والوں میں حیرت انگیز طریقے سے کام کر رہا ہے جہاں سی پی ایم تحریکوں نے 10 ملین سے زائد یسوع کے شاگردوں کو بیتسمہ دیا ہے۔ اگر اس علاقے کی تاریخ کے پس منظر میں دیکھا جائے تو اس تحریک میں خُدا کا جلال کہیں زیادہ روشن دکھائی دیتا ہے۔ ہندوستان کا بھوج پوری علاقہ کئی لحاظ سے زرخیز ہے۔ یہاں کی صرف مٹی ہی زرخیز نہیں بہت

¹ Bhojpuri Breakthrough. (Monument, CO: WIGTake Resources, 2019)

نامی کتاب کے اقتباسات، اجازت کے ساتھ

² وکٹر جان شمالی ہندوستان کے باشندے ہیں اور 15 سال تک ایک پاسٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔ اُس کے بعد انہوں نے بھوج پوری لوگوں کے درمیان تحریک کے آغاز کے لئے ایک جامع اور مربوط حکمت عملی مرتب کرنا شروع کی۔ 1990 کی دہائی کے ابتدائی سالوں سے وہ اس خیال کو عملی جامے پہنانے کے لئے متحرک ہیں اور بھوج پوری تحریک کو وسعت اور مضبوطی دینے میں بہت بڑا کردار رکھتے ہیں۔

سے مذہبی رہنماؤں نے یہاں جنم لیا۔ گوتم بدھ نے بھی اسی علاقے میں نروان حاصل کیا اور یہی اپنا پہلا وعظ دیا یوگا اور جین مت کی ابتدا بھی یہی ہوئی۔

بھوج پوری علاقے کو نہ صرف مسیحی بلکہ غیر مسیحی بھی تاریک علاقے کا نام دیتے ہیں۔ نوبل انعام یافتہ وی۔ ایس۔ نائیپال نے مشرقی اتر پردیش کے سفر کے بعد ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا "ایک تاریک علاقہ"۔ انہوں نے اس کتاب میں اس علاقے کی پس ماندگی اور بُرے حالات بیان کیے ہیں۔

ماضی میں اس علاقے سے انجیل کو بہت مزاحمت کا سامنا تھا کیونکہ اسے ایک اجنبی کلام سمجھا جاتا تھا۔ اس علاقے کو جدید مشنرز کا قبرستان بھی کہا جاتا تھا۔ جب اجنبیت کا احساس جاتا رہا تو لوگوں نے خوشخبری قبول کرنا شروع کر دی لیکن خُدا صرف بھوج پوری زبان بولنے والوں تک ہی رسائی نہیں چاہتا تھا۔ جب خُدا نے ہمیں بھوج پوری گروہ کے علاوہ دیگر گروہوں تک رسائی کے لئے

استعمال کرنا شروع کیا تو کچھ لوگوں نے پوچھا، "آپ صرف بھوج پوری گروہوں تک رسائی کی حد تک محدود کیوں نہیں ہیں؟ یہ ایک بہت بڑی آبادی ہے! 150 ملین کی تعداد واقعی کثیر تعداد ہے! آپ کام کی تکمیل تک صرف یہی کیوں نہیں رہتے؟"

"میرا پہلا جواب یہ تھا کہ انجیل کے کام کے پھیلاؤ کی نوعیت رسولوں کے کام کی نوعیت جیسی ہے، اور وہ یہ ہے کہ ایسے علاقوں کی تلاش کی جائے جہاں ابھی تک خوشخبری نے جڑیں نہیں پکڑیں۔ ایسے مواقع تلاش کئے جائیں جن کے ذریعے اُن لوگوں کو یسوع کو متعارف کروایا جائے جو اُسے نہیں جانتے۔ دیگر لسانی گروہوں تک کام کے پھیلاؤ کی یہ ایک بڑی وجہ تھی۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ بہت سی زبانیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔ کون سی زبان کہاں ختم ہوتی ہے اور کہاں دوسری شروع ہوتی ہے، اس کی کوئی مقررہ حد نہ تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ شادیوں اور تعلقات کے پھیلاؤ کے باعث ایمان دار ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح جب تحریک سے منسلک لوگ بھی سفر کرتے رہے اور منتقل ہوتے رہے تو انجیل کی خوشخبری اُن کے ساتھ وہاں جاتی رہی۔

کچھ لوگ واپس آئے اور کہا "ہم کسی دوسرے مقام پر خُدا کو کام کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ ہم اُس علاقے میں کام شروع کرنا چاہتے ہیں" ہم نے اُن سے کہا "جاؤ اور شروع کرو!" سو وہ ایک سال کے بعد پھر واپس آئے اور کہا "ہم نے 15 چرچز کی بنیاد وہاں رکھ دی ہے" ہم بہت حیران ہوئے اور خُدا کی تمجید کی کیونکہ یہ کوئی مالی وسائل استعمال کئے بغیر ہی ہو چکا تھا۔ اس کے لئے کوئی ایجنڈا کوئی تیاری اور کوئی فنڈ بھی موجود نہیں تھے۔ جب انہوں نے پوچھا کہ اس کے بعد کیا کرنا ہے تو ہم نے اُن کے ساتھ مل کر نئے ایمانداروں کو خُدا کے کلام میں پختہ کرنے کے لئے کام شروع کر دیا۔

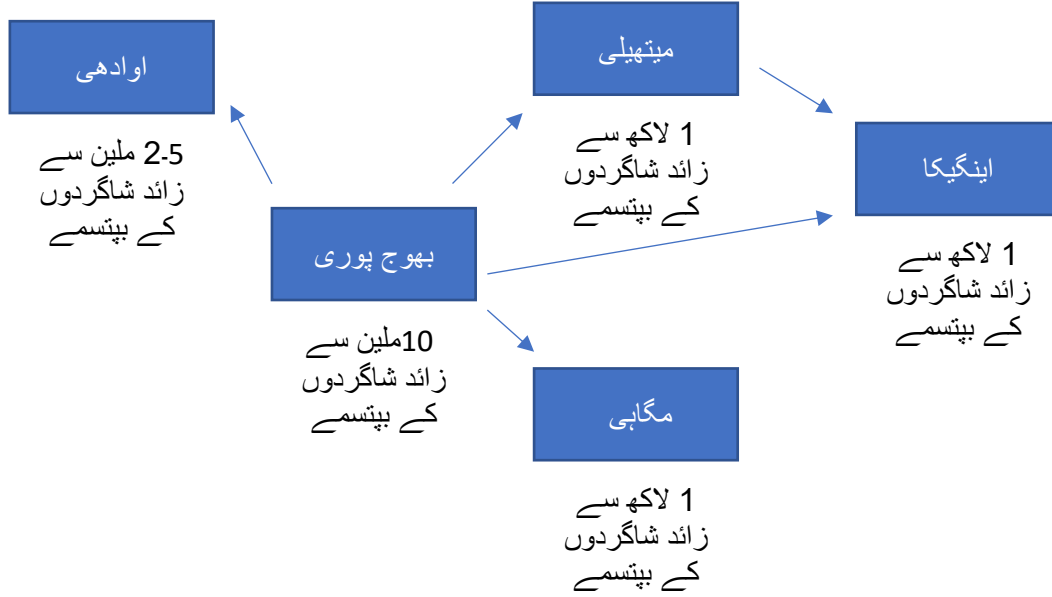
تیسرا یہ کہ ہم نے تربیتی مراکز کا آغاز کیا جس کے ذریعے ہمارے کام کو ارادی اور غیر ارادی دونوں طرح سے وسعت ملی۔ اس میں ہمارے ارادوں سے زیادہ خُدا کے ارادے کی قوت کار فرماتھی۔ اکثر قریبی علاقوں کے لسانی گروہوں کے لوگ آتے اور تربیت میں شمولیت کے بعد گھر جا کر اپنے لوگوں کے درمیان کام کا آغاز کر دیتے۔

کام کو وسیع کرنے کی چوتھی وجہ اکثر لوگ ہمارے پاس آ کر کہتے "ہمیں مدد کی ضرورت ہے۔ کیا آپ آ کر ہماری مدد کر سکتے ہیں؟" ہم ہر ممکن حد تک ایسے لوگوں کی مدد اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ بھوج پوری علاقے سے آگے بڑھ کر آس پاس کے علاقوں تک رسائی میں یہ کلیدی عناصر رہے ہیں۔

ہم نے 1994 میں بھوج پوری میں کام کا آغاز کیا اور اُس کے بعد اس ترتیب کے ساتھ دیگر زبانوں تک پھیلاتے چلے گئے: اوادھی (1999) کزنز (2002) بنگالی (2004) مگاہی (2006) پنجابی سندھی ہندی اور انگریزی (شہری علاقوں میں) اور ہریانوی (2008)، اینگیکا (2008) میتھیلی (2010) راجھستانی (2015)

ان تحریکوں کی قیادت مقامی طور پر ہوتی رہی اور ہم اُن کے ساتھ شراکت بڑھاتے چلے گئے۔ ہم نے حال ہی میں مشرقی بہار سے تعلق رکھنے والے پندرہ سے زائد اینگیکا

رہنماؤں کو ایک جامع اور مربوط منسٹری کی تربیت دینا شروع کی ہمارا ارادہ ہے کہ آنے والے سالوں میں اینگیکا کے مختلف مقامات پر ایسے تین تربیتی مراکز قائم کر کے اینگیکا کے مقامی لوگوں میں سے مزید رہنما تیار کریں۔ میتھیلی زبان بولنے والوں کے درمیان کام کرنے والے ہمارے کلیدی شراکت دار بھی اینگیکا کے علاقے میں اپنے کام کو وسعت دے رہے ہیں۔



جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیامیں، تحریکیں مزید تحریکوں کا آغاز کرتی ہیں

گمار^{1,2}

سال 1995 میں میں نے نارسا قوموں کے درمیان انجیل کی منادی اور چرچز کے قیام کا آغاز کیا۔ میرا ہدف سال 2020 تک 100 چرچز قائم کرنا تھا لیکن 2007 تک میں نے صرف 11 چرچز کا آغاز کیا۔ کچھ لوگ اسے کامیابی سمجھیں گے، لیکن میں بہت پریشان تھا کیونکہ میں جان چکا تھا کہ اس رفتار سے میں 2020 تک کسی صورت 100 چرچ قائم نہیں کر سکوں گا۔ 2 ماہ تک میں خدا کے سامنے گڑگڑاتا رہا: "مجھے 100 چرچز قائم کرنے کا راستہ دکھا!" پھر سال 2007 کے وسط میں مجھے "فور فیلڈ زیرو بجٹ" چرچ پلانٹنگ کی ایک تربیت میں شمولیت کا دعوت نامہ ملا۔ میں صرف ایک سیشن میں شرکت کر سکا لیکن اُس ایک گھنٹے نے میری زندگی اور میری منسٹری کا انداز بدل کر رکھ دیا۔ میں نے دیکھا کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو افزائش کا ایک ایسا طریقہ سکھایا تھا جس کے لئے بیرونی مالی امداد کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

میں نے یہ جانا کہ میں روایتی انداز کے چرچ قائم کر رہا تھا، جس میں نئے ایماندار مجھ پر انحصار کر رہے تھے۔ میں سمجھ گیا کہ مجھے اس کی بجائے نئے ایمانداروں کو شاگرد بنانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ کلام کی منادی کر سکیں، اور نئے شاگرد بنا کر نئے چرچز قائم کر سکیں۔ میں نے "صفر بجٹ" والے چرچز قائم کرنے شروع کئے جو نئے چرچز کو جنم دینے لگے۔

ابتدا میں صرف چودہ لوگوں نے ایمان قبول کیا۔ وہ ان پڑھ لوگ تھے جو صرف زبانی طریقے سے علم حاصل کرنا جانتے تھے۔ میں نے

1 مشن فرنٹئیرز www.missionfrontiers.org کے جنوری-فروری 2018 کے شمارے میں صفحہ نمبر 34 پر شائع ہونے والے مضمون سے ماخوذ۔

2 گمار ایک ہندو پروہت کے بیٹے ہیں۔ وہ مندر تعمیر کرنے کی تربیت حاصل کرتے ہوئے پلے بڑھے۔ دس سال سے زائد عرصے تک روایتی چرچز قائم کرتے رہنے کے بعد انہوں نے افزائشی نمونے کا استعمال شروع کیا۔ خدا نے گمار اور دیگر بہت سے لوگوں کے ذریعے گزشتہ دس سالوں میں ہزاروں چرچز قائم کیے ہیں۔

ایک ماہ تک اُن چودہ لوگوں کو اپنے گھر میں تربیت دی۔ چو نکہ وہ سب باقاعدہ نوکریاں کرنے والے تھے، اس لئے مختلف لوگ میرے پاس مختلف دنوں میں آتے رہے۔ یہ ایک بہت بڑا چیلنج تھا لیکن خدا نے مجھے ہمت دی کہ میں دل نہ ہاروں۔ تربیت مکمل ہونے کے بعد وہ نئے چرچز قائم کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔

پھر ایک سال سے کم عرصے کے بعد جب میں نے اُن سب کو بلایا اور پھل کا حساب لگایا تو ہم نے جانا کہ ہم 100 چرچز قائم کر چکے ہیں! فور فیلڈز کا اسلوب (CPM)

(MODEL استعمال کرتے ہوئے ہم اپنے متعین کردہ وقت سے 12 سال پہلے ہی 100 چرچ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے !

میں نے خُدا سے پوچھا ، " اب مجھے کہاں جانا چاہیے ؟ " اُس نے کہا ، " کہیں مت جاؤ۔ ان ہی چرچز کو تربیت دو۔ ان سو چرچز کو ایسی تربیت دو کہ اُن میں سے ہر ایک تین نئے چرچ قائم کرے "۔ میں نے اپنے مقامی چرچ کے راہنما وں کو تربیت دی اور انہوں نے اُس کے بعد اپنے لوگوں کو تربیت دی ۔ کچھ چرچز نے پانچ نئے چرچز کا قیام کیا ۔ اُن میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو ایک نئے چرچ کی ابتدا بھی نہیں کر سکے۔ اگلے سال تک 100 چرچز کا نیٹ ورک 422 چرچز تک پہنچ چکا تھا ۔ ہم نے اُن تمام چرچز کو تین مزید چرچ قائم کرنے کی تربیت دی اُس سے اگلے سال چرچز تعداد 1268 ہو چکی تھی ۔

پھر خُدا نے مجھ سے کہا : " یہی مقصد لے کر دوسرے چرچز کے پاس جاؤ "۔ سو میں نے یہی کام ملک کے دیگر حصوں میں کرنا شروع کر دیا ۔ میں نے لوگوں سے کہا ، " آؤ اور دیکھو کہ خُدا کیا کر رہا ہے ۔ دیکھو کہ ہمارے ایماندار کیسے جیتے اور خدمت کرتے ہیں "۔ جب لوگ آتے اور تربیت حاصل کرتے چلے گئے ، اُن کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا اور وہ تیسری اور چوتھی نسل تک پہنچ گئے ۔ میں نے 5000 کے لئے دعا کی اور خُدا نے مجھے 5000 دیئے۔ جب میں نے 5000 کے لئے دعا کی تو خُدا نے مجھے 50000 دے دیئے ۔

یہ تحریک مزید نئی تحریکیں شروع کر رہی ہے۔ یہ سب کچھ تین وجوہات کہ بنا پر ممکن ہوا :

1. اپنے ہی لوگوں تک رسائی حاصل کرنے کا مقصد رکھنے والے لوگ ہمارے پاس آ کر کام کرتے ہیں اور دس دنوں کی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ پھر وہ واپس جاکر ایک تحریک کا آغاز کر دیتے ہیں ۔
2. ہم خود اُن کے ملکوں میں جاتے ہیں کیونکہ اُن میں سے کچھ ہمارے تک پہنچنے کی استعداد نہیں رکھتے ۔ پہلے ہم ابتدائی ٹریننگ کرواتے ہیں اور پھر اُن میں سے کچھ کو میں دوسری تربیت کے لئے بُلاتا ہوں جہاں 50 فیصد تربیت میں خُود کرواتا ہوں اور 50 فیصد وہ کرواتے ہیں ۔ پھر تیسری تربیت کے لئے میں اُن کی کوچنگ کرتا ہوں کہ پوری کی پوری تربیت وہ خود کروائیں۔ پھر اُس کے بعد میں اُن کے پاس جاتا ہوں جو یہ سب کچھ سیکھنے کے بعد تربیتی اصولوں کا استعمال کر رہے ہوتے ہیں ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہر تین مہینے کے بعد انہیں بُلائیں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ سب کچھ کیسے ہو رہا ہے پھر اُس کے بعد ہم اُن کے پاس جا کر جائزہ کاری کرتے ہیں۔ ہم سہ ماہی بنیادوں پر مختلف ممالک میں جائزہ کاری کرتے ہیں ۔
3. آخر میں ہم اپنے شراکت داروں کو اُن کے اپنے علاقوں میں ایک مقصد عطا کرتے ہیں ۔ "کوئی جگہ باقی نہ رہ نہ جائے "۔ جائزہ کاری کی تربیت کے لئے ہم

ماسٹر ٹرینر بھیجتے ہیں (یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو تربیت کے اس نمونے کو پوری طرح سمجھتے ہیں اور دوسروں کو تربیت دینے کے اہل ہوتے ہیں) یہ ماسٹر ٹرینر پھر اُن لوگوں کی تربیت کرتے ہیں ۔

اب تک ہم 56 ایسے گروہوں تک پہنچ چکے ہیں جن میں اس سے پہلے کوئی سرگرمی موجود نہیں تھی۔ اب ہماری منسٹری ہمارے ملک کی تقریباً ہر ریاست میں موجود ہے اور ہمارا کام جنوبی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا کے 12 ممالک میں پھیل چکا ہے۔ ہم اپنے ملک میں 150 ماسٹر ٹرینر تیار کر چکے ہیں ۔ 24:14 کے وسیلے سے مجھے یہ جان کر بہت حوصلہ افزائی ملی کہ میں اکیلا نہیں ہوں بلکہ میں صحیح راستے پر جا رہا ہوں ۔ 24:14 میں شامل دیگر لوگ بھی بہت سا پھل آتا ہوا دیکھ رہے ہیں اور اُن کا مقصد بھی میرے جیسا ہی ہے ۔ ہمارے نیٹ ورک کے مقاصد 24:14 کے اتحاد سے مطابقت رکھتے ہیں : ہم سال 2025 تک کوئی ایسا مقام نہیں چھوڑنا چاہتے جہاں تک کلام پہنچ نہ چکا ہو ۔

بتھیار ڈالنے والے :مشرق وسطیٰ میں تحریکیں نئی تحریکوں کی ابتداء کر رہی ہیں ۔

"ہیرلڈ" اور ولیم جے ڈبلیوس

جب مجھے میرے فون پر ایک خفیہ پیغام موصول ہوا تو میں اُس کے سادہ اور جرات مندانہ انداز پر حیران رہ گیا۔ اور ساتھ ہی میرے دوست اور مشرق وسطیٰ میں میرے شراکت دار " ہیرلڈ " کے الفاظ نے میرے اندر شکرگزاری کے جذبات پیدا کر دیئے۔ اگرچہ وہ ایک سابق امام، القاعدہ کا دہشتگرد اور طالبان کا راہنما رہا ہے ، یسوع کی معافی کی قوت سے اُس کا کردار گلی طور پر تبدیل ہو گیا ہے۔ میں اپنی اور اپنے خاندان کی زندگی کے معاملے میں ہیرلڈ پر مکمل اعتماد کر سکتا ہوں ، اور میں ایسا کر بھی چکا ہوں ہم مشترکہ طور پر دنیا کے 100 سے زائد ممالک میں گھریلو چرچز کی تحریک کے ایک نیٹ ورک کی قیادت کر رہے ہیں ،جسے انطاکیہ کے خاندان کے چرچ کہا جاتا ہے۔ اُس سے دو دن قبل میں نے ہیرلڈ کو ایک پیغام بھیجا تھا جس میں میں نے پوچھا تھا کہ کیاسابقہ مسلمان اور اب مسیح کے پیچھے چلنے والے بہن اور بھائی جو عراق میں رہ رہے ہیں اُن میں سے کوئی یزیدیوں کی مدد کرنے کے لئے تیار ہو گا یا نہیں۔ اُس نے جواب دیا :

" میرے بھائی، خُدا پہلے ہی کئی مہینوں سے اس بارے میں ہم سے بات کر رہا ہے ۔ اور اُس کا حکم عبرانیوں 3: 13 کی بنیاد پر ہے: " اور جن کے ساتھ بد سلوکی کی جاتی ہے اُن کو بھی یہ سمجھ کر یاد رکھو کہ ہم بھی جسم رکھتے ہیں "۔ کیا آپ ایذا رسانی کی شکار مسیحی اور یزیدی اقلیتوں کو ISIS سے بچانے کے لئے ہمارے ساتھ کھڑے ہونے کے لئے تیار ہیں ؟ "

میں اس کا کیا جواب دے سکتا تھا؟ گذشتہ کئی سالوں سے ہماری دوستی ایک مضبوط عہد میں بندھ گئی تھی کہ ہم مل کر یسوع کے ساتھ ایک ہی راستے پر چلیں گے اور ارشادِ اعظم کی تکمیل کے لئے مل کر کام کریں گے۔ ہم مل کر ایسے راہنماؤں کی تربیت پورے جوش و جذبہ سے کر رہے تھے جو خود کو مسیح کے حوالے کر کے مزید شاگردوں کی افزائش کریں اور پھر قوموں تک اُس کی محبت کا پیغام لے کر جائیں ۔ اب ہیرلڈمجھے ایک اور بڑا قدم اٹھانے کو کہہ رہا تھا کہ میں لوگوں کو گناہ کی غلامی اور ISIS کے خوفناک جرائم سے بچانے میں اُس کی مدد کروں میں نے جواب دیا : " ہاں میرے بھائی میں تیار ہوں۔ اب دیکھتے ہیں کہ خُدا کیا کرتا ہے "

چند ہی گھنٹوں میں مشرق وسطیٰ میں چرچز قائم کرنے والی تربیت یافتہ اور تجربہ کار ٹیمیں تیار ہو گئیں جو اپنی اپنی کام کی جگہ چھوڑ کر ISIS سے لوگوں کو نجات دلانے کے لئے سب کچھ کرنے کے لئے رضا مند تھیں ۔ یہ جان کر ہمارے دلوں میں ایک دائمی تبدیلی آ گئی۔

خُدا ہم سے پہلے ہی یہ کام کر رہا تھا! ISIS کی درندگی اور ظلم کا شکار ہونے والے یزیدی ہمارے زیر زمین خفیہ مقامات تک پہنچنے لگے تھے۔ ان مقامات کو ہم " کمیونٹی آف ہوپ رفیوجی کیمپس " کہتے ہیں ۔ ہم نے مفت طبی امداد، ذہنی صدمے سے نکالنے کے لئے

مشاورت، تازہ اور صاف پانی ، پناہ گاہ اور تحفظ فراہم کرنے کے لئے مقامی مسیحیوں کی ٹیمیں متحرک کر دیں۔ یہ گھریلو چرچز کے مسیحی پیروکاروں کی ایک تحریک تھی جو اپنے ایمان کا عملی اظہار کر کے دوسرے لوگوں کو متاثر کر رہے تھے ۔ ہم نے یہ بھی جانا کہ اُن ٹیموں کے بہترین کارکن قریبی گھریلو چرچز سے تعلق رکھتے تھے ۔ وہ زبان اور تہذیب سے واقف تھے اور اُن کے دلوں میں انجیل کی منادی اور چرچ قائم کرنے کا جذبہ تھا۔ دیگر NGOs جو حکومت کے ساتھ رجسٹرڈ تھیں انہیں ایمان کے پیغامات دینے کی اجازت نہیں تھی ۔ لیکن مقامی چرچز کی جانب سے غیر رسمی کاوشیں دعاؤں ، کلام پڑھنے ، شفا دینے ، محبت اور دیکھ بھال سے بھرپور تھیں ! اور چونکہ ہماری ٹیم کے راہنماؤں کو یسوع کی جانب سے عظیم معافی کا فضل مل چکا تھا ۔ تو اُن کی زندگیاں خود کو یسوع کے حوالے کر دینے اور بے انتہا جرات کے جذبے سے عملی طور پر بھرپور تھیں ۔

جلد ہی ہمیں خطوط موصول ہونے لگے :

میرا تعلق ایک یزیدی خاندان سے ہے ۔ ایک طویل عرصے سے جاری جنگ نے میرے ملک کے حالات بہت خراب کر دیئے ہیں۔ لیکن اب ISIS کی وجہ سے یہ حالات مزید بگڑ گئے ہیں ۔

گذشتہ ماہ اُنہوں نے ہمارے گاؤں پر حملہ کیا ۔ انہوں نے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور مجھے کچھ اور لڑکیوں سمیت اغوا کر لیا ۔ ان میں سے بہت سوں نے میری آبرو ریزی کی میرے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کیا ۔ حکم نہ ماننے پر مجھے کئی مرتبہ مارا پیٹا گیا۔ میں نے اُن سے التجائیں کیں، "خُدا کے لئے میرے ساتھ یہ نہ کرو"، لیکن وہ ہنس کر یہ کہتے "تم ہماری غلام ہو ۔" انہوں نے بہت سے لوگوں پر میرے سامنے تشدد کیا اور بہت سوں کو قتل بھی کیا ۔

ایک روز وہ مجھے فروخت کرنے کے لئے کسی دوسری جگہ لے گئے۔ میرے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ اور جب میں اپنے خریدنے والوں کے ساتھ چلی تو میں چیخ چیخ کر رو رہی تھی۔ 30 منٹ کے بعد خریدار نے کہا، "میری عزیز بہن، خُدا نے ہمیں یزیدی لڑکیوں کو ان بدکردار لوگوں سے بچانے کے لئے بھیجا ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ انہوں نے 18 لڑکیوں کو خریدا تھا ۔

جب ہم کمیونٹی آف ہوپ کیمپ پہنچے تو ہم سمجھ گئے کہ خُدا نے ہمیں بچانے کے لئے اپنے لوگوں کو بھیجا تھا۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ان آدمیوں کی بیویوں نے اپنے سونے کے زیورات بیچ کر ہمیں چھڑانے کی قیمت ادا کی تھی۔ اب ہم محفوظ ہیں ، خدا کے بارے میں جان رہے ہیں اور ایک اچھی زندگی گزار رہے ہیں ۔

(ہمارے کمیونٹی آف ہوپ رفیوجی کیمپ کے ایک لیڈر کی جانب سے ایک خط)
کئی یزیدی خاندانوں نے یسوع مسیح میں ایمان کو قبول کر لیا ہے اور وہ ہمارے راہنماؤں کے ساتھ مل کر اپنے لوگوں کے لئے کام اور خدمت انجام دینا چاہتے ہیں ۔ یہ بہت اچھی بات ہے کیونکہ وہ انہیں اپنے تہذیبی اصولوں اور طریقوں کے مطابق ایمان کا پیغام دے

سکتے ہیں۔ آج مسیح کے پیروکار متاثرہ لوگوں کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں کہ خُدا اُن کی ضروریات پوری کرے اور انہیں مسلم انتہا پسندوں سے محفوظ رکھے۔ براہِ کرم ہمارے ساتھ دعا میں شامل ہوں۔

ایک معجزے کا آغاز ہو چکا تھا۔ اُس پاس کی قوموں میں سے خود کو مسیح کے حوالے کر دینے والوں کی ایک تحریک شروع ہو چکی تھی۔ یہ لوگ جو اس سے قبل اسلام میں پھنسے ہوئے تھے، انہیں اُن کے اپنے گناہ سے نجات مل چکی تھی اور اب وہ اپنے منجی یسوع کے لئے زندگیاں گزار رہے تھے۔ وہ دوسروں کو بچانے کے لئے اپنی جانیں قربان کر رہے تھے۔ اب یزیدیوں کے درمیان مسیح کے پیروکاروں کی ایک دوسری تحریک کا آغاز ہو چکا ہے۔

یہ سب کیسے ممکن ہوا؟ ڈی ایل موڈی کے الفاظ کے مطابق: "دنیا نے ابھی تک نہیں دیکھا کہ خُدا ایسے شخص کے ساتھ مل کر کیا کچھ کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو پوری طرح اُس کے حوالے کر دے۔ خُدا کی مدد کے ساتھ میں ایک ایسا شخص بننے کا مقصد رکھتا ہوں۔"

24:14 گزشتہ کاوشوں سے مختلف کیوں ہے؟

ولیم او برائن اور آر۔ کیتھ پارکس

ہر دور میں ایسے باصلاحیت اور بُلاہٹ کے حامل بین التہذیبی مشنری موجود رہے ہیں جو پوری دُنیا کو یسوع کے بارے میں آگاہ کرنے میں کردار ادا کرنے کی خواہش کے حامل تھے۔ سٹفنس کی سنگساری کے بعد راہِ حق کے پیروکار اپنی جانیں بچانے کے لیے سامریہ اور دیگر علاقوں میں بھاگ گئے۔ کلام کی کہانیاں سنانے والے ان بے نام لوگوں نے قول اور فعل کے ذریعے خوشخبری پھیلانی۔ 1989 میں ڈیوڈ بیرٹ نے نشاندہی کی کہ 33 عیسوی سے آج تک انجیل کی منادی کے 788 منصوبے بنائے گئے تب سے آج کے دور تک بہت سے نئے منصوبے بھی اُبھرے ہیں۔ سوال اُٹھ سکتا ہے: "24:14 کس لحاظ سے مختلف ہے؟"

ادارہ جاتی بامقابلہ بُنیادی کاوش : ماضی میں زیادہ تر منصوبے کسی نہ کسی تنظیم، ادارے یا فرقے پر مرکوز رہے ہیں اگرچہ اس کے نتیجے میں مشنری سرگرمیاں اور دُنیا بھر میں مسیح کی جانب آنے والے لوگوں کی تعداد بڑھی لیکن اُن لوگوں تک رسائی کی کوششیں نہیں کی جاسکیں جن تک کلام نہیں پہنچ سکا تھا۔ اس کے علاوہ ایسی ایماندار جماعتیں بھی قائم نہ ہو سکیں جو خود اپنی افزائش کرتیں۔

24:14 کسی تنظیم یا فرقے سے منسلک نہیں ہے اس کی تشکیل تنظیمی راہنماؤں نے محض نظریات کی بنا پر نہیں کی اس کی چلانے والوں میں زمینی حقائق سے باخبر سرگرم کارکنان ہوتے ہیں جو اصلی تحریکوں میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تر عملی اور نسبتاً کم نظریاتی معیار کی حامل ہے۔ اس تنظیم کا مرکز نگاہ یہ مقصد ہے کہ تمام نا رسا قوموں تک موثر انداز میں پہنچ کر اُن کو سرگرم کیا جائے۔

بندھنوں سے آزاد بھیجنے کا عمل : 24:14 کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ کارکنان بین التہذیبی گروپوں تک محدود نہیں ہیں اور کثیر مالی وسائل کا تقاضا نہیں کرتے نئے ایماندار خوشخبری کے منادوں کہ شراکت کار بن جاتے ہیں اور یوں کلام کی گواہی دینے والوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔

جدید ٹیکنالوجی کی دستیابی : بھی ایک اہم عنصر ہے ان میں سے سب سے زیادہ قابل ذکر ٹرانسپورٹ اور مواصلاتی رابطے ہیں اس کے نتیجے میں کلام کا ترجمہ تیز رفتار اور تربیتی وسائل کی تقسیم بہتر ہو جاتی ہے اس کے علاوہ ٹیم کے ممبران کے ساتھ رابطے زیادہ تواتر کے ساتھ ہوتے ہیں اور کامیابی کا امکان بڑھ جاتا ہے تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ ٹیکنالوجی روبرو ملاقات کا متبادل نہیں ہو سکتی اس لیے اس منصوبے کو آگے بڑھانے میں روبرو ملاقاتیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

بہتر جائزے اور اعداد و شمار سے آگاہی : ٹیکنالوجی کے استعمال سے نا مکمل کام کی درست ترین تصویر سامنے آتی ہے 1974 میں عالمی منادی کے موضوع پر **لوسین** کانفرنس میں بہت سے کامیابیاں ملیں۔ ان میں سے ایک "نا رسا قوموں کے گروہ" کی اصطلاح تھی جو فُلر تھیولاجیکل سیمنری کے رالف وینٹر نے پیش کی ماضی میں تمام

منصوبے پوری پوری قوموں کے لیے بنائے جاتے رہے اور قوموں میں موجود مختلف نسلی گروہوں اور زبانوں کو نظر انداز کیا جاتا رہا۔ 24:14 کے پاس اب ایسے اعداد و شمار اور معلومات موجود ہیں جو زیادہ قابلِ بھروسہ اور قابلِ استعمال ہیں ذمہ داری کو مخصوص انداز میں بیان کر دیا گیا ہے اس سے بڑھ کر نا صرف سرگرمی بلکہ سی پی ایم کی سرگرمیوں کی معلومات بھی حاصل کی جا رہی ہے اس کے نتیجے میں شاگردوں کی وہ ضروری افزائش ہو رہی ہے جو کسی نارسا گروہ تک حقیقی رسائی کے لیے ضروری ہے۔

بائبل کی بنیادوں پر قائم : 24 : 14 کا طریقہ کار بائبل کے اصولوں پر مبنی ہے جو تنظیم کو بے انتہا فائدہ پہنچاتا ہے۔ ماضی میں غیر ملکیوں کو روحانی راہنمائی کے لیے لازمی سمجھا جاتا تھا اور گروپوں کی تعداد بڑھنے کے ساتھ ساتھ مشنریوں کا وقت، توانائی اور وسائل دباؤ میں آ جاتے تاہم 24 : 14 لوقا 10 میں مذکور سلامتی کے فرزند کا اصول استعمال کرتے ہوئے ان کے رابطوں اور تعلقات کے ذریعے دل جیت لیتی ہے۔ دریافتی بائبل سٹڈی اور روح القدس کی راہنمائی سے شاگرد بنا کر انہیں فرما برداری سیکھائی جاتی ہے پھر ہر گروپ شاگرد سازوں کی مزید نسلیں بڑھتا جاتا ہے یوں غیر ملکیوں پر دباؤ نہیں پڑتا بلکہ مقامی راہنما اپنی قوم کے لوگوں کو شاگرد بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

مصدقہ کامیاب ماڈل : 24 : 14 کے اتحاد کی تحریکیں شاگردوں اور چرچ کی بے انتہا افزائش دیکھ رہی ہیں۔ تہذیبی تناظر سے مطابقت رکھنے والے یہ ماڈل انسانی وسائل پر انحصار نہیں کرتے خداوند ان ماڈلوں کو تمام نارسا قوموں تک پہنچنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ 24:14 کے کلیدی راہنما اس کام کے آغاز اور اس کی کامیابی کے تعین کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں گذشتہ دو دہائیوں میں وہ ایسے عوامل کی نشاندہی کر چکے ہیں جو کسی تحریک کو تیز رفتار یا سُست بنا سکتے ہیں ماضی میں کئی مرتبہ جب کوئی نئے اسلوب استعمال کئے گئے تو ان کے فوائد جانچنے کے لیے جائزہ کاری کی مہارتیں موجود نہیں تھیں۔ اب انجیل کے مناد مسلسل تبدیلیاں کرنے کے اہل ہیں جن میں قیادت کی تبدیلی، قریبی گروپوں کے ساتھ رابطے یا تجربے کے حامل افراد کی فراہمی ہو۔

ایک بہت خاص اتحاد : مجموعی طور پر 24:14 دو لازمی اور ایک دوسرے سے مربوط موضوعات کا مرکب ہے : نارسا قومیں اور ثمر آور تحریکوں میں مل کر کام کرنا ہم جانتے ہیں کہ خوشخبری کی منادی دُنیا کی تمام اُمتوں اور قوموں کے لیے ہے 24:14 میں شامل لوگ مختلف قومیتوں کی ایک وسیع پس منظر سے آتے ہیں اور مغربی تہذیب کی قید سے آزاد ہوتے ہیں۔

دُعا: بے شک دُنیا میں انجیل کی منادی کے تمام منصوبوں کے لیے دُعا ایک لازمی عنصر رہی ہے تاہم ان میں سے زیادہ تر کہ لیے دُعاؤں کا دائرہ کسی ایک تنظیم یا فرقے تک محدود رہا اس کے برعکس اس منصوبے کا آغاز ہی دُنیا بھر میں تمام لوگوں کی دُعاؤں سے ہوا اور پھر جب نئے شاگرد شامل ہوتے ہیں تو ایمان میں آنے والے نارسا لوگ دُعا

کو ایک نیا پہلو دے دیتے ہیں جو کہ اس منصوبے کی کامیابی کے لیے لازمی ہے - یہ عالمگیر دُعائیں 24:14 کا خاصہ ہیں -

1985 میں ہم دُنیا کے نقشے پر نظر ڈالی اور یہ جانا کہ دُنیا کے نصف سے زائد ممالک جو روایتی مشنریوں کے لیے ممنوع ہیں ، پوری دُنیا تک پہنچنے کے ہمارے جُرات مندانہ منصوبوں کا حصہ ہی نہیں ان ممالک میں انجیل سے محروم قوموں کی بہت بڑی اکثریت تھی ہم نے دیگر تنظیموں کے ساتھ مل کر مشن کے طریقہ کار تبدیل کرنے کی کوشش کی تا کہ اس تلخ حقیقت کو بدلا جا سکے۔

خُداوند نے 1985 سے جو کُچھ کیا ہے ہم اُس پر بہت پُر جوش ہیں اور ہم دُنیا بھر میں اپنے بہت سے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ 24:14 کے اتحاد میں شامل ہیں - ہمارا مقصد اُس دِن کو قریب لانا ہے جب خوشخبری کی منادی دُنیا کی ہر قوم ، قبیلے ، زبان اور اُمت تک پہنچ جائے -

1- مشن فرنٹیرز ، www.missionfrontiers.org جنوری - فروری 2018 کے

شمارے میں صفحہ 38 اور 39 پر شائع ہونے والے مضمون کی تدوین شدہ صورت -

2- ولیم او برائن انڈونیشیا میں سرگرم مشنری ، امریکہ میں چرچ کے تخم کار اور پاسٹر ، IMB کہ ایگزیکٹیو نائب صدر ، سیم فورڈ یونیورسٹی میں گوبل سینٹر کے بانی ، ڈائریکٹر اور بیسن ڈیونٹی سکول میں مشن پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے چکے ہیں - 1998 میں چھپنے والی کتاب Choosing a future for U.S Missions کہ شریک مصنف بھی ہیں -

آر کیتھ پارکس Southwestern Baptist Theological Seminary سے ڈاکٹر اور

تھیالوجی کی ڈگری کے حامل ہیں انہوں نے انڈونیشیا میں مشنری ، IMB کے صدر اور

CBF کے لیے گوبل مشن کواڈنیٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دی ہیں - ہلین جین اُن کی

اہلیہ ہیں اور اُن کے چار بچے اور ساتھ پوتے پوتیاں ہیں - آج کل وہ FBC Richardson

TX میں بین الاقوامی طلبا کو بائبل سٹڈی کی تربیت دیتے ہیں -

ہمارا جواب

مقصد کی تکمیل میں ہمارا کردار کیا ہے ؟

متی 14: 24 میں یسوع نے وعدہ کیا کہ بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہو گی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہو گا ۔

تاریخ میں ایسا پہلی مرتبہ ہو رہا ہے کہ ہم دنیا بھر کی قوموں کی نشاندہی کر کے ایسی قوموں کی شناخت کر رہے ہیں جن تک انجیل کی خوشخبری ابھی تک نہیں پہنچی۔ ہم دنیا بھر میں بہت سی تحریکوں میں خُدا کے حیرت انگیز کام بھی دیکھ رہے ہیں۔

اب سوال یہ ہے : " ہمارا جواب کیا ہے ؟ مقصد کی تکمیل میں ہمارا کردار کیا ہے ؟" آخری وقت کے بارے میں بات کرتے ہوئے پطرس نے لکھا :

"جب یہ سب چیزیں اِس طرح پگھلنے والی ہیں تو تمہیں پاک چال چلن اور دین داری میں گیسّا گُچھ ہونا چاہئے۔ اور خُدا کے اُس دِن کے آنے کا گیسّا گُچھ مُنتظر اور مُشتاق رہنا چاہئے ۔ جس کے باعث آسمان آگ سے پگھل جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدّت سے گل جائیں گے۔" (2-پطرس 11-12: 3)

خُداوند کے دن کو جلدی لانے کے لئے ہم اپنا کردار کیسے ادا کر سکتے ہیں ؟ 24:14 کے ساتھ منسلک ہوتے ہوئے ہم مسیح کے عالمگیر بدن میں ایسے شراکت داروں کی تلاش کرتے ہیں جو بادشاہی کی خوشخبری تمام نارسا قوموں تک پہنچانے اور ہر جگہ تک چرچز کی تخم کاری کی تحریکوں کے ذریعے لے جانا چاہتے ہیں ۔

کتاب کے اس حصے میں ہم دیکھیں گئے کہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے ہم اپنا کردار کیسے ادا کر سکتے ہیں۔ سٹیو سمتھ اپنی کتاب "CPM ُ Essentials on Napkin" میں CPM کے طریقہ کار کے کلیدی حصوں کی وضاحت کرتے ہیں یہ کلیدی اصول اُن تمام لوگوں کے لئے ہیں جو تحریکیں شروع کرنا چاہتے ہوں ۔ چاہے وہ افراد ہوں ، چرچز ہوں یا مشن ایجنسیاں ہوں ۔ اُس کے بعد ان تینوں گروپوں میں سے ہر ایک کے لئے مثالوں کے ذریعے راہنمائی دی گئی ہے کہ وہ کس طرح سے تحریکوں میں سرگرم ہو سکتے ہیں ۔

سوال یہ نہیں ہے کہ متی 14: 24 میں لکھا ہوا یسوع کا وعدہ پورا ہو گا یا نہیں ۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس مقصد کی اپنی ہی نسل میں تکمیل کے لئے اپنا کردار ادا کریں گے یا نہیں ۔

CPM کے لازمی تقاضوں کا خاکہ ایک نیپکین پر

سٹیو آر سمتھ

چلیں آپ نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ آپ خُدا کی مدد سے اپنے علاقے یا نارسا قوم کے گروپ میں چرچ کی تخم کاری کی تحریک (CPM) شروع کرنا چاہتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے: "میں کہاں سے شروع کروں؟" فرض کریں کہ ہم ایک کافی شاپ میں بیٹھے ہیں اور میں آپ کے ہاتھ میں ایک نیپکین پکڑا کر کہتا ہوں، "اس پر اپنے CPM کے راستے کا خاکہ بنائیے"۔ کیا آپ کو پتہ ہو گا کہ شروع کہاں سے کرنا ہے؟

آپ کو کسی ایسے راستے پر چلنے کی بجائے جس کی منزل کوئی نہ ہو، ایک ایسی راہ پر چلنا ہے جو آپ کو ایک تحریک کی کامیابی تک لے جائے آپ کے لئے یہ سمجھنا لازمی ہے کہ وہ راستہ کیسا ہو گا۔

CPM کے راستے میں سب سے بڑا چیلنج "تحریک" کا لفظ ہے۔ چرچ کی تخم کاری کی تحریکیں خُدا شروع کرتا ہے نہ کہ اُس کے خادم۔ پھر بھی وہ اپنے خادموں کو ان تحریکوں کو آگے بڑھانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ یہ تب ممکن ہوتا ہے جب وہ خُدا کی راہوں کے بارے میں جان لیں اور اپنی منادی کی کوششیں پوری طرح اُس کے ہاتھوں میں دے دیں۔

منسٹری کے بادبان کھول کر روح کی ہوا سے بھرنا

اب اسے اس طرح سے دیکھیے ایک جہاز کا کپتان ہوتے ہوئے میں اُن سب چیزوں کو کنٹرول کر سکتا ہوں جن پر میرا اختیار ہو۔ میں بادبان کھول سکتا ہوں، پتوار کو صحیح جگہ پر لا سکتا ہوں، لیکن جب تک ہوا نہ چلے میری کشتی پانی پر ساکت رہے گی۔ میرا اختیار ہوا پر نہیں ہے۔ اور اگر ہوا چل رہی ہو اور میں بادبان کھولنا بھول جاؤں، تب بھی میں کہیں نہیں جا پاؤں گا۔ اس صورت میں ہوا تو چل رہی ہو گی لیکن مجھے یہ نہیں پتہ ہو گا کہ اُس ہوا کے ساتھ میں حرکت کیسے کروں۔

شرعی قانون کے ایک روایتی یہودی استاد کو یسوع کے طریقہ کار سمجھنے میں دشواری ہو رہی تھی یسوع نے اُسے کہا:

"ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے اور تُو اُس کی آواز سُنتا ہے مگر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے۔ جو کوئی رُوح سے پیدا ہوا ایسا ہی ہے۔" (یوحنا 3: 8)

روح کی ہوا کے بارے میں ہم پیش گوئی نہیں کر سکتے کہ وہ کیسے چلے گی۔ لیکن وہ چلتی ضرور ہے۔ سوال یہ نہیں ہے کہ کیا روح کی ہوا چل رہی ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے: "کیا میری منسٹری کی صورت حال ایسی ہے کہ وہ روح کی ہوا چلنے کے ساتھ حرکت کر کے خُدا کی تحریک بن سکے؟"

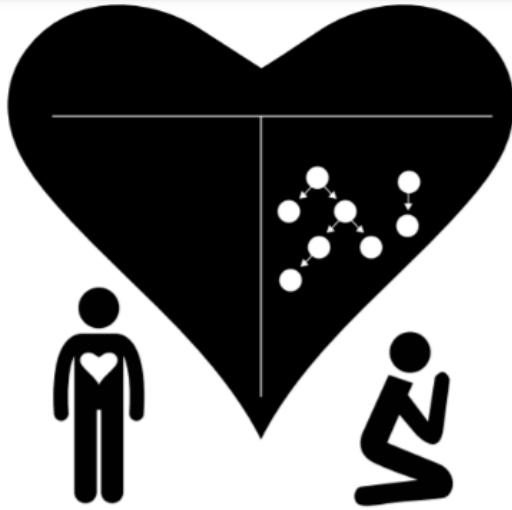
اگر ہماری منسٹریاں روح کے راستوں کے مطابق حرکت نہ کریں تو ہم اکثر جھنجھلا کر کہنے لگتے ہیں: "خُدا آج کے دور میں ویسا سر گرم نہیں ہے جیسا گذشتہ زمانوں میں تھا۔" لیکن پھر بھی دنیا بھر میں درجنوں CPM کی تحریکیں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ

:

"یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔" (عبرانیوں 13: 8)

دل اور چار کھیتوں کا خاکہ : CPM کے لازمی تقاضوں کا خلاصہ ایک نیپکین پر

CPM کی تحریکوں میں ایسے کون سے عناصر ہیں جن پر ہم اختیار رکھتے ہیں ایسی کون سی چیزیں ہیں جو ہمیں خدا کے روح کی چلائی ہوئی ہوا کی مطابقت میں بادبان کھولنے اور جہاز چلانے میں مدد دے سکتی ہیں CPM کی تحریکیں چلانے والے ان عناصر اور پہلوؤں کو کئی انداز میں بیان کرتے ہیں۔ لیکن ذیل میں CPM کے لازمی عناصر کی ایک سادہ سی تلخیص دی جا رہی ہے میں اکثر کافی شاپ میں بیٹھے ہوئے اپنے دوستوں کے لئے نیپکین پر یہ سادہ سی شکل خاکے کی صورت میں بنا کر دکھاتا ہوں۔ اگر آپ CPM کی منصوبہ بندی کا خاکہ ایک نیپکین پر نہیں بنا سکتے تو شاید آپ کے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی ایسی تحریک کی افزائش کرنا مشکل ہو جائے۔ آپ کی حوصلہ افزائی کے لئے بتاتا چلوں کہ میری ڈرائنگ بہت بُری ہے۔ لیکن میرا حوصلہ بلند ہے کہ میرے دوست اسے آگے بڑھا سکتے ہیں۔



اپنے لوگوں کے لئے خدا کا دل تلاش کریں اور ایمان کے ساتھ اُس کے مقصد کی تکمیل کے لئے اُس سے دعا کریں۔ آپ اور آپ کی ٹیم کے پاس ایک مقصد ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ تمام قوموں تک بادشاہی کی خوشخبری پہنچانا چاہتے ہیں، چاہے کچھ بھی ہو۔ (میں تصور ایک بڑے دل کی صورت میں)



میں اس خاکے میں پیش کیا جا رہا ہے)۔ آپ خُدا کے مقصد کو پورا کرنا چاہا رہے ہیں، نہ کہ اپنے مقصد کو۔ متی 6: 9-10 اور 28: 18-20 ہمیں بتاتے ہیں کہ اُس کی بادشاہی تمام قوموں اور تمام امتوں کے لئے آئے گی۔ اس مقصد اور تصور کے نتیجے میں لوگوں کی ایک بہت بڑی بھیڑ ایمان کے دائرے میں داخل ہو گی اور چھوٹے بڑے ہزاروں چرچز پیدا ہوں گے۔ اس مقصد کے حامل ایماندار اپنی زندگیوں میں بھی تبدیلیاں لاتے ہیں تاکہ وہ اپنے معاشرے میں خُدا کی بادشاہی لانے کا موجب بن سکیں۔

- چونکہ یہ مقصد بہت ہی بڑا ہے تو آپ اسے بنیادی حصوں میں تقسیم کریں۔ اس سے آپ جان سکیں گے کہ ابتدا کہاں سے کی جائے۔ ہر معاشرے میں لوگ مختلف بنیادوں پر رشتے استوار کرتے ہیں، مثلاً آس پڑوس میں رہنے والوں کے ساتھ، کام کے ساتھیوں، دوستوں، کسی کلب کے ساتھیوں کے ساتھ۔ آپ کا ہدف سادہ سا ہے۔ رائی کے دانے بوتے جائیے (متی 13: 31-33) تاکہ آپ اُن لوگوں اور اُن سے پرے مزید لوگوں تک رسائی حاصل کر سکیں۔

- جب آپ دیکھ لیں کہ اُن میں سے ہر جماعت کے اندر تحریک کی جڑوں نے زور پکڑ لیا ہے اور ایماندور اور چرچز کی چار جینریشنز - جی فور - وہاں قدم جما چکی ہیں تو آپ اگلے مرحلے پر جائیں (2 تیمتھیس 2: 2) (اسے نسلوں کے درخت کے ذریعے دکھایا جاتا ہے)۔ CPM کی کامیابی کا اندازہ کم از کم چار نسلوں کے مسلسل بڑھنے سے ہوتا ہے جو کہ ایک مختصر عرصے میں افزائش پائیں (سالوں یا مہینوں میں نہ کہ عشروں میں)۔ CPM کے موثر اور سرگرم کارکن ایمانداروں یا چرچز کی تعداد کی بجائے ایمانداروں اور چرچز کی نسلوں کی بنیاد پر اپنی کامیابی کا تعین کرتے ہیں۔ وہ اکثر اپنی تحریک کی کامیابی جینریشن یا نسلوں کے درخت کے ذریعے دکھاتے ہیں۔

جب تک ہم خُدا کے دل سے واقف نہ ہوں تو ہم اُس سے یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ معجزات دکھائے۔ وہ کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جو اُس کے دل کے مطابق نہ ہو یا اُس کے دل کی خواہش سے کم تر ہو۔

خُدا کی راہ پر چلنے والے خُدا کے دل کے لئے دعا کریں

خُداوند کے مقصد کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ آپ مسیح میں زندہ رہ کر ایک بنیاد قائم کریں (یوحنا 5: 15، زبور 78: 72، متی 11: 12، 17: 20) (اس کی ترجمانی ایک ایسے شخص کی تصویر سے کی جاتی ہے جس کا دل خُدا میں ہو)۔ پھل وہ ہی لوگ لاتے ہیں جو خُدا میں رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔ اس سے کم کچھ بھی ہو وہ عارضی اور ناقص پھل لائے گا۔ CPM میں مرکزی کردار کرنے والے خواتین و حضرات کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ روحانی طور پر دیگر لوگوں سے

بہت بلند ہوں ،لیکن یہ لازمی ہے کہ وہ مسیح میں جیتے ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ مسیح میں رہتے ہوئے بھی کوئی CPM کی تحریک شروع نہ کر سکیں۔ لیکن اگر آپ اُس میں زندہ نہیں ہیں تو آپ ایسی کوئی تحریک شروع کر ہی نہیں سکیں گے۔

• یاد رکھیے خُدا انسانوں کو استعمال کرتا ہے طریقوں کو نہیں ؛ خُدا لوگوں کو استعمال کرتا ہے اصولوں کو نہیں۔

جب ہم حلیمی کے ساتھ یسوع میں رہتے ہیں تو ہمیں اُس کے ساتھ ساتھ خُدا سے مسلسل اور پُر جوش دعا کرنی ہوتی ہے کہ وہ ہمارے ذریعے اپنا مقصد پورا کرے (متی 6: 9-10، لوقا 10: 2، 11: 5-13، اعمال 1: 14) (اسے گھٹتے ٹیکے ہوئے شخص کے خاکے میں دکھایا گیا ہے)۔ چرچز کی تخم کاری کی ہر تحریک کا آغاز ایک دعائیہ تحریک سے ہوتا ہے۔ جب خُدا کے لوگ پورے دل کے ساتھ اُس کے دل کی مرضی پوری ہونے کے لئے روزے رکھتے اور دعا کرتے ہیں تو حیران کن معجزے رونما ہونے لگتے ہیں۔

چار کھیتیاں

خُداوند کے مقصد کے پورا کرنے کے لئے آپ کو خُدا اور انسان کی شراکت میں اپنا کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس میں پانچ انتہائی بیش قدر سر گرمیاں شامل ہیں۔ اس کے ذریعے آپ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ خُدا آپ کو استعمال کر کے صحت مند اور باتسلسل تحریکیں چلانے لگے۔ آپ کو یہ لازماً کرنا ہے کہ ہر تحریک کے نتیجے میں نئے ایماندار پیدا ہو جائیں۔ اس سادہ سے CPM کے منصوبے کو ہم چار کھیتیاں کی صورت میں ظاہر کرتے ہیں۔ کسی بھی صحت مند CPM کو چلانے کے لئے ان چاروں کھیتیاں کا ہونا ضروری ہے۔ دنیا پھر میں کسان اپنی کھیتوں کے ساتھ ساتھ جھونپڑیاں یا مسکن بناتے ہیں جہاں وہ آرام کرتے ،اپنے اوزار سنبھالتے اور جنگلی جانوروں سے کھیتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہمیں بھی ایسے ہی ایک پلیٹ فارم کی ضرورت ہے جو اُن راہنماؤں کی صورت میں ملتی ہے جو چرچز اور تحریکوں کی نگرانی کرتے ہیں ہم ان چاروں کھیتوں کو الگ الگ رکھتے ہیں تاکہ ہم جان سکیں کہ وہ اہم عناصر کیا ہیں جنہیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ لیکن ان کی کوئی خاص ترتیب ہونا ضروری نہیں ہے مثال کے طور پر جب آپ کسی کو یسوع مسیح تک لائیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ پہلی کھیتی میں کام کر کے اپنے بھٹکے ہوئے خاندان کے لوگوں کو تلاش کر رہا ہو، اور اسی دوران آپ اُسے تیسری کھیتی (شاگردی) تک بھی لا سکتے ہیں۔ اور جب آپ اُسے شاگرد بناتے ہوئے تیسری کھیتی میں رکھ رہے ہیں تو آپ اُس کے اور اُس کے دوستوں کے ذریعے چوتھی کھیتی میں ایک چرچ بھی قائم کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ چاروں کھیتوں میں مختلف گروپوں کے ساتھ ایک ہی وقت میں کام کر رہے ہوں۔

پہلی کھیتی : خُدا کے تیار کئے ہوئے لوگوں کی تلاش (لوقا 10: 6، مرقس 1: 17، یوحنا 4: 35، 16: 8) (یہ عمل تصویر کے اُس حصے میں نظر آتا ہے جہاں کیاریوں میں بیج بوئے جارہے ہیں اور اچھی مٹی کی تلاش کی جا رہی ہے)

CPM کے سر گرم کارکن یقین رکھتے ہیں کہ اُن سے پہلے روح القدس لوگوں کو تیار کر چکا ہے جو فوری طور پر مثبت رد عمل دیں گے (یا جلد ہی مثبت رد عمل دینے کو تیار ہوں گے)۔ (یوحنا 16: 8) سینکڑوں کی تعداد میں روحانی بات چیت کے بعد وہ دیکھتے ہیں کہ کھیتی پہلے ہی تیار ہو چکی ہے وہ توقع کرتے ہیں کہ سلامتی کے یہ فرزند دوسروں کے دلوں کو جیتنے کے لئے اہم کردار ادا کریں گے (یوحنا 4: 35)۔ یہ لوگ اپنے اپنے علاقوں میں پہلے سے موجود ایمانداروں سے بھی رابطے کرتے ہیں جنہیں خدا نے CPM کے اس مقصد کے لئے شریک بننے کو تیار کر رکھا ہوتا ہے۔

لہذا آپ اور آپ کی ٹیم کو خدا کے تیار کئے ہوئے لوگوں اور کھیتوں کو پوری دلی جذبے کے ساتھ تلاش کرنے کی ضرورت ہے ہر چیز کو دو گروپوں میں تقسیم کر دیجیے:

بچائے ہوئے یا بھٹکے ہوئے۔ مرقس 1: 17 کی تعمیل کرتے ہوئے آپ کو بھٹکے ہوئے لوگوں کی تلاش کرنی ہے اور بچائے ہوئے لوگوں کو پورے دل کے ساتھ یسوع کے پیچھے چلنے میں مدد دینی ہے۔

- آپ بچائے ہوئے لوگوں کی تلاش کریں جو اُس شہر یا اُس قوم میں آپ کے ساتھ مل کر رسائی حاصل کریں گے انہیں کیسے تلاش کیا جائے؟ آپ انہیں خدا کا مقصد سمجھائیں اور اُس کے بعد انہیں تربیت دینے یا اُن کے ساتھ سیکھنے کی پیش کش کریں۔ وہ تمام CPM کی تحریک جنہیں میں جانتا ہوں وہ اسی انداز سے شراکت کے ساتھ شروع ہوئیں ایسے لوگوں کی تلاش کے لئے ہمیں روحانی بات چیت بار بار کرنے کی ضرورت ہے۔
- آپ اور آپ کی ٹیم مل کر کھوئے ہوئے سلامتی کے فرزند تلاش کریں اور اُن کے سامنے گواہیاں دینا شروع کریں آپ کو ایسے لوگوں کی تلاش کے لئے بار بار (سینکڑوں مرتبہ) روحانی گفتگو کرنا پڑے گی سو CPM میں گواہی دینا یا تبادلہ خیال کے درمیان سوالوں کے جواب دینا ایک سادہ سے پُل کا کام کرتا ہے۔

دوسری کھیتی: منادی کی افزائش (لوقا 10: 7-9، متی 28: 18-20) (اسے بیج سے پھوٹتے ہوئے پودے کی تصویر کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے)

بھٹکے ہوئے یا بچائے ہوئے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ہمیں منادی کی افزائش کو مدنظر رکھنا ضروری ہے لازمی ہے کہ کھوئے ہوئے لوگ انجیل کی خوشخبری اس انداز سے سُنیں کہ وہ اپنے طور پر مسیح کے پیچھے چل سکیں اور پھر اُس منادی کی خوشخبری کو اُسی انداز میں استعمال کر کے دوسروں کو خوشخبری دے سکیں CPM میں ہم صرف کتابی افزائش کی بات نہیں کرتے ہم ہر طریقے کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا یہ افزائش کر سکتا ہے یا نہیں اگر افزائش ممکن نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو یہ طریقہ بہت مشکل ہے یا میں شاگرد بنانے کی مہارتوں سے محروم ہوں۔

ہر CPM میں بہت سے شاگرد منادی کر رہے ہوتے ہیں اور سینکڑوں اور ہزاروں لوگ اُسے سُن رہے ہوتے ہیں اور یہ تمام لوگ اُس کی افزائش کر سکتے ہیں۔ یہ نمونہ لوقا کے باب نمبر 10 آیت نمبر 7 میں دیا گیا ہے جس میں ایمان رکھنے والا اور خُدا پوری محبت سے حاضر ہوتے ہیں اور دعا ہوتی ہے کہ خُدا اپنی قوت کے ذریعے اپنی محبت کا اظہار کرے تاکہ واضح طور پر یسوع کی خوشخبری کی منادی کی جا سکے اور سب لوگوں کو واحد بادشاہ یسوع کے پاس بُلانے کی دعوت دی جا سکے۔

تیسری کھیتی : شاگرد سازی کی افزائش (2 تیمتھیس 2: 2، فلپیوں 3: 17، عبرانیوں 10: 24-25) (اسے پھل لاتے ہوئے پودے کی صورت میں دکھایا گیا ہے)

جب لوگ ایمان لئے آئیں تو انہیں فوری طور پر چھوٹے چھوٹے گروپوں یا انفرادی بنیاد پر شاگرد سازی کے تعلق میں جوڑ لیا جاتا ہے۔ یہ شاگرد سازی ایسی ہوتی ہے جو قابلِ افزائش ہوتی ہے وہ مختصر دورانیے کی شاگرد سازی کی تربیت حاصل کرتے ہیں اور پھر اُن لوگوں کو تربیت دیتے ہیں جنہیں وہ گواہی دے رہے ہوتے ہیں یہ سب کچھ ایک قابلِ افزائش عمل کے ذریعے ہوتا ہے آخر کار وہ شاگرد سازی کے ایک طویل مدتی نمونے میں شامل ہو جاتے ہیں، جس کے ذریعے وہ خُدا کے کلام کو پوری طرح اپنے دل میں اتارتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ہمارے پاس ایسا قابلِ عمل نمونہ ہو جو نئے ایمانداروں کی روحانی افزائش اور اُس افزائش کو آگے بڑھانے کے لئے کام کرنے کے قابل ہو۔ شاگرد سازی کے قابلِ افزائش طریقوں میں ٹی فور۔ ٹی یعنی تربیت کاروں کی تربیت جیسے طریقہ کار استعمال کئے جاتے ہیں اس طریقے میں ایماندار سب سے پہلے ایک محبت بھرے احتساب کے ذریعے اپنا جائزہ لیتے ہیں، عبادت کرتے ہیں، پاسبانوں کی نگرانی میں رہتے ہیں اور بار بار اپنے مقصد کی یاد دہانی کرتے ہیں۔ پھر وہ کچھ وقت خُداوند کے مقصد کو جاننے کے لئے بائبل سٹڈی کرتے رہتے ہیں۔ اس سے آگے بڑھ کر وہ تیار ہو جاتے ہیں کہ وہ خُدا کی فرمانبرداری میں اس سارے عمل کے درمیان سیکھے ہوئے اسباق کو عملی طور پر دوسروں تک پہنچا سکیں اور اس مقصد کے لئے دعا کرنا لازمی ہے۔

چوتھی کھیتی : قابلِ افزائش چرچز (اعمال 2: 37-47)

(اسے کٹی ہوئی فصل کے بندلوں کی صورت میں دیکھا گیا ہے)
شاگرد سازی کے عمل کے دوران ایماندار چھوٹے چھوٹے گروپوں یا قابلِ افزائش چرچ کی صورت میں ملتے ہیں۔ CPM میں اکثر چوتھے یا پانچویں سیشن کے بعد یہ چھوٹا سا گروپ ایک چرچ یا کسی چرچ کا حصہ بن جاتا ہے۔ CPM کے اندر ایسے سادہ طریقہ کار موجود ہیں جس کے ذریعے بائبل کے اصولوں پر مبنی چرچ لوگوں کی تہذیبی ضروریات کے مطابق قائم کیا جا سکتا ہے۔ بہت سے لوگ اس مقصد کے لئے دائروی خاکے بھی استعمال کرتے ہیں۔

وسطی پلیٹ فارم : قابلِ افزائش راہنما (ططس 1: 5-9، اعمال 14: 23) (اسے کسانوں یا چوپانوں کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے)۔

بہت سے ایماندار ایسے راہنماؤں کی صورت میں ابھریں گے جو قابل افزائش بھی ہوں اور اُس مرحلے پر کام کی راہنمائی بھی کر سکنے کے قابل ہوں اُن میں سے کچھ ایک چرچ کے راہنما بن سکیں گے، کچھ کثیر تعداد میں گروپوں کی راہنمائی کر سکیں گے اور کچھ ایسے بھی ہوں گے جو پوری تحریک کی راہنمائی کرنے کے قابل ہوں گے ہر ایک کو اُس کی قیادت کی سطح کے مطابق مناسب راہنمائی اور تربیت کی ضرورت ہو گی۔ CPM کی تحریکیں نہ صرف چرچز قائم کرتی ہیں بلکہ یہ تحریکیں راہنماؤں کی افزائش بھی کرتی ہیں۔

تیروں کے نشان

بہت سے ایماندار ان چاروں کھیتوں میں دیکھائے جانے والے عوامل بار بار دوہراتے جائیں گے۔ کچھ خُدا کے تیار کئے ہوئے لوگوں کی تلاش کریں گے، کچھ منادی کریں گے، کچھ شاگرد بنائیں گے اور تربیت دیں گے، کچھ نئے گروپ قائم کریں گے اور کچھ لوگ گروپوں کو تربیت دے کر اس سارے عمل کو دوہرائیں گے لازمی نہیں ہے کہ ہر ایماندار اگلے مرحلے تک پہنچے (اسے ہر نئی کھیتی میں چھوٹے تیروں کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے) CPM کی تحریکوں میں ایماندار حیرت انگیز حد تک آگے بڑھتے ہیں، نہ صرف اپنی شاگردی میں بلکہ دوسروں کو منادی کرنے میں بھی۔

موت

ان تمام کاوشوں کا نتیجہ موت ہے۔ (یوحنا 12: 24) - کہ ایماندار اس سارے عمل کے دوران پوری ہمت کے ساتھ سب کچھ برداشت کرے، یہاں تک کہ خُدا کے مقصد کی تکمیل کے لئے جان بھی دے دے (اسے زمین پر گرتے ہوئے دانے کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے) جب تک ایماندار یہ قیمت ادا کرنے کو تیار نہ ہوں تو یہ سارا عمل محض کتابی رہ جاتا ہے۔

اگرچہ کسی تحریک کے مشکل تصورات کو ایک باب میں بیان کرنا مشکل ہے، دل اور چار کھیتوں کی تصویر آپ کو بنیادی لازمی عناصر سے آگاہ کر دیتی ہے۔ CPM کے موثر اور سرگرم محرکین ایک ایسی رو قائم کر لیتے ہیں جس کے ذریعے اس عمل کا ہر مرحلہ اگلے مرحلے کی طرف بڑھتا ہے اور شاگرد اور ایماندار تربیت پاتے چلے جاتے ہیں۔ اس طرح سے ہم اپنی کشتی کے بادبان کھولتے ہیں کہ وہ آگے بڑھتی چلی جائے۔ جب میں دل اور چار کھیتوں کی تصویر اپنے دوستوں کے لئے بناتا ہوں تو وہ CPM کی تحریکوں کی گہرائی اور وسعت جان کر حیران ہوتے ہیں۔ یہ منادی یا چرچز کے قیام کی کوششوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ یہ خُدا کی تحریک ہے۔ کیا اپنے دوستوں کے لئے آپ بھی یہ ڈرائنگ ایک نیپکین پر بنا سکتے ہیں؟

آپ ہمارے ساتھ کیسے شامل ہو سکتے ہیں

یسوع کا ارشاد اعظم اُس کے پیروکاروں کی کسی مختصر جماعت کے لئے نہیں بلکہ اُن سب کے لئے تھا جو اُسے اپنے منجی کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ وہ تمام ایمانداروں کو اس ذمہ داری کی تکمیل میں اپنا اپنا کردار ادا کرنے کے لئے بُلاتا ہے۔ 24:14 کے اتحاد میں شامل ہو کر ہماری ان کوششوں میں ساتھ دیجیے !

چاہے آپ 24:14 میں جیسے بھی شامل ہونا چاہیں ، سب سے پہلا قدم ہمارے ساتھ رابطہ قائم کرنا ہے۔ کوئی بھی جو 24:14 کی چار اقدار سے اتفاق کرتا ہو ، 24:14 کی جماعت کا حصہ بن سکتا ہے۔ یہ اقدار ذیل میں دی جا رہی ہیں ۔

24:14 کی اقدار

24:14 کی جماعت میں شرکت اور ممبر شپ کے لئے سب کو دعوت عام ہے، لیکن چار اقدار کے ساتھ عہد باندھنا لازمی ہے :

1. دنیا کی تمام نارسا قوموں اور علاقوں تک مکمل رسائی ۔

2. چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں کی حکمت عملیوں کے ذریعے ان قوموں تک رسائی ۔

3. 2025 تک فوری قربانی کے تحت نارسا قوموں کو تحریکوں کی حکمت عملیوں کے ذریعے سرگرم کرنا ۔

4. 24:14 کی تحریک میں دیگر لوگوں کے ساتھ شراکت اور تعاون تاکہ ہم مل کر ترقی کر سکیں ۔

24 14 میں شرکت کے لئے www.2414now.net/connect ملاحظہ کیجیے اگر آپ کے پھر بھی کوئی سوالات ہوں تو ہمارے عموماً پوچھے گئے سوالات کا صفحہ دیکھیے (www.2414now.net/faqs)

اس جماعت میں شامل ہونا کیا معانی رکھتا ہے ؟

آپ کے پس منظر اور آپ کی جغرافیائی پوزیشن کے مطابق اس جماعت کا حصہ بننے کے بہت سے طریقے ہیں ذیل میں ہمارے ساتھ شراکت کے کچھ طریقے دیئے جاتے ہیں ۔

ہماری جماعت سے وسائل کا حصول

- اپنے علاقے میں دیگر سرگرم مشنریوں کے ساتھ تعاون کر کے خالی اور نارسا جگہوں کی نشاندہی کریں اور سرگرمیوں شروع کریں ۔
- اپنے علاقے میں موجود دیگر لوگوں سے تربیت اور کوچنگ حاصل کریں ۔
- تحریک کی سرگرمیوں کی عالمی افزائش پر اعداد و شمار حاصل کریں ۔
- روبرو تربیت کے لئے CPM ٹریننگ ہب کے عالمی نیٹ ورک تک رسائی حاصل کریں ۔

جماعت کو وسائل فراہم کریں

- CPM کے مقصد کے ساتھ اپنے علاقے میں سر گرم ہونے کی ذمہ داری لیں ۔
- 24:14 کے ساتھ تحریک کے تازہ ترین اعداد و شمار شیئر کریں ۔
- اپنے علاقے میں تحریک کی سر گرمی کے لئے نئے افراد کی بھرتی اور تربیت میں مدد دیں ۔
- دنیا بھر میں تحریک کی کاوشوں کے لئے دعا کریں ۔
- تزویراتی کوششوں کے لئے مالی وسائل دیں ۔

24:14 کی جماعت میں شرکت کے لئے اس ویب سائٹ پر

جائیں www.2414now.net/connect

وسائل

ہماری ویب سائٹ پر یہ وسائل ملاحظہ کریں

- ہمارے بارے میں (www.2414now.net/about-us/) – 24:14 کی تاریخ ،
- قیادت اور عموماً پوچھے گئے سوالات جاننے کے لئے ملاحظہ کریں
- تحریک کی سر گرمی (www.2414now.net/movement-activity) تازہ ترین عالمی اعداد و شمار ملاحظہ کریں

اگر آپ رضا کار بننے کے لئے تیار نہیں لیکن رابطے میں رہنا چاہتے ہیں تو ہمارے نیوز لیٹر کے لئے سائن اپ کریں [HTTP://BIT.LY/2414NEWSLETTER](http://bit.ly/2414newsletter)

مشنری تربیت کے اسلوب کی ایک عالم گیر تبدیلی

کریس میک برائٹ

CPM کی تحریکیں چلانے والے یقین رکھتے ہیں کہ CPM کے اسلوب یسوع کے طریقوں پر مبنی ہیں شاید اب وہ وقت آگیا ہے کہ یسوع کے تربیت دینے کے انداز کو بھی اپنایا جائے۔

میں آپ کو مشنری تربیت کے بارے میں ایک حیرت انگیز "راز" سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں زیادہ تر خادم مشن کے میدان میں نکلنے سے پہلے کوئی تربیت حاصل نہیں کرتے اور اگر تربیت حاصل کریں بھی تو وہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

تاہم گذشتہ کئی سالوں کے عرصہ میں مشن کے راہنماؤں نے ایسے نئے مشنری تربیت کے نمونے اپنانے شروع کئے ہیں جو مختصر عرصے میں زیادہ موثر اور بار آور ثابت ہو رہے ہیں ان طریقوں پر عمل کرنے والے سینئر خادم بڑے جوش کے ساتھ ان کے مثبت نتائج

کے بارے میں رپورٹ دیتے ہیں۔ کلاس روم یا ورکشاپ کے ماحول میں تربیت حاصل کرنے والوں کی نسبت نئے کارکنان CPM میں زیادہ تیز رفتاری سے ترقی کرتے نظر آتے ہیں مقامی راہنما اب ایسے کارکنان بھیجنے کی درخواست کرتے ہیں جنہیں اس انداز

سے تربیت دی گئی ہو ان میں سے کچھ نئے مشنری خادموں کے لئے تجربات اور انفرادی کوچنگ کی بنیادوں پر دی گئی۔ اس تربیت کا تقاضا کرتے ہیں وہ دیکھ چکے ہیں کہ ورکشاپ کے انداز میں دی گئی تربیت کی نسبت اس طریقے سے زیادہ پھل حاصل ہوتا ہے

14 24 بھی اسی نمونے کو اپنا کر اُسے وسعت دینا چاہتی ہے۔ ایسا کرنے کے لئے ہم ایک لچک دار CPM ٹریننگ کا رابطہ نظام نیٹ ورک میں متعارف کرا رہے ہیں یہ نظام میدان میں موجود خادموں کو تحریکوں کے اصول بہتر طریقے سے لاگو کرنے کے لئے

تیار کریں گے۔ یہ اسلوب انفرادی طور پر یا ورکشاپ میں دی گئی تربیتوں کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

میں اس خواب کو حقیقت میں بدلتا دیکھنے کی شدید خواہش رکھتا ہوں ہمارے خاندان نے سات سال تک مشن کے میدان میں شدید محنت کی لیکن کسی کو بھی یسوع کا شاگرد بنتے نہ دیکھا CPM کی تربیت حاصل کرنے کے بعد ہم نے مزید سات سال کام کیا اور مقامی

سطح پر CPM کا آغاز کیا میں جانتا ہوں کہ طویل عرصے تک کام کے نتیجے میں پھل حاصل نہ ہو تو انسان کی کتنی حوصلہ شکنی ہوتی ہے یہ ہی وجہ ہے کہ میں ایسے تربیت یافتہ کارکن بھیجنا چاہتا تھا جو ہماری غلطیاں نہ دہرائیں یقیناً وہ اور غلطیاں ضرور

کرتے لیکن اس بات کا قوی امکان تھا کہ وہ جلد اور زیادہ پھل لے کر آئیں گے۔

رابطوں کا نظام

CPM کی تربیت کے رابطوں کا نظام تربیت کے کئی مرحلوں پر مشتمل ہے ہم ذاتی تجربوں کی بنیاد پر کارکنوں کو تربیت دے کر نارسا قوموں میں بھیجتے ہیں تاکہ وہ ایک تحریک کو تیز رفتاری سے متحرک کر سکیں۔

پہلا مرحلہ

اس مرحلے پر لوگ اپنے مقامی تہذیبی تناظر میں CPM کی تربیت کا آغاز کرتے ہیں اگر کوئی شخص CPM کے بغیر یسوع کے پیچھے چل نکالا ہو تو انہیں CPM کے راستے پر چل کر زیادہ پھل لانے کے لئے اپنے طریقہ کار میں بہت سی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ مشنری راہنماؤں نے نوٹ کیا ہے کہ لوگ اپنے علاقائی اور مقامی تناظر میں ان نظریات پر بہتر توجہ مرکوز کر سکتے ہیں۔ CPM کی یہ تربیت بین التہذیبی تناظر میں نہیں ہوتی جس میں لوگوں کو تہذیبی اختلافات اور نئی زبان سیکھنے کا مسئلہ درپیش ہو پہلا مرحلہ ایک ایسے تناظر میں تربیت کو فروغ دیتا ہے جہاں ایک تجربہ کار استاد آسانی سے غلطیوں کی اصلاح کر سکتا ہے۔ اپنے ہی علاقے میں CPM کے طریقے استعمال کرنے سے کارکنوں کو چرچز کی تخم کاری کی بلاہٹ کا جواب دینے کا موقع بھی مل جاتا ہے اعلیٰ سطح کی مشنری تربیت، مالی امداد کے حصول اور نئی زبان اور تہذیب کے بارے میں سیکھنے کے چیلنجز کا سامنا کرنے سے پہلے ایسا کر لینا بہت بہتر ثابت ہوتا ہے۔ دوسرا مرحلہ

"آخری منزل" کی جانب چلنے سے پہلے دوسرا مرحلہ نئے مشنری کو بین التہذیبی تناظر کے لئے تیار کرتا ہے۔ یہ علاقہ اُس نارسا قوم کے قریب ترین علاقوں میں سے ہوتا ہے جن تک وہ رسائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ رابطوں کے اس نظام کی قیادت مقامی یا غیر ملکی کوچ کرتے ہیں جو اپنے علاقے میں پہلے سے ہی ایک تحریک چلا رہے ہوں۔ اگر وہ کوئی تحریک نہ بھی چلا رہے ہوں تو CPM کے اصول استعمال کرتے ہوئے اُس علاقے میں کم از کم پانچ نسلوں تک افزائش میں مدد دے چکے ہوں۔ رابطوں کا یہ نیٹ ورک دیگر تہذیبوں میں تحریکوں کے اصول سیکھنے کے ساتھ ساتھ کارکنوں کو دوسری تہذیب کی زبان اور تہذیبی اقدار کی تربیت بھی دیتا ہے۔ اس طرح وہ اُس تہذیب سے ملتے جلتے کسی علاقے میں CPM کے اصولوں کا اطلاق کر سکتے ہیں اس کے لئے تحریکوں کے راہنما مسلسل معاونت اور راہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ تیسرا مرحلہ

تیسرے مرحلے میں مشنری خادم اپنے منتخب کئے ہوئے نارسا قوم کے گروہ تک جاتے ہیں اس مرحلے پر اُن کے پاس کافی تجربہ موجود ہوتا ہے دوسرے مرحلے میں اُن کے ساتھ کام کرنے والے مقامی یا غیر ملکی کارکنان بھی اُن کے ساتھ جا سکتے ہیں دوسرے مرحلے کے دوران اُن کی تربیت اور کوچنگ کرنے والے اس تیسرے مرحلے میں اُن کی مدد اور راہنمائی جاری رکھتے ہیں۔ چوتھا مرحلہ

ہم نے دیکھا ہے کہ جب تحریک کا آغاز ہو جاتا ہے تو غیر ملکی محرک ایک تزویراتی انداز میں چوتھے مرحلے کی طرف جا سکتا ہے اس مرحلے پر تحریک کے کارکنان کو اپنے ابتدائی گروپ کے علاوہ قریب کی دیگر نارسا قوموں میں نئی تحریکیں شروع کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے غیر ملکیوں کے بجائے مقامی لوگوں کو قریب کے علاقوں میں بھیجنے سے زیادہ پھل حاصل ہوتا ہے۔

ایک تفصیلی جائزہ

14 24 کا اتحاد CPM کی تربیت کے لئے رابطہ کاری کا ایک نیٹ ورک بنانے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے ہمیں توقع ہے کہ اس کے ذریعے ہمیں سال 2025 تک سب نارسا قوموں اور علاقوں تک رسائی حاصل ہو جائے گی رابطہ کاری کے کچھ ابھرتے ہوئے تربیتی نیٹ ورک اس وقت پہلے مرحلے میں مشنریوں کو پوری دنیا میں اُن کو اپنے علاقوں میں تربیت دے رہے ہیں پہلے مرحلے کے رابطوں کے نیٹ ورک سے تربیت حاصل کرنے کے بعد کچھ ٹیموں اور ایجنسیوں نے دوسرے مرحلے کے نیٹ ورکوں کا آغاز کر دیا ہے ۔

ہم نے 14 24 میں اب تک اس طریقہ کار کے موثر ہونے کا جائزہ لیا ہم نے یہ جانا کہ پہلے مرحلے سے گزرنے والے مشنری دوسرے مرحلے میں زیادہ تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں تحریک کے اصولوں پر عمل کر چکے ہوتے ہیں اس طرح اُن کی رفتار بڑھ جاتی ہے کیونکہ وہ پہلے مرحلے میں تحریکوں کے اصولوں کو عادت کے طور پر اپنا چکے ہوتے ہیں ۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ پہلے مرحلے میں حاصل کئے گئے عملی تجربات کی تربیت اور اگلے مرحلوں میں تحریکوں کے اصولوں کے اطلاق کی رفتار میں گہرا تعلق ہے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے دوسرے مرحلے کے رابطوں کے نیٹ ورک میں ہی تحریک کا پہل دیکھنا شروع کر دیا ہے ۔

پہلے اور دوسرے مرحلے کا دورانیہ مختلف ہو سکتا ہے اس کا انحصار تربیت میں شریک کارکنوں کے پس منظر پر ہوتا ہے اس کے علاوہ یہ ایجنسیوں ، نصاب اور مخصوص نارسا علاقوں کی وجہ سے بھی فرق ہو سکتا ہے ۔ کچھ نیٹ ورک امیدواروں کو مشنری تربیتی پروگرام کے دوران تحریکوں کا بنیادی تجربہ دیتے ہیں۔ دیگر نیٹ ورک تربیت سے پہلے انہیں CPM کی مہارتیں حاصل کرنے پر زور دیتے ہیں ۔ دنیا بھر میں بہت سے رابطوں کے نیٹ ورک سب سے پہلے کارکنوں کے اپنے ہی علاقوں میں تحریکوں کو متحرک کرنا چاہتے ہیں اس کے بعد اگلی جگہوں تک رسائی فطری طور پر ممکن ہو جاتی ہے ۔

رابطوں کے نیٹ ورک کا یہ طریقہ کارکنوں کے کسی طے شدہ مقام تک جانے سے پہلے اُن سے زیادہ تجربے اور پھل کا تقاضا کرتا ہے ۔ ہم نے یہ جانا ہے کہ اس سے اُن کے متحرک ہونے پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا بلکہ یہ لوگوں کو میدان میں متحرک کرنے کے لئے سود مند ہوتا ہے ۔ ہم یہ بھی توقع کرتے ہیں کہ اس سے مشنریوں کو میدان میں زیادہ عرصے تک رہنے میں بھی مدد ملے گی ۔

ہماری کوشش ہے کہ ہم رابطوں کے اس نیٹ ورک کے نظام کو تمام مشنری کارکنوں اور مسیح کے عالم گیر بدن کے لئے لازمی بنا دیں تاہم ایک مضبوط CPM کی تربیت کے رابطوں کا نیٹ ورک تقریباً سب مشنری کارکنوں کے لئے مددگار ثابت ہو گا وہ سرگرم کوچنگ کے تناظر میں تربیت حاصل کرنے کا فائدہ اٹھائیں گئے ۔

رابطہ کاری کے نیٹ ورک بڑھانے کے لئے ایک فریم ورک کی تخلیق

رابطہ کاری کے نیٹ ورک کے لئے مدد فراہم کرنے والے مشنری امیدواروں کے لئے کئی مختلف قسم کے نصاب استعمال کرتے ہیں۔ اب بہت سی ایجنسیاں مل کر ایک متفقہ فریم ورک تیار کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اس کے ذریعے CPM کے رابطوں کے نیٹ ورک کی تربیت اور امیدواروں کی تیاری کا جائزہ لینے میں مدد ملے گی 14 24 تربیت کے معیار اور نیٹ ورک کے راہنماؤں کی جانب سے کارکنوں کی دیکھ بھال کے معیار طے کرنے کی تجویز کر رہا ہے۔ یہ دنیا بھر میں مختلف ہوائی کمپنیوں (ایئر لائنز) کے اتحاد جیسا ہو گا۔ جس کے ذریعے امیدواروں کی بہتر تربیت ممکن ہو جائے گی۔

جب کہ دنیا میں بہت سی ایجنسیاں متحرک ہیں اور بہت سے اسلوب استعمال ہو رہے ہیں تو ہمیں مل کر کام کرنے کے لئے کس قسم کا فریم ورک معاون ثابت ہو سکتا ہے ایک مقبول طریقہ کار سادہ سا نظام ہے جیسے "دماغ، دل، ہاتھ، گھر" کا فریم ورک کہا جاتا ہے یہ وہ صلاحیتیں ہیں جو اگلے مرحلے پر کامیابی کے لئے درکار ہوتی ہیں شکل نمبر ایک میں اُن مہارتوں کی عکاسی کی گئی ہے جیسے بہت سی ایجنسیاں پہلے مرحلے سے دوسرے کی جانب جانے کے لئے تجویز کرتی ہیں۔ شکل نمبر 2 میں دوسرے سے تیسرے مرحلے کی طرف جانے کے لئے اسی ہی مہارتیں دیکھا ئی گئی ہیں۔ ان مہارتوں میں سے بہت سی مہارتیں کئی سالوں کی مشنری تربیت کے نتیجے میں سامنے آئیں ہیں۔ نئی اور خاص بات یہ ہے کہ اب ہم ان مہارتوں کو عملی تجربے میں بدل کر ایک سے دوسرے مرحلے میں جانے کے لئے استعمال ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں یہ مہارتیں کئی قسم کے مختلف نصابوں اور تربیتوں کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہیں بنیادی نظریہ صرف یہ ہے کہ 14 24 کے رابطوں کے نیٹ کے ذریعے امیدوار CPM کے اصولوں کی تربیت حاصل کر کے ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے میں جائیں۔ تربیت کا یہ عمل کسی ایک نیٹ ورک کے اندر ہی کیا جا سکتا ہے یا اسے کسی بیرونی ایجنسی کے حوالے بھی کیا جا سکتا ہے مجوزہ اور معیاری مہارتوں پر اتفاق کے ذریعے مختلف ایجنسیاں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر سکتی ہیں۔

عجلت اور تحمل کے غیر مادی پہلو

سٹیو سمتھ

جیک نے اپنے قید خانے کی کوٹھڑی کی سلاخیں پکڑ کر راہداری میں جھانکا۔ اُس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اور پسینہ اُس کے ماتھے پر بہہ رہا تھا۔ کیا وہ بولے یا نہ بولے؟ ایک سابقہ سپاہی ہوتے ہوئے وہ جانتا تھا کہ فوجی قید خانوں میں کس قسم کے خوفناک ظلم کئے جاتے ہیں۔ کلام کی منادی کرنے کے لئے اُسے قید کر لیا گیا تھا اور اب وہ قید خانہ میں تھا۔

کیا وہ بولے؟

یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ نہ بولے؟ اُس کے خُداوند نے اُسے اس کا حکم دیا تھا۔ سلاخوں کو مضبوطی سے تھامے ہوئے اُس نے قریب کھڑے محافظ سے دھیمی آواز میں بات کی۔ "اگر تم مجھے جانے نہیں دو گے تو 50000 لوگوں کا خون تمہاری گردن پر ہو گا!" پھر وہ تیزی سے کوٹھڑی کے کونے میں چلا گیا کہ اب اُسے مار پیٹ کا سامنا کرنا ہو گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔

میں نے یہ کر لیا! میں نے اپنے قید کرنے والوں کے سامنے گواہی دے دی۔ اگلے دن سلاخوں کو تھامے وہ زیادہ اونچی آواز میں بولا، "اگر تم نے مجھے نہیں جانے دیا تو 50000 لوگوں کا خون تمہاری گردن پر ہو گا!" لیکن اس کا بھی کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔

وہ ہر روز قید کرنے والوں سے یہ ہی بات کہتا رہا اور ہر روز اُس کی آواز اونچی ہوتی رہی جیلر نے اُسے خاموش رہنے کو کہا لیکن اُس نے نہیں سنا۔ اگلے ہفتے کے ختم ہونے تک جیک اتنی اونچی آواز میں چلایا کہ سب سُن سکیں، "اگر تم مجھے نہیں جانے دو گے تو 50000 لوگوں کا خون تمہاری گردنوں پر ہو گا!" کئی گھنٹوں تک وہ یہ کرتا رہا حتیٰ کہ بہت سے سپاہیوں نے جیک کو پکڑ اور اُسے ایک فوجی ٹرک میں لاد دیا۔

جیک نے یہ سوچتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا کہ شاید اُس کا انجام قریب آ گیا ہے۔ چند گھنٹے چلنے کے بعد ٹرک روک گیا۔ سپاہی اُسے سڑک کے ایک کنارے پر لے گئے اور اُسے کہا "ہم تمہاری بلند آواز مزید برداشت نہیں کر سکتے! تم اپنے ملک کی سرحد پر ہو ہمارے ملک سے نکل جاؤ اور دوبارہ یہاں کبھی منادی کے لئے واپس نہ آنا!"

ٹرک دھول سے اٹی ہوئی سڑک پر واپس گیا اور جیک نے حیرت سے آنکھیں جھپکائیں۔ وہ پوری وفاداری سے ایک ایسے ملک میں خوشخبری کی منادی کر رہا تھا جہاں یسوع کا نام کبھی سُنا نہیں گیا تھا۔ خُدا نے اُسے بُلایا تھا اور خُدا نے ہی اُس کی حفاظت کی تھی۔ کچھ ہفتوں کے بعد عجلت کی ضرورت سے نڈر ہو کر جیک اور ایک اور بھائی اُسی ملک میں ایک اور بھیس میں تاریکی کا فائدہ اٹھا کر داخل ہوئے تاکہ عظیم بادشاہ کے حکم کی تعمیل کر سکیں۔ جلد ہی وہ پہلے شخص کو ایمان کے دائرے میں لے آئے۔ ایک ایسا شخص جس کے ذریعے چرچ کے قیام کی تحریک کا آغاز ہونا تھا۔

CPM کے ثمر اور محرکین کے غیر مادی پہلو

CPM کے ثمر اور محرکین اور بہت سے دیگر مزدوروں کے درمیان دو واضح فرق ہیں، جیسا کہ جیک کے ساتھ ایشیا کے اُس قیدخانے میں ہوا۔ یہ عناصر یسوع اور اعمال کی کتاب میں موجود شاگردوں کی زندگیوں میں واضح ہیں۔ یہ وہ عوامل ہیں جو یسوع کے روحانی خادموں کو پہل لانے میں مدد دیتے ہیں۔ اگرچہ ان کو واضح طور پر بیان کرنا مشکل ہے، میں انہیں عجلت اور تحمل کا نام دیتا ہوں۔ اس مقصد کے لئے میں عجلت کی تعریف ان الفاظ میں کروں گا کہ مشن کے میدان میں اس خبرداری کے ساتھ رہنا کہ وقت محدود ہے۔ تحمل سے مراد مشن کے میدان میں ہر قسم کے مسائل کا سامنا اور انہیں برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا ہے۔

یہ دو چیزیں ہمیں چرچ قائم کرنے والوں اور مشنریوں میں تلاش کرنا مشکل ہے، کیونکہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عجلت مسائل کو جنم دیتی ہے اور تحمل لوگوں کو ضدی اور سخت بنا دیتا ہے۔

کم از کم مغربی دنیا میں بادشاہی کے مزدور نظر آنا کم ہو گیا ہے۔ ایسے مزدور جو عجلت اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے راتوں کو جاگتے رہتے ہیں۔ ہمیں ایسے لوگ چاہیے ہوتے ہیں جو ان کے درمیان کی راہ نکالیں۔ یسوع اور پولوس ان لوگوں کے معیار پر نہیں تھے۔ وہ ان سے بہت مختلف تھے۔ آج ہم اکثر لوگوں کو بتاتے ہیں کہ اپنے کام میں توازن رکھیں اور رفتار کم رکھیں۔ پھر بھی خُدا کی بادشاہی کے لئے کام کرنے والے لوگ اسے نظر انداز کرتے جاتے ہیں۔

"اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ لکھا ہے۔ تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا جائے گی۔" (یوحنا 2: 17)

شاگردوں کو یسوع کے بارے میں یاد تھا کہ غیرت ایک اہم صفت تھی۔ جب جان ویزلے گھوڑے پر بیٹھے ایک سے دوسری جگہ جا کر وعظ کرتے تھے تو کیا انہوں نے بھی یہ ہی توازن رکھا؟ اگر توازن ہوتا تو کیا ایک تحریک جنم لیتی؟ یہ ہی کچھ ہم انگلینڈ میں ولیم کیری کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کیا ہیڈسن ٹیلر، مدر ٹریزہ یا مارٹن لوتھر کنگ جونیئر اس تعریف پر پورا اترتے ہیں؟

جیم ایللیٹ شہید نے کہا

وہ اپنے خادموں کو آگ کا شعلہ بناتا ہے۔ کیا میں جل سکتا ہوں؟ وہ میرے اندر ایک ایسی غیرت پیدا کر دیتا ہے جو مجھے شعلہ بنا دیتی ہے۔ اے خُدا مجھے اپنا ایندھن بنا۔ مجھے اپنا شعلہ بنا۔ میری زندگی کی ان لکڑیوں کو آگ لگا کہ میں تیرے لئے جلوں۔ اے میرے خُدا میری زندگی لے لے، کیونکہ یہ تیری ہے۔ مجھے لمبی نہیں بلکہ بھرپور زندگی چاہیے، جیسے خُداوند یسوع، تو نے گزاری۔

آج CPM کے محرکین سے مل کر ایسے ہی جذبات دیکھنے میں آتے ہیں: جوش، جذبہ، عزم، بے چینی، متحرک ہونا، غیرت، ایمان، مستقل مزاجی اور کسی بھی صورت میں

انکار کو قبول نہ کرنا۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ہم عجلت اور تحمل کو ایسے مقام پر لے جائیں جیسے ہمیں نئے عہد نامے میں نظر آتا ہے کیا یہ توازن خراب ہو سکتا ہے؟ یقیناً ہو سکتا ہے۔ لیکن پینڈلم کا گولہ مخالف سمت میں کچھ زیادہ ہی چلا گیا ہے۔

عجلت

عجلت کا مطلب ہے کہ ایک مقصد کے ساتھ ایک مشن پر رہا جائے اور خبردار رہا جائے کہ وقت محدود ہے یسوع بھی عجلت کے احساس کے ساتھ جیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُس کی خدمت کا عرصہ 3 سال تک محدود ہے۔ یوحنا کی انجیل کی ابتدا سے اختتام تک یسوع نے بار بار کہا کہ اُس کے جانے کا وقت قریب ہے (یوحنا 2: 4، 8: 20، 12: 27، 13: 1) یسوع جانتا تھا کہ اُس کے دن محدود ہیں اور اُسے اسی محدود وقت میں ہر وہ کام پورا کرنا ہے جس کے لئے اُس کے باپ نے بھیجا تھا۔

"جس نے مجھے بھیجا ہے ہمیں اُس کے کام دین ہی دین کو کرنا ضرور ہے۔ وہ رات آنے والی ہے جس میں کوئی شخص کام نہیں کر سکتا۔" (یوحنا 9: 4) مثال کے طور پر جب شاگرد کفر نحوم کے باہر ڈیرے ڈالنے کے لئے تیار تھے تو یسوع نے اُس کے برعکس کیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ دنیا سے روانہ ہونے سے پہلے اُسے پورے اسرائیل سے گزرنا ہے، وہ سفر کے اگلے مرحلے کے لئے نکل پڑا۔ "اُس نے اُن سے کہا اُو ہم اور کہیں اُس پاس کے شہروں میں چلیں تاکہ میں وہاں بھی مُنادی کروں کیونکہ میں اُسی لئے نکلا ہوں۔ اور وہ تمام گلیل میں اُن کے عبادت خانوں میں جا جا کر مُنادی کرتا اور بدروحوں کو نکالتا رہا۔" (مرقس 1: 38-39، مزید دیکھیے لوقا 4: 43-44)

ہمارے ایک ساتھی اسے ایک معیاد کی عجلت کہتے ہیں کیونکہ مشنری خدمت کی معیاد عموماً 3 سے 4 سال ہوتی ہے۔

اگر یسوع آج موجود ہوتا تو حکمران اُسے کہتے کہ وہ بہت تیز چل رہا ہے اور وہ اپنے آپ کو تھکا لے گا۔ لیکن یسوع کی خواہش تھکنے کی نہیں بلکہ جانے کی تھی، خاص اُس وقت پر جو باپ نے اُس کے لئے چُنا تھا۔ اس کے ذریعے اُس کے باپ کی مرضی پوری ہوتی اور اُس کے باپ کو خوشی ملتی۔ (یوحنا 4: 34، 5: 30)

تھکا دینے کا مطلب خود کو خراب کرنا نہیں بلکہ زندگی کو بھرپور طریقے سے گزارنا ہے آج کل کے دور میں ہر کوئی مصروف ہے لیکن ہر کوئی کسی مقصد کا حامل نہیں ہے۔ ہم ایک بے مقصد زندگی گزارتے ہیں لیکن اگر زندگی خدا کے مقصد اور اُس کی حضوری کے لئے ہو تو زندگی بامقصد ہو جاتی ہے۔ یوں ہمیں خدا کی طرف سے ہر روز شاباش ملتی ہے: "بہت خوب میرے اچھے اور وفادار خادم" ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو خدا کے ہاتھ میں دیں کہ وہ اپنی مرضی سے اور اپنے وقت پر انہیں جلائے

یسوع اپنے شاگردوں کو بھی ایسی ہی زندگی گزارنے کو کہتا تھا۔ اُس کی تمثیلوں میں بھی عجلت نظر آتی تھی۔ شادی کی ضیافت کی تمثیل میں خادموں نے لوگوں کو کہا کہ وہ ضیافت کے لئے آئیں، اس سے قبل کہ بہت دیر ہو جائے (متی 24: 1-14)۔ وقت ضائع کرنے کا کوئی امکان نہیں اور خادموں کو تیار رہ کر مالک کے انتظار میں مستعد رہنا ہے (لوقا 12: 35-48)۔ عجلت کا مطلب یہ جاننا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے پاس وقت کتنا ہے۔ اس لئے ہمیں زندگی کو ایک مقصد کے تحت گزارنا ہے۔

اعمال کی کتاب میں شاگردوں نے بھی اسی عجلت کے ساتھ مشن مکمل کئے پولوس نے ہزاروں میل کے 3 سفر پیدل کئے اور 10 سے 12 سال کے عرصے میں اتنی جگہوں پر جانا یقیناً تھکا دینے والا کام تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اُس کا مشن بڑا ہے اور اُس کے پاس وقت کم ہے۔ اسی لئے وہ صرف روم میں نہیں رُکا رہا بلکہ سپین کی طرف بھی گیا تاکہ کوئی ایسی جگہ باقی نہ رہ جائے جہاں کلام کی بنیاد قائم نہ ہو سکے (رومیوں 15: 22-24) عجلت کا یہ احساس ہی خُدا کے ایسے خادموں کو متحرک کرتا ہے جو سب سے زیادہ پھل لاتے ہیں۔

"آدمی ہم کو مسیح کا خادم اور خُدا کے بھیدوں کا مُختار سمجھے۔ اور یہاں مُختار میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ دیانت دار نکلے۔" (1 کرنتھیوں 4: 1-2)

تحمل

تحمل سے مراد ہے کہ ہر قسم کے مسائل اور مشکلات کے سامنے پوری دل جمعی کے ساتھ مشن کے میدان میں کھڑے رہنا۔ صبر و تحمل خُدا کے اُن خادموں کا خاصہ رہا ہے جو تحریکوں کا آغاز کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

ایک ہی مختصر معیاد پر مبنی یسوع کا مشن روکا نہیں جا سکا تھا۔ یروشلم میں آنے والی تمام مشکلات کا اُسے احساس تھا اور وہ سامنا کرنے کو تیار تھا (لوقا 9: 51-53)۔ اس راہ پر بہت سوں نے اُس کے پیچھے چلنے کی خواہش ظاہر کی لیکن ایک ایک کر کے اُس نے سب کو بتایا کہ اس کی قیمت کیا ہو گی اور اس کے لئے انہیں کیسا عزم رکھنا ہے (لوقا 9: 57-62)۔ صبر و تحمل!

یسوع چاہتا تھا کہ اُس کے ہر شاگرد میں ایسی ہی صبر و برداشت ہو کہ وہ کبھی بھی انکار قبول نہ کرے۔ اُس بیوہ کی طرح، "انہیں ہر وقت دعا کرنی تھی اور کبھی ہمت نہیں ہارنی تھی (لوقا 18: 1-8)

یوں اعمال کی کتاب کے شروع سے آخر تک شاگرد ہر قسم کی مشکلات کا سامنا کرتے رہے۔ جب استفنس کو قید خانے سے باہر لا کر سنگسار کیا گیا تو انہوں نے کیا کیا (اعمال 8: 3)؟ وہ منتشر ہو کر بھی کلام کی منادی کرتے رہے۔ پولوس نے اُسترہ میں پتھر کھا کر بھی اپنا مقصد نہیں چھوڑا۔ پولوس اور سیلاس فلیپیوں کی جیل میں بدترین حالات میں بھی خُدا کی تمجید کے گیت گاتے رہے۔ روحانی صبر و برداشت اور تحمل نے ہی انہیں مشن کی راہ پر مستحکم رکھا۔

ایسے کون سے حالات ہو سکتے ہیں جن کی وجہ سے آپ خُداوند کا مشن ادھورا چھوڑ دیں؟ آپ کے تحمل اور صبر و برداشت کا معیار کیا ہے؟

صبر و تحمل کا راز صلیب کے سامنے یسوع کے حوصلے میں نظر آتا ہے :

" اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں جس نے اُس خُوشی کے لئے جو اُس کی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پرواہ نہ کر کے صلیب کا دُکھ سہا اور خُدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا۔ (عبرانیوں 12: 2)

اُس کے سامنے صلیب تھی لیکن اُس کے ساتھ ساتھ خُداوند باپ کو خوش کرنے کا مقصد بھی تھا جس کی وجہ سے اس نے صلیب کی شرمندگی بھی اُٹھا لی ۔

پولوس نے بھی ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا۔

" اسی سبب سے میں برگزیدہ لوگوں کی خاطر سب کُچھ سہتا ہوں تاکہ وہ بھی اُس نجات کو جو مسیح یسوع میں ہے ابدی جلال سمیت حاصل کریں۔" (2 تیمتھیس 2: 10)

پولوس کے لئے حوصلے کی بات یہ تھی کہ اُس نے خُدا کے لوگوں کے لئے نجات حاصل کرنی تھی اور اس کے لئے اس نے تمسخر، مار پیٹ، قید، جہاز کی تباہی اور سنگسار کئے جانے کے تمام مصائب برداشت کر لئے۔ جب ہم اوپر کی جانب اعلیٰ مقصد کو دیکھتے ہیں تو ہم اُس کی راہ میں آنے والی نیچے کی رکاوٹوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں ۔

ہماری نسل کے پاس یہ موقع موجود ہے کہ ہم تمام نارسا قوموں اور مقامات پر CPM کے طریقہ کار کے ذریعے رسائی حاصل کریں۔ ہمارے پاس وہ تمام وسائل موجود ہیں جن کے ذریعے ہم ارشاد اعظم کی تکمیل اور خُداوند کی واپسی کے راستے میں حائل تمام رکاوٹیں ختم کر سکتے ہیں۔ لیکن اس نسل کے لئے عجلت اور تحمل کے درمیان ایک توازن قائم رکھ کے ہر رکاوٹ کو عبور کرنا ضروری ہے ۔

خُدا کے بندے موسیٰ نے زبور 90: 12 میں دعا کی ۔

" ہم کو اپنے دِن گِننا سیکھا۔ ایسا کہ ہم دانا دِل حاصل کریں۔ (زبور 90: 12)

اگر عالمی چرچ کو اندازہ ہو جائے کہ وقت محدود ہے تو کیا ہو گا؟ کیا ہو کہ اگر ہم تمام نارسا لوگوں اور قوموں تک پہنچنے کے لئے 2025 یا 2030 کی تاریخ کا تعین کر لیں اور اس کے لئے موثر CPM کی حکمت عملی مرتب کر لیں؟ ہو سکتا ہے کہ یوں ہمارے دلوں میں عجلت کا احساس جنم لے اور ہم اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے ہر وہ قربانی دینے کو تیار ہوں جو ضروری ہو ۔

آئیے عجلت اور صبر و تحمل کے احساس کے ساتھ زندگی گزاریں جب تک کہ خاتمہ نہ ہو جائے ۔

ایک ایسی دوڑ جس میں شامل ہونے سے آپ محروم نہیں رہنا چاہیں گے

جیف ویلز اور مائیکل میکن

پولوس رسول نے بھٹکے اور کھوئے ہوئے لوگوں تک خوشخبری کی منادی پہنچانے کے عمل کو ایک دوڑ سے تشبیہ دی ۔

"کیا تم نہیں جانتے کہ دوڑ میں دوڑنے والے دوڑتے تو سب ہی ہیں مگر انعام ایک ہی لے جاتا ہے؟ تم بھی ایسے ہی دوڑو تاکہ جیتو۔"

(1- کرنٹھیوں 9: 24)

اپنی زندگی کے اختتام پر اُس نے کہا ،

"میں اچھی گشتی لڑ چکا۔ میں نے دوڑ کو ختم کر لیا۔ میں نے ایمان کو محفوظ رکھا۔" (2)

تیمتھیس 4: 7)

کیا یسوع کے شاگردوں کی حیثیت سے ہم بھی یہ ہی نہیں کہنا چاہیں گے؟ دوستو، اس دوڑ میں شامل ہونے سے محروم نہ رہیں !

یسوع نے اس دوڑ کا آغاز یہ کہہ کر کیا :

"یسوع نے پاس آ کر اُن سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا گل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔" (متی 28: 18-20)

(20)

ابتدائی چرچ نے یسوع کے دیئے ہوئے چیلنج کو قبول کیا اور دوڑ میں شمولیت اختیار کی۔

اعمال کی کتاب میں کلام کے پھیلاؤ کی حیرت انگیز کہانیاں موجود ہیں۔ اس کا آغاز

یروشلم میں یہودی شاگردوں کے ایک چھوٹے سے گروہ سے ہوا اور پوری رومی سلطنت

میں پھیل کر ایک عالمگیر چرچ بن گیا۔ یہ ایک حیرت انگیز کہانی ہے، جس میں شاگرد

مزید شاگرد بناتے ہیں چرچ مزید چرچ قائم کرتے ہیں، اور روح القدس خوشخبری کی

منادی پر مبنی تحریکوں کو اختیار دیتا اور اُن میں اپنی روح پھونکتا ہے ۔

آج جب ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا دنیا میں کیا کر رہا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ اعمال کی کتاب

جیسے حالات ہی نظر آ رہے ہیں۔ حالیہ عشروں میں ہم نے شاگردوں کو مزید شاگرد بناتے

اور چرچ کو مزید چرچ قائم کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور یہ کھیتی پوری دنیا میں تیار ہوئی

ہے۔ کیونکہ تحریکیں ایک سے دوسرے علاقوں میں افزائش پاتی رہی ہیں ۔

مئی 2017 میں میں نے 30 مشن لیڈروں کی ایک میٹنگ میں شرکت کی جو کئی عشروں

سے دنیا بھر میں چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں میں شامل رہے ہیں۔ اس میٹنگ میں پُر

جوش تبادلاً خیال ، جذبوں سے بھری دعائیں اور مشترکہ اعتماد موجود تھا۔ خُدا آج اس دنیا

میں کچھ ایسا کر رہا ہے جس پر ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پھر بھی تحقیق کرنے

والوں کی رپورٹوں نے ان حیرت انگیز تحریکوں کی کامیابیوں کو کسی حد تک دھندلا کر

دیا۔ کلام کا پھیلاؤ دنیا بھر میں آبادی کے اضافے کے تناسب سے نہیں ہو رہا۔ اگر ہم چاہیں

کہ متی 24: 14 میں مذکور حکم کی تعمیل کریں تو ہمیں انتہائی تیزی کے ساتھ اعمال کی کتاب جیسی تحریکیں دنیا بھر میں پھیلانا ہوں گی۔

اُس میٹنگ کے دوران ایک سوال میرے دل میں اترنے لگا: "ہم مقامی چرچ کو اُس عظیم دوڑ میں متحرک کرنے کے لئے کیا کر سکتے ہیں جس کی بلاہٹ خُدا کی طرف سے ہمیں ملی ہے؟" اس کے لئے ضروری ہے کہ دنیا بھر کے پاسٹر ز اور چرچز ہمارے شانہ بشانہ چلیں آج کے دور میں مقامی چرچ خُدا کے منصوبے کا مرکز ہے۔

اعمال کی کتاب کے تمام مشن مقامی چرچ میں ہی شروع ہوئے اُن کا آغاز پہلے یروشلم اور پھر انطاکیہ میں ہوا۔ سوبائبل کے مطابق مقامی چرچ کو اس ریس میں شامل ہونے کی ضرورت ہے۔

دنیا بھر میں مقامی چرچ کے پاس بہت سے وسائل موجود ہیں انسانی وسائل کے خزانے کے ساتھ ساتھ ان چرچ کے پاس مالی وسائل، علم، ٹیکنالوجی اور خاص طور پر دعا کے وسائل بھی ہیں کیا پولوس کی فیاضی کی حوصلہ افزائی اس عظیم کام کے پورا کرنے پر بھی پوری نہیں اترتی (2 کرنتھیوں 8: 12-15)؟ جیسا کسی نے اُس میٹنگ میں پوچھا، "ہم اُس سوئے ہوئے دیو کو کیسے جگا سکتے ہیں جس کا نام چرچ ہے؟"

اعمال کی کتاب کے ابتدائی چرچ اپنے زمانے میں اس مقصد کے ساتھ وفادار تھے کیا ہم بھی اپنی نسل اور اپنے زمانے میں اس مقصد کے ساتھ وفادار رہیں گے؟ کیا ہم یسوع کی خاطر لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہر قیمت پر دوڑ دوڑیں گے، جیسا کہ پولوس رسول نے دوڑی؟ کیا ہم بھی اپنی زندگیوں کے اختتام پر پولوس کی طرح کہہ سکیں گے: "میں نے دوڑ ختم کر لی ہے؟"

جیف ویلز وُڈز ایج کمیونٹی چرچ کے سینئر پاسٹر ہیں اور مائیکل میکن اسی چرچ کے چرچ پلاننگ پاسٹر ہیں (www.woodsedge.org) یہ ایک بہت بڑا چرچ ہے جو کہ تحریکوں کے ساتھ وابستہ ہے وُڈز ایج چرچ علاقائی سطح پر پانچ اور بیرونی سطح پر بھی پانچ تحریکیں متحرک کرنے کا عزم رکھتا ہے۔

پانچ سبق جو امریکی چرچ CPM سے سیکھ رہا ہے

سی۔ ڈی۔ ڈیوس^{1,2}

دنیا بھر میں جاری CPM کی تحریکوں کی خبروں نے امریکی چرچ کے راہنماؤں کو یہ چیلنج دیا ہے کہ وہ اپنے طریقہ کار پر نظر ثانی کریں اور نئے انداز سے کام شروع کریں۔ تحریکوں کی رفتار، شاگرد سازی کی گہرائی اور اُبھرنے والے راہنماؤں کی سنجیدگی نے مغربی پاسٹر صاحبان کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ CPM کے طریقہ کار چرچ کی عمومی روایات، تجربات اور نمونوں سے مختلف ہیں۔ امریکہ کے بہت سے چرچز کا مستقبل اس وجہ سے تبدیل ہوتا نظر آ رہا ہے۔ امریکی چرچز نے ایسے پانچ سبق ضرور سیکھ لئے ہیں جس کی بنیاد پر وہ مستقبل کی حکمت عملیاں تبدیل کرنے پر غور کرنے لگے ہیں۔

1- بُلانا اور بھیجنا : غیر ایمانداروں کو اپنے پروگراموں میں بُلا

کر ایمان کی طرف لانے کی بجائے ایمان داروں کو اُن کی دنیا میں بھیجنا ۔

یسوع نے کہا کہ فصل کٹائی کے لئے تیار ہے۔ اس لئے ہمیں بُلانے کی بجائے بھیجنے کے طریقہ کار پر سوچنا ہو گا کیونکہ یہ حقائق کے مطابق ہے۔ خدا ہمیشہ مسیحیوں سے کہتا ہے کہ وہ اُن کے پاس جائیں جو اُسے نہیں جانتے۔ اُس نے کبھی یہ نہیں کہا کہ بھٹکے ہوؤں کو چرچ میں یا مسیحی ماحول میں لایا جائے۔ جب سوچ میں تبدیلی رونما ہو جاتی ہے تو چرچ کے ممبران ایسے لوگوں کی نشاندہی کر کے اُن کے لئے دعا کرنے لگتے ہیں جو ابھی تک خدا کو نہیں جانتے۔ یہ اُس وقت ہوتا ہے جب "جانے" کا تصور چرچ کی زندگی کا حصہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح چرچ کے راہنما ارادی طور پر ایمان داروں کو تربیت دیتے ہیں کہ وہ لوگوں کو متاثر کُن انداز میں اپنی اور خدا کی کہانی مختصراً سنائیں۔ یہ لوگ عموماً پیدائش سے یسوع تک کی کہانی سناتے ہیں، جس میں دس سے پندرہ منٹ تک بائبل کا عمومی خلاصہ شروع کر کے مسیح پر ختم کیا جاتا ہے³۔ بہت سی جگہوں پر پروگراموں کا شیڈول تبدیل کر دیا گیا ہے تاکہ چرچ کے ممبران کو زیادہ تعداد میں بھیجا جاسکے۔

¹ مشن فرنٹیرز www.missionfrontiers.org کے جولائی۔ اگست 2012 کے

شمارے میں صفحہ نمبر 18-20 پر شائع ہونے والے مضمون سے تدوین شدہ۔

² سی۔ ڈی۔ ڈیوس مشنز کے لئے حکمت عملی مرتب کرنے اور کارکنوں کو متحرک کرنے کا کئی سالہ تجربہ رکھتے ہیں۔

<http://t4online.org/wp-content/uploads/2011/02/2-Creation-to-Christ-Story.pdf>³

2- گروہوں میں ایمان کی طرف آنا : افراد کی انفرادی شاگرد سازی کی بجائے شاگردوں کی گروہ در گروہ افزائش۔

دنیا بھر میں CPM کی تحریکوں میں آپس کے روابط پر قائم گروپ قائم کئے جا رہے ہیں اور یہ سلسلہ ایک گروپ سے دوسرے تک پھیلتا جاتا ہے۔ کلام ان گروپوں کو خاندان کا نام دیتا ہے اور اس میں خاندان سے بڑھ کر حلقہٴ احباب یا ایسے لوگوں کی مختصر جماعت شامل ہو سکتی ہے جس پر نئے ایمانداروں کا کچھ نہ کچھ اثر و نفوذ ہو CPM۔ کی بہت سی تحریکوں میں یہ ساتھی کارکنان، ہم جماعتوں یا کسی ایک مشغلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا گروہ ہو سکتا ہے۔ اعمال 11:14 اور 16:31 میں وعدہ کیا گیا کہ مربوط گروہ ایمان میں آئیں گے۔ اس میں طریقہ یہ نہیں کہ جب کوئی فرد روح کی پیاس کا اظہار کرے تو اُسے اُس کے خاندان سے نکال لیا جائے بلکہ اُس کے پورے خاندان یا گروپ کو ایمان میں لایا جائے۔ یہ طریقہ عمومی طور پر استعمال ہونے والے مغربی طریقہ کار سے مختلف ہے۔

3- نسلوں کا شمار: جلد از جلد اور باقاعدہ کوششوں کے ذریعے شاگردوں، گروپوں اور چرچ کی چوتھی نسل تک پہنچنے کی کوشش (2 تیمتھیس 2:2)

CPM میں شاگردوں راہنماؤں اور گروپوں کی اگلی نسلوں تک پہنچنے کے طریقے اور معیار قائم ہیں۔ کسی بھی گروپ کا بنیادی مقصد موجودہ نسل کو ایمان میں لا کر تربیت دینا اور پھر شاگردوں کی اگلی نسل تیار کرنا ہوتا ہے، جو بعد ازاں اسی عمل کو دہراتے چلے جاتے ہیں⁴۔

یہ طریقہ صرف سمندر پار کے علاقوں میں پھل نہیں لا رہا۔ جب یہ طریقہ کار چھوٹی گروہی میٹنگز اور راہنماؤں کی تیاری کے لئے امریکہ میں بھی استعمال کیا گیا، تو ہم نے اسی سے ملتے جلتے نتائج دیکھے ہیں۔ نئے ایمانداروں کو کسی میٹنگ میں بُلا کر بٹھانا اور کلام سُنانا فائدہ مند نہیں، بلکہ مسیح میں اُن کی نئی زندگی بہت مختلف طریقے سے شروع ہونی چاہیے ہر شخص کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اپنے گروپ یا اپنے خاندان میں یہ کام شروع کرے۔ وہیں وہ خُدا کے کلام کا مطالعہ کرنا اور اُس کی فرمانبرداری کرنا

T4T: A Discipleship Re-Revolution by Steve Smith with Ying Kai, WIGTake
 Resources, 2011 عمل 4
 نامی کتاب میں بھی مثال کے طور پر درج ہے۔

سیکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں اپنے جاننے والوں کے لئے فوری دعا کرنے اور انہیں اپنی گواہی دینے کی تربیت بھی دی

جاتی ہے۔ اس طرح گروپ کے ممبران کو نہ صرف ایک مقصد ملتا ہے بلکہ انہیں وہ مہارتیں بھی حاصل ہوتی ہیں جس کے ذریعہ وہ اگلی نسل کو ایمان میں لانے کے لئے اپنے حوصلے بلند محسوس کرتے ہیں۔

اس طرح ایک سے دوسری نسل تک مسلسل افزائش کا سلسلہ جاری رہتا ہے ہر ممبر کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے گروپ کا سربراہ مثلاً باپ، دادا یا پر دادا بنے۔ امریکہ سے تعلق رکھنے والے CPM کے ایک راہنما کا کہنا ہے کہ میں اپنی شاگرد سازی کی کامیابی کا تعین اپنے شاگردوں کی تعداد کی بنیاد پر نہیں، بلکہ شاگردوں کے شاگردوں کی تعداد پر کرتا ہوں اور پھر گروپ ہر نئی نسل کے آغاز پر خوشی مناتے ہیں۔

4- افزائش کی اہلیت : طویل تربیتوں اور تحریری مواد کی بجائے قابل افزائش اور سادہ طریقہ کار مہارتوں اور نمونوں کی جانب سفر

کوئی بھی تربیت بہترین طور پر تب کامیاب ہوتی ہے جب سادہ طریقوں سے نمونہ پیش کر کے دی جائے۔ نئے ایماندار آسان انداز سے دی گئی تعلیم کو بہتر طور پر آگے پہنچا سکتے ہیں۔ جب انہیں سادہ اور آسان مہارتیں دی جائیں تو وہ اُسی طرح سے دیگر لوگوں کو بھی شاگرد بنا سکتے ہیں۔ اس سے انہیں تفصیلی وضاحتیں دینے یا طویل حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

سادہ انداز کا مطلب یہ ہے کہ حقائق اور عملی طریقوں کو ایسے انداز میں پیش کیا جائے کہ اوسط صلاحیت کا حامل ایک نیا ایماندار اُن پر عمل کر کے اُنہیں آگے دوسروں تک پہنچا سکے۔ دنیا بھر میں CPM کی ہر تحریک منادی، شاگرد سازی اور چرچ کے قیام کے لئے ایک سادہ طریقہ کار استعمال کرتی ہے۔ صرف ایک مناسب اور قابل افزائش طریقہ ہی نئے ایمانداروں کی بہت بڑی تعداد پیدا کرنے کا باعث بن سکتا ہے جو روح القدس کی راہنمائی حاصل کر کے دوسروں کو منادی کرنے کے اہل ہوں۔ امریکہ کے کچھ چرچ اس سبق کو اپنے اپنے تناظر میں استعمال کرنے لگے ہیں۔

5- فرمانبرداری پر مبنی تعلیم : علم حاصل کرنے کی خاطر سیکھنے کی بجائے خدا کے حکم کی فرمانبرداری اور اُس کے احتساب کے لئے سیکھنا۔

ارشاد اعظم میں یہ نہیں کہا گیا کہ "انہیں وہ سب کچھ سکھاؤ جس کا میں نے حکم دیا گیا" بلکہ یہ کہا گیا کہ "اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا" (متی 20 : 28)۔ اس کے لئے پرانے طریقے چھوڑ کر مسیح کا طریقہ استعمال کرنا ہو گا، تاکہ ایماندار اُس کے کلام کو عملی صورت میں

تبدیل کریں اور نتیجے میں ہم بدلی ہوئی اور قوت سے بھرپور زندگیاں دیکھنے لگیں گے۔

اگر ایماندار احکام کی تعمیل چھوڑ دیں تو ہم پھر بھی انہیں تعلیم دیتے رہیں تو دراصل ہم انہیں یہ سیکھا رہے ہوں گے کہ تعلیم حاصل کر کے اُس پر عمل نہ کرنا یا اپنی مرضی سے تعمیل کرنا یا نہ کرنا ٹھیک بات ہے۔ اس طرح سے ہم شاگرد سازی کے پورے عمل کو خراب کرتے ہیں اور اُن لوگوں کو سزا کا مستحق بناتے ہیں جنہیں ہم تعلیم دے رہے ہوں۔ انہیں ایک دن حساب دینا ہو گا کہ انہوں نے کیا سیکھا اور اُس کی تعمیل کی یا نہیں۔

بدلی ہوئی زندگیاں تحریکوں کی رفتار بڑھانے کے لئے ایندھن کا کام کرتی ہیں۔ بدلی ہوئی زندگیاں ثابت کرتی ہیں کہ یسوع بہت کچھ بدل سکتا ہے اور ہر کسی کو ایک ایسے خدا کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ اُن کی خاطر اختیار کے ساتھ کام کر سکے۔ بدلی ہوئی زندگیاں خود آگے چل کر مزید تبدیلی کا باعث بنتی ہیں۔ CPM کی تحریکیں ہمیں سکھاتی ہیں کہ ایمانداروں کو تعمیل کرنا، تعمیل سیکھانا اور عبرانیوں 24-25: 10 کے مطابق تعمیل کا حساب دینے کی ضرورت ہے۔

جب طرز فکر میں یہ تبدیلیاں آ رہی ہیں تو عملی میدان میں بھی تبدیلیاں رونما ہونے لگی ہیں۔ مسیحی اپنی عمارتوں اور گوشہ سکون سے باہر نکلنے لگے ہیں ہم زیادہ تعداد میں اور تیز رفتاری کے ساتھ لوگوں کو ایمان میں آتے، نئے گروپ بنتے اور چرچ کا قیام ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

CPM کی تحریکوں میں امریکی چرچ کے لئے بہت بڑے سبق ہیں۔ یہ سبق ہمیں اپنے طریقہ کار پر نظر ثانی کروا کے ہمیں اصولوں اور طریقہ کار کے لئے کلام میں لے جاتے ہیں۔ اسی طریقے پر عمل کرتے رہیں جب تک کہ یہ طریقہ کار سب کے لئے ایک معمول نہ بن جائے۔

ایک بدلا ہوا چرچ نئے چرچ قائم کرتا ہے

جیمی ٹیم

سال 2000 میں میں نے لاس اینجلس امریکہ میں دو زبانوں کا چرچ کینٹن اور مینڈرین زبانوں میں شروع کیا۔ میں نے اپنے چرچ کے ممبران کی دیکھ بھال کے لئے بہت محنت کی اور پروگراموں میں اپنی بہترین کاوشیں ڈالیں۔ اس کے نتیجے میں تقریباً 100 کے قریب لوگ میرے ساتھ شامل ہوئے لیکن ہماری باقاعدہ ممبر شپ 50 بالغ افراد تک محدود رہی۔

پھر 2014 میں میں نے ارادی طور پر اپنے چرچ کے سفر کی سمت تبدیل کی میں نے چرچ منسٹری میں شریک رہنے اور منسٹری سے فوائد وصول کرنے کی بجائے اپنے علاقے میں مشنری بن کر جانے کا فیصلہ کیا۔

چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں کے بارے میں مجھے سب سے پہلے ہانگ کانگ میں ایک تربیت کے دوران پتہ چلا۔ تربیت کے صرف 90 منٹ کے بعد ہی ہم ہانگ کانگ کے ایک مشکل علاقے میں گئے۔ مجھے حیرت ہوئی کہ وہاں ایک ایسا شخص موجود تھا جو یسوع کے بارے میں سننا چاہتا تھا۔ لاس اینجلس واپس آ کر میں نے اپنے چرچ کو اس تجربے کے بارے میں آگاہ کیا اور تین ماہ بعد میں نے تربیت کار سے درخواست کی کہ وہ آ کر ہمارے ممبران کو تربیت دے کہ وہ خوشخبری کی تلاش میں پھرنے والے لوگوں کو ڈھونڈیں۔

ہمارے چرچ کی تبدیلی

میں نے اپنے بُلٹن میں ایک سطر پر مشتمل پیغام لکھ کر اپنے ممبران کو تیار کیا " لوگوں کو چرچ کی جانب مت لائیں بلکہ چرچ کو اُن کے پاس لے جائیں " پھر میں نے مختصر ویڈیو خاکے تیار کئے جنہیں سنڈے سروس میں استعمال کر کے میں نے بتایا کہ ہم کس طرح لوگوں کو چرچ آنے سے روک رہے ہیں :

- چرچ سے باہر جو کچھ ہوتا ہے وہ زیادہ اہم ہے۔
- ہم یسوع کو خاندانوں تک لے جانا چاہتے ہیں، بجائے اس کے کہ لوگوں کو چرچ تک لایا جائے۔

ہم نے پڑوسی سے محبت کی ایک مہم شروع کی جس کے ذریعے ہم اپنے چرچ کے اردگرد کے لوگوں سے ملے۔ میں نے اپنے ممبران کو یہ کہنے کی تربیت دی کہ یسوع نے ہمیں اپنے پڑوسی سے محبت کا حکم دیا ہے اور ہم ایسا کرنا چاہتے ہیں ہم آپ کے لئے کیا دعا کریں؟ جن لوگوں کے لئے ہم دعائیں کرتے تھے ہم اُن کے پاس واپس پہنچتے اور پوچھتے، "کیا ہم آپ کو یسوع کی محبت کی کوئی کہانی بتائیں جس نے ہماری بہت حوصلہ افزائی کی؟ پھر وہ لوگ جو ہماری کہانی سنتے تھے، اُن سے ہم پوچھتے تھے :

- یسوع کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے
- آپ کا اس کہانی کے بارے میں کیا خیال ہے؟

- خُدا آپ کو اس کہانی میں کیا بتا رہا ہے ؟
- وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ کیا کریں ؟
- ہم آپ کے ساتھ مل کر کس کے لئے دعا کر سکتے ہیں ؟

ایک سے دوسرے تک پہنچتی ہوئی نجات ابتدا میں ہم نے تقریباً 20 لوگوں کو تربیت دی۔ اُن میں سے کچھ ایسے بھی تھے جن کا تعلق میرے چرچ کے ساتھ نہیں تھا۔ میں نے انہیں شاگرد سازی کی تحریکوں کے بارے میں بتایا اور انہوں نے اُن اصولوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ مثال کے طور پر وہ ایک خاتون سے ملے جو گردوں کے مسئلے کی وجہ سے تقریباً 5 ماہ سے بستر پر تھی۔ وہ ہفتے 3 مرتبہ ڈائلاسس کراتی اور سارا دن تکلیف میں رہتی تھی۔ ہم اُس کے پاس گئے اور اُسے کلام کی خوشخبری سنائی۔ وہ بدھ مذہب سے تعلق رکھتی تھی اور یسوع کے بارے میں نہیں جانتی تھی۔ لیکن ہماری ٹیم کے ایک ممبر نے اسے اپنی شفا کی گواہی سنائی۔ اُس عورت نے کہا، "ہاں مجھے اس کی ضرورت ہے! میں چاہتی ہوں کہ یسوع مجھے شفا دے۔ پلیز میرے لئے دعا کریں" سو اُس نے اُس کے لئے دعا کی اور اُس کا درد فوراً جاتا رہا۔ تقریباً 3 یا 4 ہفتوں میں اُس کے گردے ٹھیک ہو گئے اور اُسے ڈائلاسس کی ضرورت نہ رہی۔

وہ خُداوند کے جوش سے بھر گئی اور فوراً بیتسمہ لینا چاہتی تھی۔ اُس کی شفا کے باعث ایک ماہ کے بعد اُس کی بیٹی بھی خُداوند کے پاس آ گئی۔ اُس نے اپنی بیٹی کو بیتسمہ دیا اور پھر اپنے شوہر اور ایک پڑوسی کو بھی بیتسمہ دیا۔ تقریباً 3 ماہ کے اندر اندر وہ 4 لوگوں کو بیتسمہ دے چکی تھی۔ سو اُس بہن نے جو اُسے ایمان میں لائی تھی اُسے ایک گھریلو چرچ شروع کرنے میں مدد دی۔ اب اُس کے پاس تقریباً 9 یا 10 بدھ مت کے پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں جو اُس کے گھر پر باقاعدگی سے دعا کے لئے ملتے ہیں۔

ہمارا نیامعمول اب اتوار کے روز وعظ کی بجائے ہم تربیت دیتے، خوشی مناتے اور اپنے اُن ممبران کے تجربوں کی گواہیاں سنتے ہیں جو اُن کے گذشتہ ہفتے کے تجربات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اب ہم اپنی عمارت کو چرچ نہیں بلکہ ایک تربیتی مرکز کا نام دیتے ہیں۔ اب ہمارے 70 فیصد لوگ گھریلو چرچز بنا رہے ہیں اور 10 CPM کی ٹیمیں تیار ہو چکی ہیں۔ ہمارے نصف درجن سے زائد خاندان لوگوں کو گھریلو چرچز بنانے کی راہنمائی دے رہے ہیں اور ہمارے کالج کے طلباء و طالبات نے بھی 3 یا 4 سچائی کے متلاشی گروپوں کو اکٹھا کر لیا ہے۔

اب چرچ میں لا کر لوگوں کو بیتسمہ دینے کی بجائے ہمارے ممبر خود ہی لوگوں کو بیتسمہ دیتے ہیں اور بعد میں مجھے بتا دیتے ہیں۔ ہم نے انہیں تربیت تجربہ اور مہارت دے دی ہے۔ تو 50 فیصد سے زائد ہمارے ممبران اپنے اپنے کام کی جگہوں میں کلام کی

منادی کرتے ہیں۔ کچھ خاندان کئی سالوں سے ہمارے چرچ میں ہیں اور خُداوند کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ چرچ کے پروگراموں سے مطمئن نہیں تھے۔ اب گزشتہ دو سالوں میں وہ لوگوں کے گھروں میں جا کر خوشخبری دینے اور انہیں بپتسمہ دینے کے لئے بہت پُر جوش ہو چکے ہیں۔

میں نے حال ہی میں ہمارے چرچ کی ایک ممبر خاتون کا ایک پیغام دیکھا۔ وہ ایک دوست سے ملی اور اُسے یسوع کی کہانی سُنائی۔ دوست کا ردعمل بہت مثبت تھا اور اس بہن نے محسوس کیا کہ اُس کی دوست ایمان لانے اور بپتسمہ لینے کے لئے تیار تھی۔ اُس نے مجھے بتایا کہ میری یہ دوست کبھی چرچ نہیں گئی اور اُسے سنڈے کے روز اپنی فیملی کے لئے کام کرنا پڑتا تھا۔ اگر ہم نے شاگرد سازی کی تحریک کی تربیت نہ دی ہوتی تو میرا خیال ہے کہ وہ نہ چرچ جانے اور نہ یسوع کے پاس آنے کے بارے میں سوچتی۔ اُس نے محسوس کیا کہ چونکہ وہ سنڈے کو چرچ نہیں جا سکتی اس لئے وہ یسوع کے پیچھے نہیں چل سکتی۔

ہمارا چرچ لوگوں کو سنڈے کے روز چرچ میں نہیں بُلاتا کیونکہ وہ لوگوں کے گھروں میں جا کر عبادت کرتا ہے۔ اب ہم نے ہر ہفتے تربیت کے لئے وقت رکھا ہے، جہاں ہم لوگوں کی گواہیاں سُنتے ہیں، شاگرد بنانے کے تجربات سے آگاہ ہوتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں اور لوگوں کو کلام سُناتے ہیں۔ ہر دوسرے اتوار ہم تین یا چار لوگوں کے چھوٹے چھوٹے گروپوں میں شاگرد سازی کی تربیت دیتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی ذاتی زندگیوں کا احتساب کرتے، شاگرد بنا کر کلام سُناتے اور نئے چرچ قائم کرتے ہیں۔ پھر وہ کلام پر تبادلہ خیال کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے سُن کر ایک دوسرے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ چرچ کے 80 فیصد کے قریب ممبران اس قسم کے گروپ کے کاموں میں شامل ہیں۔ پھر کسی نہ کسی اتوار ہم سنڈے سروس جیسی ایک باقاعدہ سروس بھی کرتے ہیں، جس میں 45 منٹ کے قریب تربیت اور تعلیم دی جاتی ہے۔ کبھی کبھی ہم بیماروں کے لئے دعا کی تربیت بھی دیتے ہیں یا ایسے لوگوں کو شناخت کرنا سکھاتے ہیں جو کلام سُننا چاہتے ہوں۔ اس کے علاوہ ہم لوگوں کو شاگرد بنانے کی تربیت یا ایک گھریلو چرچ شروع کرنے کی تربیت بھی دیتے ہیں۔ کبھی کبھار ہم مسیحی انداز سے جینے کی تربیت دیتے ہیں تاکہ ایمان مضبوط کیا جا سکے۔

اس ترقی کے لئے کلیدی عناصر

نمبر 1 میرا خیال ہے کہ دعائنتہائی اہم ہے۔ دشمن نہیں چاہتا کہ یسوع کے شاگرد مؤثر ہوں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم چرچ کی دیوار تک محدود رہیں۔ لیکن ہم روح القدس پر انحصار کرتے ہیں ہم لوگوں پر دباؤ نہیں ڈالتے بلکہ انہیں چیلنج دے کے اُن کے لئے نمونہ بنتے ہیں۔

نمبر 2 ایسی تبدیلی کے لئے مجھے اپنے طرز زندگی میں بھی تبدیلی لانا تھی۔ سو میں اپنے خاندان کے ساتھ جا کر اپنے پڑوسیوں سے ملنے لگا۔ میں اُن کے دروازے پر کھٹکھٹا کر کہتا کہ میں یسوع کا پیروکار ہوں اور اُس کا حکم ہے کہ میں اپنے پڑوسیوں سے محبت

رکھوں۔ سو ہم یہاں صرف آپ کو یہ بتانے آئے ہیں کہ ہم آپ سے محبت کرتے ہیں ہم آپ کے پڑوس میں رہتے ہیں اور ہم محبت کے اظہار کے طور پر آپ کے لئے دعا کرنا چاہتے ہیں۔

میرے 3 بچے ہیں اور وہ باسکٹ بال اور فٹ بال کھیلتے ہیں۔ ان کے وسیلے سے میں نے دیگر والدین کے ساتھ رابطے کرنے شروع کئے۔ کھیل کے میدان کے باہر بیٹھ کر میں انہیں یسوع کی کہانیاں سناتا رہتا۔

مجھے یہ سب کچھ کرتے دیکھ کر لوگوں کی بھی حوصلہ افزائی ہوئی اور وہ یہ دیکھنے لگے کہ میں اپنے ذاتی حصار سے نکل کر باہر آیا ہوں۔ یوں وہ بھی یہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

نمبر 3 ایک اور اہم عنصر یہ ہے کہ ہم بچوں سمیت خاندان کو شاگرد بناتے ہیں ہم خاندانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو چھوڑ کر شاگرد بنانے نہ نکلیں۔ ہم پورے خاندان کی حیثیت سے، پورے خاندانوں کو ملنے کے لئے جاتے ہیں۔ روایتی چرچ میں یہ ہی سب سے بڑا مسئلہ ہے کیونکہ وہاں عمر کی بنیاد پر لوگوں میں تفریق کر دی جاتی ہے۔

اس سے قبل سنڈے کی سروس ہمارے چرچ کا بنیادی پہلو تھی۔ ہر اہم چیز سنڈے سروس میں ہوتی۔ لیکن جب سے ہم نے اپنا طریقہ کار بدلا ہے سنڈے سروس کی اہمیت بدل گئی ہے۔ ابتدا میں یہ ایک بہت بڑا چیلنج تھا شروع میں لوگوں کو سنڈے کے روز نہ بلانا ایک بدعت لگتا تھا پرانی عادتیں اور پرانے نظریات بدلنا بہت مشکل کام تھا۔ اس وقت ہمارے پاس :

- 11 سر گرم پہلی نسل کے چرچ
- 38 سر گرم دوسری نسل کے چرچ
- 23 سر گرم تیسری نسل کے چرچ

موجود ہیں۔

افریقہ کی ایک تحریک میں موجودہ چرچ کا کردار

شالوم

موجودہ مقامی چرچز شاگرد سازی کی تحریک میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اپنی منسٹری کی ابتدا سے ہی ہم نے اس اصول کو اپنا لیا کہ منسٹری میں ہم جو کچھ بھی کریں، ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ چرچ سرگرم طور پر بادشاہی کی منادی کی منسٹری میں شامل ہو۔ اکثر اوقات لوگ سوچتے ہیں، "اگر ایک چرچ روایتی نہ ہو تو موجودہ چرچز اُسے قبول نہیں کریں گے"۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس میں کلیدی عنصر تعلق ہے۔ ہم چرچ کے راہنماؤں تک ہر سطح پر رسائی کرتے ہیں اور ایک عظیم مقصد سے انہیں آگاہ کرتے ہیں: ارشاد اعظم۔ یہ کسی بھی مقامی چرچ کسی بھی علاقائی وابستگی یا کسی بھی تناظر سے بڑھ کر ہے۔ اگر ہم محبت، تعلق اور بادشاہی کے پُر خلوص تصور کے جذبے کے ساتھ انہیں آگاہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ چرچ ہماری بات سنتے ہیں۔

ایک علاقے میں ہمارے پاس 108 مقامی گروپوں کے ساتھ رسمی شراکتیں موجود ہیں۔ اُن میں سے کچھ مقامی چرچز ہیں اور کچھ علاقائی منسٹریاں ہیں۔ ابتدا سے ہی ہم نے اُن کے ساتھ غیر رسمی گفتگو کے ذریعے رابطہ کیا ہم نے ارشاد اعظم کی ذمہ داری کے بارے میں بات کی اور اُس کے بعد پھر ہم چرچ کے ذمہ دار لوگوں کے ساتھ رسمی گفتگو کرنے لگے۔ اگر وہ کھلے ذہن کے ہوں تو ہم ابتدائی طور پر اُن کے لئے تربیت کا انتظام کرتے ہیں، جو کہ 2 سے 5 دن کی ہوتی ہے۔ ہم پوری کوشش کرتے ہیں کہ وہ مناسب لوگوں کو دعوت دیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ 20 فیصد لوگوں کا تعلق راہنماؤں سے ہو اور 80 فیصد لوگ سرگرم کارکن ہوں یہ تناسب بہت اہم ہے۔ اگر ہم صرف راہنماؤں کو تربیت کریں تو عموماً وہ اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ پُر خلوص ارادہ رکھتے ہوئے بھی انہیں سیکھی ہوئی چیزوں پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملتا۔ اگر ہم صرف فیلڈ کے راہنماؤں یا چرچ قائم کرنے والوں کو تربیت دیں پھر بھی عملی طور پر اطلاق مشکل ہو گا کیونکہ چرچ کے راہنما نہیں سمجھ سکیں گے کہ کیا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ فیصلہ ساز اور سرگرم کارکنان، دونوں کی بیک وقت تربیت کی جائے۔

سب سے پہلے ہم دلی معاملات پر توجہ دیتے ہیں۔ ہم ارشاد اعظم، نامکمل ذمہ داری اور چیلنج کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ پھر ہم مواقع اور ارشاد اعظم کے تکمیل کے طریقے پر بات کرتے ہیں۔ یہیں پر شاگرد سازی کے تحریکوں کی حکمت عملی سامنے آتی ہے۔

آخری سوال یہ ہوتا ہے کہ "ہم مل کر اس بارے میں کیا کریں گے؟"

تربیت دینے کے بعد ہم ہمیشہ اُس کی جائزہ کاری کرتے ہیں اور اس عمل میں فیصلہ سازوں کو شریک کرتے ہیں۔ چرچ کے ساتھ مل کر محض ایک تربیتی سیشن ہی ہمارا حتمی مقصد نہیں ہوتا۔ ہم اُن کے ساتھ ایک لمبے سفر پر چلنا چاہتے ہیں ہم اپنے سامنے ایک مقصد رکھتے ہیں کہ اُن کے اندر شعلہ جلایا جائے، انہیں تیز رفتاری دی جائے اور شاگرد سازی کی تحریکوں کو تسلسل دیا جائے۔ ہم شعلہ جلانے کے بعد بھی رُک نہیں جاتے۔ ہم انہیں تیز رفتاری اور تسلسل دیتے رہتے ہیں۔

تربیتوں کے بعد ہمارے حکمت عملی کے کوارڈینیٹر اور بنیادی تربیت کے کوارڈینیٹر جائزہ کاری کرتے ہیں۔ ہر تربیت کے بعد ایک ایکشن پلان مرتب کیا جاتا ہے۔ تربیت حاصل کرنے والے ہر فرد کے ساتھ ساتھ چرچ اور ہماری منسٹری کو بھی اس ایکشن پلان کی ایک کاپی دی جاتی ہے۔ اس پلان میں چرچ کے رابطے کے فرد کا نام اور فون نمبر موجود ہوتا ہے۔ پھر اُس کے بعد ہمارے راہنما فون پر رابطے کے ذریعے جائزہ کاری کرتے ہیں۔ یہ جائزہ وہ تربیت میں شامل ہونے والے شرکا اور چرچ کے رابطے کے افراد سے معلومات حاصل کر کے مرتب کرتے ہیں۔ پھر 3 ماہ بعد ہم جائزہ کاری کے لئے ایک رسمی دعوت دیتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہمارے پلان پر عمل درآمد کے سلسلے پر کیا کچھ ہوا۔

اُس کے بعد ہم منسٹری کے کام میں آگے بڑھتے ہوئے لوگوں کے ساتھ سلسلے جاری رکھتے ہیں۔ ہم تعلقات سازی کو یقینی بناتے ہیں اور تربیت، کوچنگ اور راہنمائی فراہم کرتے رہتے ہیں ہم اُن کا رابطہ اُس علاقے میں اپنے فیلڈ کے کارکنوں سے کراتے ہیں تاکہ اُن کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک نیٹ ورک موجود ہو۔ پھر ایسے افراد کو جو ایک خاص حد تک صلاحیت ظاہر کرتے ہیں، ہم حکمت عملی کے کوارڈینیٹر اُس علاقے کے لئے مقرر کر دیتے ہیں۔

جب اُن میں سے کچھ لوگ پلان کا اطلاق کرنے لگتے ہیں تو اُن کی رپورٹ فیلڈ سے ہوتی ہوئی اُن کے چرچ تک جاتی ہے۔ چرچ کو اُس کی تصدیق کرنا ہوتی ہے۔ ہم چرچ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ چرچ منسٹری کی کاروائی میں شریک ہو۔ اس سے چرچ کو ملکیت کا احساس ہوتا ہے اور رشتوں میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

ہم ہمیشہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تمام پیش رفت سے چرچ کے راہنماؤں کو آگاہ کیا جاتا رہے۔ کچھ نارسا گروپوں تک پہنچنا بہت حساس معاملہ ہوتا ہے۔ ایسے علاقوں میں عین ممکن ہے کہ چرچ تحریک کی پیش رفت میں براہ راست شامل نہ ہونا چاہے۔ لیکن پھر بھی چرچ منسٹری کے لئے دعا کرتا ہے اور مناسب طریقوں سے مدد بھی کرتا ہے۔ چرچ نئے چرچز کے قیام میں بھی مدد دیتا ہے اور عبادت کے وہ طریقے سکھاتا ہے جو نئے ایمانداروں کی تہذیبی روایات سے مناسبت رکھتے ہیں۔

اس عمل میں ہم موجودہ چرچز کے پہلے سے موجود منسٹری کے طریقوں کو چیلنج نہیں کرنا چاہتے، کیونکہ اس طرح وہ خطرے کی زد میں نظر آنے لگتے ہیں۔ موجودہ چرچ اپنے روایتی طریقے پر چلتا رہتا ہے ہمارے مشن کی ترجیح نارساؤں تک رسائی ہے ہمارے طریقہ کار کی تبدیلی کا ہدف نارسا لوگ ہیں۔ سو ہم چرچ کو نارساؤں تک پہنچنے کا چیلنج دے کر تربیت اور وسائل فراہم کرتے ہیں ہم واضح طور پر بتاتے ہیں کہ چرچ کے عمومی طریقہ کار نارسا لوگوں کو سرگرم کرنے میں ناکام ثابت ہوں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ بھی تحریکوں کی سوچ اپنائیں اور اسی طریقہ کار کے ذریعے نارسا لوگوں تک پہنچیں۔

اکثر اوقات یہ نئی سوچ پورے چرچ کی تبدیلی کا باعث بن جاتی ہے۔ چرچ کے کچھ راہنما بھی سرگرم کارکن اور تحریکوں کے راہنما بن جاتے ہیں۔ سو کبھی کبھی یہ نئی سوچ مقامی چرچ کو براہ راست متاثر کر دیتی ہے۔ لیکن یہ ایک ضمنی نتیجہ ہے اور ہمارا بنیادی ہدف نہیں ہے۔

موجودہ چرچ کے ساتھ شراکت کاری ایک اہم عنصر ہے جس نے ہمیں شاگرد سازی کی تحریکوں کو تیز رفتار بنانے میں مدد دی ہے۔ ہم سب کا تعلق انہی چرچ سے ہی ہے اور ہمارا مقصد دیگر چرچ کو متاثر کرنا اور نئے چرچ کی ابتدا کرنا ہے۔ سو ہم خداوند کی تمجید کرتے ہیں کہ وہ موجود چرچ میں حاضر ہے اور اُن کے ذریعے کام کرتے ہوئے نارسا قوموں کے درمیان نئے چرچ کے قیام کی تحریکیں چلا رہا ہے ۔

نارساؤں تک رسائی کے مقصد کی خاطر موجودہ چرچز کے لئے دوہری پٹری کا ماڈل

ٹریور لارسن اور ثمر آور بھائیوں کا ایک گروہ

ہمارا ملک بہت تنوع کا حامل ہے۔ کئی علاقوں میں مسیح پر ایمان رکھنے والا کوئی بھی نہیں ملتا اور پھر بھی دیگر علاقوں میں قائم دائم چرچز موجود ہیں۔ ان میں سے کچھ چرچز مسلمانوں تک رسائی کی اہلیت رکھتے ہیں، تاہم زیادہ تر چرچز نے جو 90 سے 99 فیصد مسلم اکثریتی آبادی کے علاقوں میں موجود ہیں، کئی سالوں سے مسلمانوں کو ایمان کے دائرے میں داخل نہیں کیا ہے۔ وہ اس ردعمل سے خوف زدہ ہیں جو مسلمانوں کے ایمان لانے کی صورت میں سامنے آ سکتا ہے۔ مسلمان اکثریت کے زیادہ تر علاقوں میں موجود چرچز مسیحی تہذیبی روایات قائم رکھتے ہیں۔ وہ اپنے علاقوں میں نارسا قوموں تک رابطے قائم نہیں کرتے۔ ظاہری طور پر موجود اور نظر آنے والے چرچز کی تہذیبی روایات اور ان کے خلاف ردعمل مسلمانوں کے ساتھ رابطے منسلک کرنے کو مشکل بنا دیتے ہیں۔ ایسے ظاہری طور پر موجود چرچز (جنہیں ہم پہلی پٹری کے چرچز کہیں گے) ایک ایسی تہذیب کے نمائندہ ہوتے ہیں جو ان کے اس پاس کے مسلمانوں سے یکسر مختلف ہوتی ہے۔ اس وجہ سے روحانی پیاس رکھنے والے مسلمانوں اور ان چرچز کے درمیان دیوار حائل ہو جاتی ہے۔ ہم ایک مختلف نمونہ تجویز کرتے ہیں: ایک دوسری پٹری کا چرچ: یہ ایک ایسا چرچ ہو گا جو کہ اُسی سٹیشن سے منسلک ہے جس سے پہلا چرچ منسلک ہے لیکن اس چرچ کے ممبران چھوٹے چھوٹے گروہوں میں خفیہ انداز میں ملتے ہیں، اور اس پاس کا معاشرہ ان سے بے خبر رہتا ہے۔ کیا مسلمان اکثریت کے علاقوں میں موجود روایتی چرچ ایک دوسری پٹری کا (زیر زمین) چرچ شروع کر سکتے ہیں؟ کیا وہ پہلی پٹری یعنی ظاہری چرچ کی خدمت کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے گروہوں میں مسلمانوں کی شاگرد سازی کر سکتے ہیں۔

کئی تجرباتی پراجیکٹس "دوہری پٹری" کے ماڈل کی آزمائش کر رہے ہیں

علاقوں میں زیادہ تر
سُست رفتاری اور یا
زوال کا شکار ہو گئے
میں زیر زمین چرچ کا
چھوٹے چھوٹے گروہوں
افزائش کر کے نارسا



ملک کے مسلم اکثریتی
فرقوں کے چرچ یا تو
گذشتہ دس سالوں میں
ہیں۔ ان ہی دس سالوں
نمونہ ابھرا ہے جس نے
کی بہت تیز رفتاری سے

قوموں اور گروہوں تک رسائی کا مقصد حاصل کر لیا ہے ۔
 کچھ چرچز ہم سے درخواست کرتے ہیں کہ ہم انہیں مسلمانوں تک رسائی کے لئے چھوٹے گروہوں کی افزائش کے لئے تربیت دیں ۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ وہ پہلی پٹری کے ظاہری چرچز کو بھی قائم رکھنا چاہتے ہیں ۔ ہم نے مختلف علاقوں میں دوسری پٹری کے نمونے پر مبنی 20 مختلف چرچز کا تجرباتی آغاز کیا۔ ان میں سے چار تجرباتی پراجیکٹس ابتدائی تجربے کا چار سالہ عرصہ گزار چکے ہیں۔ اس باب میں دوسری پٹری کے نمونے کی بنیاد پر کئے گئے پہلے چار تجربات پیش کئے جاتے ہیں ۔ ان تجربات کے بارے میں مزید آگاہی اور دیگر 3 تجربات کے بارے میں معلومات " فوکس آن فروٹ " نامی کتاب میں مل سکتی ہیں جس کی تفصیل اس باب کے اختتام پر درج ہے ۔

کیس سٹڈی : ہمارا دوسری پٹری کا پہلا چرچ

زاؤل نے 90 فیصد مسلم اکثریتی علاقے میں دوسری پٹری کا ایک تجرباتی پراجیکٹ چار سال کے عرصے میں مکمل کر لیا ہے ۔ یہ علاقہ مسلم اکثریت کا ہے اور اُن میں سے زیادہ تر بنیاد پرست ہیں زاؤل بتاتا ہے کہ انہوں نے دوسری پٹری کے اس پہلے نمونے سے کیا کچھ سیکھا

1۔ چرچز اور شاگردوں کا محتاط انتخاب

ایک اچھے نمونے کے لئے بہترین انتخاب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ ہم چاہتے تھے کہ ہمارا چرچ کامیاب ہو اس لئے ہم نے بہت محتاط طریقے سے انتخاب کیا ۔ میں نے اس تجرباتی پراجیکٹ کے لئے چرچ A کا انتخاب کیا کیونکہ اُن کے معمر پاسٹر نے مسلمانوں کے لئے خدمت کے پُل قائم کرنے میں بہت گہری دلچسپی ظاہر کی تھی ۔ چرچ A یورپ کے ایک فرقے کا حصہ ہے لیکن اُس میں مقامی تہذیب کے کچھ پہلو بھی شامل ہیں ۔ وہ عبادت کے لئے مقامی زبان استعمال کرتے ہیں لیکن اس کے علاوہ یورپ میں موجود اپنے جیسے دیگر چرچز سے گہری مشابہت رکھتے ہیں ۔ اپنے آغاز سے 51 سال بعد اس چرچ کے باقاعدہ ممبران خاندانوں کی تعداد 25 ہے

چرچ A کے پاسٹر کو میں کئی سال سے جانتا تھا اس چرچ کے آس پاس ہم نے کئی چھوٹے گروہوں کی افزائش کی تھی ۔ جنہیں ہماری مقامی مشن ٹیموں کے ارکان نے شروع کیا تھا ۔ پاسٹر صاحب کو ہماری منسٹری کے پھل لانے پر خوشی تھی اور وہ ہم سے سیکھنا چاہتے تھے کہ مسلمانوں تک رسائی کیسے کی جائے ۔

2۔ شراکت کے قواعد و ضوابط

ان پاسٹر صاحب کی دلچسپی دیکھنے کے بعد ہم نے اپنی شراکت کی شرائط پر بات چیت شروع کی ہم نے ان تمام شرائط کو ایک ایم ۔ او ۔ یو کی صورت میں تحریر کرنا شروع کیا ۔ میرا خیال تھا کہ تحریری معاہدے کی صورت میں غلط فہمیاں کم ہو جائیں گی اور کامیابی کے امکانات بڑھ جائیں گے ۔ سو ہم نے اپنی مشن ٹیم اور چرچ کے پاسٹر کے درمیان ایک ایم ۔ او ۔ یو دستخط کیا جس میں شریک فریقین کے کردار کی وضاحت کی گئی تھی ۔

سب سے پہلے چرچ نے رضامندی ظاہر کی کہ وہ دس زیر تربیت کارکنان فراہم کرے گا جو اُس علاقے کے مسلمانوں تک منادی کرنے کے لئے رضامند ہوں۔ ہم نے زیر تربیت شاگردوں کے انتخاب کے معیار کے اصول بھی طے کئے تاکہ مسلمانوں کو منادی کا مقصد کامیاب ہو سکے چرچ نے تربیت کے لئے مقام، کھانے پینے کے لئے بجٹ اور پاسٹر صاحب کی جانب سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ پاسٹر صاحب نے دوسرے علاقوں کے کچھ پاسٹر صاحبان کو بھی تربیت کے لئے دعوت دی۔

دوسری بات یہ کہ چرچ اس بات پر متفق ہوا کہ میدان میں جا کر کام کرنے کے لئے ہدایات ہماری ٹیم ہی کی جانب سے ملیں گی۔ پاسٹر صاحب کا کردار زیر تربیت کارکنان کی مجموعی نگرانی تک محدود تھا۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ میدان عمل میں ہماری مشن ٹیم کے فیصلوں میں مداخلت نہیں کریں گے۔ انہوں نے اس بات پر بھی رضا مندی ظاہر کی کہ موجودہ چرچ کی منادی کے طریقے مسلمانوں میں منادی کرنے کے لئے استعمال نہیں کئے جائیں گے۔ یہ بات بھی طے ہو گئی کہ دوسری پٹری کے نمونے کا مرکز مسلمان ہوں گے جو موجودہ چرچ کے دائرے سے باہر ہیں۔ زیر زمین چرچ حالات کے تناظر میں کام کرنے اور تبدیلیاں لانے کے لئے خود مختار ہو گا۔

چرچ رضامند تھا کہ اس شراکت کے نتیجے میں ایمان لانے والے مسلمانوں کو دوسری پٹری کے چرچ میں چھوٹے گروہوں میں الگ الگ رکھا جائے گا۔ نئے ایمانداروں کو ظاہری اور پہلی پٹری کے چرچ کے ساتھ شامل نہیں کیا جائے گا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ نئے ایمان لانے والوں کو مغرب کے اثرات سے بچایا جا سکے اور بنیاد پرستوں کے ردِ عمل کے خلاف بھی محفوظ کیا جا سکے۔

تیسری بات یہ تھی کہ ہم، یعنی مشن ٹیم نے ایک سال کے لئے تربیت دینے کا وعدہ کیا۔ ہم نے خدمت میں سرگرم ارکان کی تربیت اور کوچنگ کی ذمہ داری لی خود میں نے اس تربیت کی سہولت کاری کی ذمہ داری لی۔ ہم نے تربیتی مواد اور وسائل کے لئے بجٹ فراہم کیا۔ ہم نے سرگرم ترین زیر تربیت کارکنوں کو مزید چار سال تک تربیت دینے کا معاہدہ بھی کیا۔

چوتھی بات یہ کہ ہماری مشن ٹیم نے زیر زمین چرچ کو مقامی ترقیاتی منسٹریوں کے لئے کچھ فیصد فنڈ دینے پر بھی رضامندی ظاہر کی جو ایک سال کے لئے دیئے جانے تھے۔ ہم نے اُس علاقے میں ترقیاتی کاموں کو چھوٹے گروہوں میں ایمانداروں کی افزائش کے ساتھ مربوط بھی کیا۔ چرچ نے میدان میں کام کرنے والے کارکنان کے لئے روز مرہ کے اخراجات اور سفر خرچ دینے کا وعدہ کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے علاقے میں ترقیاتی کاموں کے بجٹ میں کچھ حصہ ڈالنے پر بھی رضامندی ظاہر کی۔

پانچواں نکتہ یہ طے ہوا کہ ہر تین ماہ بعد ایک رپورٹ مرتب کی جائے گی۔ اس رپورٹ میں اخراجات منسٹری کی ثمر باری اور زیر تربیت کارکنان کی کردار سازی کے پہلوؤں کو اجاگر کیا جانا تھا۔

اس شراکت کی ابتدا اور اسے مضبوط کرنے میں پاسٹر صاحب کے ساتھ میری طویل مدت کی دوستی ایک بڑی وجہ تھی۔ دو مختلف پٹریوں کا نمونہ اس لئے تخلیق کیا گیا تھا کہ دو مختلف اور الگ چرچز قائم کئے جائیں جو دیکھنے میں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوں لیکن اُن کی قیادت مشترکہ ہو۔ چرچ نے رضامندی کا اظہار کیا کہ زیر تربیت کارکنان ایک سہولت کار کی حیثیت سے اپنے اپنے لائے گئے پھل کے اعداد و شمار مجھے فراہم کریں گے اور چرچ اُس میں مداخلت نہیں کرے گا۔ سہولت کار کی حیثیت سے مجھے ان اعداد و شمار کا خلاصہ چرچ کے راہنماؤں کو فراہم کرنا تھا۔ اس کے جواب میں انہوں نے طے کیا کہ وہ ان اعداد و شمار کو چرچ یا علاقے میں مشتہر نہیں کریں گئے

3۔ پہلا سال : شرکا کی تربیت اور چھانٹی

پہلے سال میں ہم نے سولہ مختلف موضوعات پر تربیت فراہم کی۔ اس تربیت کے لئے ہر دوسرے ہفتے ایک پورا دن مخصوص تھا۔ میں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ تربیتی موضوعات میں سے نصف، پہلی پٹری کے چرچ کی افزائش کریں گے۔ اس سے اُنہیں یہ جاننے میں مدد ملی کہ ہم پہلی پٹری کے ظاہری طور پر موجود چرچ کی خدمت بھی کرنا چاہتے ہیں لیکن میری ترجیح تربیتی موضوعات میں سے اگلا نصف تھی جسے دوسری پٹری کے گروپ کے لئے تشکیل دیا گیا تھا۔ اس کا مرکز نگاہ چرچ سے باہر کے مسلمانوں کی خدمت اور چھوٹے چھوٹے گروپوں میں خاموشی سے اُن کی شاگرد سازی کرنا تھا۔

تربیت کا پہلا سال کردار سازی اور قیادت کی آٹھ بنیادی مہارتوں کی تربیت پر مرکوز تھا۔ ان میں سے ایک مہارت " دائروی انتظام " کہلاتی ہے۔ ہم اسے اپنی رپورٹوں میں دائرے کی صورت میں استعمال کر کے چھوٹے گروپوں کی افزائش دیکھاتے ہیں۔ ہماری رپورٹ محض سر گرمی پر نہیں بلکہ اُس کے نتیجے میں آنے والے پھل پر مبنی ہوتی ہے۔ عملی میدان کے لئے ہمیں ایسے کارکنوں کی ضرورت ہوتی ہے جو مختلف قسم کے اسلوب اور حکمت عملیاں استعمال کر سکیں۔ لیکن سب سے بڑھ کر ہم اُس پھل کا تخمینہ لگانا چاہتے ہیں جو ان سر گرمیوں کے نتیجے میں سامنے آتا ہے۔ سو ہم عملی میدان میں کام کرنے والوں کو ترقی کے عملی اشاریوں کی نشاندہی کرنا سکھاتے ہیں۔ جب وہ ان نشانات اور علامات سے متفق ہو جاتے ہیں تو ہم باقاعدہ طور پر مشترکہ تجزیہ کاری کا آغاز کر دیتے ہیں۔

مسلمانوں تک پہنچنے والے عملی میدان کے کارکنان کے لئے یہ آٹھ مہارتیں بہت اہم ہیں۔ ہر تجزیے میں ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ کن زیر تربیت کارکنان نے تمام آٹھ مہارتیں استعمال کی ہیں۔ ان آٹھوں مہارتوں کا استعمال کرنے والے زیر تربیت کارکنوں کو ہم سر گرم قرار دیتے ہیں۔ اگر ان کا استعمال نہیں کیا گیا تو کیوں نہیں؟ ہم نے زیر تربیت کارکنوں کی نگرانی کی، انہیں حوصلہ افزائی فراہم کی اور ان آٹھ مہارتوں کی بنیاد پر اُن کا جائزہ لیا۔

چرچ کے 50 بالغ ممبران میں سے 26 کو دونوں قسم کے چرچز کی تربیت دی گئی جو کہ سولہ موضوعات پر مبنی تھی۔ کچھ ماہ کے بعد صرف دس نے چرچ کے دائرے سے باہر مسلمانوں تک پہنچنے اور انہیں شاگرد بنانے کی بلاہٹ محسوس کی۔ ان دس افراد نے (جو چرچ کے کل بالغ ممبران کا بیس فیصد تھے) خود کو مسلمانوں کی شاگرد سازی کے لئے منتخب کیا۔

ہمارے سہ ماہی جائزے میں یہ بات سامنے آئی کہ اُن دس میں سے 6 نے پہلی پٹری کے چرچ میں خدمت جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اُن کی توجہ چرچ کی منادی، اُس کے ممبران کی تربیت اور دیگر چرچز کے ساتھ رابطہ کاری پر تھی۔ 10 میں سے صرف 4 تھے جو اکثریتی عوام تک پہنچنے کے لئے سرگرم تھے۔ یہاں کچھ تربیت کاروں کی حوصلہ شکنی بھی ہوئی ہوگی، لیکن یہ چار لوگ چرچ کے 8 فیصد کی ترجمانی کرتے تھے جو بہت سے چرچوں کے لئے ایک کافی بڑی تعداد ہے۔ یہ 4 افراد، مسلمانوں کی اکثریتی آبادی میں

شاگرد سازی کے عمل کو انجام دینے کے لئے ایک خاص بلاہٹ کے حامل تھے
4۔ دوسرے سے چوتھے سال تک : ابھرتے ہوئے عملی کارکنان کے لئے کوچنگ اور تعاون

ہم نے صرف اُن 4 افراد کی کوچنگ کی جو منادی کے لئے سرگرم نظر آتے ہوئے ابھرتے تھے۔ ان چاروں کی تربیت ہماری مشن ٹیم نے تیسری نسل کے ایک چھوٹے گروپ میں کی۔ یہ ایسے مسلمان تھے جو ایمان لا چکے تھے اور اُس پاس کے علاقوں میں رہتے تھے۔

ان چاروں کو قریبی علاقوں میں مسلمانوں کے درمیان منادی کے لئے بھیجا گیا اُن میں سے ہر ایک نے چرچ کے 25 سے 30 کلو میٹر کے اُس پاس کے علاقوں میں سے ایک ایک علاقہ منتخب کیا جہاں اُنہوں نے اس کام کی ابتدا کرنی تھی۔ چرچ کے 25 ممبران خاندان نے اُن چاروں خاندانوں کی کفالت کا ذمہ لے لیا جنہوں نے مسلمانوں میں خدمت کے لئے خود کو وقف کر دیا تھا۔ اپنے چندوں اور نذرانوں کے علاوہ چرچ کے ممبران نے اس مقصد کے لئے چرچ سے باہر کے عطیہ دہندگان سے بھی فنڈز حاصل کئے۔ اُنہوں نے چرچ کے سابقہ ممبران سے بھی رابطہ کیا جو دیگر شہروں میں منتقل ہو گئے تھے اور اب اچھی خاصی آمدنی حاصل کر رہے تھے۔

ہماری توجہ کا مرکز ان چاروں کی تربیت تھی۔ اس قسم کی خدمت میں ابتدائی تربیت اہم نہیں ہوتی کیونکہ زیادہ تر لوگ اس ابتدائی تربیت کو استعمال کرنے سے پہلے ہی بھول جاتے ہیں۔ ابتدائی تربیت دراصل لوگوں کی چھانٹی کرنے اور ایسے لوگوں کی نشاندہی کرنے کے کام آتی ہے جو مسلمانوں تک جانے کے لئے سرگرم ہوں اور اُس کی اہلیت رکھتے ہوں۔ ثمر اور کوچنگ کا تقاضا ہوتا ہے کہ تربیت کاروں اور خدمت میں عملی طور پر سرگرم کارکنان کے مابین باقاعدگی سے بات چیت ہو۔ تربیت کار، زیر تربیت کارکنان کے ساتھ اُن مسائل پر گفتگو کرتے ہیں جن کا سامنا وہ میدانِ عمل میں کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ اُن بار آور طریقہ کاروں کا جائزہ بھی لیتے ہیں جن پر تربیت کے دوران بات

کی گئی ہوتی ہے ، اور اُن کے اپنے اپنے تناظر میں اُن کے اطلاق پر بھی بات کرتے ہیں ۔ بہت سے لوگوں کو عملی میدان میں اپنی تربیت کے اصولوں کے اطلاق کے لئے باقاعدہ اور رواں دواں تربیت اور کوچنگ کی ضرورت ہوتی ہے ۔

ان چار افراد کے جذبے کو دیکھتے ہوئے اُس چرچ نے بھی دوسری پٹری کے پراجیکٹ کی جانب اپنی توجہ میں اضافہ کر دیا ۔ انہوں نے اُس علاقے میں ترقیاتی پراجیکٹس کے لئے اُن چاروں کو مزید فنڈ مہیا کرنے پر بھی آمادگی ظاہر کی ۔ ترقیاتی پراجیکٹس ایسے مسلمانوں کا دل جیتنے کے لئے بہت اہم ثابت ہوتے ہیں جن کا تعلق کم آمدنی والے طبقے سے ہوتا ہے ۔ ہم نے چرچ اور میدان میں سرگرم اُن چار افراد کے سیکیورٹی کے مسائل پر گفتگو پر بھی بہت سا وقت صرف کیا ۔ اس سے تمام لوگوں کو محتاط رہنے میں بھی مدد ملی ۔

5۔ چار سالوں میں بہت سا پہل

اب چار سال بعد ان چار ممبران کی جانب سے شروع کی گئی منادی 500 ایمانداروں تک پہنچ چکی ہے ۔ دوسری پٹری کے زیر زمین چرچ کا یہ پہل جو کہ چھوٹے گروپوں کی صورت میں سامنے آیا، پہلی پٹری کے ظاہری چرچ کے 50 ممبران سے کہیں بڑھ کر ہے جو کہ ایک عمارت میں دعا کے لئے جمع ہوتے تھے ۔

انہوں نے شاگرد سازی کے لئے چھوٹے چھوٹے گروپوں کی تشکیل بھی کی ہے جن میں آکر مسلمان ایمان لاتے ہیں۔ یہ مسلمان اس کے بعد مزید چھوٹے گروپ تشکیل دے کر اُن مسلمانوں کی راہنمائی کرتے چلے جاتے ہیں جو ابھی ابھی ایمان لائے ہوتے ہیں۔ پاسٹر صاحب نے اس پہل کے نتیجے میں حاصل ہونے والی خوشی کو دبا کر رکھا ہوا ہے ۔

6۔ راہ میں آنے والی رکاوٹیں اور مقصد کی تجدید

یہ چار عملی کارکنان اب اُن چار علاقوں میں بہت سا پہل آتا ہوا دیکھ رہے ہیں اور اُس کی نگرانی کر رہے ہیں ۔ حال ہی میں میں اُن چاروں کے ساتھ ساتھ پہلے چرچ کے ایک نئے پاسٹر سے بھی ملا ہم نے ISIS سے متاثر ہو کر تعداد میں بڑھنے والے بنیاد پرستوں کے ساتھ تصادم کی صورت میں ہنگامی صورت حال ابھرنے کے بارے میں گفتگو کی ہم نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ان چھوٹے گروپوں میں شامل ایماندار اپنے طور پر ایسی صورت حال سے نمٹیں گے اور کسی دوسرے چھوٹے گروپ کے ساتھ اپنے روابط کو ظاہر نہیں کریں گے ۔ لیکن اگر مسئلہ بہت ہی مشکل ہو جائے اور کسی کی قربانی دینی ہی پڑے تو وہ پہلے چرچ کے ساتھ اپنے رابطوں کا انکشاف کر کے اُس کی قربانی دیں گے ۔ یہ ایثار کی ایک بہت شاندار مثال ہے ، ایک ایسے ملک میں جہاں چرچز مسلمانوں تک پہنچنے کے لئے محض اس لئے خوف زدہ ہوتے ہیں کہ اُن کا اپنا چرچ خطرے کی زد میں آسکتا ہے ۔ پہلے چرچ کی قربانی کی صورت میں یہ خطرہ اُسی چرچ تک محدود رہے گا ۔ اور اس سے کہیں بڑی تعداد میں زیر زمین (دوسری پٹری کے چرچ) تک نہیں پہنچے گا ۔ حکومت کے ساتھ رجسٹرڈ شدہ چرچ کو شاید قانون کا تحفظ بھی حاصل ہو ، لیکن زیر زمین چرچ کو ایسا کوئی تحفظ حاصل نہیں ہو سکے گا ۔

سو جہاں تک ممکن ہوا چھوٹے گروپ تصادم کے ساتھ انفرادی طور پر ہی نمٹیں گے تاکہ دوسروں کو خطرے میں نہ ڈالا جائے۔ عملی میدان کے یہ چار راہنما چھوٹے گروپوں میں موجود نئے ایمانداروں کو ایسی صورت حال سے اسی انداز میں نمٹنے کی تربیت دیں گے۔ اُن کی نشان دہی پہلے سے موجود چرچ کی حیثیت سے نہیں کی جائے گی۔ اس طرح وہ خطرے کی زد میں نہیں آئیں گے۔ زیر زمین چرچ کی تحفظ کی خاطر سابقہ پاسٹر کی جگہ لینے والے نوجوان پاسٹر نے بھی یہ خطرہ مول لینا قبول کر لیا۔

جن دوسری پٹری کے نمونے کے چرچ کی ہم تربیت کرتے ہیں، اُن کے ساتھ ہم بہت ایمانداری سے چلتے ہیں۔ اُن کے لئے مسلمانوں میں منادی کے فوائد ہی نہیں بلکہ اُس سے منسلک خطرات جاننا بھی ضروری ہوتا ہے۔ لازمی ہے کہ جس چرچ کی ہم تربیت کر رہے ہوں وہ ہماری رپورٹوں کو خفیہ رکھنے پر اتفاق کریں۔ یہ رپورٹیں چرچ کے ممبران یا دیگر مسیحیوں کو نہیں دکھائی جا سکتیں۔ اس وجہ سے ہم تربیت دینے کے لئے چرچ اور اُس کے ممبران کا انتخاب بہت سوچ سمجھ کر کرتے ہیں۔

ان دو پٹریوں کے اسلوب میں سیکیورٹی کے خدشات تو سامنے آتے ہی ہیں، لیکن ہمارا سب سے بڑا چیلنج چرچ کے کچھ راہنماؤں کی جانب سے منفی تنقیدی حملے ہیں۔ وہ ہم پر یہ سمجھتے ہوئے تنقید کرتے ہیں کہ اگر ہمارا گلہ چرچ کی عمارت میں نہیں جاتا تو ہم اُس کی حفاظت نہیں کریں گے۔ درحقیقت ہم ایسے بہت سے پاسبانوں کی تربیت کرتے ہیں جو گلے کی نگہبانی کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ ہم چھوٹے گروپ کے ہر راہنما کو اس بات کی تربیت دیتے ہیں کہ وہ اپنے گروپ کے ممبران کے ساتھ باہمی محبت اور دیکھ بھال کی فضا قائم کرے تاکہ وہ ایک دوسرے کا خیال رکھ سکیں۔ چرچ کے کچھ راہنما اس بات پر بھی تنقید کرتے ہیں کہ ہم اپنے لئے ہوئے پھل کو پولیس کی نظر میں کیوں نہیں لاتے، جس کے نتیجے میں ہمیں سرکاری طور پر چرچ کی حیثیت سے شناخت مل سکتی ہے۔ تاہم ہم سرکاری طور پر شناخت کے بارے میں فکر مند نہیں ہیں۔ ہماری توجہ کا مرکز نئے ایمانداروں کو ایک جسم کی صورت میں ایمان میں مضبوط کرنا ہے تاکہ وہ ایسا چرچ بن جائیں جو ہمیں نئے عہد نامے میں نظر آتا ہے۔ اُن چرچ کی کوئی سرکاری شناخت نہیں تھی، لیکن وہ تعداد میں بائبل اصولوں کے مطابق بڑھتے چلے گئے یہ ہی ہمارا نصب العین ہے۔

دو پٹریوں کے اس نمونے کے تین کلیدی عناصر ہیں :

- 1- تربیت کے ذریعے چھانٹی کر کے محتاط انداز میں منتخب کئے گئے لوگوں کا ایک چھوٹا گروہ۔
- 2- ان افراد کی تربیت اور نشوونما کے لئے ابتدا ہی سے چرچ کے ساتھ شرائط و ضوابط طے کر لینا تاکہ چرچ نئے انداز کی منادی اور خدمت میں مداخلت نہ کرے۔
- 3- ایسے لوگوں کی مسلسل تربیت اور تعاون جو مسلمانوں کے اکثریتی علاقوں میں خدمت اور منادی کے لئے داخل ہوتے ہیں۔

چرچ کی تخم کاری سے شاگرد سازی کی تحریکوں تک ایک ایجنسی کی تبدیلی ایلا ٹیسے

اگست 1989 میں میں نے شمالی کینیا کے کچھ مسلمان گروپوں میں منادی شروع کی اور 1992 میں میں نے منادی کو وسعت دینا شروع کر دی۔ 1994 سے 98 تک میں نے نارسا لوگوں کے گروہوں پر تحقیق شروع کی اور 1996 میں لائف وے مشن کا قیام ایک مقامی مشن ایجنسی کی حیثیت سے ہو گیا۔ اُس دوران ہمارا گروپ کافی حد تک بڑا ہوا ہمیں وہ لوگ آملے جو اُن بہت سے قبیلوں کی زبانیں بول سکتے تھے، جن تک ہم پہنچنا چاہتے تھے۔ نارسا گروپوں کے بہت سے لوگ بھی ہماری منسٹری میں شامل ہو کر خدمت انجام دینے لگے۔ سو میں نے ایک چھوٹا سا مشن سکول قائم کیا اور انہیں تربیت دینا شروع کر دی۔ چونکہ میں سیمنری جاتا تھا تو میں نے وہاں سے سیکھا ہوا تمام علم اُن تک منتقل کر دیا۔ ہم نے نوجوان لوگوں کو تربیت دی اور انہیں اُن کے علاقوں میں واپس بھیجا۔ لوگوں تک رسائی اور چرچ کی راہنمائی میں یہ ہی لوگ اگلے محاذوں پر تھے۔

1998 میں ایک موڑ آیا جب میں نے اپنے بڑے مقصد کے حصول کے لئے کام شروع کر دیا۔ میں نے مقامی لوگوں کو ذمہ داریاں دینا شروع کیں جن کو میں تربیت دے رہا تھا۔ میں نے کہا، "بہترین طریقہ یہ ہو گا کہ اگر ہم مقامی معاشرے سے ہی لوگ تلاش کریں۔" سو وہ ایک ماہ کے عرصے تک مقامی لوگوں میں جاکر راہنما تلاش کرتے۔ واپس آ کر وہ اُن راہنماؤں کو ہمارے تربیتی مرکز میں داخل کر دیتے۔ ہم اُن کلیدی راہنماؤں کو دو مہینے کی تربیت دے کر اُن کے علاقے میں واپس بھیج دیتے۔ وہ خادم جنہوں نے اُن سے سب سے پہلے رابطہ کیا ہوتا وہ تربیت کار کا کردار جاری رکھتے تھے۔ میں نے یہ سب کچھ سیکھا نہیں تھا لیکن جیسے جیسے یہ چیزیں ہوتی گئیں میں ساتھ ساتھ سیکھتا بھی چلا گیا۔ ہمارے پاس سیکھنے کو کچھ نہیں تھا، لیکن ہم حالات و واقعات سے سیکھ رہے تھے۔ سو ہمارے منسٹری کے پروگرام عملی میدان میں ضرورتوں کے مطابق تشکیل پاتے تھے۔ میں ایسی بہت سی چیزیں سکھا رہا تھا جو بعد میں CPM کے روپ میں بدل گئیں۔

ایک نئے طریقہ کار پر غور و فکر

2002 اور 2005 کے درمیان میں نے چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں کے بارے میں سُننا شروع کیا۔ لیکن اُس وقت تک میں افریقہ کے دیگر CPM کے راہنماؤں کے ساتھ تربیت میں شامل نہیں ہوا تھا۔ ہمارے مشنریوں نے ہمارے مرکزی علاقے میں تمام نارسا لوگوں تک رسائی حاصل کر لی تھی لیکن ابھی تک ہم ایک تحریک نہیں بنے تھے۔ میں نے چرچ کی تخم کاری پر ایک مقالہ لکھا تھا اور اس بارے میں کئی قسم کی کتابیں پڑھ رکھی تھیں، جس میں ڈیوڈ گیریزن کی کتاب چرچ پلانٹنگ موومنٹ بھی شامل تھی۔ لیکن میری سوچ کے لئے ایک بڑا چیلنج سال 2005 میں سامنے آیا۔

میں مغربی افریقہ کے ایک بھائی سے ملا جو ایک تربیت کا آغاز کر رہے تھے اور ڈیوڈ واٹسن اُس میں مرکزی تربیت کار تھے۔ یہ ہی وہ وقت تھا جب میں تحریک کے تصور سے پوری طرح آشنا ہوا۔ لیکن مجھے ڈیوڈ واٹسن کے الفاظ قبول کرنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ وہ مجھے کہہ رہے تھے "تمہیں یہ کرنا ہے، تمہیں وہ کرنا ہے" اور اُن کی رائے انڈیا میں ہندوؤں کے ساتھ کام کے تجربے پر مبنی تھی۔

میں نے کہا، "آپ کبھی مسلمان نہیں رہے۔ میں مسلمان پس منظر سے تعلق رکھنے والا ہوں اور مجھے افریقی مسلمانوں میں کام کر کے پھل لانے کرنے کا تجربہ ہے۔ ہمارے تناظر میں چیزیں ویسے نہیں ہوتیں جیسے آپ کہہ رہے ہیں"۔ میری راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ میں اپنے کام اور طریقے کا دفاع کرنا چاہتا تھا۔ میں محسوس کرتا تھا کہ میں مسلمانوں کے درمیان چرچز قائم کرنے میں کامیاب ہوں۔ سو میں پیچھے ہٹ گیا۔

لیکن سب سے اہم بات یہ تھی، "اگر میں کسی CPM جیسا طریقہ اختیار نہ کروں تو میں ان لوگوں میں کام کی تکمیل کیسے کروں گا؟" خُدا مجھ سے کہہ چکا تھا، "اپنی زندگی کی افزائش کر کے اپنے جیسے بہت سے لوگ اور بہت سی زندگیاں پیدا کرو" اور اُسی نے میرے نصب العین کو میرے آبائی علاقے سے بڑھا کر پورے مشرقی افریقہ تک پھیلا دیا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا، لیکن میں اتنا ضرور جانتا تھا کہ خُدا نے اس بارے میں مجھ سے کچھ کہہ رکھا ہے۔ تب ہی تحریکوں کی راہ پر میرا سنجیدہ سفر شروع ہو گیا۔ میں نے محسوس کیا کہ طریقہ کار سے زیادہ اہم یہ ذمہ داری تھی۔ میں چاہتا تھا کہ میں بائبل انداز میں یہ کام کم از کم وقت میں ختم کروں، تاکہ خُدا کے نام کو جلال ملے۔ میں نے محسوس کیا کہ میں ایک بڑے فیصلے کے لئے تیار ہوں۔ اُس آدمی کی طرح جس نے اپنا سب کچھ بیچ کر وہ کھیت مول لے لیا تھا جس میں خزانہ چھپا ہوا تھا۔ میں کسی بھی قیمت پر خُدا کے نام کے جلال کے لئے نارسا لوگوں میں بہترین خدمات انجام دینا چاہتا تھا۔

سال 2005 کے آس پاس میں نے نارسا لوگوں تک رسائی کے لئے CPM کے بارے میں بات کرنا شروع کی۔ میں فرنٹیر مشن کے بارے میں بہت پُر جوش تھا اور میں مزید چرچز قائم کرنا چاہتا تھا۔ میں پہلے ہی CPM کی طرز کے کام کر رہا تھا، لیکن 2005 کی تربیت نے مجھے مزید وسائل اور رابطے دے دیئے۔

ابتدا میں میں اپنی توجہ مرکوز نہیں کر سکا، لیکن اگلے چند سالوں میں میں نے ڈیوڈ ہنٹ کے ساتھ مل کر CPM کے اصولوں کا استعمال اور تربیت دینا شروع کر دی۔ انہوں نے میری تربیت کرنے اور میرے سوالوں کے جواب دینے میں بہت بڑا کردار ادا کیا۔ انہوں نے میرے سفر میں میری بہت حوصلہ افزائی کی CPM۔ کے بارے میں کچھ زیادہ جانے بغیر اور اُس پر اعتراضات اُٹھانے کی بجائے میں نے اپنی طاقت CPM کے اصول لاگو کرنے پر لگائی اور مجھے پھل ملنا شروع ہو گیا۔ میں نے جانا کہ CPM کے زیادہ تر اصول تو بائبل میں ہی موجود ہیں۔ ہم نے CPM کی تربیت کر کے لوگوں کو بھیجنا شروع کیا۔ جب میں نے تحریکوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کئیں تو اُن کی

حکمت عملی مجھ پر واضح ہو تی گئی اور سال 2007 کے شروع میں تحریکیں آغاز پکڑنے لگیں۔ میری سوچ میں ایک تبدیلی اور بھی آئی، جب میں نے چرچ کو ایک مختلف نظر سے دیکھ کر پوچھا: "چرچ ہوتا کیا ہے؟" چرچ کے بارے میں میرا پرانا نکتہ نظر ایسا نہیں تھا جو چرچ کی افزائش کر سکے۔ اب میں نے چرچ کو انتہائی سادہ بنیادوں پر استوار دیکھا جو کہ بہت بہترین افزائش کر سکتا تھا۔

دو اور عوامل نے بھی میری سوچ میں بہت بڑی تبدیلی لائی:

1. لوگوں کو سچ بتانے کی بجائے انہیں سچ کی دریافت کرنے میں مدد دینا اور۔

2. فرمانبرداری شاگردی کا لازمی عنصر ہے۔

میں نے دیکھا کہ اس بنیادی تبدیلی کے ذریعے میری خدمت اور منادی کی رفتار میں بہت زیادہ تبدیلی آئی۔

کار میں تبدیلی

لائف وے مشن کے طریقہ

یہ تبدیلی میرے دماغ میں تو آئی لیکن میں نے لائف وے کو CPM کی جانب نہیں دھکیلا۔ میں ایک بڑے سوال پر سوچتا رہا: "ہم بقیہ کام کیسے مکمل کر سکتے ہیں؟ ہم نے چرچ کی ابتدا ہوتے دیکھی ہے لیکن کیا ہمارے موجودہ طریقہ کار ہمیں منزل تک پہنچا سکتے ہیں؟ کیا خدا نے ہمیں ارشاد اعظم کی تکمیل کے لئے کسی مخصوص طریقہ کار پر عمل کرنے کو کہا ہے؟" میرا خیال ہے کہ خدا اپنی مرضی کے مطابق کوئی بھی طریقہ استعمال کر سکتا ہے ہمیں صرف اس بات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہم دیکھیں کہ وہ سنجیدگی سے اس مقصد کی خاطر کون سے طریقے استعمال کر رہا ہے۔ یسوع نے ہمیں حکم دیا: "شاگرد دباؤ اور انہیں تعمیل کی تربیت دو" یہ ہی ارشاد اعظم کا مرکزی خیال ہے۔ اسی وجہ سے ارشاد اعظم ایک عظیم حکم بنتا ہے۔ جب تک ہم شاگرد نہ بنائیں ہم ارشاد اعظم کو ایک عظیم حکم نہیں کہہ سکتے۔ سو چاہے ہم کوئی بھی طریقہ استعمال کریں اُس کا ایسے شاگرد بنانے کے لئے مؤثر ہونا ضروری ہے جو فرمانبردار ہوں۔

میں نے اپنے ساتھی کارکنوں کو اس سوچ سے آگاہ کرنا شروع کیا۔ میں نے اُن سے ایک قدم آگے بڑھ کر ان طریقوں کے عملی مظاہرے شروع کیے۔ میں نے انہیں عمل کروانے کی بجائے خود ان اصولوں پر عمل کر کے دکھایا۔ میں چاہتا تھا کہ میں اُن پر دباؤ ڈالنے کی بجائے اُن کے دلوں میں اس مقصد کے لئے کشش پیدا کروں۔ میں نے قابل افزائش گروپ شروع کر کے انہیں خود اپنی مثال دی۔ میں نے کلام کھول کر انہیں بائبل اصول دکھائے۔ جب فرمانبرداری ہماری فطرت بن گئی تو اُس سے لوگوں کو بہتر طور پر سمجھانے لگی۔ وہ سمجھ گئے کہ آگے بڑھنے کا طریقہ یہ ہی ہے۔ میں نے تنظیمی دباؤ یا اپنے اختیار کے زور پر تبدیلی لانے کی کوشش نہیں کی۔ یہ اوپر سے نیچے کی جانب جانے والا عمل نہیں تھا۔ ہمارے کچھ ساتھی کارکنان جلد ہی سیکھ گئے اور انہوں نے CPM کے اصول استعمال کرنا شروع کئے۔ اور دیگر لوگ اس معاملے میں سُست تھے

جو لوگ سُست رفتار تھے اُن سے میں نے یہ کہا: "آئیے شکر کرتے ہوئے آہستہ آہستہ آگے بڑھتے رہیں۔" یہ عمل سال 2005 میں شروع ہوا اور کچھ سالوں تک جاری رہا۔ اکتوبر 2007 میں ہم نے تنظیم کو مکمل طور پر بدل دیا۔ ہم نے واضح کر دیا کہ ہمارا مقصد صرف نارسا لوگوں تک رسائی حاصل کرنا نہیں بلکہ بادشاہی کے پھیلاؤ کی تحریکوں کو متحرک کرنا ہے۔ لائف وے مشن نے شمالی کینیڈا میں بادشاہی کی افزائش کے مقصد کا آغاز کر دیا۔ اس میں کلیدی کام یہ تھا کہ نارسا لوگوں کو شامل کرتے ہوئے اُن تک کلام کی خوشخبری پہنچائی جائے۔

اب یہ واضح ہو چکا تھا کہ ہمارا کام صرف نارسا لوگوں تک خوشخبری پہنچانا نہیں بلکہ اُن کے درمیان خداوند کی بادشاہی کی تحریکوں کو مؤثر اور متحرک بنانا ہے۔ ہمارا مرکز نگاہ آج بھی نارساؤں تک رسائی ہے لیکن اب اسے ہم شاگرد سازی کی تحریکوں کے ذریعے کر رہے ہیں۔ اکتوبر 2007 ہماری تمام ٹیموں کے لئے ایک بڑا موڑ تھا۔ ہم نے اپنی مشن سٹیٹمنٹ بھی بدلی، اور اُس کے ساتھ ساتھ اپنی شرکت، نیٹ ورکنگ اور تعاون کے طریقہ کار بھی تبدیل کر دیئے۔

اب ہم ایسے شاگرد بناتے ہیں جو مزید شاگرد بنائیں اور ایسے چرچ قائم کرتے ہیں جو مزید چرچ پیدا کریں۔ شاگرد سازی کی تحریک ہمیں یسوع کی دی ہوئی ذمہ داری پوری کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ ہم کسی ایک ہی طریقہ کار پر توجہ نہیں دیتے لیکن اگر شاگرد سازی کی تحریکیں ہمیں اپنے مقصد تک پہنچنے میں مدد دے رہی ہیں تو ہمیں بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم نارسا لوگوں کے درمیان بادشاہی کی پیش روی کی تحریکوں کے ذریعے خدا کے دیئے ہوئے اُس حکم میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتے ہیں جو ارشاد اعظم میں لکھا ہے۔ 2007 میں ہم نے CPM کی اصطلاح استعمال کرنا شروع کی۔ CPM کا کلیدی نکتہ شاگرد بنانا ہے۔ سو اُس وقت سے اب تک ہم نے شاگرد بنانے پر زور دیا ہے اور ہم مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کو یسوع کے فرمانبردار شاگرد بنا رہے ہیں۔

تبدیلی کی راہ میں درپیش چیلنج

ہماری اس تبدیلی کے ساتھ ہر کوئی اتفاق نہیں کر رہا تھا۔ کچھ لوگ محسوس کرتے تھے کہ یہ ایک بے کار کام ہے کیونکہ اس میں چرچ کی عمارت یا اُس عمارت کے اندر ہونے والے پروگراموں پر توجہ نہیں دی جا رہی تھی۔ کچھ روایتی مسیحیوں کا خیال یہ تھا کہ ہم چرچ کو بحیثیت ایک ادارہ نظر انداز کر رہے ہیں۔ کچھ مذہبی پس منظر سے تعلق رکھنے والے راہنماؤں کا خیال تھا کہ ہم اُس روایت خلاف جا رہے ہیں جس پر چرچ سال ہا سال سے عمل کر رہا ہے۔ شہروں میں کام کرنے والے کچھ لوگوں کو یہ خدشہ تھا کہ شاگرد سازی کا طریقہ کار شہر کے لوگوں تک رسائی کے لئے کام نہیں کرے گا۔ ہم نے ڈیوڈ واٹسن سے یہ سیکھا تھا کہ چرچ دو قسم کے ہوتے ہیں، ہاتھی نما چرچ بمقابلہ خرگوش نما چرچ۔ کچھ لوگوں کو اس پر بہت اعتراض تھے کچھ ہم پر یہ الزام لگاتے تھے کہ ہم امریکیوں سے ایسی چیزیں سیکھ رہے ہیں جو افریقہ میں کام نہیں کریں گی۔ کچھ کارکن

ایسے بھی تھے جو تبدیل ہونا ہی نہیں چاہتے تھے کیونکہ وہ وہی کچھ پسند کرتے تھے جو وہ پہلے کر رہے تھے۔ اُن کا کہنا تھا ، " لائف وے کی تنظیم بڑھ رہی ہے اور ہم مقامی لوگ ہیں خُداوند نے ہمیں ہر قسم کے چیلنجز عبور کرنے میں مدد دی ہے اور اب ہم اپنی سمت تبدیل کیوں کریں ؟" کچھ کارکنان کو یہ ڈر بھی تھا کہ وہ کچھ کھو نہ دیں۔ اُن کے خیال میں اس عمل کے نتیجے میں ایسی چیزیں سامنے آ سکتی تھیں جو انہیں پسند نہ ہوں۔

اُس وقت مجھے بہت صبر و تحمل کی ضرورت تھی کیونکہ ہر کوئی چیزوں کو اُس انداز سے نہیں دیکھ رہا تھا جیسے میں دیکھ سکتا تھا۔ میں پہلے ہی ڈیوڈ واٹسن سے اختلاف کر چکا تھا اس کے علاوہ میں ڈیوڈ ہنٹ پر بھی برہم تھا جنہوں نے مجھے CPM کے اصولوں کا تجربہ کرنے کی تربیت دی تھی۔ دیگر لوگ ابھی تک اس تبدیلی کے ساتھ لڑ رہے تھے ، جب کہ میں آگے بڑھتا جا رہا تھا میرے بہترین راہنماؤں میں سے ایک اس نئے انداز کے کام کے بہت خلاف تھے۔ انہیں یہ کام کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ جب ہم نے 2005 میں CPM کا طریقہ کار اپنایا تو اُس وقت ہمارے 48 مشنریز مشرقی افریقہ کے دو ملکوں میں کام کر رہے تھے۔ اُن میں سے 24 لوگ گُل وقتی کارکن تھے جبکہ دوسرے جُز وقتی سرگرم کارکنان تھے 2007۔ میں جب ہم اس تبدیلی کو سامنے لا رہے تھے ایک فرقہ آیا اور ہمارے 13 کارکنان کو ایسے علاقے سے باہر لے گیا جہاں تحریک تیزی سے پھیل رہی تھی۔ انہوں نے انہیں بہتر تنخواہیں اور عہدے پیش کئے۔ میرے 2 بہترین ساتھی مجھ سے جُدا ہو گئے جس پر مجھے بہت افسوس ہوا۔ میں اس بات پر بھی حوصلہ ہار رہا تھا کہ 2 سالوں میں ایک ایسے علاقے میں کام تقریباً رُک چکا تھا ، جہاں پہلے بہت سا پھل مل رہا تھا۔ 2008 سے 2010 تک کا دورانیہ خاص طور پر حوصلہ شکن تھا کیونکہ اس تبدیلی کے دوران ہمارے کچھ بہترین کارکنان ہم سے الگ ہو گئے۔

تبدیلی کے بعد سے حاصل ہونے والا پھل

جب سے ہم CPM اور شاگرد سازی کی طرف آئے ہیں، ہم نے اپنی منسٹری کی بجائے خُداوند کی بادشاہی پر توجہ دینا شروع کی ہے ہم اب یہ نہیں سوچتے کہ ہمارا کیا ہے - ہمارا مقصد ہماری خدمت وغیرہ، یہ خُدا کی بادشاہی اور اُس کا کام ہے۔ تحریکوں کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم اپنی ضروریات پیچھے چھوڑ کر بادشاہی کی تحریک کو آگے بڑھتا ہوا دیکھتے ہیں۔ خُداوند نے گزشتہ چند سالوں میں بہت حیرت انگیز افزائش لائی ہے۔ افریقہ کے ملک کینیا میں ہماری ابتدا سے اب تک ہم مشرقی افریقہ کے 11 ملکوں میں شاگرد سازی کی تحریکوں کو سرگرم اور متحرک کر رہے ہیں۔

سال 2005 سے تقریباً 9000 نئے چرچز مشرقی افریقہ کے علاقے میں قائم ہو چکے ہیں۔ اُن ممالک میں سے ایک میں تحریک چرچز کے قیام کی سولہ نسلیں عبور کر چکی ہے ایک اور ملک میں مختلف قبیلوں کے درمیان یہ کام چھٹی ، ساتویں اور نویں نسل تک پہنچ چکا ہے۔ خُداوند نے ہمیں اس قابل کیا کہ ہم اُس علاقے میں 90 سے زیادہ قبیلوں

اور 9 شہری وابستگی رکھنے والے گروہوں میں سر گرم ہو سکیں ہم حیرت اور جوش کے ساتھ ہزاروں نئے چرچز اور مسیح کے لاکھوں نئے پیروکاروں کو جنم لیتا دیکھ رہے ہیں۔

ہم اپنے ابتدائی ہدف میں شامل تمام نارسا قوموں کو سر گرم کر کے اُس سے بہت آگے بڑھ چکے ہیں۔ اب ہم جوشوا پراجیکٹ کے مطابق 300 نارسا قبیلوں تک پہنچنے کی بات کر رہے ہیں۔ ہم دن بدن، ایک سے دوسرے ملک میں اس پر کام کر رہے ہیں ہم دعائیں کر رہے ہیں اور نارسا اور غیر سر گرم لوگوں کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہیں۔ شاگرد سازی کی تحریکیں محض ہمارے مشن کا کوئی ایک پروگرام نہیں ہیں یہ اہم ترین تحریک ہے اور ہماری ہر سر گرمی کا مرکز ہے۔ چاہے خدمت کی تحریک ہو، قیادت کی تحریک ہو یا چرچ کی خدمت ہو، شاگرد سازی کی تحریک اُس کے مرکز میں ہوتی ہے۔ اگر کوئی چیز شاگرد سازی کی تحریک سے ہٹ کر ہو تو ہم اُسے چھوڑ دیتے ہیں۔ ہماری ترجیحات میں حالیہ کام کو جاری رکھتے ہوئے نئے اور نارسا علاقوں تک پہنچنا شامل ہے۔ ہم مسلسل ابتدا، افزائش اور باتسلسل تحریکیں چلا رہے ہیں کسی نئے علاقے میں خدمت شروع کرنے سے پہلے ہم تحقیق کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ہمارے لئے دروازے کھولے۔ تحریک کے تسلسل کے لئے ہم ہر چار ماہ کے بعد شاگرد سازی کی تحریک کی حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ پورے مشرقی افریقہ سے ملکی راہنما ان میٹنگز میں شامل ہو کر تربیت اور حوصلہ افزائی فراہم کرتے ہیں۔

ہمیں قائم رکھنے اور پھل لانے والے کلیدی عناصر

1. دعا میرے لئے ہمیشہ عظیم ترین وسیلہ رہی ہے۔
2. ہر وقت خدا کے کلام سے جڑے رہنا – میں جو کچھ کرتا ہوں وہ تب ہی باقی رہ سکتا ہے اگر وہ خدا کے کلام پر قائم ہو۔
3. راہنماؤں کی تربیت – خداوند نے مجھے اس معاملے میں مدد فراہم کی اور مجھے یہ واضح کیا کہ میں اکیلا خود کچھ نہیں کر سکتا۔
4. میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ میں مقامی لوگوں کو اپنی منسٹری میں شامل کروں۔ اگر انہیں ملکیت کا احساس ہوتا رہے تو میرے اخراجات بھی کم ہو جاتے ہیں۔
5. نیٹ ورکنگ اور رابطہ کاری – میں ایسے لوگوں کے ساتھ رابطے میں رہتا ہوں جو میرے جیسا کام کر رہے ہیں جب تک خدا شاگرد بنانے میں مدد دے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ منسٹری کس کے نام پر چل رہی ہے ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں ہے ہم شاگرد سازی کے کسی بھی موقع میں شریک ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں – کیونکہ اہم ترین کام اُس ذمہ داری کو پورا کرنا ہے جو یسوع نے ہمیں دی ہے۔

ہم خُداوند کو دوسرے لوگوں اور دوسرے گروپوں کو استعمال کرتا ہوا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور شراکت داروں کے ساتھ رابطے قائم کرتے ہیں ضروری ہے کہ ہم مسیح کا بدن بن کر کام کریں اور دوسروں سے سیکھ کر انہیں وہ سیکھائیں جو ہم جانتے ہیں ہم خُدا کی تمجید کرتے ہیں کہ اُس نے اپنی بادشاہی کی پیش روی میں ہماری راہنمائی کی تاکہ ہم شاگرد سازی کی تحریکوں کے ذریعے نارسا لوگوں تک رسائی حاصل کر سکیں۔

ڈاکٹر ایلا ٹیسے لائف وے مشن انٹرنیشنل (www.lifewaymi.org) کے بانی اور ڈائریکٹر ہیں یہ مشنری 25 سال سے زیادہ عرصے سے نارسا لوگوں میں کام کر رہی ہے ایلا افریقہ اور دنیا بھر میں شاگرد سازی کی تحریکوں کی تربیت اور نگرانی کرتے ہیں وہ ایسٹ افریقہ CPM نیٹ ورک کا حصہ اور ایسٹ افریقہ کے لئے نیو جینریشنز کے علاقائی کوارڈینیٹر ہیں ۔

ایک مشن ایجنسی کی تحریکوں کے ثمر اور اسلوب کی دریافت

ڈگ لوقس

تعارف

ہماری مشنری تنظیم 1978 میں ایک عظیم مقصد کے تحت شروع کی گئی : نارساؤں کے درمیان کام کے لئے بہت سے مشنریوں کو بھیجنے کے لئے ۔ ڈاکٹر رالف ونٹر جیسے محتاط دانشوروں کی وجہ سے 1990 میں ہم نے نارسا قوموں کے گروہوں پر توجہ مرکوز کرنا شروع کر دی ۔ ہمارا مقصد صرف بھیجے گئے کارکنوں کا شمار رکھنا نہیں رہا بلکہ اس کے علاوہ اُن لوگوں کی تعداد کا تعین کرنا بھی ہو گیا جنہیں سرگرم کرنے کے لئے اُن لوگوں کو بھیجا جا رہا تھا ہم نے بڑی احتیاط کے ساتھ اپنے تمام کارکنوں کو مقامی زبان اور لوگوں کے ساتھ میل جول بڑھانے کی تربیت دی۔ ہم نے چرچ کے قیام پر زور دیا ہم نے اس توقع کے ساتھ دعا کی کہ جب کارکنوں کی ہر ٹیم لوگوں کے ساتھ سرگرم ہو جائے گی تو ان کارکنوں کو کسی نئے چرچ کی جماعت قائم کرنے کے لئے صرف ایک سال کے قریب کا عرصہ درکار ہو گا ہمیں یہ بھی پوری توقع تھی کہ نئے راہنماؤں کی ایک مرکزی جماعت کی تربیت میں زیادہ عرصہ لگ سکتا ہے ۔

سال 2000 کے بعد کے عرصے میں ہم نے ڈاکٹر ڈیوڈ گیریزن جیسے محققین کے کہنے کے مطابق CPM کے لئے اہداف مقرر کرنے شروع کئے ۔ اپنی تنظیم کے اس تیسرے بدلتے ہوئے روپ میں ہم نے دیکھا کہ کچھ چرچ محض اپنی جگہ پر محدود ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس اعمال کی کتاب میں ہم دیکھتے ہیں کہ شاگردوں نے ہر علاقے یا ملک میں محض ایک نیا چرچ قائم کرنے سے بڑھ کر بہت کچھ کیا۔ خدا نے اُن کی تعداد بڑھائی ۔ اسی طرح ہم نے اپنے کارکنوں کو ترغیب دی کہ وہ ایسے چرچ قائم کریں جو آگے مزید چرچ قائم کرنے کے قابل ہوں۔ اب ہمارا ہدف محض اس بات کا تعین نہیں تھا کہ کتنے چرچ قائم ہوئے بلکہ یہ تھا کہ اُن چرچ نے کتنے نئے چرچ قائم کیے ۔

سال 2010 تک ہمارے اندر ایک قسم کا انقلاب آ چکا تھا ۔ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ اُسے کیا نام دیا جائے لیکن اسے شاگرد سازی کی تحریک کی سوچ کہنا بہتر ہو گا۔ ابتدا میں یہ فرق کوئی اتنا بڑا نظر نہیں آتا حقیقت یہ تھی کہ میرے لئے بھی یہ تصور ابتدا میں بہت دھندلا تھا لیکن جب ہم اس تصور کو سمجھ گئے تو اُس کا نتیجہ بہت شاندار نکلا۔

ثمر اور اسلوب

شاگرد سازی کے اسلوب کے بارے میں آپ کی رائے کچھ بھی ہو ، اس سوچ اور طریقے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی توانائی کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں ہے۔ ابتدائی تربیتی سیشنز میں ہماری توجہ طریقہ کار اور حکمت عملی پر ہوتی تھی ۔ اس لئے شاگرد سازی کی تحریکوں کو ہمارا ذہن قبول نہیں کر رہا تھا شاگرد سازی کی تحریکوں کے ایک تربیت کار سرجنٹ کرٹس کے مطابق اسے چند لفظوں میں بیان کیا جا سکتا ہے ۔ "ایسے شاگرد بنے جو آگے افزائش کرنے کے قابل ہوں" (کیا یہ ہی طریقہ یسوع کا بھی نہیں تھا ؟) ڈیوڈ

گیریزن نے دعا کو چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں کے بہت سے اہم عناصر میں سے اولین قرار دیا ہے، لیکن کسی وجہ سے ہمیں دعا کی غیر معمولی اہمیت سمجھنے میں 10 سال سے زیادہ عرصہ لگ گیا اور ہم اس کی بجائے اپنی ساخت اور مہمات پر ہی لگے رہے۔ دوسرے الفاظ میں دنیا بدلنے کے لئے ہمیں پہلے خود کو بدلنے کی ضرورت تھی ہماری ابتدائی کاوشیں امریکی کاروباری اسالیب سے کافی زیادہ متاثر تھیں جن میں حکمت عملی اور تزویراتی منصوبہ بندی شامل تھی۔ اب یہ کچھ زیادہ ہی آسان دکھائی دیتا تھا کہ ہم ایک نئے کارکن سے کہیں کہ بس اُسے صرف خُدا کی کہانی سنانے کا جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب یہ ہی چاہتے ہیں کہ ہمارا کام کسی نہ کسی حکمت عملی پر مبنی ہو۔ شاید اس طرح ہماری کوششیں ذہانت پر مبنی دکھائی دیتی ہیں۔ اس لئے کارکنوں کو صرف دعا پر ابھارنا اور تین بتا تین گروپوں کی سہولت کاری کروانا کچھ زیادہ ہی آسان لگتا تھا) گروپوں کے مشترکہ وقت میں تین سادہ سے عناصر شامل تھے :

1. پیچھے مڑ کر دیکھنا ، خُدا کی فرمانبرداری اور اُس کی بُلاہٹ پر خوشی منانا ۔
2. اوپر دیکھنا -کہ خُدا نے اُن کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے اور یہ دریافتی بائبل سٹڈی میں ہفتہ بہ ہفتہ ہوتا تھا ۔
3. آگے دیکھنا -تاکہ خُدا کی فرمانبرداری کا طریقہ جانا جائے ، سیکھا ہوا علم عمل کے ذریعے دوسروں کو دیا جائے اور دعا کے ذریعے اہداف مقرر کئے جائیں۔

مشہور کتاب چرچ پلانٹنگ موومنٹز نے گیریزن کا بتایا ہوا ایک اور طریقہ پہلوؤں سے بھی زیادہ مشکل تھا۔ عموماً ہم یہ کرتے ہیں کہ جب نئے ایمانداروں کو ایذا رسانی کا سامنا ہوتا ہے تو ہم انہیں منظر سے نکال دیتے ہیں۔ کچھ لوگ اسے خروج کا نام بھی دیتے ہیں۔ چاہے اسے کوئی بھی نام دیا جائے یہ یقیناً انسانی سوچ کا پہلا ردعمل ہوتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم کسی سرگرم ایماندار کو اُس کے تناظر سے باہر کر دیتے ہیں تو آگے بڑھنے کا سفر رک جاتا ہے۔ اس وجہ سے نہ صرف نیا ایماندار اپنے گھر سے کٹ کر رہ جاتا ہے بلکہ اُس کے اندر کے جذبے کی آگ بھی ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ کسی وجہ سے ہم یہ نہ سمجھ سکے کہ خُدا اُن لوگوں کو برکت دیتا ہے جو ایذا اُٹھاتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ بہت شاندار رہا ۔

فرمانبرداری اور احتساب کو تحریکوں کے اجرا کے لئے مرکزی عوامل کے طور پر اجاگر کرنا کچھ عجیب لگتا تھا۔ کیا ہم ابھی تک فرمانبرداری نہیں کرتے چلے آئے تھے ؟ ہاں لیکن ہم نے فرمانبرداری کو صرف یسوع کے بارے میں سوچنے تک محدود رکھا اور اُس طرف نہیں سوچا کہ اُس نے ہمیں کیا کرنے کو کہا ہے ۔ اس کا معیار صرف چرچ میں حاضری دینے تک تھا۔ لیکن یہ جاننا بہتر ہوتا ہے کہ کیا چرچ میں آنے والے یہ لوگ اپنے ایمان کے اظہار کے لئے واقعی کچھ کرتے ہیں کہ نہیں۔ ایک بار پھر کرٹس سارجنٹ کی بنیادی تعلیمات کے مطابق ، " یسوع کے پیچھے چلنا فضل کی علامت ہے دوسروں کو

یسوع کے ساتھ ایک تعلق میں لانا بڑی فضل کی بات ہے ایک نئی روحانی جماعت کی ابتدا کرنا اس سے بھی بڑا فضل ہے لیکن سب سے بڑا فضل دوسروں کو نئی روحانی جماعتوں کے آغاز کی تربیت دینا ہے "کچھ عشروں تک ہماری تنظیم نے لوگوں کو مسیح کے پاس لانے پر توجہ دی پھر ہم نے انہیں بائبل کی تعلیمات کی تعلیم دینا شروع کی اور روحانیت کو محض تعلیمات سے آگاہ ہونے کے برابر جانا لیکن یسوع یہ نہیں چاہتا کہ لوگ صرف تعلیمات حاصل کریں اُس نے انہیں بتایا کہ اگر انہیں اُس سے محبت ہے تو وہ اُس کے حکموں کی تعمیل کریں گے ۔

دریافتی تعلیم کا تصور سمجھنا مشکل ترین چیزوں میں سے ایک ہے شاید یہ اس لئے بہت مشکل ہے کیونکہ اصل میں یہ انتہائی آسان ہے ناقدین کے خیال میں شاگرد سازی کی تحریکوں کے کارکن کلام کو انتہائی سادہ بیان کرتے ہیں، اور کیوں نہ ہو کہ نئے ایماندار یسوع کی کہانی سُننے سے پہلے گہری اور وسیع تربیت حاصل کریں ؟ لیکن حقیقت صدیوں سے ہماری آنکھوں میں آنکھیں گاڑے کھڑی تھی۔ یسوع نے جس شخص کو بدروح سے نجات دلائی، اُسے وہ کتنے عرصے سے جانتا تھا ، اس سے قبل کہ اُس نے اُسے اپنے لوگوں میں واپس بھیجا کہ وہ جا کر انہیں بتائے کہ خُداوند نے اُس کے لئے کیا کیا ہے ؟ (مرقس 5: 1-20) شاید یہ عرصہ زیادہ سے زیادہ آدھے دن کا تھا ۔ واہ کیا بات ہے ہم دراصل اس معاملے کو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ لے رہے تھے اور دیکھیے کہ مرقس کے باب نمبر 5 میں مذکور اس شخص نے دیکپُلُس کے اپنے آبائی علاقے کی تاریخ بدل دی ۔

یہ عناصر یقیناً بنیادی عناصر کہلائے جا سکتے ہیں ، فرمانبرداری کا عملی اظہار ، خُدا کی کہانی سُنانے کا جذبہ ، ایذا رسانی کا شکار لوگوں کے لئے دعا (لیکن انہیں فرار نہ کرانا)، فرمانبرداری اور دریافتی تعلیم۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سارے کام میں 20 سے زیادہ گھنٹے نہیں لگتے اور ایک ایسا شاگرد تیار ہو جاتا ہے جو آگے مزید شاگرد بنا سکتا ہے۔ صرف 20 گھنٹے ۔

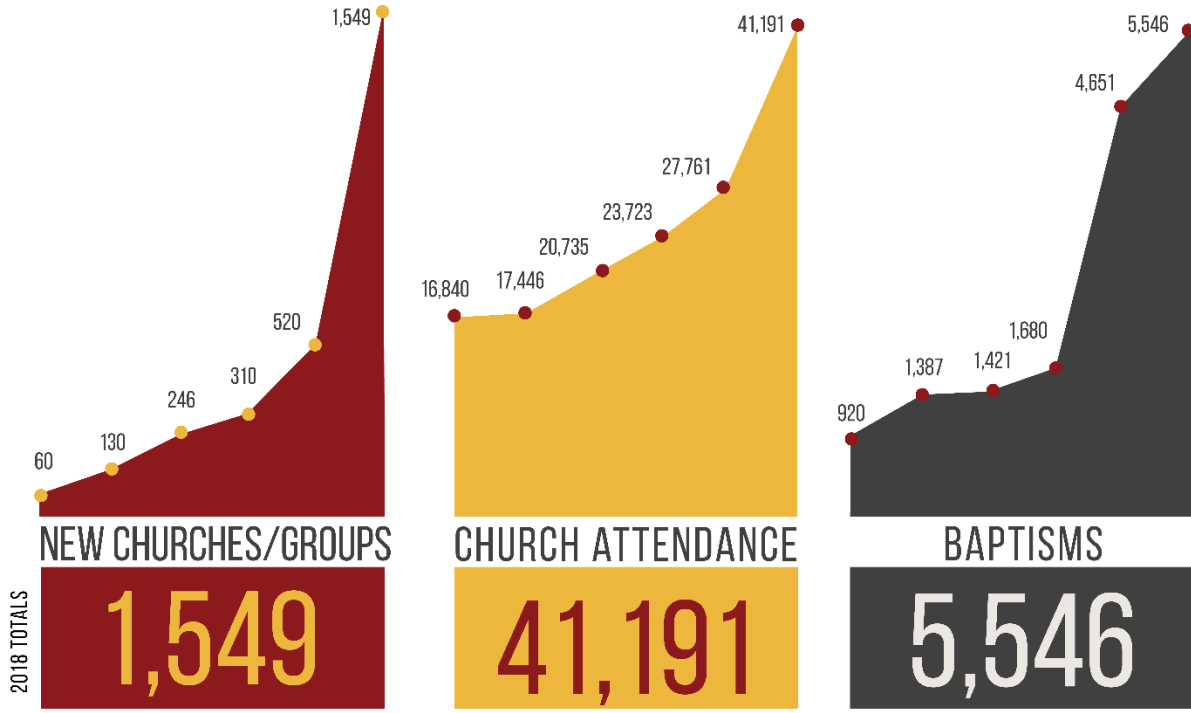
پہل

درحقیقت شاگرد سازی کے عمل میں کیا ہوتا ہے اور ہم اپنی ٹیم کے ممبران کو روزانہ کیا کرنے کو کہتے ہیں ہم انہیں سکھاتے ہیں کہ وہ نئے علاقے میں جا کر زبان اور تہذیب کے بارے میں سیکھیں ، بہت دعا کریں اور ظاہری طور پر واضح روحانی زندگی گزاریں۔ اور اُس کے ساتھ ساتھ معاشرے کی مادی ضروریات بھی پوری کریں ۔ ہمارے کارکنان ایسے شاگرد بننا چاہتے ہیں جو افزائش کرنے کے قابل ہوں اور وہ انتظار میں رہتے ہیں کہ کوئی انہیں نوٹس کرے گا۔ پھر وہ آنے والے لوگوں کو یسوع اور اُسکی زندگی کی کہانیاں سُناتے ہیں مثال کے طور پر ایمانداروں کے بارے میں یسوع کی تعلیم سُننا کہ انہیں ہم ایک چھوٹی سی رقم واپس کریں جسے ہر کوئی معمولی رقم سمجھتا ہو۔ پھر ہم پوچھیں کہ انہیں یہ تصور کیسا لگا۔ اگر جواب مثبت ہو تو ہم پوچھتے ہیں کہ کیا وہ یسوع کی مزید تعلیمات سُننا چاہیں گے ۔

ہاں کہنے والے لوگ ہمارے لئے سب سے اہم ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں لوقا 10 باب میں یسوع کے الفاظ میں سلامتی کے فرزند کہا جاتا ہے۔ ہمارے کارکنان تین تہائی گروپوں کے ساتھ کام شروع کرتے ہیں جو دلچسپی رکھنے والوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان سیشنز میں ہمارے کارکن کلام کی کہانی سنا کر ایسے سوال پوچھتے ہیں، مثلاً، "آپ کو اس کہانی میں کیا اچھا لگا؟ کیا بات سمجھنا مشکل تھا؟ یہ کہانی ہمیں خدا کے بارے میں کیا بتاتی ہے؟ یہ کہانی ہمیں لوگوں کے بارے میں کیا بتاتی ہے؟ اگر ہمیں یہ یقین ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے تو ہم اُس کی فرمانبرداری کیسے کریں؟ کیا ہمارے دوبارہ ملنے سے پہلے آپ اور لوگوں کو یہ کلام سنائیں گے؟ آپ خدا کی کہانی یا اپنی گواہی کسے سنائیں گے؟" جن لوگوں کی ہمیں تلاش ہوتی ہے وہ دوبارہ ضرور ملنا چاہتے ہیں یہ ہی وہ لوگ ہیں جن پر ہمیں وقت لگانے کی ضرورت ہے ہم اس عمل کو دہراتے جاتے ہیں جب تک کہ سلامتی کے فرزند پہلے ایماندار پھر شاگرد اور پھر اپنے بل پر گروپوں کے لیڈر نہ بن جائیں۔ اس سادہ سے طریقہ کار میں ہمارے کارکن توقع کرتے ہیں کہ وہ ایسے گروپوں کا آغاز کریں گے جو تعداد میں بڑھتے جائیں گے۔ یہ طریقہ ترقی پذیر دنیا میں کامیاب رہا اور امریکہ میں بھی کامیاب ہوتا نظر آ رہا ہے۔

ایک علاقے میں ہماری ٹیم نے پہلا چرچ قائم کرنے کے لئے 15 سال محنت کی پھر شاگرد سازی کے طریقے استعمال کرتے ہوئے اگلے 12 مہینوں میں انہوں نے 7 گروپ بنا لیے۔ ایک اور مسلمان علاقے میں ایک گروپ 10 سال تک کوششوں کے باوجود پھل نہ لا سکا۔ شاگرد سازی کی تحریکوں کے اصول استعمال کر کے انہوں نے 5 نئے گروپ شروع کر دیئے، اور کثیر تعداد میں پہلے ہی سال میں بپتسمے بھی دیئے۔ ایک اور علاقے میں بھی ہمارے کارکنان کو پہلے 5 سال تک اندازہ نہیں تھا کہ آغاز کیسے کیا جائے۔ شاگرد سازی کی تحریکوں کے اصول اپنا کر اگلے 17 مہینوں میں انہوں نے 112 گروپ بنا لیے جس میں 750 سے زائد افراد ہفتہ واری بنیاد پر شریک ہوتے ہیں اُن 17 مہینوں میں 481 نئے ایمانداروں کو بپتسمے دیئے گئے اور اُن میں سے بہت سے اور وں کو شاگرد دہناتے جا رہے ہیں۔

اب کچھ سالوں بعد اُس علاقے میں سولہ نسلوں تک افزائش ہو چکی ہے اور 2017 کے اختتام تک 3434 لوگ ان گروپوں میں ملاقات کرتے ہیں مئی 2018 میں 316 لوگوں نے اپنی زندگیاں یسوع کے حوالے کیں اور بپتسمے پائے اور یوں ابتدائی 2018 میں یہ شمار 1254 تک بڑھ گیا اس کے علاوہ مئی 2018 میں 84 نئے گروپ زندگی کی جانب آئے اور یوں گروپوں کی تعداد 2018 میں 293 ہو گئی مجموعی طور پر پوری دنیا میں ہمارے کارکنوں نے شاگرد سازی کے اسلوب اور طریقے استعمال کرتے ہوئے پھل لانے میں بہت زیادہ تیز رفتاری دیکھی 2018 میں خدا نے 1549 نئے سادہ چرچ بنائے، 5546 بپتسمے ہوئے اور 2018 کے اختتام تک 41191 لوگ چرچ میں حاضر ہو رہے تھے خداوند چالیس کے قریب ملکوں میں ٹیم اکسپینشن کے 278 مشنریوں کے ذریعے کام کر رہا ہے۔



5 YEAR SNAPSHOT OF GROWTH



تبدیلی

گزشتہ سالوں میں ہم نے روایتی طریقوں کو چھوڑ کر شاگرد سازی کی تحریکوں کی جانب آنے کے بارے میں کچھ بُری کہانیاں بھی سُنی ہیں۔ کچھ ایجنسیاں مثلاً ہم بھی، بتاتی ہیں کہ شاگرد سازی کے طریقے اپنانے کی وجہ سے اُن کے 30 سے 40 فیصد کارکنان انہیں چھوڑ گئے۔ ایسا لگتا ہے کہ کچھ لوگ تبدیلی قبول نہیں کرتے۔ خُدا اکا شکر ہے کہ ہمارے ساتھ ابھی اس قسم کا واقع نہیں ہوا۔ ذیل میں چند وجوہات ہیں جن سے شاید ہمیں مدد مل رہی ہے۔ لیکن ذہن میں رکھیے کہ یہ صرف ہمارے اندازے ہیں اور مسائل کسی بھی وقت سامنے آسکتے ہیں۔

- ابتدا سے ہی ہم نئے طریقے اپنانے پسند کرتے تھے اور یوں اس کے ذریعے ہم نے اچھے نتائج حاصل کئے۔
- ہم غیر معمولی دعاؤں پر زور دیتے ہیں اور ہماری پہلی اشاعت بھی ایک دعائیہ کیلنڈر تھی گیریزن اپنی تحریروں میں اس بات کو مزید پکا کر کے دکھاتے ہیں اور DMM کا اسلوب اپناتے ہوئے ہمیں مشکل پیش نہیں آئی کیونکہ دعا پہلے ہی ہمارے طریقہ کار کا حصہ تھی۔
- آتے ہوئے پھل کو نظر انداز کرنا مشکل ہے ہم نے یہ تربیت کاروں کی بتائی ہوئی کیس سٹڈیوں اور کہانیوں میں بھی سُننا اور بعد میں ہم نے خود اس کا تجربہ کیا۔ ہم اپنی منسٹری پر خُدا کے فضل سے کیسے انکار کر سکتے ہیں۔

- ہمارے سینئر راہنماؤں میں سے بہت سوں نے شاگرد سازی کی تحریکوں کے اسلوب جلد اپنا لیے، لیکن میں اُن میں شامل نہیں تھا۔ مجھے ابتدا میں یہ تصور دھندلا نظر آتا تھا جب یہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں عملی انداز میں ظاہر ہوا تو میں نے جانا کہ اسے کرنا ممکن ہے (www.moredisciples.com) پر مزید نتائج ملاحظہ کریں۔

- ہم نے دانستہ طور پر لوگوں کو اس تبدیلی کی جانب تیز رفتاری سے نہیں دھکیلا ہم نے انہیں سالوں کا وقت دیا جب انہوں نے پہل آتا دیکھا تو اُن کے لئے اس تبدیلی کو قبول کرنا آسان ہو گیا۔

- ہم نے کہانیوں کا سہارا لے کر کام آسان بنایا ہم نے حقیقت کے اظہار کے لئے بہت سی کہانیاں لوگوں کے نام اور مقامات تبدیل کر کے سنائیں اُن میں سے کچھ خوشخبری کی تھیں اور کچھ سوچ ابھارنے کی تھیں۔

- سینئر راہنماؤں نے بڑی عاجزی اور نرمی کے ساتھ میرے لئے طرز عمل کا عملی مظاہرہ کیا، جب کہ میں اُس تنظیم کا صدر تھا۔ لیکن تنظیم کو پوری طرح اس راستے پر لانے کے لئے مجھے خود عملی طور پر سرگرم ہونا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ میں صرف سکھاتا۔ مجھے خود یہ کر کے دکھانا تھا۔

اگر آپ کی تنظیم یا چرچ شاگرد سازی کے اصولوں کی جانب آنے کا سوچ رہا ہے تو ذیل میں دیئے گئے وسائل میں سے کسی ایک یا زیادہ کا انتخاب کریں :

- www.moredisciples.com پر پوڈ کاسٹ اور بلاگ پڑھیے۔
- www.zumeproject.com پر موجود ذوم کے تربیتی مواد کے ذریعے ایک آزمائشی گروپ کا آغاز کیجیے۔ یہ سب کچھ بلا قیمت دستیاب ہے۔
- جیمس نامن اور روبی بٹلر کی کتاب سٹبن پرزی ویرنس پڑھیے۔
- سٹیو سمتھ اور ینگ کائی کی کتاب ٹی فور ٹی : شاگرد سازی کا انقلاب در انقلاب پڑھیے۔

- جیری ٹروس ڈیل کی کتاب میرا کلیس موومنٹ پڑھیے جس میں انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو یسوع کی محبت میں گرفتار ہوتے دکھایا ہے۔

- جیری ٹروس ڈیل اور گلین سن شائن کی کتاب دی کنگڈم اِن لیشڈ پڑھیے جس میں انہوں نے پوری دنیا میں عام لوگوں کو شاگرد سازی کی تحریکوں کا آغاز کرتے دیکھایا ہے

اگر آپ کو ہمارے سفر کے بارے میں مزید معلومات درکار ہوں تو ٹیم اکسپینشن سے رابطہ
کیجیے www.teamexpansion.org

ایک تنظیم کو معمول کے روایتی مشنز سے تحریکیں شروع کرنے تک کے سفر پر لے جانا :

تمام قوموں میں سے شاگرد بنانے کے لئے خدا کے حکم کی تعمیل
ایس کینٹ پارکس پی۔ ایچ۔ ڈی

ہماری تنظیم کا ابتدائی نام مشن ٹو آن ریچڈ پیپلزز تھا جس کا قیام 1981 میں عمل میں آیا۔ ہم نے اُس وقت عمومی طور پر رائج مشنری طریقے استعمال کرنا شروع کیے، جن میں مہاجرین کی امداد، خواندگی کی تربیت، کالجوں میں تربیت، جسم فروشی میں ملوث افراد کی منسٹری وغیرہ شامل تھیں۔ کامیابی کا تعین بھیجے گئے مشنریوں کی تعداد پر تھا، نہ کہ اُن مشنریوں کے لئے ہوئے نتائج پر۔

2007 میں بورڈ آف ڈائریکٹرز اور میدان میں کام کرنے والے راہنماؤں نے تبدیلی لانے کی کوشش کی جو کہ 5 سال تک چلتی رہی اور اب بھی جاری ہے۔ 2010 میں ہم نے خُدا کی بُلَہٹ پر تحریکوں کو متحرک کرنے کی ذمہ داری قبول کی۔ ہم نے سب کو تحریک میں شامل ہونے کی دعوت دی اور اس کے لئے کسی کو بدلنے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ 10 سال کی تبدیلی کے بعد اب ہماری تنظیم میں شامل تمام افراد CPM کی محرک ٹیم میں شامل ہیں۔ ہماری پوری توجہ تحریکوں پر مرکوز ہے، جس کے ذریعے قابل افزائش

شاگرد اور چرچز پیدا ہوتے ہیں جو پورے پورے گروپوں اور معاشروں کو بدل رہے ہیں تبدیلی مشکل ہوتی ہے، چاہے کتنے ہی اچھے طریقے سے کیوں نہ کی جائے، اور چاہے تمام کے تمام لوگ اس عمل میں شریک ہی کیوں نہ ہوں۔ ہم نے اس کے لئے بہت سی میٹنگز کیں جہاں بہت سے خیالات پیش کیے گئے، اور جدید تحریکوں کے بارے میں معلومات بھی سامنے لائی گئیں۔ ان میں سے بہت سی میٹنگز میں میدان میں کام کرنے والے کارکنوں نے فیصلہ کیا کہ تحریکوں کی راہ ہی آگے بڑھنے کا راستہ ہے۔ پھر بھی بہت سے لوگوں کو اعتراض تھا کیونکہ انہوں نے اس تبدیلی کے بارے میں کبھی سوچا نہیں تھا۔ پہلے 7 سے 8 سالوں میں ہمارے دو تہائی مشنری ہمیں چھوڑ گئے۔ کچھ کے جانے کی وجہ عمومی تھی، لیکن کچھ ایسے بھی تھے جو اس نئی تبدیلی کو قبول نہیں کر رہے تھے، اور روایتی مشن کے طریقہ کار جاری رکھنا چاہتے تھے۔ حیرت انگیز طور پر تعداد میں کمی کے باوجود ہمارا دائرہ اثر بہت بڑھ گیا۔ 2013 سے 2018 تک، 6 سالوں میں ہم نے 5700 نئے چرچز قائم کئے اور 5 لاکھ نئے شاگردوں کو بپتسمہ دیئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے نئے اہداف پر توجہ مرکوز کی تھی اور ان ہداف کے راستے میں آنے والی کسی رکاوٹ کا سامنا نہ کرتے ہوئے باہمی احتساب بھی کیا۔ تمام لوگ تربیت حاصل کرنے کے بعد شاگردوں کی افزائش کرتے، قابل افزائش چرچ بناتے اور قابل افزائش راہنما تیار کرتے رہے۔ روٹین کے عمومی مشنز سے افزائش کی جانب اس سفر کے لئے بہت زیادہ مضبوط ارادے، محنت اور قیمت ادا کرنے کے لئے رضامندی کی ضرورت تھی۔ لیکن اس کے باوجود ایسا ہوتا رہا کہ مسیح کا عالمگیر بدن تمام قوموں تک پہنچنے کے لئے اُس کے حکم کو نظر انداز کرتا رہا۔

ہمارے اس عمل میں کلیدی اقدامات میں مندرجہ ذیل شامل رہے :

حقیقت کا سامنا کرنا : راہنماؤں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی تنظیموں کو حقیقت کا سامنا کرائیں۔ ہم نے یہ حقیقت جانی کہ روایتی مشن کی کاوشیں کئی عشروں کی محنت کے باوجود ناکام ہو رہی تھیں۔ 1980 کی دہائی کے شروع میں 1.1 بلین لوگوں تک یسوع کی خوشخبری نہیں پہنچی تھی۔ 2007 تک یہ تعداد 1.8 تک پہنچ چکی تھی۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے جب یہ دیکھا کہ تقریباً 30 فیصد دنیا تک کلام کی رسائی نہیں ہو سکی اور زیادہ تر وسائل لوگوں کو مسیحی بنانے پر لگ رہے ہیں تو ہم ان تمام خامیوں کو درست کرنے کے لئے اپنے تمام وسائل بروکار لانے پر تیار ہو گئے۔ ہماری توجہ اب اُن لوگوں پر مرکوز ہو گئی جنہوں نے یسوع کی خوشخبری کبھی نہیں سنی تھی۔

حتمی مقصد کی طرف رُخ کرنا : ہمارا حتمی مقصد وہ ہی ہونا چاہیے جو کہ عالمگیر حقائق کے مطابق ہو۔ متی 24:14 متی 28:16-20 ، مکاشفہ 5:9 اور 7:9 واضح طور پر یسوع کے حتمی مقصد کو آشکار کرتے ہیں۔ کوئی بھی ایسا مشن جو تمام قوموں میں شاگرد بنانے کی بنیاد پر نہ ہو ، اُسے چھوڑ دینا چاہیے۔ ہر کاوش کا مقصد اسی حتمی مقصد کی تکمیل ہونی چاہیے۔ ہمیں یہ جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس مقصد کے لئے CPM کی تحریکوں سے بہتر کچھ بھی نہیں ہے۔ اب ہمیں یہ جاننے کی ضرورت تھی کہ مختلف قسم کی صلاحیتیں اور مہارت رکھنے والے لوگ مثلاً ترجمہ کرنے والے ، قبائلی فنون کے ماہر ، نوجوان ، کھلاڑی ، تاجر ، دعا کرنے والے ، کس طرح نارساؤں تک تحریکوں میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

حتمی مقصد حاصل کرنے کے لئے مشن کی حکمت عملی کی وضاحت : ہم رضا مند ہو گئے کہ ہم اس حقیقت کی روشنی میں اپنے مشن کی حکمت عملی دوبارہ سے مرتب کریں کیونکہ اُن لوگوں کے ساتھ بہت ناانصافی تھی جنہوں نے یسوع کے بارے میں کبھی سنا نہیں تھا۔ مشن کی پرانی تعریف بہت سی سرگرمیوں کا ملغوبہ تھی جس کی جائزہ کاری میں مشنریوں کی تعداد ، منسٹریوں کی اقسام ، اور مالی امداد کے عناصر شامل تھے، جب کہ نتائج کو نظر انداز کر دیا جاتا تھا۔ دراصل کچھ راہنماؤں نے یہ سوچ رکھا تھا کہ نتائج کا تعین کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اُن کا خیال یہ تھا کہ ہمیں وفادار ہونا چاہیے اور نتائج خدا پر چھوڑ دینے چاہئیں۔ یہ اعمال کی کتاب کے بر خلاف تھا جس میں جگہ جگہ نتائج کی وضاحت کی جاتی رہی ہے۔

ہمارے بورڈ آف ڈائریکٹر اور فیلڈ کے راہنماؤں نے یسوع کے مشن ماڈل کا مطالعہ کیا جو خاص طور پر لوقاباب 8-9 اور 10 میں نظر آتا ہے۔ یسوع نے تمام قوموں میں سے شاگرد بنانے کا حکم دیا تھا اور یہ وعدہ کیا تھا کہ جب یہ منادی سب قوموں تک پہنچ جائے گی تب خاتمہ ہو گا۔ یسوع نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنا چرچ قائم کرے گا اُس کا چرچ بہت سے کام کرے گا جس میں بھوکوں کو کھانا کھلانا ، بیواؤں کی مدد ، یتیموں کی دیکھ بھال ، یسوع کے نام میں بیماروں کو شفا دینا اور افزائش کرنے والے شاگردوں کی تیاری شامل ہوں گے۔

مجموعی طور پر ہماری قیادت نے جانا کہ یسوع کا پیش کردہ نمونہ قابل افزائش قابل جائزہ اور تعداد میں بڑھنے کے قابل تھا یہ ہی وہ طریقہ تھا جو آبادی میں اضافے کی رفتار سے آگے جا سکتا تھا۔ اس کے نتیجے میں لاکھوں ایماندار پیدا ہوئے جو ہزاروں چرچز میں شامل ہو کر لاکھوں قسم کی ضروریات پوری کر سکتے تھے۔ ہماری قیادت نے تبدیلی کا فیصلہ کر لیا۔

ایک نئے مقصد اور مشن پر رضامندی اور اس کے ساتھ عہد بندی : اپنے اس نئے فیصلے کی روشنی میں ہماری مشن سٹیٹمنٹ کچھ ایسی بنی : " تمام نارسا قوموں تک رسائی حاصل کر کے تمام قوموں میں سے شاگرد بنانے کے لئے یسوع کے حکم کی تعمیل " یہ مشن سٹیٹمنٹ ہمیں CPM کے ذریعے نارسا لوگوں تک پہنچنے میں متحرک کرنے لگی۔ ہمارا ایمان ہے کہ خداوند نے شاگرد سازی کی تحریکوں کے لئے کئی قسم کے ماڈل فراہم کئے ہیں جن میں سے سب کے سب CPM کی تحریکوں کی صورت میں ڈھلتے ہیں ہم ان تمام قسم کے ماڈلوں کو استعمال کر کے ہر ماڈل کا بہترین پہلو اُٹھاتے ہیں۔ ہمارے کارکن مختلف اسلوب اور طریقوں کو جانچتے اور آزادی سے استعمال کرتے ہیں۔ جن میں ٹی فور ٹی (تربیت کاروں کی تربیت) شاگرد سازی کی تحریکیں، دریافتی بائبل سٹڈی فور فیلڈز وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن یہ صرف انہی تک محدود نہیں ہیں۔

تنظیم کے ہر حصے کی سمت اس مقصد اور مشن کے رُخ پر موڑنا : نئے مقصد اور مشن کو اپنانے کے لئے تنظیم میں کئی تبدیلیوں کی ضرورت تھی پرانے طریقے کار بدل دیئے گئے یا انہیں ہٹادیا گیا چند بڑی تبدیلیاں مندرجہ ذیل ہیں:

1. بورڈ آف ڈائریکٹرز بدل کر ایک مینجنگ بورڈ بن گیا جو ایک گورننگ بورڈ کی

حثیت سے روز مرہ بنیاد پر فیصلے کرتا تھا۔ اب وہ سمت متعین کرتے ہیں اور

CEO اور عالمی قیادت کی ٹیم کو نئے مشن کی تکمیل کے لئے جواب دہ ٹھہراتے

ہیں۔ اس وجہ سے CEO اور دیگر ایگزیکٹو راہنما اور فیلڈ کے کارکن موثر طور

پر متحرک ہونے لگے اور دیگر تبدیلیاں کرنے لگے۔

2. ہم نے میدان میں کام کرنے والی ٹیموں کی ساخت تبدیل کی۔ چونکہ ہمارا مقصد تمام

قوموں اور اُن کے لوگوں کو شاگرد بنانا تھا اور ہم نے خاندانوں تک پہنچنے کا مقصد

اپنایا۔ چاہے وہ کسی بھی ملک میں رہتے ہوں اس طریقے سے میدان میں کام والے

راہنما حکمت عملی پر زیادہ زور دینے لگے، بجائے اس کے کہ وہ کارکنوں کا

انتظام سنبھالتے رہتے۔

3. ہم نے اپنی تمام سرگرمیوں کو مقصد کی جانب چلانے کے لئے مرکوز کیا۔ اس سے

پہلے ہماری سرگرمیاں ایک مخصوص میدان تک محدود تھیں، لیکن اب تمام سر

گرمیاں مقصد کے حصول کی جانب مرکوز ہو گئیں۔ مقصد کی راہنمائی میں چلنے

والی تنظیم تمام وسائل کو اس انداز میں استعمال کرتی

ہے کہ علاقے سے قریب ترین ٹیم جلد از جلد خود ہی نئے طریقے استعمال کر کے لوگوں تک پہنچ سکے۔

مشترکہ قیادت کے ساتھ ہماری وفاداری بہت مضبوط ہے ہم اپنے مقصد اور مشن کے مطابق تمام سرگرمیوں کو جانچتے ہیں مختلف راہنما مختلف فیصلوں سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتے ہیں تمام کے تمام راہنما ان فیصلوں کے لئے جواب دہ ہوتے ہیں۔

4. میدان میں کام کرنے والے کارکنوں کو مہارتیں دی گئی ہمارے عالمی لیڈر اور ہمارے مقامی میدان میں کام کرنے والے راہنماؤں نے کئی مہینوں تک دعائیں کر کے ہمارا تنظیمی ڈھانچہ مرتب کیا تاکہ وہ اس بلاہٹ کو پورا کرنے کے قابل ہو جائیں اس کے بعد خدا نے ہماری تنظیم کو ایک نئی شناخت دے دی۔

دوسرے الفاظ میں خدا نے ہمیں اپنی راہنمائی کی روشنی میں تنظیم کا پورا انجن بدلنے میں مدد دی اُس نے ہمارے لیے ایک نیا نام بھی منتخب کیا جو اس نئی بلاہٹ کے مطابق تھا۔ افسیوں 3: 20 سمیت کئی آیات کے مطابق اب ہمارا نیا نام بیونڈ بن گیا۔

5. ہم نے اپنے سب طریقہ کار دوبارہ سے ترتیب دیئے تمام مشنریوں کے لئے لازمی تھا کہ وہ فیز 1 کی ضروریات پوری کریں جس میں اپنے آس پاس کے علاقوں میں شاگرد بنا کر انہیں تنظیم میں لانا ہوتا ہے۔ فیز 2 میں CPM کا تجربہ رکھنے والے راہنما یا ٹیم اُن کی تربیت کرتے ہیں تاکہ وہ بین التہذیبی تناظر میں قابل افزائش شاگرد بنائیں۔

6. میدان میں کام کرنے والے تنظیم کے سب کارکن تحریک کو متحرک کرنے والی ٹیم ہیں۔ یہ رسولوں کا ایک گروہ ہیں جو مل کر چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں کو جنم دیتے ہیں۔

7. ہم نے اپنی بیونڈ تنظیم کے علاوہ بھی دوسری تنظیموں چرچز اور ٹیموں کی مدد کی یہ اس لئے کہ ہم سب مسیح کا عالمی بدن ہیں جس نے مل کر ارشاد اعظم کی تعمیل کرنی ہے۔ ہم اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کے وسائل مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں ہم پورے جوش و جذبے کے ساتھ عالمی 24:14 اتحاد میں شامل ہوئے جس نے 2025 کے لئے ایک ہدف مقرر کر دیا۔

ہماری تنظیم نے اس تبدیلی کے عمل سے جو کچھ سیکھا اُس میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں :

1. تبدیلی کے ساتھ محنت شامل ہو تو بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ 2013 میں ابتدا سے لے کر 2018 تک 57000 چرچز قائم ہوئے ہیں ، تقریباً اتنی ہی تعداد میں

راہنما تیار ہوئے ہیں اور تقریباً 5 لاکھ نئے شاگردوں کو بپتسمے دیئے گئے ہیں ، جو نئے شاگرد تیار کر کے مسیح کے بدن میں شامل کرتے جا رہے ہیں ۔

2. تبدیلی مشکل ہوتی ہے ، چاہے طریقہ کار کتنے اچھے طریقے سے ہی کیوں نہ استعمال کیا جائے ۔ اگرچہ کچھ غلطیاں بھی ہوئیں لیکن مجموعی طور پر زیادہ تر عمل بہت اچھے طریقے سے تکمیل تک پہنچا۔

3. اگرچہ یسوع کا نمونہ حالیہ تحریکوں میں واضح طور پر موثر نظر آتا ہے ، مشنری طریقہ کار اور روایات کو ایک طرف رکھنا مشکل ہوتا ہے ۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ بہت سے مشنری اس طریقے پر سوچتے بھی نہیں جو واضح طور پر انہیں مزید موثر بنا سکتا ہے ۔

4. ہمیں ضرورت پڑی کہ ہم قائدین کو میدان میں اور مرکزی دفتر میں دونوں جگہ تبدیل کریں ۔ اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ایسے قائدین جو تبدیلی کے خلاف تھے یا تبدیلی کے ساتھ چل نہیں سکتے تھے ، وہ ہمارے راستے کی رکاوٹ بن رہے تھے ۔ تبدیلی کے عمل کو طویل کر دینا صرف ٹیم اور راہنماؤں کے لئے مشکلات ہی بڑھاتا ہے ۔

5. تمام کلیدی راہنماؤں کو متحد ، مرکوز اور حوصلے کے ساتھ ڈٹے رہنے کے صلاحیت کا حامل ہونا چاہیے تاکہ وہ حتمی مقصد کے لئے پوری طرح سے کاوشیں کر سکیں اور تبدیلیاں لا کر آگے بڑھ سکیں ۔

6. نارسا قوموں میں خاص طور پر تحریکوں کا آغاز کرنا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تنظیم کا ہر رکن یسوع کی خاطر تکلیفیں اٹھانے کے لئے تیار ہو ۔ یسوع مسیح اور ابتدائی کلیسیا کے رسولوں نے خُدا کی بادشاہی کی پیش روی کے لئے تکلیفیں اٹھائیں ۔ ہمیں اپنے راستے میں خوف ہچکچاہٹ یا کمزور کوششوں جیسی چیزوں کو حائل نہیں ہونے دینا چاہیے ۔

7. کسی بھی تکلیف کی صورت میں ایسے شاگرد افزائش پاتے ہیں جو یسوع اور اُس کے کلام سے محبت اور فرمانبرداری سیکھتے ہیں ۔ وہ ایک حقیقی کلیسیا بن جاتے ہیں جو اُس پاس کے غریبوں کو کھانا کھلاتے ہیں ، عورتوں کو جنسی استحصال سے نجات دلاتے ہیں ، بیواؤں کی مدد کرتے ہیں اور اپنے دشمنوں سے محبت کرتے ہیں وہ اپنے اپنے معاشرے میں یسوع کی بادشاہی کی مجسم تصویر بن جاتے ہیں ۔ وہ مل کر قابل افزائش شاگرد بناتے ہیں جو ارشاد اعظم کی تکمیل کے لئے مدد دیتے ہیں ۔

تبدیلی کیوں لائی جائے؟ یسوع کی مکمل فرمانبرداری کے لئے - زیادہ پہل اور بہت زیادہ پہل لانے کے لئے (یوحنا باب 15) - زندگیوں اور پورے معاشروں کو بدلتا ہوا دیکھنے کے لئے -

تبدیلی مشکل ہوتی ہے لیکن یہ اُن کاوشوں کا خوبصورت نتیجہ ہوتی ہے جو تمام قوموں اور تمام علاقوں میں مسیح کی تحریکیں ابھرتے دیکھنے کے لئے کی جا رہی ہوتی ہیں ہم نے 2025 تک خُدا کی مرضی سے اپنی اس بلاہٹ کے جواب میں یہ سب کچھ ہوتا ہوا دیکھنے کے لئے عالمی 24:14 اتحاد میں شرکت اختیار کی ہے -

بادشاہ کا جلال و جمال دیکھنے کی کیا قیمت ہے ؟

ڈاکٹر پیم آرلینڈ اور ڈاکٹر میری ہو

دنیا بھر میں بادشاہی کی خوشخبری کی منادی ہر ایماندار کی اُمید اور التجا اور متی 24 کا نُکتہ انتہا ہے۔ دراصل متی 24 ایک ایسے اہم سوال کا جواب دیتا ہے جو خُدا کے لوگ زمین کی تخلیق کے وقت سے پوچھ رہے ہیں : دنیا بھر کی قوموں میں سورج کے طلوع اور غروب ہونے تک خُدا کے نام کو عظیم بنانے کی کیا قیمت ہو گی؟ (ملاکی 1: 11) وہ نسل جو متی 24: 14 کی تکمیل کرے گی اُسے آخری نسل کے طور پر کیا کچھ برداشت کرنا پڑے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں ایسی نسل ہونے کا آغاز حاصل ہے جو کہہ سکتی ہے کہ دنیا کے کسی بھی ٹائم زون میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں یسوع کی عبادت نہ ہو رہی ہو۔ تاہم ہر ٹائم زون میں ایسے تاریک مقامات موجود ہیں جہاں یسوع کوئی جانتا نہیں اور اُسکی عبادت نہیں ہو رہی۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

اگرچہ ہمیں متی 24: 14 کی آیت بہت اچھی لگتی ہے لیکن ہم بقیہ باب کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یسوع واضح کرتا ہے کہ جب خُدا کا جلال دنیا کی تمام قوموں میں پھیلے گا تو اُس سے پہلے بہت سی آفتیں بھی آئیں گی مثال کے طور پر :

- ایک عالمگیر جنگ (آیت 6-7)
- خشک سالی اور زلزلے (آیت 8)
- ایذا رسانی اور موت (آیت 9)
- تمام قوموں کی نفرت (آیت 9)
- بہت سے لوگ اپنے ایمان سے انکار کر دیں گے (آیت 10)
- جھوٹے نبی (آیت 11، 22)
- بُرائیوں میں اضافہ (آیت 12)
- بہت سوں کی محبت کا سرد پڑ جانا (آیت 12)
- لا قانونیت کا بڑھ جانا (آیت 12)

یسوع واضح کرتا ہے کہ بادشاہی کا آنا نہ ہی آسان ہے اور نہ ہی صاف ستھرے طریقے سے ہو سکتا ہے۔ تاہم اسی باب میں ہمیں 5 ایسے طریقے بتائے گئے ہیں جن کے ذریعے ہم آخر تک مستحکم رہ سکتے ہیں (آیت 13)

نمبر 1 یسوع ہمیں متحرک اور چاک و چوبند رہنے کو کہتا ہے وہ بتاتا ہے کہ ہمیں ایک سیکنڈ کے نوٹس پر بھاگنے کے لئے تیار رہنا چاہیے (آیت 16) بادشاہی کا آنا ہمیں اچانک ہی پکڑ لے گا۔ سو ہمیں اپنی زندگیوں میں تبدیلیوں اور اپنے منصوبوں پر عمل کرنے کے لئے تیار رہنا ہو گا۔ مہاجرین کا حالیہ بحران ایک ایسا ہی موقع ہے۔ اس صدی میں مسلمانوں کے مسیحی ہونے کی تعداد پچھلی صدیوں سے کہیں زیادہ ہے جن لوگوں نے

مہاجرین کے بحران پر کام کیا ہے اُنہوں نے کئی مسلمانوں کو مسیح میں آتے دیکھا ہے۔ لیکن بہت سوں نے اس بحران سے ملنے والے موقع کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا باقاعدہ کام چھوڑ دیا ہے۔ مستقبل میں بھی ایسے موقعے ملتے رہیں گے اور ہمیں خُدا کی جانب سے آنے والے ان مواقعوں پر ردعمل کے لئے فوری تیار رہنا ہو گا۔ دراصل ایسا لگتا ہے کہ یہ تمام آفتیں اور مصیبتیں بادشاہی کی تحریکوں کو مستحکم کرنے کا ایک لاثانی موقع ہیں۔ لیکن اس کے لئے خُدا کی قوم کو متحرک اور چُست رہنے کی ضرورت ہے۔

نمبر 2 یسوع ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں بھاگنا تو پڑے گا لیکن اپنی مصیبت کے دوران ہم اُس سے رحم کی درخواست کر سکتے ہیں (آیت 20)۔ ہمیں مسلسل دعا کرنے والی قوم بننا ہو گا۔ یہ چند منٹ کی دعا نہیں۔ نہ ہی یہ ایسی ہے جس میں ہم خُدا سے کچھ کرنے کو کہیں۔ یہ ایسی جنگ ہو گی جس میں خُدا کے بیٹے اور بیٹیوں آسمانی باپ کے ساتھ مل کر دشمنوں کے ساتھ لڑ رہے ہوں گے۔ ایسے دشمن جو نہ دیکھے جا سکیں اور نہ جن کی چال کا پتہ چل سکے (افسیوں 6) اس قسم کی دعا مشکل ہونے کے ساتھ ساتھ خوشی سے بھر پور بھی ہے۔

نمبر 3 یسوع ہمیں تیار رہنے کو کہتا ہے (آیت نمبر 42)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا کی حکمت عملیوں کے لئے تیار رہیں۔ ہمیں جھوٹے نبیوں کے خلاف خبردار کیا گیا ہے ہم جھوٹے نبیوں اور اصل نبیوں میں تمیز کیسے کر سکتے ہیں؟ یہ صرف بادشاہ کے دل کی مرضی جان کر ہو سکتا ہے۔ وہ ہمارے دل، روح، دماغ اور قوت پر اختیار رکھتا ہے۔ اور جب وہ ایسا کرتا ہے تو اُس سے ہم جرأت پاتے ہیں، ایک مختلف زندگی گزارتے ہیں، نفرت کرنے والوں اور دشمنوں سے محبت کرتے ہیں اور تکلیفیں برداشت کرتے ہیں۔ یہ محبت 1 کرنتھیوں باب نمبر 13 جیسی محبت نہیں جو سب کچھ سہہ لیتی ہے، بلکہ ایک سرگرم مثبت محبت ہے۔ یہ ایک سپاہی کی صبر و برداشت کی محبت ہے جو جنگ کے میدان میں مایوسی کا اظہار نہیں کرتا۔

نمبر 4 یسوع ہمیں دیانتدار نوکر بننے کو کہتا ہے (آیت 45) جو ضرورت مندوں کو کھانا دیتا ہے۔ یہ حقیقت میں خوراک کے بارے میں نہیں کہا گیا بلکہ ایک تمثیل ہے۔ قدرتی آفتوں کے برعکس جس میں ہم ضرورت مندوں کو خوراک دیتے ہیں، ہم خادموں کو ایسے لوگوں کے پاس بھیجتے ہیں جنہیں روحانی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس تمثیل سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ دنیا کے نظر انداز کئے ہوئے لوگوں اور قوموں کو ترجیح دیں۔ ہمیں ایمانداری سے یہ سمجھنا ہو گا کہ ہمارے ارشاداعظم کے خادموں کو پورے دل کے ساتھ وہاں کام کرنے کی ضرورت ہے جہاں روحانی کمی سب سے زیادہ ہے۔

نمبر 5 یسوع ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے زمینی اسباب سے جُڑے نہ رہیں۔ وہ بتاتا ہے کہ ہمیں واپس جا کر اسباب لینے کی ضرورت نہیں (آیات 17-18)۔ یہ طرز زندگی ہمارے پڑوسیوں کے طرز زندگی سے مختلف ہے۔ ہم اپنی جسمانی خواہشات، دولت اور حسن و جمال کے لئے زندہ نہیں رہتے (رومیوں 8: 5)۔ اس کی بجائے ہم بادشاہ کا حُسن و جمال دیکھنے کے لئے زندہ ہیں۔ یوں ہمیں اپنی خوشی اور عیش و عشرت پر کم وقت لگا کر

زیادہ تر وقت دوسروں کی بھلائی کے لئے لگانا چاہیے ، تاکہ ہمارا وقت اور ہمارے وسائل ایک ان دیکھے جلال کو سامنے لانے کا موجب بنیں ۔

بادشاہ کا حُسنِ جمال دیکھنے کے لئے زندہ رہنا قربانی کا تقاضا کرتا ہے ۔ انتہا درجے کی قربانی ، ایک ایسی قربانی جو بہت تکلیف دیتی ہے ۔ تاہم اس قربانی کے ساتھ ، جیسا کہ ملاکی 1: 11 میں کہا گیا ہے ، کہ ہر جگہ اُس کا نام قوموں میں عزت پائے گا اور اُس کی تمجید ہو گی اور ہماری پاک قربانیوں کا بخور جلے گا۔ اگر اُس کا نام قوموں میں بلند کرنا ہے تو اُس کے لئے کوئی قربانی بھی دی جا سکتی ہے ۔

متی 24: 14 میں یسوع کا وعدہ یقیناً پورا ہو گا بادشاہی کی خوشخبری کی منادی دنیا کی تمام قوموں میں ہو گی کیا ہم اپنی نسل میں اس مقصد کے پورے ہونے کے لئے ضروری قربانیاں دینے کو تیار ہیں ۔

اختتامی بیانیہ :

خُدا آپ کو کیا کرنے کے لئے بُلا رہا ہے ؟
ڈیوڈ کولس

تقریباً 2000 سال پہلے یسوع نے اپنے پیروکاروں کے ساتھ ایک عظیم وعدہ کیا :
"اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی مُنادی تمام دُنیا میں ہو گی تاکہ سب قوموں کے لئے
گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہو گا۔" (متی 24: 14)

اُس کا شاگرد پطرس اس بات کو یقینی بنانا چاہتا تھا کہ یسوع کے لوگ اس وعدے کی
اہمیت بھول نہ جائیں اور اُس نے یسوع کے ہر پیروکار کو عملی اقدامات بتائے ۔
"جب یہ سب چیزیں اس طرح پگھلنے والی ہیں تو تمہیں پاک چال چلن اور دین داری میں
گیسا کُچھ ہونا چاہئے۔ اور خُدا کے اُس دین کے آنے کا گیسّا کُچھ مُنتظر اور مُشتاق رہنا
چاہئے۔ جس کے باعث آسمان آگ سے پگھل جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدّت
سے گل جائیں گے۔" (2 پطرس 3: 11-12)

خُدا نے ہماری نسل میں اپنا روح پھونکا ہے جس کی بنا پر یسوع کے وعدے کے پورا
ہونے کی طرف بڑے بڑے قدم لیے جا رہے ہیں ۔ دنیا بھر سے شاگردوں نے اس تصور کو
سمجھ کر ایسے مزید شاگرد بنانے کے لئے انقلابی اقدامات کئے ہیں جو آگے چل کر مزید
شاگرد بنائیں۔ اس کتاب میں آپ نے ہمارے دور میں خُدا کے حیرت انگیز کاموں کی
صرف چند مثالیں پڑھی ہیں ۔

اب سوال یہ ہے : "یسوع کے عظیم وعدے کو پورا کرنے کے لئے آپ اپنا کردار ادا کرنے
کی غرض سے کیا کریں گے ؟ روح القدس آپ کو کون سے عملی اقدامات اُٹھانے کی جانب
راہنمائی کر رہا ہے ، تاکہ آپ یسوع کی واپسی کے دن کو جلد لانے میں مدد دے سکیں ؟"
ہم آپ کو دعوت، بلکہ چیلنج دیتے ہیں : صرف اس کتاب کو بند کر کے اس بات پر خوشی
نہ منائیے کہ خُداوند کی بادشاہی کی پیش روی حیرت انگیز انداز میں ہو رہی ہے۔ کچھ
وقت نکال کر پوچھیں : "خُداوند دنیا بھر کی تمام قوموں میں شاگرد بنانے کے لئے میرا
بہترین کردار کیا ہو گا ؟ میں اپنے دائرہ کار میں اپنا اثر استعمال کر کے شاگرد سازی کے
عمل کو کیسے بڑھا سکتا ہوں ؟ میں اپنی صلاحیتوں ، وقت اور وسائل کو کیسے استعمال
کروں کہ منادی کی خوشخبری جلد از جلد تمام نارسا قوموں اور جگہوں پر پہنچ جائے اور
یہ چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں کے وسیلے سے ہو ؟"

یہ پوچھنے کے بعد سُننے کے لئے وقت نکالیں۔ جب خُداوند کے بچے ایسے سوال پوچھتے
ہیں تو وہ ضرور جواب دیتا اور راہنمائی کرتا ہے ۔ آخر میں دوسرے لوگوں کو بتائیے کہ
آپ خُدا کی راہنمائی میں چل کر کیسا محسوس کر رہے ہیں اپنی اس کاوشوں میں دوسرے
لوگوں کو شامل کرنے کے لئے اُن کی حوصلہ افزائی کریں ۔ اُن کو متاثر کرنے کا عمل
آپنے میں ایک جھلک جیسا نہ ہو۔ اس عمل کو فرمانبرداری پر مبنی ایک اہم قدم بنائیے
تاکہ آپ کی زندگی اور خدمت اُس راستے پر چل نکلے جو خُدا کو جلال دینے کی خاطر
تمام قوموں تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

ڈیوڈ کولس نارسا لوگوں اور گروہوں کے درمیان CPM کی تحریکوں کے لئے وسائل اور حوصلہ افزائی فراہم کرتے ہیں وہ بیونڈ نامی تنظیم کے ساتھ خدمات انجام دے رہے ہیں (<http://beyond.org>) امریکہ میں دس سال کی پاسبانی خدمات کے بعد انہوں نے جنوب مشرقی ایشیا میں 24 سال تک خدمت انجام دی ۔

ضمیمہ : کلیدی اصطلاحات کی تعریفیں اور وضاحت

ان اصطلاحات کی مزید معلومات اور دیگر وسائل کے لئے، ملاحظہ کیجئے

www.2414now.net/resources.

نتیجہ اور طریقہ کار: جب 1990 میں "خُدا کی بادشاہی کی جدید تحریکیں" ابھرنے لگی تو ان سے ظاہر ہونے والے **نتائج** کو چرچ کی تخم کاری کی تحریکیں (C.P.M) کہا جانے لگا۔ یسوع نے اپنی کلیسیا کی تعمیر کا وعدہ کیا تھا اور یہ C.P.M تحریکیں اُس کے اس وعدے کو بہت حیرت انگیز انداز میں پورا کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ اُس نے اس نتیجے کے حصول کے لئے اپنے پیروکاروں کو ایک مخصوص کردار تفویض کیا تھا : تمام قوموں سے شاگرد بنانا۔ ہمارا کام **شاگرد سازی کے عمل** کو کامیاب بنانا ہے، جس کی بنا پر یسوع اپنے چرچ کی تعمیر کرتا ہے۔ اگر یہ عمل اچھے طریقے سے وقوع پذیر ہو تو اس کے نتیجے میں چرچ کی تخم کاری کی تحریکیں جنم لیتی ہیں۔

24:14 کسی ایک مخصوص اسلوب یا چند اسالیب کے ہی استعمال پر یقین نہیں رکھتی۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مختلف افراد کسی ایک یا دوسرے اسلوب یا اُن کے امتزاج کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہم مختلف اسلوب سیکھتے اور استعمال کرتے چلے جائیں گے، بشرطیکہ اُن کی بنیاد مستند بائبل حکمت عملیاں ہوں اور اُن کا نتیجہ شاگردوں رہنماؤں اور چرچ کی افزائش میں نکلتا ہو۔ چرچ کی تخم کاری کی تحریکیوں کے ابھرنے کے ساتھ ہی شاگردوں کی افزائش کے لئے بہترین حکمت عملیوں کی نشان دہی ہونے لگی اور انہیں ایک دوسرے تک منتقل بھی کیا جانے لگا۔ خُدا نے اپنی تخلیقی سوچ کے ذریعے شاگرد سازی کے کئی اسلوب اور طریقہ ہائے کار استعمال کئے ہیں جن کا نتیجہ چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں میں نکلتا ہے۔ ان میں شاگرد سازی کی تحریکیں (ڈی ڈی ایم، فور فیلڈز، تربیت کاروں کی تربیت (ٹی 4 ٹی) کے علاوہ مقامی طور پر ترتیب دیئے جانے اور استعمال ہونے والے مختلف اسلوب شامل ہیں۔ ان اسالیب کا باریک بینی سے جائزہ لینے پر ہمیں پتہ چلتا ہے کہ : 1 - چرچ کی تخم کاری کے اصول اور حکمت عملیاں تقریباً ایک جیسے ہی ہیں ؛ 2 - یہ تمام اسالیب شاگردوں اور چرچ کی افزائش کر کے پھل لا رہے ہیں 3 - اور یہ سب ایک یا دوسری طرح سے دیگر اسالیب کو متاثر کرتے ہیں۔

کلیدی اصطلاحات :



C.P.M - چرچ کی تخم کاری کی تحریک (نتیجہ) : شاگردوں کا مزید شاگرد بنا کر تعداد بڑھانا، رہنماؤں کا نئے رہنما بنانا کر کے رہنماؤں کی تعداد بڑھانا، جس کے نتیجے میں مقامی طور پر (عموماً گھریلو چرچ) کے ذریعے مزید چرچ جنم لیتے ہیں۔ یہ نئے شاگرد اور چرچ مقامی لوگوں کی روحانی اور مادی ضروریات پوری کرتے ہوئے، بہت تیزی

سے کسی قوم یا آبادی کے ایک حصے میں پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اُن آبادیوں کو مسیح کے نئے بدن میں تبدیل کرتے ہیں اور یوں وہ خُدا کی بادشاہی کی اقدار کے مطابق زندگی گزارنے لگتے ہیں۔ جب یہ با تسلسل کاوش چوتھی نسل کے چرچز کے جنم تک چلی جاتی ہے، تو ہم جان لیتے ہیں کی چرچز کی تخم کاری نے ایک بنیادی حد عبور کر لی ہے اور اب یہ ایک با تسلسل اور خود کار تحریک بن چکی ہے۔

DMM - شاگرد سازی کی تحریک (CPM کی جانب ایک عمل) : اس عمل میں شاگرد بھٹکے ہوئے لوگوں کے درمیان سلامتی کے فرزند تلاش کرتے ہیں، جو اپنے خاندان یا اپنے قریبی لوگوں کو جنہیں وہ متاثر کر سکتے ہوں، جمع کر کے ایک دریافتی گروپ تشکیل دیتے ہیں۔ یہ جماعتی بنیاد پر بائبل کا استدلالی مطالعہ ہوتا ہے، جس میں تخلیق سے مسیح تک خُدا کے کلام میں سے ہی براہ راست حوالوں کے ذریعے سیکھا جاتا ہے۔ مسیح کی جانب یہ سفر عموماً کئی مہینے لے لیتا ہے۔ اس دوران حق کے متلاشیوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ جو کچھ سیکھتے چلے جائیں اُس پر عمل کرتے رہیں اور ساتھ ہی بائبل کی کہانیاں دوسروں کو بتاتے چلے جائیں۔ جب ممکن ہو تو وہ اپنے خاندان یا حلقہ احباب میں ایک نیا دریافتی گروپ بھی شروع کر سکتے ہیں۔ اس ابتدائی مطالعے کے عمل کے بعد نئے ایمانداروں کو بیتسمہ دیا جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ کئی ماہ پر محیط دریافتی بائبل سٹڈی (DBS) کے عمل سے گزرتے ہیں۔ یہ چرچ کی بنیاد کا مرحلہ ہوتا ہے جس میں یہ لوگ ایک کلیسیا بن جاتے ہیں۔ اس عمل کے نتیجے میں یہ دریافتی گروپ شاگرد بن جاتا ہے اور مسیح کے ساتھ ایک عہد باندھ لیتا ہے اس کے نتیجے میں نئے چرچز اور نئے رہنما جنم لیتے ہیں، جو بعد میں اسی عمل کو دوبرا کر اس کی افزائش کرتے چلے جاتے ہیں۔

فور فیلڈز (CPM کی جانب ایک عمل) : خُدا کی بادشاہی کی پیش روی کے لئے فور فیلڈز دراصل ایک خاکہ ہے جو یسوع اور اُس کے ساتھی رہنماؤں کی اُن پانچ مرحلوں کی کاوشوں پر مبنی ہے جو انہوں نے خُدا کی بادشاہی کی پیش روی کے لئے کیں: داخلہ، انجیل، شاگرد سازی، کلیسیا سازی اور قیادت۔ اسے مرقس کے پہلے باب میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کا نمونہ ہمیں اُس کسان کی تمثیل میں نظر آتا ہے جو نئے کھیت میں داخل ہو کر بیج بوتا ہے اور اسے بڑھتے ہوئے دیکھتا ہے۔ حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ کب اور کس طرح، کون سا وقت مناسب ہے، کب کٹائی کرنی ہے اور کب فصل کو اکٹھا کرنا ہے (مرقس 4:26-29) کسان اس چیز کو ذہن میں رکھ کر کام کرتا ہے کہ خُدا ہی ہے جو فصل کو بڑھاتا ہے (1 کرنتھیوں 3:6-9)۔ یسوع اور اُس کے ساتھی رہنماؤں کی طرح ہمارے پاس بھی ہر کھیت کے لئے ایک منصوبہ ہونا چاہیے، لیکن دراصل فصل تو خُدا کا روح ہی بڑھتا ہے۔ فور فیلڈز کی تربیت ایک ترتیب کے ساتھ دی جاتی ہے لیکن عملی طور پر یہ پانچوں مرحلے بیک وقت وقوع پذیر ہو رہے ہوتے ہیں۔

ٹی 4 ٹی (CPM کی جانب ایک عمل) : اس عمل کے ذریعے تمام ایمانداروں کو تربیت دے کر متحرک کیا جاتا ہے، کہ وہ کھوئے ہوئے کو خوشخبری دیں (خصوصاً اپنے

خاندان اور حلقہ احباب میں) ، نئے ایمانداروں کو شاگرد بنا ئیں ، مختصر گروپ یا چرچ تعمیر کریں ، رہنما تیار کریں اور پھر نئے شاگردوں کو اپنے اپنے خاندانوں اور حلقہ احباب میں یہ ہی کچھ کرنے کی تربیت دیں ۔ شاگرد سازی کا مطلب خُدا کے کلام کی اطاعت کرنے کے ساتھ ساتھ اسے دوسروں کو سیکھانا بھی ہے ۔ (اسی لئے تربیت کار کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے) مقصد یہ ہے کہ ایمانداروں کی ہر نسل تربیت کاروں کو تربیت دے جو مزید تربیت کاروں کو تربیت دیں اور جو آگے مزید تربیت کاروں کو تربیت دیں ۔ اور یہ سلسلہ چلتا چلا جائے ۔ اس کے نتیجے میں تربیت کار ہر ہفتے ایک تین – تہائی عمل استعمال کرنے کے قابل بن جاتے ہیں 1۔ پیچھے مڑ کر دیکھنا اور خُدا کی اطاعت کا جائزہ لینا اور اُس کا جشن منانا ، 2۔ اوپر دیکھنا اور خُدا کے کلام سے رہنمائی حاصل کرنا 3۔ اور آگے دیکھنا اور دعا کر کے نئے ہداف کا تعین کرنا اور انکے ذریعے یہ تربیت دوسروں تک پہنچانا (یہ تین تہائی کا عمل دیگر مختلف اسالیب میں بھی استعمال کیا جا رہا ہے ۔

اصطلاحات کی تعریفیں :

کسی مرتکز گروہ یا جماعت میں شروع ہونے والے سب سے پہلے چرچ	پہلی نسل کے چرچ
وہ چرچ جو پہلی نسل کے چرچ نے شروع کئے ہوں (یاد رہے یہاں نسل سے مراد انسانی پیدائش اور موت یا عمر کی بنیاد پر شمار کی جانے والی نسل نہیں ہے)	دوسری نسل کے چرچ
وہ چرچ جن کی ابتدا دوسری نسل کے چرچ کرتے ہیں۔	تیسری نسل کے چرچ
ایسے لوگ جو ایک کل وقتی پیشے کے ساتھ ساتھ خدمت بھی انجام دے رہے ہوں ۔	دوہرے پیشے کے حامل
رسولوں کے اعمال 2:36-47 سے حاصل کردہ بنیادی علامتوں اور حروف پر مبنی ایک خاکہ جس کے ذریعے یہ تعین کیا جاتا ہے کہ چرچ کے کون سے عناصر تکمیل پا چکے ہیں اور کن عناصر کو شامل کئے جانے کی ضرورت ہے ۔	چرچ کا دائرہ

بائبل کے استدلالی مطالعہ کا ایک سادہ اور قابل انتقال گروہی عمل جس کے ذریعے محبت بھری اطاعت اور روحانی افزائش کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ خدا تعلیم دیتا ہے اور تعلیم کا ماخذ صرف اور صرف بائبل ہوتی ہے۔ دریافتی بائبل سٹڈی کا عمل ایسے افراد بھی کر سکتے ہیں جو ایمان میں داخل ہونے کے قریب ہوں۔ (تاکہ انہیں ایمان بچانے کی طرف لے جایا جا سکے) اور ایماندار بھی (تاکہ ان کے ایمان کو مستحکم کیا جا سکے) ایمان لانے کی خواہش رکھنے والے ممکنہ ایمانداروں کے لئے یہ دریافتی گروپ ایک سلامتی کے فرزند کی تلاش سے شروع ہوتا ہے (لوقا 10:6) جو اپنے وسیع تر حلقہ احباب کو جمع کرتا ہے دریافتی گروپ کی سہولت کاری (تدریس نہیں) سات سوالوں کو کسی نہ کسی انداز سے استعمال کر کے ہوتی ہے۔

- 1- آپ کس چیز کے لئے شکر گزار ہیں ؟
- 2- آپ کن چیلنجز کا شکار ہیں یا کن وجوہات کی بنا پر پریشان ہیں ؟
- نئی کہانی پڑھنے کے بعد :
- 3- اس سے ہم خدا کے بارے میں کیا جانتے ہیں ؟
- 4- یہ کہانی ہمیں اپنے بارے میں یا لوگوں کے بارے میں کیا سکھاتی ہے ؟
- 5- خدا آپ کو کیا کرنے یا کس چیز پر فرمانبرداری کا اظہار کرنے کو کہہ رہا ہے ؟
- 6- کیا ہم کسی طریقے سے ایک جماعت کی صورت میں ان احکامات کا خود پر اطلاق کر سکتے ہیں ؟
- 7- آپ یہ کن لوگوں کو بتانا چاہیں گے ؟

دریافتی بائبل سٹڈی
(ڈی بی ایس)
ایک عمل ہے اور
دریافتی جماعت (ڈی جی) اس میں
شامل لوگ ہوتے
ہیں

ایک مختصر بیانیہ جو جامع متاثر کن اور واضع ہو اور یاد رکھا جا سکے، جس میں ایک واضع اور طویل مدتی تبدیلی کی خواہش ہو۔ اور جس کا نتیجہ کسی تنظیم یا ٹیم کی تشکیل کی صورت میں نکل سکے۔

حتمی مقصد

<p>پانچ جہتی تحفے</p>	<p>افسیوں 4:11 - رسول ، نبی، مناد ، چرواہا (پاسٹر) ، استاد -شاگرد ،نبی اور مناد کا کام علمبرداری کا ہوتا ہے اور جن کا مرکز نگاہ نئے ایمانداروں میں خدا کی بادشاہی کو وسعت دینا ہوتا ہے ۔ چرواہے اور استاد شاگردوں اور چرچ کی روحانی صحت پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں اور ایک ہی مخصوص گروہ کو طویل مدت تک اپنی نظر میں رکھتے ہیں اور اپنی سرگرمیوں کا مرکز بناتے ہیں</p>
<p>نسل در نسل خاکہ سازی</p>	<p>بہت سے چرچ کے دائروں کو ایک سے دوسری نسل کی بنیاد پر ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے تاکہ ہر چرچ کی روحانی صحت کا تعین کیا جاسکے اور ہر چرچ کی نسلی افزائش کو گہرائی میں جانچا جاسکے ۔</p>
<p>ارشاد اعظم کا مسیحی</p>	<p>ایک ایسا مسیحی جو ارشاد اعظم کی تکمیل ہوتے ہوئے دیکھنے کا شدت سے متمنی ہے ۔</p>
<p>ارشاد اعظم کا سرگرم کارکن</p>	<p>ایسا شخص جو ارشاد اعظم کی تکمیل کے لئے اپنے بہترین وقت اور بہترین کاوشوں کی سرمایہ کاری کرتا ہے ۔</p>
<p>مرکز (سی پی ایم کی تربیت کا مرکز)</p>	<p>کسی علاقے میں ایک ایسا مقام یا کارکنوں کا نیٹ ورک ،جو ارشاد اعظم کے سرگرم کارکنوں کو عملی طور پر سی پی ایم کے اصول اور طریقہ کار کا اطلاق کرنے کی تربیت اور کوچنگ فراہم کرتا ہے اس مرکز میں مشنری تربیت کے دیگر پہلو بھی شامل ہو سکتے ہیں ۔</p>
<p>سی پی ایم کی تربیت کے مرحلے (بین التہذیبی محرکین کے لئے)</p>	<ul style="list-style-type: none"> • پہلے مرحلے کی راستگی – یہ عمل عموماً ایک سی پی ایم مرکز میں کسی ٹیم یا فرد کے مقامی تہذیبی تناظر میں مکمل ہوتا ہے یہاں وہ اپنے تناظر میں کسی ایک مخصوص آبادی کے گروہ (اکثریتی یا اقلیتی) میں سی پی ایم کے اصولوں کو آشکار کرنے کی تربیت لیتے ہیں ۔ • دوسرے مرحلے کی راستگی - یہ ایک بین التہذیبی عمل ہوتا ہے جو نارسا افراد کے گروہوں میں مکمل کیا جاتا ہے۔ یہاں ایک بار اور سی پی ایم ٹیم نئے

کارکنوں کو ایک سال یا اُس سے زائد عرصہ کے لئے تربیت دیتی ہے۔ یہاں کارکنان سی پی ایم کے اصولوں کو اپنے ہی جیسے نارسا افراد سے ملتے جلتے دوسرے گروہ میں عمل پذیر ہوتا دیکھتے ہیں۔ ان کی تربیت دیگر عمومی عوامل کو استعمال کر کے بھی کی جا سکتی ہے (تہذیب - حکومت قومی چرچ مالی وسائل کا استعمال وغیرہ) نئی زبان سیکھنا اور بین التہذیبی تناظر کی زندگی اور کام میں صحت مندانہ عادتیں قائم کرنا۔

- تیسرے مرحلے کی راستگی - دوسرے مرحلے کے بعد ایک فرد یا ٹیم کی مزید تربیت کی جاتی ہے کہ انہیں چرچ کی تخم کاری یا شاگرد سازی کی تحریک کا آغاز کرنے کے لئے کسی ایسی آبادی میں بھیجا جائے جہاں اس سے پہلے کسی نے یہ تحریک شروع نہ کی ہو۔
- چوتھے مرحلے کی راستگی - جب کسی غیر ملکی مدد کے بغیر ہی کسی قوم میں سی پی ایم کا آغاز ہو جائے۔ تو وہ اس تحریک کو قرب و جوار کے دیگر نارسا گروہوں تک بھی پھیلا سکتے ہیں اس مرحلے پر تحریکیں مزید تحریکوں کی افزائش کرنے لگتی ہیں۔

احتسابی جائزے کی نشست: رہنماؤں کے ساتھ ملاقات، جس میں حالاتِ حاضرہ، مسائل اور مشکلات کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے اور مل کر مسائل کے حل دریافت کئے جاتے ہیں

احتسابی جائزہ

روایتی چرچ ایسے چرچ کو کہا جاتا ہے جس میں کلیسیا کسی عمارت میں اکٹھی ہوتی ہوں۔

روایتی چرچ

وہ براعظم جو مغربی دنیا میں شامل نہیں اور جہاں دنیا کی اکثریتی آبادی رہائش پذیر ہے: ایشیا افریقہ اور جنوبی امریکہ۔

اکثریتی دنیا

MODEL یعنی نمونہ پیش کریں ، ASSIST یعنی معاونت کریں ، WATCH یعنی مشاہدہ کریں ، LAUNCH یعنی آگے بھیجیں - یہ رہنماؤں کی تیاری کا ایک نمونہ ہے -	MAWL
ایک ایسا شخص جسے خُدا کسی چرچ سازی یا شاگرد سازی کی تحریک کو آگے بڑھانے کے لئے استعمال کرے یا کرنا چاہے -	تحریکوں کا محرک
یہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کا قریب ترین مطلب گھر داری ہے۔ چونکہ نئے عہد نامے کے دور میں گھر داری سے مراد وسیع تر خاندان ہے، تو اس لفظ کو حلقہ احباب کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وسیع تر تناظر میں اس سے مراد اپنے علاقے کے لوگ، خاندان کے افراد اور حلقہ احباب ہیں (اس کی مثالیں ہم اعمال 15:16 ، 1-کرنتھیوں 16:19 ، کلسیوں 4:15 میں) دیکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک بائبل حکمت عملی ہے جو اعداد و شمار اور سماجی روابط کے اصولوں پر مبنی اور کامیاب ہے -	oikos
خاندان ، حلقہ احباب ، ساتھی کارکنان اور پڑوسیوں کو خوشخبری دینے کا خاکہ اور منصوبہ -	oikos کی خاکہ سازی
ایک ایسا شخص جو نیم خواندہ یا کُلّی طور پر ناخواندہ ہو اور زبانی کہانیوں کے ذریعے ہی سیکھ سکتا ہو -	تقریری طالب علم
لوقا کی انجیل کے 10 ویں باب میں سلامتی کے فرزند کا بیان ہے یہ ایسا شخص ہوتا ہے جو پیغام رسان کو قبول کرے اور اپنے خاندان گروہ یا جماعت میں اُس پیغام کی ترسیل کے لئے مناد یا مبشر کی مدد کرے -	سلامتی کا فرزند / سلامتی کا گھر
سی پی ایم کا نقطہ نظر رکھنے والے رہنماؤں کی ٹیمیں جو دنیا کے مخصوص علاقوں میں خدمت انجام دے رہی ہیں اور اپنے مخصوص علاقوں میں 24:14 کے مقاصد کے حصول کے لئے سرگرم ہیں - ان علاقوں کی تقسیم کافی حد تک اقوام متحدہ کے اصولوں پر کی گئی ہے جس میں مختلف وسیع تر علاقوں کو چھوٹے چھوٹے ذیلی	24:14 کی مقامی سہولت کاری کی ٹیمیں -

علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ تاہم 14: 24 انتہائی بنیادی سطح کی کاوش ہے اور اس کی جغرافیائی تقسیم یقیناً اقوام متحدہ کی تقسیم کے عین مطابق نہیں ہے۔	
نسل در نسل قائم شدہ چرچز کا آپس میں باہم منسلک سلسلہ۔	سلسلہ
بقا کی صلاحیت تسلسل اور خود کاری کے طریقہ کار استعمال کر کے ایک چرچ یا سماجی گروہ کسی سرگرمی کو بغیر کسی بیرونی مدد کے سال ہا سال تک جاری رکھ سکتا ہے۔	تسلسل اور خود کاری
عالمی نارسا گروہوں کا ایک ذیلی گروپ، ایک ایسا گروپ جس میں ابھی تک چرچز کی تخم کاری کی کوئی ٹیم سرگرم نہ ہوئی ہو۔	غیر سرگرم نارسا گروہ UUPG
ایک کثیر تعداد پر مبنی گروہ جس میں کوئی ایسا مقامی چرچ نہ ہو جو کسی بین التہذیبی اور غیر ملکی مشنریوں کی مدد کے بغیر انجیل کو پورے گروہ تک پہنچا سکے۔ اس گروپ کی تعریف کئی طرح سے کی جا سکتی ہے اور اس میں نسلی--لسانی اور سماجی--لسانی طور پر مشترک گروہ شامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ شمولیت ان ہی عناصر تک محدود نہیں ہے۔	نارسا لوگوں کا گروہ UPG

https://en.wikipedia.org/wiki/United_Nations_geoscheme

چند غلط فہمیوں کی وضاحت - حصہ اول

ٹیم مارٹن اور سٹین پارکس^{1،2}

1. 24:14؟ آپ کون ہیں؟

ہم ایسے افراد، سرگرم پیشہ ور کارکنان اور تنظیموں کا اتحاد ہیں، جنہوں نے ایک تصور کو حقیقت میں بدلنے کا عہد کر رکھا ہے: تمام نارسا قوموں اور علاقوں میں تحریک کا عہد۔ ہمارا ابتدائی ہدف 31 دسمبر 2025 تک ہر نارسا قوم میں اور ہر مقام پر خدا کی بادشاہی کی مؤثر تحریکوں کو سرگرم دیکھنا ہے۔ ہم یہ سب کچھ چار اقدار کی بنیاد پر کرتے ہیں:

1. متی 24:14 کے مطابق نارساؤں تک رسائی - خدا کی بادشاہی کی منادی ہر نارسا قوم میں اور ہر مقام پر۔
2. اس ہدف کا حصول چرچ کی تخم کاری کی تحریکوں، شاگردوں، چرچ، رہنماؤں اور تحریکوں کی افزائش در افزائش کے ذریعے۔
3. 2025 تک جنگی اور ہنگامی ضرورت کی بنیاد پر تمام نارسا قوموں اور علاقوں میں سرگرم ہونا۔
4. یہ سب کچھ دوسروں کے ساتھ رفاقت اور شراکت میں کرنا۔

¹ ٹیم مارٹن، عالمی سطح پر تیل اور گیس کے شعبے سے منسلک تھے اور انٹر نیشنل ایکسپلوریشن اور ڈیویلپمنٹ کے وائس پریزیڈنٹ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ 2006 میں وہ وڈس ایج کمیونٹی چرچ، سپرنگ، ٹیکساس کے پہلے مشنری پاسٹر بنے۔ اُن کا کردار 2018 میں "شاگرد سازی کی تحریکوں کے پاسٹر" کی حیثیت سے زیادہ مخصوص نوعیت میں ڈھل گیا۔ ٹیم کئی سال سے بائبل کی تحریکوں کے طالب علم اور تربیت کار ہیں اور متی 24:14 کی تکمیل کے لیے گہرا جذبہ رکھتے ہیں۔

² سٹین پارکس، پی ایچ ڈی، 24:14 کے اتحاد (سہولت کاری کی ٹیم)، بی یانڈ تنظیم، وائس پریزیڈنٹ گلوبل سٹریٹجیز (اور ایتھنی (لیڈر شپ ٹیم) میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہ دنیا بھر میں چرچ کی تخم کاری کی کئی قسم کی تحریکوں میں تربیت کار اور کوچ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں اور 1994 سے نارسا لوگوں کے درمیان رہ کر خدمت کر رہے ہیں۔

2. آپ 24:14 کا نام کیوں استعمال کرتے ہیں؟

متی 24:14 اس اقدام کی بنیاد ہے یسوع نے وعدہ کیا: "بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہو گی تا کہ سب لوگوں کے لیے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہو گا" ہمارا مرکز نگاہ اُن کاوشوں میں شراکت ہے جس کے ذریعے انجیل کو دنیا کی سب قوموں تک پہنچانا یقینی بنایا جائے۔ ہماری تمنا ہے کہ ہم اُس کام کی تکمیل کرنے والی نسل بن جائیں جس کا آغاز یسوع نے کیا تھا اور جس کی خاطر ہم سے قبل ایمانداروں نے اپنی جانیں قربان کیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یسوع واپسی کے لیے اُس وقت کا منتظر ہے، جب سب قوموں کو انجیل کے پیغام کا جواب دینے کا موقع مل چکا ہو اور سب قومیں اُس کی دلہن بن چکی ہوں۔

3. کیا آپ نے 2025 کا تعین اُس سال کی حیثیت سے کر رکھا ہے کہ جب سب قوموں تک کلام پہنچ جائے گا ؟

نہیں، ہمارا نصب العین یہ ہے کہ تمام ناسا قوموں کو 31 دسمبر 2025 تک، خدا کی بادشاہی کی پیش روی کے عمل میں ایک مؤثر حکمتِ عملی کے ذریعے شامل کر لیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تحریک کی تزویراتی حکمتِ عملی سے لیس ایک ٹیم (مقامی یا غیر ملکی) ہر ناسا قوم اور مقام پر موجود ہو گی۔ ہم ارشادِ اعظم کی تکمیل کے بارے میں کوئی دعویٰ نہیں کرتے۔ یہ خدا کی ذمہ داری ہے۔ تحریکوں کی بارآوری کا تعین وہی کرتا ہے۔

4. آپ اتنا آگے بڑھنے کی ایسی فوری ضرورت کیوں محسوس کرتے ہیں ؟

یسوع کو ارشادِ اعظم دیے ہوئے 2000 سال گزر چکے ہیں۔ 2 پطرس 3:12 ہمیں "خدا کے اُس دن کا منتظر اور مشتاق" رہنے کو کہتا ہے۔ زبور 90:12 ہمیں اپنے دن گننے کو کہتا ہے۔ 24:14 کے بانیوں کی ایک جماعت نے خدا کی حضوری میں حاضر ہو کر سوال کیا، کہ کیا ہمیں کسی حتمی تاریخ کا تعین کرنا چاہیئے یا نہیں۔ ہم نے محسوس کیا کہ خدا ہم سے کہہ رہا تھا کہ ایک فوری اور حتمی تاریخ متعین کرنے سے ہم مقصد کے حصول کے لئے اپنے وقت کا دانشمندانہ استعمال کر سکیں گے اور درکار قربانیاں دے سکیں گے۔

5. کیا آپ تمام مشنری تنظیموں کو اپنی حکمتِ عملی کی راہ پر لانا چاہ رہے ہیں؟

نہیں، ہم تسلیم کرتے ہیں کہ خدا نے متعدد چرچز، مشنری تنظیموں اور نیٹ ورکس کو مخصوص خدمات کے لئے بُلا رکھا ہے۔ 24:14 ایسے افراد اور تنظیموں پر مشتمل ہے جو کامیابی سے تحریکوں کا محرک بن چکے ہیں۔ کچھ یہ پہلے ہی کر چکے ہیں اور کچھ کر رہے ہیں ؛ کچھ ایسے بھی ہیں جو اس مقصد کی طرف اپنی سمت متعین کر چکے ہیں۔ مختلف تنظیموں اور سرگرم عمل افراد کے اپنے مخصوص اسلوب اور طریقہ ہائے کار ہوتے ہیں لیکن ہم سب کے طریقہ ہائے کار میں چرچز کی تھم کاری کے لئے کچھ مشترک عناصر ہوتے ہیں۔ یہ وہ حکمتِ عملیاں ہیں جو جدید تناظر میں شاگرد سازی اور چرچز کے قیام کی اُن کوششوں پر مبنی ہیں جو اناجیل اور اعمال کی کتاب میں نظر آتی ہیں۔

6. ارشادِ اعظم کی تکمیل کے لئے لوگوں کے اشتراک اور تعاون کے لئے ایسی

کوششیں پہلے بھی ہوتی رہی ہیں۔ 24:14 کس لحاظ سے مختلف ہے؟

24:14 کی بُنیاد انہی بہتر کاوشوں پر قائم ہے۔ ان میں سے چند کاوشوں نے عالمی چرچ کو کچھ سنگ ہائے میل تک پہنچنے میں مدد دی (مثلاً مختلف قوموں کے گروہوں کو اپنانا)۔ 24:14 کا مقصد مؤثر تحریکوں کے ذریعے تمام قوموں اور علاقوں تک با تسلسل انداز میں پہنچ کر اُس کام کی تکمیل کرنا ہے جسے اوروں نے شروع کیا تھا۔ 24:14 کا اتحاد دیگر نیٹ ورکس مثلاً ایتھنی، فنشنگ دی ٹاسک، گلوبل الائنس آن چرچ پلانٹنگ ملٹیپلیکیشن (GACX)، گلوبل چرچ پلانٹنگ نیٹ ورک (GCPN)، وغیرہ کا بھی شراکت دار ہے۔ 24:14 کا ایک امتیازی پہلو یہ ہے کہ اس کی قیادت چرچز کی تھم کاری کے رہنما کر رہے ہیں۔ اور تحریکوں میں تجربہ حالیہ سالوں میں کافی حد تک بڑھا ہے (خاص

طور پر نا رسا قوموں میں) اور اس کے نتیجے میں پہلے سے بہتر "بہترین اسلوب" سامنے آئے ہیں ۔

7۔ چرچ کی تخم کاری کی تحریک کیا ہے ؟

چرچ کی تخم کاری کی تحریک (CPM)، دراصل شاگردوں کے مزید شاگرد اور رہنماؤں کے مزید رہنما تیار کرنے کا نام ہے ۔ اس کے نتیجے میں مقامی چرچز مزید چرچز کا بیج بوتے ہیں ۔ یہ چرچز بہت تیز رفتاری کے ساتھ کسی قوم کے گروہ یا آبادی کے مخصوص حصے میں پھیلنے لگتے ہیں ۔ یہ نئے شاگرد اور چرچز ، اپنی اپنی قوم کو مسیح کے نئے بدن میں تبدیل کر دیتے ہیں ، جو خدا کی بادشاہی کی اقدار پر مبنی زندگیاں جینے لگتے ہیں ۔

جب چرچز مسلسل چوتھی نسل تک افزائش پا جاتے ہیں ، تو یہ عمل ایک با تسلسل تحریک کی شکل اختیار کر لیتا ہے ۔ اس کی ابتدا میں کئی سال لگ سکتے ہیں ۔ لیکن جب پہلے چرچ کا آغاز ہوتا ہے ، تو ہم عموماً تین سے پانچ سالوں میں اس تحریک کو چوتھی نسل تک جاتے ہوئے دیکھتے ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ تحریکیں خود ہی نئی تحریکوں کو جنم دیتی ہیں ، اور ہوتے ہوئے چرچز کی تخم کاری کی یہ تحریکیں دوسری قوموں اور آبادی کے دیگر حصوں میں بھی ، چرچز کی تخم کاری کی نئی تحریکوں کے آغاز کا سبب بنتی ہیں ۔

8۔ آپ کے مطابق چرچ کی تعریف کیا ہے ؟

رسولوں کے اعمال 2:36-47

دُنیا بھر میں چرچ کی بہت سی مختلف قسم کی تعریفیں مروج ہیں ۔ تاہم ان میں سے زیادہ تر تحریکیں چرچ کی تعریف میں شامل ہیں چند بُنیادی عناصر پر متفق ہیں ۔ یہ عناصر اعمال کی کتاب کے دوسرے باب میں مذکور اولین چرچ کے بیان میں نظر آتے ہیں ۔ درحقیقت بہت سی تحریکیں نئے بیٹسمہ پانے والے شاگردوں کو اعمال کی کتاب کے دوسرے باب کا مطالعہ کرنے کو کہتی ہیں ۔ پھر وہ اسی قسم کا چرچ بننے کے لیے دُعا اور کام کی ابتدا کر دیتے ہیں ۔ ہم چاہیں گے آپ اپنے چرچ میں بھی یہی طریقہ کار اپنائیں ۔

یہ چرچز نئے عہد نامے کا مطالعہ کر کے چرچ کے بُنیادی عناصر کو سمجھتے ہیں اور خود پر اُن کا اطلاق کرتے چلے جاتے ہیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ چرچ کی تعریف کو نئے عہد نامے کے مطابق ہی سمجھیں ۔ نہ اُس سے زیادہ نہ اُس سے کم ۔

۔ کیا بائبل میں چرچز کی تخم کاری کی تحریکیں موجود ہیں ؟

" چرچز کی تخم کاری کی تحریک " ایک جدید اصطلاح ہے جو ایک ایسے عمل کو بیان کرتی ہے جو چرچ کی تمام تر تاریخ میں جاری و ساری رہا ۔

چرچز کی تخم کاری کی تحریکیں ، مسیحی دور کی پہلی صدی ہی سے موجود رہی ہیں ۔ اگر آپ یسوع سے شہنشاہ کانستنتائن کے دور تک مسیحیت کے عروج پر گہری نظر ڈالیں ، تو آپ اُس کے پس منظر میں چرچز کی تخم کاری کی تحریکوں کو دیکھ سکتے ہیں ۔

اعمال کی کتاب میں لوقا کہتا ہے: "آسیہ کے رہنے والوں، کیا یہودی کیا یونانی، سب نے خُداوند کا کلام سُنّا" (اعمال 10 : 19) - پولس رسول تھسلنیکوں کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے، جن کے ذریعے "خُداوند کے کلام کا چرچا ہر جگہ ایسا مشہور ہو گیا ہے" (1 - تھسلنیکوں 8 : 1) - اور اپنی زندگی کے اختتام کے قریب اُس نے کہا "مُجھ کو اب ان ملکوں میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی" (رومیوں 23 : 15) کیونکہ اُس کی خواہش تھی " جہاں مسیح کا نام نہیں لیا گیا، وہاں خوشخبری سُنّاؤں" (رومیوں 20 : 15)³ -

10 - کیا چرچز کی تخم کاری کا طریقہ روایتی چرچز کے برخلاف ہے ؟
خُدا دُنیا میں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے کئی قسم کے چرچز کا استعمال کر رہا ہے ہم سب مسیح کا بدن ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کی تعظیم کرنی چاہیے۔ لیکن اِس کے ساتھ ساتھ چرچ کی تاریخ اور حالیہ عالمی حقائق ایک بات کو انتہائی وضاحت سے آشکار کرتے ہیں : چرچ کے روایتی نمونوں پر چلتے ہوئے ارشادِ اعظم کی تکمیل نہیں ہو سکتی - بڑھتی ہوئی آبادی کو نظر میں رکھتے ہوئے، روایتی مغربی چرچ کے وسائل خُدا کی بادشاہی کے پھیلاؤ کا مقصد حاصل نہیں کر سکتے۔ اِس کے علاوہ مغربی دُنیا کی تہذیب کے لوگوں کا طرزِ عمل ایسا ہے کہ وہ غیر مغربی لوگوں

میں انجیل کی منادی کے لیے ایک مناسب ذریعہ نہیں بن سکتے۔ اور پھر یہ بھی کہ دُنیا کی زیادہ تر ناسا قومیں غیر مغربی ہیں - سی پی ایم کے پیچھے بُنیادی محرک یہ ہے کہ اُن لوگوں تک پہنچا جائے، جن تک ابھی رسائی حاصل نہیں

3 یہ پیرا گراف ڈیوڈ گریزن کی تحریر "10 Church Planting Movement FAQs" سے لیا گیا ہے جو مشن فرنٹئیرز کے مارچ - اپریل 2011 کے شمارے میں شائع ہوئی۔

<http://www.missionfrontiers.org/issue/article/10-church-planting-movement-faqs>

ہو سکی اور جن تک چرچز کے روایتی اسلوب پر عمل کرتے ہوئے رسائی حاصل کرنا بہت مُشکل ہے - بائبل میں دیئے گئے سادہ اور افزائشی بُنیادوں پر مبنی نمونے دراصل تمام قوموں تک انجیل کی منادی کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ خُدا ایسے ہی نمونوں کو ناسا لوگوں تک چرچز کی تخم کاری کی تحریکیں پھیلانے کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ سو ایسے تمام لوگوں کے لئے، جو کثیر تعداد میں ناسا لوگوں تک رسائی حاصل کرنا چاہتے ہیں، ہماری تجویز یہ ہے کہ وہ چرچز کی تخم کاری کی تحریکوں کا نمونہ استعمال کریں۔

11. کیا تیز رفتار افزائش سے بدعت کے امکانات میں اضافہ نہیں ہوتا ؟
در حقیقت روایتی چرچز کے مقابلے میں تحریکوں میں بدعت کا پھیلاؤ عموماً کم ہی نظر آتا ہے - اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کی شاگردی کی نوعیت باہمی تعاون کی ہے۔ دُشمن، بدعت کا بیج ایمانداروں کے گروہوں میں بوتا ہی ہے، چاہے وہ تحریکیں ہوں یا روایتی چرچ۔ سوال یہ نہیں کہ کیا دُشمن ایسے مسئلوں کا بیج بوئے گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم

شاگردوں اور چرچ کو ایسی مہا رتوں سے آراستہ کر رہے ہیں، کہ جب ایسی جھوٹی تعلیمات جنم لیں تو وہ اُن کے خلاف تحفظ کر سکیں اور اُن سے نمٹ سکیں۔ نئے عہد نامے کے چرچ کو بھی ایسے ہی چیلنجز کا سامنا تھا۔ لیکن ایمانداروں کو خُدا کی قدرت پر انحصار کرنا، اور ایک جسم بن کر اکٹھے کلام پڑھنا سکھا کر، ایسے شاطر اور متاثر کُن جھوٹے نبیوں کے خلاف صف آرا کیا جاسکتا ہے (جس کی ایک مثال اعمال 11 : 17 میں مذکور ہے، کہ بیرہ کہ لوگوں نے مل کر کلام کو قبول کیا اور روز بروز کتاب مقدس میں تحقیق کرتے)۔

بدعت عموماً متاثر کُن، متحرک اور راغب کر دینے کے اہل رہنماؤں یا اداروں کی طرف آتی ہے۔ ہم خُدا کے کلام کی طرف رجوع کر کے اور اُس کے مطابق اپنی اصلاح کر کے، بدعت سے اپنا بچاؤ اور تحفظ کر سکتے ہیں۔ تحریکوں کی شاگرد سازی کی حکمتِ عملیاں بائبل کی بُنیاد پر مبنی ہوتی ہیں۔ ہر سوال کے جواب کے لیے کلام سے رجوع کیا جاتا ہے تا کہ خُدا کے کلام سے جواب حاصل کیا جاسکے، نا کہ کسی انسان کی جانب سے۔

علم کی بُنیاد کے بجائے فرمانبرداری کی بُنیاد پر قائم شاگردی پر توجہ مرکوز کر کے بدعت کے خلاف تحفظ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ شاگردوں کا نصب العین محض علم کا حصول نہیں بلکہ اُن کی شاگردی کا پیمانہ اُس علم کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔

12. کیا تحریک کی تیز رفتار افزائش سے شاگردی کمزور نہیں ہو جاتی؟

شاگردی کمزور تب ہوتی ہے جب ایماندار غلط طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ :

- اُن سے سب سے بس یہی توقع کی جارہی ہے کہ وہ ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ چرچ کی میٹنگز میں شریک ہوں۔
- کلام کی تابعداری کی حوصلہ افزائی تو کی جا رہی ہے لیکن یہ لازمی نہیں ہے۔
- انہیں خُدا کی اہم ترین تعلیمات چرچ کے رہنما ہی سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

افسوس کی بات ہے کہ دُنیا بھر میں بہت سے ایماندار اِسی سوچ کے حامل ہوتے ہیں۔ حقیقی شاگرد سازی کے مقصد کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ نئے ایمانداروں کو یہ تربیت دی جائے کہ :

- وہ خود خُدا کے کلام کا مطالعہ کریں اور دیگر ایمانداروں کے ساتھ مل کر یہ دریافت کریں کہ کلام کیا کہتا ہے اور اُسے وہ اپنی زندگیوں پر کیسے لاگو کر سکتے ہیں۔
- جو کُچھ خُدا اپنے کلام کے ذریعے انہیں بتا رہا ہے، اُن سب باتوں پر ایمان رکھیں اور اُن کی فرمانبرداری کریں۔
- اپنی زندگیوں کے حقائق کے بارے میں یسوع کے دیگر پیروکاروں کو بتائیں۔ ایک دوسرے کے لیے دُعا کریں اور ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں اور نئے عہد نامے میں سے "ایک دوسرے کے لیے" کا اصول اپنی زندگیوں پر لاگو کریں۔
- مسیح میں زندگی کی سچائی اُن لوگوں کو بتائیں، جو ابھی تک اُسے نہیں جانتے۔

حقیقی شاگرد سازی کا یہی نمونہ دراصل چرچز کی تخم کاری کی تحریکوں کا سرچشمہ ہے۔

13. کیا تحریکیں محض وقتی جوش اور خبط نہیں؟

تحریکیں پوری تاریخ میں جاری و ساری رہی ہیں۔ اعمال کی کتاب میں مذکور تحریکیں، مقدس پیٹرک کی سرکردگی میں کیلٹیک تحریک، موراوین تحریک، وسالین تحریک، وغیرہ پر نظر دوڑائیں۔ 1994 میں تحریکوں کی ایک نئی لہر کا آغاز ہوا۔ اُس وقت سے آج کے دور تک تحریکوں کی یہ لہر بہت تیز رفتاری سے بڑھتی رہی ہے اور آج سات سو سے زائد ایسی تحریکیں موجود ہیں، جن کی نشاندہی ہو چکی ہے۔

ابتدائی چرچ کی طرح ان تحریکوں میں بھی کئی خامیاں ہیں۔ یہ تحریکیں انسان چلا رہے ہیں اور اس لئے یہ انسانی کمزوریوں سے بھری پڑی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ خدا کی قوت کی حامل بھی ہیں۔ اگر آپ کے کوئی اور سوالات ہوں یا آپ کے خیال میں ان سوالوں کے کوئی اور جوابات ہوں، تو ہم خوشی سے اس پر گفتگو کرنے کو تیار ہیں۔ آپ ہماری ویب سائٹ www.2414now.net کے ذریعے ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

ضمیمہ ج : CPM کے تسلسل کے مرحلے

زیرو - CPM کی ٹیم کی سوچ، لیکن ابھی تک CPM کا کوئی منصوبہ یا بامقصد کاوش موجود نہیں۔

1- ایک مقصد کے ساتھ آگے بڑھنا - پہلی نسل (G1) کے نئے ایماندار اور چرچ کے قیام کی مسلسل کوشش۔

1.1 CPM کی بامقصد حکمت عملی (داخلہ - سلامتی کے فرزند / سلامتی کے گھر کی تلاش - اور منادی) سرگرمی لیکن ابھی تک نتائج نہیں۔

1.2 G1 نسل کے کچھ نئے ایماندار۔

1.3 G1 نسل کے کچھ ایماندار اور نئے گروپ۔

1.4 G1 نسل کے باتسلسل ایمانداروں کی تعداد میں اضافہ۔

1.5 G1 نسل کے ایمانداروں اور نئے گروپوں کی تعداد میں باتسلسل اضافہ۔

1.6 پہلی نسل کے ایک یا زیادہ چرچ۔

1.7 G1 نسل کے کئی نئے چرچ۔

1.8 G1 چرچ نئے گروپوں کا آغاز کرتے ہیں۔

1.9 G2 چرچ کے قریب پہنچنا (G2 + 1 چرچ)۔

2- توجہ کا مرکز - کچھ G2 چرچ (جیسے کہ نئے ایماندار / چرچ ایک اور نسل کا آغاز کر چکے ہیں)۔

3- آگے بڑھنا - باتسلسل G2 چرچ اور کچھ نئے G3 چرچ۔

4-CPM کا ابھرنا-باتسلسل G3 چرچ اور کچھ G4 چرچ۔

5-CPM-G4 سے آگے کی نسلوں کے باتسلسل اور کثیر تعداد میں بڑھتے ہوئے چرچ

-

6- ایک باتسلسل CPM-اعلیٰ تصور کی حامل مقامی قیادت تحریکوں کی راہنمائی کرتی

ہے جس میں باہر سے بہت کم یا کوئی امداد ضروری نہیں ہوتی۔ یہ تحریک کئی سو

چرچ کے ساتھ وقت بڑھتے ہوئے اپنا تسلسل ثابت کرتی ہے۔ (چھٹے مرحلے کی

زیادہ تر CPM تحریکوں کے پاس ایک ہزار یا اُس سے زیادہ چرچ موجود ہوتے

ہیں)۔

7-CPM کی افزائش - ابتدائی CPM اب دیگر قوموں، علاقوں یا شہروں میں CPM

کی نئی تحریکوں کو متحرک کرتی ہے۔

نوٹ : تمام نسلوں کا شمار موجودہ ایمانداروں یا چرچ کی بنیاد پر نہیں بلکہ نئے ایمانداروں

اور نئے گروپوں / چرچ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ پہلے سے موجود ایمانداروں / چرچ

کو جینریشن زیرو یعنی صفر نسل کہا جاتا ہے ، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ ابتدائی نقطہ ہے جہاں سے ہم آغاز کر رہے ہوتے ہیں ۔

ضمیمہ د : نسلوں کے محرکات اور انہیں درپیش چیلنج

سٹیو سمتھ اور سٹین پارکس

ضروری نہیں کہ تحریکیں اُسی صاف ستھرے اور باتسلسل انداز میں ترتیب سے آگے بڑھیں جیسے یہاں بتایا جا رہا ہے۔ دنیا میں پھیلی تمام تحریکیں سات مخصوص مراحل سے گزرتی ہیں۔ ہر مرحلہ کامیابی کا ترجمان ہوتا ہے، لیکن اُس کے ساتھ ساتھ نئے چیلنجز بھی سامنے آتے ہیں۔ چونکہ CPM روایات سے ہٹ کے ہے، اس لئے CPM میں ایک راہ پر رہنا مشکل ہوتا ہے۔ CPM کی کاوشوں کو ہر مرحلے پر بہت صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔

سب سے پہلے دو وضاحتیں کر دوں : جب ہم نسلوں کی بات کرتے ہیں نسل 1 ، نسل 2 ، نسل 3 تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نئے گروپوں / چرچوں کی بات کر رہے ہیں جو نئے ایمانداروں کو شمار کرتے ہیں ہم اس میں ابتدائی طور پر پہلے سے موجود ایمانداروں یا چرچ کی بات نہیں کرتے بلکہ انہیں صفر نسل یا جینریشن صفر کہا جاتا ہے یہی سے ہم اعداد و شمار کا آغاز کرتے ہیں۔

چرچ کی عملی تعریف اعمال 2 : 37-47 میں ملتی ہے جب کسی گروہ میں موجود لوگوں کی ایک تعداد مسیح میں آ کر بپتسمہ لیتی ہے تو وہ عملی طور پر مسیح کی محبت اور فرمانبرداری کا اظہار کرتے ہوئے ایک چرچ بن جاتے ہیں اعمال کے باب نمبر 2 میں موجود چرچز میں یہ ہی عناصر موجود تھے ان میں توبہ ، بپتسمہ ، روح القدس ، خُدا کا کلام ، رفاقت ، عشائے ربانی ، دعا ، نشانات اور معجزات ، صدقات ، مل کر بیٹھنا ، شکر گزاری اور حمد و ثنا شامل ہیں۔

پہلا مرحلہ : ایک CPM کی کاوش شروع کرنے کے لئے بنیادی محرکات

- ایک CPM ٹیم موجود ہو جو دوسروں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہو۔
- CPM کی ابتدائی کاوشیں عموماً باہر کے شاگرد شروع کرتے ہیں جنہیں ہمراہی بھی کہا جاتا ہے یہ شاگرد باہر سے آ کر اُس تہذیب اور اُس سے قریبی تہذیبوں کے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔
- تحریکیں تقاضا کرتی ہیں کہ ایک بڑے حجم کا تصور سب لوگ آپس میں شیئر کریں سو باہر سے آنے والا اس مخصوص گروپ کے لئے خُدا کی بُلاہٹ کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتا ہے۔
- تحریکیں موثر عملی طریقہ کاروں کا تقاضا کرتی ہیں سو باہر سے آنے والا ان کی بنیاد قائم کرتا ہے۔
- ابتدائی محرکین غیر معمولی انداز کی دعا اور روزے رکھنے پر توجہ دیتے ہیں۔ یہ کام وہ ذاتی اور ساتھی خادموں کے ساتھ مل کر کرتے ہیں۔

- غیر معمولی دعاؤں اور روزہ رکھنے کے عمل کو متحرک کرنا بھی اہم ہے اور یہ ہر مرحلے پر جاری رہتا ہے ۔
- ایک اور اہم سر گرمی مقامی یا قریبی علاقوں کے شرکت داروں کو تلاش کر کے انہیں اپنے ساتھ خدمت میں شامل کرانا ہے ۔
- رسائی کی حکمت عملیوں کی افزائش اور اُن کی آزمائش کرنا بھی ضروری ہے تاکہ کھوئے ہوئے لوگوں کو سر گرم کرنے کے لئے مواقع تلاش کئے جائیں ۔
- اس رسائی کے نتیجے میں ضروری ہے کہ سلامتی کے فرزندوں کے ذریعے ایسے گھروں خاندانوں یا نیٹ روکز کی تلاش کی جائے جہاں بیچ بویا جا سکتا ہو ۔
- اس مرحلے پر سلامتی کے پہلے خاندان سے رابطہ قائم کیا جاتا ہے ۔

CPM کی ابتدائی کوششوں کو درپیش چیلنج

- دوستانہ رویہ رکھنے والے لوگوں کو سلامتی کے فرزند بنانے کی کوشش (ایک حقیقی سلامتی کا فرزند پیاسا ہوتا ہے)
- کسی دلچسپی رکھنے والے فرد کو سلامتی کے فرزند کی حیثیت سے غلط شناخت کرنا (سلامتی کا حقیقی فرزند اپنے خاندان کے دروازے اور اپنے دوستوں کا حلقہ احباب کھولتا ہے)
- زیادہ تعداد میں ایمانداروں کو تربیت دے کر تلاش میں ساتھ ملانے کی بجائے باہر سے آنے والا سلامتی کے فرزند کو اکیلا تلاش کرتا ہے ۔
- وسیع اور جرات مندانہ انداز کی رسائی موجود نہ ہو ۔
- خُداوند پر پورا بھروسہ نہ کرنا کسی ایک مخصوص نمونے کے طریقوں پر ضرورت سے زیادہ انحصار کرنا ۔
- درکار محنت سے جی چُرانا (کُل وقتی لوگ اپنا پورا وقت دیتے ہیں جب کہ جُز وقتی لوگ دعا اور رسائی کو کافی حد تک وقت دیں)
- زیادہ پھل لانے والی سر گرمیوں کی بجائے محض اچھی یا درمیانے درجے کی سر گرمیوں پر وقت صرف کرنا ۔
- یہ سوچنے کی بجائے کہ کیا کیا جانا چاہیے اس بات پر توجہ دینا کہ میں کیا کر سکتا ہوں ۔
- ایمان کی کمی (" یہ انتہائی مشکل علاقہ ہے ")۔
- ساتھ چلنے والے ہمراہی کام کرنے کی بجائے صرف تربیت دیں اور تربیت حاصل کرنے والوں کو نمونہ پیش نہ کریں ۔

مشکل ترین رکاوٹیں صفر سے پہلی جینریشن کے چرچز کو پیش آتی ہیں

- پہلی نسل کے چرچز کے لئے بنیادی محرکات -
- لازمی ہے کہ نئے چرچز شاگرد بنانے پر توجہ دیں اور کلام کی بنیاد پر خود کو قائم کریں - نہ کہ باہر سے آنے والوں کی رائے اور اُن کی روایات پر -
- انہیں باہر سے آنے والے کی بجائے کلام اور روح القدس پر انحصار کرنے کی ضرورت ہے -
- CPM کا ایک واضح راستہ ہونا لازمی ہے اگرچہ یہ راستہ کئی قسم کا ہو سکتا ہے لیکن اس میں کچھ بنیادی عناصر یہ ہیں : 1- ایمانداروں کی تربیت 2- بھٹکے ہوؤں میں سر گرمی کا آغاز 3- شاگرد سازی 4- عہد بندی 5- چرچ کا قیام 6- قیادت کی تیاری 7- نئے گروہوں کی ابتدا۔
- تمام لوگوں کے لئے ایک مضبوط اور واضح بُلاہٹ کا ہونا ضروری ہے -
- چند بنیادی حقائق سے واضح آگاہی ہونا ضروری ہے : یسوع خدا ہے ، توبہ ، معافی ، بپتسمہ ، ایذا رسانی کا سامنا ، وغیرہ
- باہر سے آنے والے کو چرچ کا پاسبان نہیں بننا چاہیے ضروری ہے کہ وہ اُس علاقے کے لوگوں کو اختیار دیں اور اُن کی تربیت کریں -

پہلی نسل کے چرچز کو در پیش چیلنج

- ایک عمومی ناکامی یہ ہوتی ہے کہ مقامی طور پر ایسے ساتھی خادم نہ مل سکیں جو آپ کے جیسا تصور ذہن میں رکھتے ہوں (کچھ لوگ منسٹری کو محض تنخواہ کے حصول کے لئے چلاتے رہتے ہیں)
- باہر سے آنے والے غلطی قبول نہ کر کے افزائش کو روک دیتے ہیں انہیں اپنا تجربہ بار بار دیکھانے کی ضرورت نہیں فرمانبرداری کی بنیاد پر شاگردی نہ صرف غلطیاں درست کرتی ہے بلکہ روح القدس اور بائبل کو راہنما کے طور پر مانتی ہے -
- راہنما جب بے کار لوگوں کو دیکھتے ہیں تو آہستگی سے انہیں چھوڑ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔
- ایک غلطی یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں کو تربیت دی جائے جو دوسروں کو تربیت نہ دینا چاہتے ہوں -
- اس سے متعلقہ ایک غلطی صرف خدمت اور منسٹری کے پہلوؤں کی تربیت ہے نہ کہ مجموعی شخصیت کی (خدا کے ساتھ ذاتی رشتہ ، خاندان ، کام ، وغیرہ)

- باہر سے آنے والے نا تجربہ کار لوگ نئے گروپوں کے آغاز کے لئے مقامی لوگوں کو نہ بھیج کر سارے عمل کو سُست رفتار بنا دیتے ہیں۔
- باہر سے آنے والے نئے راہنماؤں کو اُس پائے کی تربیت دینے سے قاصر ہوتے ہیں جو اُن کے لئے ضروری ہے۔
- ایک اور بھول یہ ہے کہ لوگوں کو محض ایمان کے اظہار کی تربیت دی جائے اور انہیں اپنے پرانے طریقوں سے ہٹانے کے بارے میں نہ کہا جائے۔

دوسرا مرحلہ : مرکوز افزائش – ابتدائی دوسری نسل کے چرچ

- پہلی نسل (G1) کے چرچ تیزی سے بڑھ رہے ہوتے ہیں۔
- باہر سے آنے والے ارادی طور پر G1 کے راہنماؤں کی تربیت پر توجہ دیتے ہیں۔
- G1 چرچز G2 کے گروپوں اور چرچز کا آغاز کرتے ہیں۔
- G1 کے شاگردوں کے ایمان کے ساتھ ساتھ انہیں تحریکوں کے اصول بھی ملتے ہیں سو وہ قدرتی طور پر آگے بڑھ کر G0 کے شاگردوں کی حیثیت سے نئی نسلیں شروع کرتے ہیں۔
- جب شاگردوں اور چرچز کی تعداد بڑھتی ہے تو اُس کے جواب میں عموماً مزامت اور ایذا رسانی بھی بڑھنے لگتی ہے۔
- G0 کے راہنماؤں کے لئے ضروری ہے کہ وہ G1 کے راہنماؤں اور چرچز کو افزائش کے لئے مدد دیں بجائے اس کے کہ اُن کی توجہ صرف نئے گروپ شروع کرنے پر ہو۔

چیلنجز

- CPM کے راستے کو انتہائی مشکل بنا دیا گیا ہے اور اب اسے نئے شاگردوں کی بجائے ایمان میں راسخ مسیحی ہی چلا سکتے ہیں۔
- CPM کے راستے کے کچھ اہم حصے موجود نہیں ہیں یہ ابتدائی اور اہم ترین بنیادی عناصر اکثر نظر انداز کر دیے جاتے ہیں ان کا ذکر اوپر دیئے گئے 6 عناصر میں موجود ہے۔
- گروپ کے محرکات کمزور ہیں، پیچھے دیکھنا، اوپر دیکھنا، آگے دیکھنا نہیں ہو رہا اور احتساب بھی کمزور ہے۔
- سلامتی کا فرزند نہیں مل رہا اور G1 کا آغاز نہیں ہو رہا۔
- مرقس 1:17 کا حکم فوری طور پر گھنٹوں اور دنوں میں سامنے نہیں لایا جا رہا – مسیح کے پیچھے چلو اور آدم گیر ی کرو۔

- نمونہ دینے، مدد کرنے، دیکھنے اور میدان میں جانے کے ماڈل کی تربیت نہیں دی جا رہی۔
- پہلی نسل میں خاندان اور دوستوں کے نیٹ ورک حاصل نہیں ہو رہے۔
- دوسری مشکل ترین رکاوٹ G2 اور G3 کے چرچز کو درپیش ہوتی ہے۔
تیسرا مرحلہ: ایک پھیلتا ہوا نیٹ ورک – تیسری نسل کے ابتدائی چرچ
- G1 اور 2 کے چرچز مستحکم ہو کر افزائش کر رہے ہیں۔
- G3 کے بہت سے چرچ شروع ہو رہے ہیں جب کہ G3 کے کچھ گروپ چرچز میں تبدیل ہو رہے ہیں۔
- کلیدی راہنماؤں کو شناخت کر کے اُن کی تربیت اور شاگرد سازی کی جا رہی ہے
کئی نسلوں پر مبنی صحت مند گروپوں اور راہنماؤں کی تیاری پر پوری توجہ دی جا رہی ہوتی ہے۔
- زیادہ تر تحریکیں چرچز کے لئے شجرہ بنانے کا طریقہ استعمال کر رہی ہیں۔
- G3 کے چرچز پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔
- نیٹ ورک کو بڑھاتے ہوئے واضح تصورات اور قابل افزائش گروپوں کے طریقہ کار استعمال کیے جا رہے ہیں۔
- علاقائی راہنما ہر سطح پر کامیابیوں کی گواہیاں پیش کر رہے ہیں۔
- ایک بڑی بلاہٹ رکھنے والے مقامی راہنما ابھر چکے ہیں اور اب وہ بنیادی محرکین میں شامل ہیں۔

چیلنجز

- راہنما اب بھی جوابات کے لئے کلام دیکھنے کی بجائے G0 کے مسیحیوں کے پاس جاتے ہیں۔
- پہلی اور دوسری نسل کے چرچز کی کامیابی کا جوش تیسری اور بعد کی نسل کے چرچز کو نظر انداز کرنے کا سبب بنتا ہے۔
- اوپر دیئے گئے کلیدی پہلوؤں میں سے کچھ موجود نہیں ہیں۔
- کمزور نصب العین نصب العین مناسب طور پر اگلی نسلوں تک نہیں پہنچا (ابتدائی نسلوں کا مقصد بہت واضح تھا جب کہ بعد کی نسلوں کا مقصد بہت کمزور پڑ چکا ہے)
- تمام شاگرد دجو تحریک میں شامل ہیں انہیں مقصد سے پوری طرح آگاہی نہیں اور نہ ہی وہ اُسے قبول کر رہے ہیں۔

- ایذا رسانی کا خوف لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گیا ہے ۔
- قیادت بہتر انداز میں ترقی نہیں کر رہی اور ایسے حالات میں تیمتھیس جیسے لوگ تیار کرنے کی ضرورت ہے ۔
- راہنماؤں اور گروپوں میں تحریکوں کے تصور کی کمزوری بھی افزائش کو روک سکتی ہے مثال کے طور پر گروپ تعداد میں نہ بڑھ رہے ہوں اور مقامی راہنما بھی افزائش نہ پا رہے ہوں اور پچھلی نسل کے راہنماؤں کی دی ہوئی تعلیمات کو نظر انداز کر چکے ہوں ۔
- باہر سے آنے والے خادم وقت سے پہلے واپس چلے جائیں ۔
- چوتھا مرحلہ: ایک ابھرتی ہوئی CPM – چوتھی نسل کے ابتدائی چرچ
- G3 کے مستحکم چرچ جن کے ساتھ G5، G4 اور G6 کے گروپ اور چرچ بھی موجود ہیں ۔
- مقامی راہنماؤں کا ایک بڑھتا ہوا گروہ تحریک کی نگرانی کر رہا ہے ۔
- مقامی اور بیرونی راہنما ارادی طور پر تمام نسلوں میں تحریکوں کے اصول راسخ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔
- باہر سے آنے والے کلیدی راہنماؤں کی تربیت میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں ۔
- قیادت کے نیٹ ورکز کی ارادی تربیت ۔
- راہنما تعاون اور حصول علم کے لئے ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرتے ہیں ۔
- اس مرحلے پر نئے علاقوں میں کام کا آغاز کیا جا سکتا ہے ۔
- اندرونی اور بیرونی چیلنجز راہنماؤں اور چرچ کے لئے استحکام ، صبر و برداشت ، ایمان اور افزائش کا باعث بنتے ہیں ۔
- اگر تحریکیں G3 کے چرچ تک پہنچ جائیں تو عموماً وہ G4 تک بھی پہنچ جاتی ہیں ۔
- شراکتی راہنمائی کے چیلنجز کو عبور کر کے دیگر راہنماؤں کی حقیقی انداز میں تیاری ہوتی ہے ۔

چیلنجز

- اپنی زبان اور قوم کے لوگوں سے ہٹ کر باہر نکلنے کے تصور کی عدم موجودگی ۔
- تحریک کے بنیادی راہنماؤں پر ضرورت سے زیادہ انحصار ۔

- درمیانی سطح کی تربیت میں تسلسل یا ارتقاض کا فقدان ۔
- نئے علاقوں اور لوگوں تک پہنچنے کے لئے مقامی لوگوں کو ذمہ داری نہ دینا اور بیرونی امداد پر ہی انحصار کرتے رہنا ۔
- کلیدی راہنماؤں کی تبدیلی۔
- بنیادی اکائی یعنی خاندانوں کے ختم ہونے کے بعد بھی اُس تہذیب سے نکال کر دوسری تہذیب یا علاقے میں نہ جانا ۔
- بیرونی مالی امداد پر مکمل انحصار ۔
- تحریک سے غیر وابستہ غیر ملکی مقامی راہنماؤں کو تنخوائیں پیش کرتے ہیں ۔
- بیرونی مسیحی راہنما بائبل کی حقیقی تعلیم دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے ۔

پانچواں مرحلہ : چرچ کی تخم کاری کی تحریک

- چوتھی اور بعد کی نسلوں کے کئی چرچ افزائش پا رہے ہوتے ہیں (CPM کی یہ ہی قابل قبول تعریف ہے)
- یہ مرحلہ پہلے چرچ کی ابتدا کے عموماً تین سے پانچ سال کے بعد آتا ہے ۔
- عموماً 100 سے زیادہ چرچ قائم ہو چکے ہوتے ہیں ۔
- ابھی زیادہ تر افزائش آنا باقی ہے لیکن باتسلسل افزائش کے لئے بنیادی عناصر اور عوامل یا تو مستحکم ہو چکے ہیں یا شروع کر دیئے گئے ہیں ۔
- چار یا اُس سے زیادہ مثالی سلسلے ۔
- مثالی طور پر ایک مستحکم راہنماؤں کی ٹیم جو مقامی راہنماؤں پر مشتمل ہو ، تحریک کی قیادت کر رہی ہوتی ہے جب کہ باہر سے آنے والے مقامی قیادت کی ٹیم کے ساتھ محض مل کر کام ہی کر رہے ہوتے ہیں ۔
- اگرچہ پہلے چار مرحلوں میں پورا سلسلہ تباہی کا شکار ہو سکتا ہے ، یہ تباہی پانچویں مرحلے کے بعد شازو نادر ہی سامنے آتی ہے ۔
- چو نکہ سب سے زیادہ افزائش چھٹے اور ساتویں مرحلے میں ہوتی ہے اس لئے یہ انتہائی اہم ہے کہ تمام سطحوں پر راہنماؤں کی تربیت کر کے یہ نصب العین آگے منتقل کیا جائے ۔

چیلنجز

- اگر قیادت کی افزائش کمزور ہو تو یہاں CPM کا اوپر کی جانب سفر روک جاتا ہے ۔

- تمام نسلوں کے گروپوں کی کارکردگی جانچنے کے لئے ایک واضح طریقہ کار کی عدم موجودگی -

- جوں جوں تعداد اور معیار بڑھے گا عین ممکن ہے کہ باہر سے آنے والے مسیحی گروپ اختیار حاصل کرنے کے لئے مالی امداد پیش کریں -
- نئے سلسلے شروع ہونے یا اُن کے بڑھنے میں رکاوٹیں -
- باہر سے آنے والے فیصلہ سازی میں ضرورت سے زیادہ شامل ہو رہے ہوتے ہیں -

چھٹا مرحلہ: ایک باتسلسل اور پھیلتی ہوئی CPM

- ایک مقصد کے حامل مقامی راہنماؤں کا نیٹ ورک تحریک کی قیادت کرتا ہے اور باہر سے آنے والوں کی ضرورت تقریباً ختم ہو جاتی ہے - اس کے علاوہ تمام سطحوں پر قیادت افزائش پا رہی ہوتی ہے -
- مقامی راہنماؤں میں روحانیت زور پکڑتی ہے -
- تحریک تعداد اور روحانی اعتبار دونوں طرح سے بڑھتی ہے -
- مقامی لوگوں کے گروہ میں واضح داخلہ اور وسعت نظر آتی ہے -
- راہنماؤں اور چرچز کی کافی تعداد موجود ہوتی ہے جو تحریک کی مسلسل افزائش کے لئے بہترین طریقہ کار تلاش کر سکتے ہیں G5، G6 اور G7 سے آگے کے چرچ مسلسل بڑھتے چلے جاتے ہیں اور تحریکوں کے اصول تمام نسلوں میں منتقل ہوتے رہتے ہیں -
- اس مقام پر تحریک تمام اندرونی اور بیرونی چیلنجز کے مقابلے میں مستحکم ہو چُکی ہوتی ہے -

چیلنجز

- پانچویں مرحلے تک ہو سکتا ہے کہ تحریکیں نظروں سے اوجھل رہیں لیکن چھٹے مرحلے میں سب انہیں دیکھنے لگتے ہیں اور اس کے نتیجے میں چیلنجز سامنے آ سکتے ہیں -
- تحریکوں کے سامنے آنے سے روایتی چرچز اور فرقوں کی جانب سے مخالفت پیدا ہو سکتی ہے -
- یوں ظاہر ہونے پر ایذارسانی بڑھ سکتی ہے اور کلیدی راہنما نشانہ بن سکتے ہیں -
- راہنماؤں کے نیٹ ورک کو پھیلتے چلے جانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ خدمت کے پھیلتے ہوئے میدان میں کافی انداز سے کام کر سکیں -
- اندرونی اور بیرونی مالی امداد کا دانش مندانہ استعمال کرنے کی ضرورت -

- چھٹے مرحلے کی افزائش کافی اہم ہوتی ہے لیکن یہ کسی ایک قبیلے یا لوگوں کے ایک گروہ تک محدود رہتی ہے ساتویں مرحلے میں جانے کے لئے ایک خاص مقصد اور تربیت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تحریک نئے علاقوں اور لوگوں کے گروہوں تک پہنچ سکے۔

ساتواں مرحلہ : ایک پھلتی پھولتی CPM

- CPM عملی اور ارادی طور پر دیگر علاقوں اور قوموں میں بھی نئی CPM کی تحریکوں کو متحرک کر رہی ہوتی ہے۔
- یہ CPM ایک ایسی تحریک بن جاتی ہے جو نئی تحریکوں کو افزائش دیتی ہے اس مرحلے پر باہر سے آنے والے کام ختم ہو جاتا ہے اور وہ واپس پہلے مرحلے کے کام پر چلے جاتے ہیں۔
- تحریک کے راہنما اپنے پورے علاقے یا مذہبی گروپ میں ارشادِ اعظم کی تکمیل کے لئے ایک بڑا نصب العین اپنا لیتے ہیں۔
- تحریک کے راہنما دوسری تحریکوں کے آغاز میں مدد دینے کے لئے تربیت اور وسائل تیار کرتے ہیں۔

عموما 5000 سے زیادہ چرچ قائم ہو چکے ہوتے ہیں۔
چیلنجز

- ضروری ہے کہ ساتویں مرحلے کے راہنما دوسروں کو موثر طور پر دیگر تہذیبوں میں بھیجنے کے لئے تیار کرنا سیکھیں۔
- ایسے راہنما تیار کرنا بہت اہم ہے جو ابتدائی CPM کے راہنماؤں پر انحصار نہ کرتے ہوں۔
- بڑھتی ہوئی تحریکوں کے ایک پورے نیٹ ورک کی راہنمائی کم ہی سامنے آتی ہے اس کے لئے ساتویں مرحلے کے بیرون ملک سے آنے والے راہنماؤں کے ساتھ تعلقات اور باہمی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ساتویں مرحلے کے راہنما عالمی چرچ کو بہت کچھ دے سکتے ہیں لیکن اس کے لئے ایک ارادی طور پر کاوش کرنا ضروری ہے کہ عالمی چرچ اُن کی بات سُنے اور اُن سے کچھ سیکھے۔

بنیادی اصول (یہ چند اہم ترین اصول ہیں جن پر CPM کے 38 محرکین اور راہنماؤں کا اتفاق ہے)

- چھوڑ دینے کی اہمیت تمام گروپ ، شاگرد ، راہنما افزائش نہیں پائیں گے اس لئے اُن میں سے کچھ کو چھوڑ دیں کہ وہ چلے جائیں ۔
- جن کے ساتھ ہم کام کر رہے ہوں اُن کے ساتھ رابطے قائم کریں - خُدا ، خاندان ، کارکنوں کے ساتھ رابطہ ایک دوسرے کے ساتھ ایسے شفاف انداز میں چلیں جیسے زائرین چلتے ہیں ۔
- تربیت کار نہ صرف دیتا ہے بلکہ معلومات لیتا بھی ہے اور اُسے اپنے زیر تربیت لوگوں سے کچھ وصول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے ۔
- تربیت کی افزائش کریں اس سے بڑھوتری میں سُسْت رفتاری نہیں ہوتی اگلی نسلوں کے لئے نئے تربیت کاروں کو تربیت دیں (متی 10:8- ایک حقیقی شاگرد مفت میں پاتا اور مفت میں دیتا ہے)
- روایتی چرچ پر اعتراضات اُٹھائے بغیر ایک غیر روایتی مسیحی ماحول تخلیق کریں ۔
- ترقی کے اعداد و شمار رکھنا اور جائزہ لینا بہت ضروری ہے اس سے افزائش کا تعین ہوتا ہے ۔
- ہم سب لوگ بڑے اونچے ارادوں کے ساتھ منسٹری کا آغاز کرتے ہیں لیکن مستقبل میں ہم اُن میں کوئی تبدیلی نہیں لاتے ہمیں ایسا راسخ انحصار صرف خُدا پر رکھنا چاہیے ہمیں کسی ایسے سسٹم پر انحصار نہیں کرنا چاہیے جو پہلے سے ہی قائم ہو ۔